بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی
اور زادراہ لے لیا کرو، اور بہترین زادراہ پرہیزگاری ہے
خَیْرُ الزَّاد
مع
فوائد علامہ شاد شرح ارشاد
افادات
امام الصرف والنحو
حضرۃ علامہ مولانا محمد اشرف شاد (نور اللہ مرقدہ) صاحب
صدر المدرسین و مہتمم جامعہ اشرفیہ اشرف آباد مانکوٹ کبیر والا
جمع و ترتیب
ابو الحفظ
علامہ عبد الرشید بلال
صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ دینی درس گاہ
خانگڑھ تحصیل و ضلع مظفر گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولُه تعالیٰ وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی

فرمان باری تعالیٰ: اور زادِ راہ لے لیا کرو۔ اور بہترین زادِ راہ پرہیزگاری ہے۔

(ترجمہ شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ)

مع

فوائد علامہ شاد شرح ارشاد

امام الصرف والنحو حضرۃ علامہ مولانا **محمد اشرف صاحب شاد** (نور اللہ مرقدہٗ)

صدر المدرسین و مہتمم جامعہ اشرفیہ اشرف آباد مانکوٹ کبیر والا

جمع و ترتیب ابو الحفظ علامہ **عبد الرشید بلال**

صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ دینی درس گاہ

[illegible]

فون نمبر 066-2610253 موبائل نمبر 0300-8634736

نام کتاب ـــ خیر الزاد

بفیضان ـــ جامع المعقول والمنقول استادگر حضرت مولانا علامہ محمد منظور الحق (نور اللہ مرقدہ)

ونمونہ اسلاف جامع العلم والعمل حضرت مولانا علی محمد صاحب (برد اللہ مضجعہ)

سابق مہتممین دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

افادات ـــ حضرت علامہ مولانا محمد اشرف صاحب شاد (نور اللہ مرقدہ)

پسند فرمودہ ـــ شہید ناموس صحابہؓ قائد ملت اسلامیہ ضیغم اسلام حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)

(تاریخ شہادت بروز سوموار مورخہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۷ اگست ۲۰۰۹ء بمقام خیر پور سندھ)

جامع ومرتب ـــ علامہ عبد الرشید بلال

ناشر ـــ حفظ الرحمٰن زید

سیف الرحمٰن اسامہ، اسد الرحمٰن طلحہ، عبد الرحمٰن رافع

مدرسہ اسلامیہ دینی درس گاہ خان گڑھ (مظفر گڑھ)

طبع دوم ۲۰۱۰ء فون نمبر 066-2610253

کمپوزنگ قاری محمد طاہر نائب مہتمم مدرسہ اشرفیہ فیض القرآن صدیق آباد شاہجمال روڈ خان گڑھ (مظفر گڑھ)
0301=6988256

راناجی کمپیوٹر گرافکس چوھدری شیر محمد مارکیٹ قنوان چوک مظفر گڑھ رانا اشرف علی
0306-7875838

اسٹاکسٹ الکتاب یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37124803, 0333-4380926

انتساب

اس حقیر ہدیہ کو اپنے تمام اکابر اھل السنة والجماعة **علماء ومشائخ دیوبند** كَثَّرَ اللّٰهُ جَمْعَهُمْ وَاَيَّدَهُمْ بِنَصْرِهِ الْعَزِيْزِ اور بالخصوص واضع علم الفقہ وعلم الصرف

سراج الامۃ امام اعظم **ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی** (رحمۃ اللہ علیہ)

کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ جنہوں نے علم فقہ کے ساتھ ساتھ ام العلوم والفنون علم صرف کی پہلی کتاب لکھ کر امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا۔

اور اپنے والد ماجد گرامی قدر مولوی **نور احمد** صاحب نور اللہ مرقدہٗ (المتوفی ۱۴۲۶ھ) کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ جنہوں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھایا اور ہم سب بھائیوں کو دینی تعلیم بڑی محنت وشوق سے دلائی۔ اور وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ کی ہر وقت نصیحت وہدایت فرماتے رہے۔

اللہ تعالیٰ آنجناب کی سعی کو قبول فرماویں۔ (آمین)

الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے

عرض مؤلف

بندہ ابوالحفظ عبدالرشید بلال تمام دینی بھائیوں کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ بندہ کو تدریس کے مشغلہ میں آج تقریباً تیس سال گزر چکے ہیں۔اس دوران علوم وفنون صرفیہ ونحویہ کو بڑے ذوق وشوق سے پڑھایا۔اور دوران طالب علمی خصوصاً اس فن صرف کی کتب کثیرہ اپنے اساتذہ کرام ومشائخ عظام سے سبقاً سبقاً پڑھیں۔چنانچہ صرف بہائی سب سے پہلے تاج السالکین جامع کمالات علمیہ وعملیہ مفسر عظیم حضرت مولانا **محمد عبداللہ بہلوی** نوراللہ مرقدہٗ نے شروع کرائی۔بعدہٗ صاحبزادہ مولانا **عزیز احمد بہلوی** صاحب سے صرف بہائی وارشاد الصرف پڑھی۔حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا **محمد عبداللہ درخواستی** نوراللہ مرقدہٗ حج مبارک سے واپسی پر اشرف العلوم شجاعباد تشریف لائے تو سامنے بیٹھے ہوئے افقرالی اللہ الحمید بندہ پراگندہ سے امتحاناً کچھ صرفی سوالات کیے۔اور مدہ زائدہ والا مشہور قانون سنا تو ایک روپیہ انعام اور عربی کھجوریں عطا فرمائیں، دعا بھی فرمائی۔اسی طرح حضرت مولانا **عبدالحمید** صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دستور المبتدی وصرف میر، شیخ التفسیر حضرت مولانا **احمد علی لاہوری** نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا **دوست محمد**ؒ صاحب فاضل امینیہ دہلی سے قانونچہ کھیوالی، ٹھٹھہ سیال مظفر گڑھ کے مشہور صرفی عالم حضرت مولانا **غلام حسین** صاحب سے پنج گنج زنجانی زبدہ جوانا موئی، مولانا **اللہ یار** صاحب آف میراں ملہہ سے صرف بھترال پڑھنے کے بعد دورہ صرف کے دوران جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا **محمد منظور الحق** صاحب نوراللہ مرقدہ سے دورہ صرف کا افتتاحی سبق پڑھا۔اور استاذ العلماء حضرت مولانا **محمد اشرف صاحب شاد**ؒ [1] (خلیفہ مجاز مرشد عالم حضرت مولانا سید غلام حبیب صاحب چکوالی نوراللہ مرقدہ) سے صرف بہائی، ارشاد الصرف، زرادی زنجانی، دستور المبتدی، پنج گنج فصول اکبری، مراح الارواح اور شافیہ وغیرہ جیسی ادق کتبِ صرف پڑھیں۔گویا کہ بعض کتب بار بار پڑھی ہیں۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ طالب علمی کے زمانہ میں صرفی کتب پڑھانے اور تکرار کرانے کا موقع ملتا رہا۔یہاں تک کہ تدریس کے زمانہ میں بڑے ذوق وشوق سے صرف پڑھانے کا موقع بفضلہٖ تعالیٰ ملتا رہا۔اور کچھ نوٹس لکھتا رہا اور ساتھیوں کو دیتا رہا۔اور ساتھیوں کے اصرار پر کشکولِ بلال لکھی، جو صرف بہائی کے بعد ارشاد الصرف قانون التقاء تک لکھی گئی۔مگر تدریسی ومدرسہ کی انتظامی مصروفیات نے مکمل کرنے کا موقع نہ دیا۔آخر ساتھیوں کے بار بار اصرار کرنے پر اس کے بیاض بنانے اور اسے شائع کرنے کا عزم کیا۔چنانچہ ۱۴۲۳ھ میں دورہ صرف کے دوران ساتھیوں کے اصرار پر عزیزم مولوی خالد محمود ومحمد طیب قریشی کی محنت سے اسے شائع کرنے کی ٹھان لی جاتی کتاب درحقیقت اساتذہ کرام کے فوائد و

 دوسری بار کتاب کی طبع کے وقت بتاریخ ۸ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶ فروری ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ بقضاء الٰہی رحلت فرما گئے ہیں۔

فرمودات کا مجموعہ ہے۔خصوصاً حضرت علامہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات زیادہ ہیں۔
اس واسطے اس کتاب کے نام میں اس کا ذکر نمایاں ہے۔
شعبان ۱۴۲۳ھ دورہ صرف کے موقع پر فخر اہل السنۃ ضیغم اسلام قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ **علی شیر حیدری** (رحمۃ اللہ علیہ) رائے ونڈ سے خیر پور میرس جاتے ہوئے بندہ کے پاس تشریف لائے، تو بندہ نے **خیر الزاد** کا مسودہ پیش کیا تو آنجناب نے بہت پسند فرمایا۔ بلکہ مسودہ کی فوٹو کاپی پہلی فرصت میں خدمت عالیہ میں بھیجنے کا حکم فرمایا اور مصنف علامہ صاحب ارشاد کے حالات کے بارے حضرۃ مولانا **مفتی غلام قادر** صاحب آف ٹھیڑی سندھ (حضرت والا وقت طبع ثانی وفات پا چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون) کی طرف رجوع کرنیکا فرمایا۔ تو بندہ نے شوال ۱۴۲۳ھ کو خیر پور میرس حاضری دی اور بنفسِ نفیس خود حضرت حیدری صاحب بندہ کو لے کر ٹھیڑی حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں پہنچے، تو حضرت مفتی صاحبؒ نے خیر الزاد کا مسودہ دیکھا اور بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور ساتھ ہی حضرت نے مصنف ارشاد الصرف کے حالات لکھوائے۔ (جزاھم اللہ احسن الجزاء)
باقی بندہ نے دورہ صرف کے طلبہ کو بعض وہ فوائد سمجھانے کی کوشش کی جو مبتدی کے سمجھنے، یاد کرنے سے بالا نظر آئے، تو ان فوائد کو حاشیہ کے طور پر لکھ دیا گیا ہے۔
آخر میں **کشکول بلال** سے اسم منسوب اور تثنیہ جمع وغیرہ کے احکام جمع کرنے اور ترتیب دینے کے ساتھ ساتھ المنجد وغیرہ بعض اردو کتب کی ترتیب سامنے رکھ کر قلیل تغیر کے ساتھ نمبر وار فوائد رشیدہ وحمیدہ کی شکل میں لکھ دیے ہیں۔ اور اجراء قوانین وتخریج صیغ کے متعلق کچھ **فوائد ثمینہ** لکھ کر صیغے نکالنے کا طریقہ سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اور باقی صرف صیغے لکھ دیے ہیں۔ اساتذہ کرام فوائد مذکورہ کو سامنے رکھ کر طلبہ سے صیغے نکلوائیں۔ اور یہ ہدیہ اکابر اساتذہ کے سامنے جب پیش کیا تو انہوں نے بہت پسند فرمایا اور حوصلہ افزائی فرمائی، جو کہ ان کی تقریظات سے صاف نظر آرہا ہے۔
آخر میں سب ساتھیوں سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ یہ ہدیہ اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔ اور دنیا وآخرت کی سعادات وحسنات حاصل کرنے کا ذریعہ بناویں۔ اور طلبہ کے لئے نافع فی الدنیا والدین ہو۔ آخر میں گزارش ہے کہ چونکہ میں اس میدان تالیف وجمع میں نو وارد ہوں۔ یقیناً کچھ غلطیاں و تسامحات ہوئے ہونگے۔ ان سے مطلع فرما کر آئندہ ایڈیشن میں درستگی کا موقع دے کر ممنون فرماویں اللہ تعالیٰ میری والدہ ماجدہ اور اساتذہ کرام کی زندگی دراز فرمائیں۔ اور جو اساتذہ کرام ومحسنین ومشائخ عظام اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے ہیں ان کے واسطے ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالا یمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا۔ ربنا انک رئوف رحیم کے ساتھ دعا گو ہوں۔ واللہ المسئول ان یجعلہ خالصا لوجھہ الکریم۔ (آمین)

طریقہ تعلیم رسالہ ارشاد الصرف

حضرات مدرسین کی خدمت میں التماس ہے کہ مبتدی کو اس کتاب کا پہلا حصہ جس میں محض صرف بہائی کی چند صرفی اصطلاحات ہیں۔ برزبان حفظ کرا کے ضرب یضرب کا صَرف حفظ کرائیں۔ اس کے بعد اس کے ماضی سے لے کر فعل تعجب تک جمیع ابواب کی گردان بلامعنی اچھی طرح سے یاد کرائیں۔ اس کے بعد ان سب صیغہ جات کے معانی پڑھائیں۔ جب وہ اچھی طرح ضبط ہو جائیں تو ان کی بنائیں اور بناؤں کے اثناء میں جو قوانین آتے رہیں، بخوبی یاد کرادیں۔ اس کے بعد صحیح کے باقی ابواب جاری کرائیں۔ جب افتعال کے قوانین تک پہنچ جائیں پہلے قوانین ضبط کرا کے اس کے بعد افتعال وثلاثی مزید فیہ کے باقی ابواب پڑھائیں۔ جب صحیح کے جمیع ابواب حسب مرقوم بالا ختم ہو جائیں تو مثال اجوف، ناقص، مہموز اور مضاعف ہر ایک کے اول قوانین حفظ کرا کے قوانین کے قیودِ احترازی سے انہیں بخوبی واقفیت کرا کے اس کے بعد ہر ایک قسم کی صغیریں، اس کے بعد کبیریں پڑھائیں۔ اور ہر ایک صرف صغیر، صرف کبیر میں جو جو صیغے تعلیل ہو کر آتے جائیں گے تو چونکہ طلبہ کو قوانین بخوبی یاد ہوں گے اس لئے جس جس صیغہ میں قانون جاری ہوتا ہوگا، قانون کے زور پر خود بخود تعلیل کرتے جائیں گے۔ اور جب مختلطات کی نوبت آجاوے تو قوانین مثال، اجوف، ناقص، مہموز اور مضاعف کو دوبارہ تازہ کرا کے مرکبات ومختلطات شروع کرائیں۔ طلبہ خود بخود گردانوں کے پڑھنے اور قوانین جاری کرنے میں دوڑتے جائیں گے۔ فقط۔ والحمد للہ اولاً وآخراً

تقریظات اکابر علماء

تقریظ

زبدۃ الاماثل، نمونہ اسلاف حضرت مولانا مفتی **غلام قادر** صاحب نور اللہ مرقدہٗ فاضل دیوبند شیخ الحدیث جامعہ دار الھدیٰ ٹھیڑی شریف (سندھ)

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد آج بروز سنیچر ۳۰ شوال ۱۴۲۳ھ مطابق ۴ جنوری ۲۰۰۳ء حضرۃ مولانا علی شیر حیدری بمع حضرۃ مولانا عبدالرشید بلالؔ صاحب مدرسہ دار الھدیٰ میں تشریف فرما ہوئے اور حضرت مولانا عبدالرشید بلال نے جو ارشاد الصرف پر علمی کاوش اور عظیم خدمت کرکے دکھلائی بہت خوشی ہوئی کہ الحمدللہ ارشاد الصرف جو فارسی میں ایک جامع کتاب کی شکل میں حضرت مرحوم ومغفور حافظ خدا بخش ہزارویؒ نے تالیف کی ہے۔ اس کی صحیح طور پر پوری پوری خدمت حضرت مولانا عبدالرشید بلالؔ صاحب نے کی ہے اور زبان فارسی کی پوری حفاظت کی ہے۔ بہت ہی علماء کرام نے ارشاد پر کام کیا ہے لیکن وہ ان کا کام بندہ کی نظر میں ھباءً منثوراً ہے۔ اس لئے کہ کتاب کا اصل حلیہ ختم کیا گیا ہے۔ بفضل خدا مولانا عبدالرشید بلالؔ صاحب نے صحیح طور پر ہر نہج پر ارشاد کا کما حقہٗ حق ادا کیا جس پر آپ کو اللہ عزوجل اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔ (آمین ثم آمین) میں دلی دُعا کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل آپ کی مساعی جمیلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں اور طلبہ کرام کو اس محنت عجیبہ سے مستفید فرمائیں گے۔ (آمین ثم آمین)

فقط والسلام

خیر ختام

العبد غلام قادر غفرلہٗ خادم

الادارۃ دار الھدیٰ حبیب آباد

ٹھیڑی شریف من مضافات

خیر پور میرس سندھ

تقریظ

امام الصرف والنحو جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا محمد اشرف صاحب شاد نور اللہ مرقدہٗ
(خلیفہ مجاز مرشد عالم حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی چکوالیؒ)
مہتمم جامعہ اشرفیہ اشرف آباد، مانکوٹ، کبیروالہ، خانیوال

نحمده و نصلي علىٰ رسوله الكريم

امابعد۔عزیز برادر محترم ومکرم فاضل نوجوان حضرت علامہ عبدالرشید صاحب بلاآل صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ دینی درس گاہ خان گڑھ نے ماشاء اللہ خوب محنت کے ساتھ فوائد کو ضبط کیا ہے۔محترم مولانا موصوف کی کاوش قابل داد ہے۔ارشاد الصرف کی تقریر وتشریح تدریسی انداز میں فرمائی ہے کہ اس سے معلمین و متعلمین کو خوب فائدہ حاصل ہوگا۔بندہ کی نظر میں اس وقت تک جس قدر شروح وحواشی گذرے ہیں ان تمام سے کئی لحاظ سے متمم ہے۔

انشاء اللہ یہ کتاب خیر الزاد کافی شروح وحواشی سے مستغنی کر دیگی۔مولانا صاحب کا طالب علمی زمانہ سے ہی اس فن کے ساتھ زیادہ ذوق تھا اس وجہ سے ہمیشہ سے اس فن میں محنت فرمارہے ہیں تقریباً بیس سال سے صرف ونحو محققانہ انداز سے پڑھارہے ہیں حضرت مولانا نے کافی صیغے بھی جمع کر دیئے ہیں تاکہ معلمین کو آسانی رہے۔

جمع شدہ صیغوں کے نکالنے پر البتہ محنت خوب درکار ہوگی اسی طرح احتمالی صیغوں کی طرف بھی تشحیذ اذہان کیلئے اشارہ فرمایا ہے جو ذوق رکھنے والے علماء،طلباء کیلئے خوب محنت کی ضرورت ہوگی۔بہر حال اس کی کچھ ایسی خصوصیات ہیں جو عام کتب میں موجود نہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ اس عزیز محترم کی اس علمی تحقیق،محنت وکاوش کو قبول فرما کر صدقہ جاریہ فرماوے اور ہمیشہ مولانا صاحب کو دین متین کی محنت کے لئے قبول فرماوے(آمین)اور اس کے اساتذہ کرام کو اور والدین کو دنیا وآخرت میں اس کا اجر عظیم نصیب کرے۔آمین

فقط طالب دُعا ودُعاگو

محمد اشرف شادؔ بقلم خود

جمعرات ۲۰ فروری ۲۰۰۳ء

تقریظ

ضیغم اسلام، امین مشن امیر عزیمت حضرت جھنگوی شہیدؒ، حامل علوم و معارف حضرت لکھنویؒ، قائد ملت اسلامیہ شہید ناموس صحابہؓ

مناظر اہل حق حضرت علامہ **مولانا علی شیر حیدری** صاحب (نور اللہ مرقدہ)

مہتمم جامعہ حیدریہ خیر پور میرس سندھ (سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان)

(تاریخ شہادت ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۷ اگست ۲۰۰۹ء بروز سوموار بمقام خیر پور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ۔

گزارش ہے کہ بندہ نہ اہل فن سے ہے نہ اہل قلم سے کہ کوئی تبصرہ کر سکے۔ ہاں البتہ دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برادر محترم حضرت مولانا عبدالرشید بلال صاحب (زیدت معالیہ) کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اس کا نفع عام و تام فرمائے۔

آمین ثم آمین
خاکپائے اہل حق
علی شیر حیدری
عفی عنہ بقلم خود
۱۴۲۳/۱۱/۱ھ

تقریظ

مناظر اسلام علمی جانشین امینِ مسلکِ حق (حضرت علامہ مولانا **محمد امین صفدر** اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ)

حضرت مولانا **محمد انور** اوکاڑوی صاحب مدظلہ استاذ التخصص فی الدعوۃ والارشاد جامعہ خیر المدارس ملتان

بسمِ اللہ الرّحمن الرّحیم

حامداً و مصلیاً و مسلّما

امابعد اہل علم پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جب تک کلمہ کے اسم، فعل، حرف کی تعیین نہ ہو اور پھر شش اقسام ہفت اقسام کے اعتبار سے حروف اصلیہ وغیر اصلیہ میں امتیاز نہ ہو تو کلمہ کا معنی متعین کرنا مشکل اور بعض اوقات محال ہوتا ہے۔ اس لئے علم صَرف صِرف عربی زبان کی ضرورت نہیں بلکہ قرآن وسنت کے معانی مفردہ کی تعیین کے لئے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ اس کو حاصل ہے۔ اس دور کے اہم فتنہ یعنی غیر مقلدیت کے اسباب میں سے علوم آلیہ سے جہالت بھی ہے۔ کہ صرف ونحو سے جاہل لوگ یقیناً مراد رسول کی تعیین میں غلطی کر کے فَلْیَتَبَوَّءُ مقعدہ من النار کے مصداق بنتے ہیں۔ مولانا عبد الرشید بلال صاحب زید علمہٗ نے اسی فرض کفایہ کی ذمہ داری کے نبھانے کی کوشش کی ہے۔ بندہ اس کو تفصیلاً نہیں دیکھ سکا اس لئے اظہار رائے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دُعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی خوبیوں سے تمام طلباء اور علماء کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور علمی کمی کوتاہی کو نظر ثانی کے ذریعے دور فرمائیں اور اس فرض کفایہ کی ادائیگی پر مؤلف کو تمام اہل اسلام کی طرف سے اجر جزیل عطا فرمائیں۔

آمین یا الٰہ العالمین

یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْداً قَالَ آمِیناً

کتبہ محمد انور اوکاڑوی

جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریظ

آیت الخیر حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری دامت فیوضہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ

عربی زبان کا مشہور مقولہ ہے۔" الصرف امّ العلوم و النحو ابوها " یعنی علم صرف تمام علوم کی بنیاد اور علم نحو ان کا سرتاج ہے۔ فی الواقع علم صرف علوم آلیہ میں انتہائی اہم، ضروری اور بنیادی علم ہے۔ اس علم میں مہارت کے بغیر فہم قرآن وحدیث اور دیگر علوم وفنون جو عربی زبان میں ہیں، کا کماحقہٗ ادراک نہایت مشکل ہے۔ الفاظ وصیغہ کی پہچان کے بغیر مطالب ومعانی کے سمجھنے میں ویسے ہی اعجوبات پیش آئیں گے۔ جیسے علامہ زمخشری نے "اعجوبات تفسیر" میں نقل کیے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص نے کلام پاک کی آیت "یوم ندعو کل اناس بامامهم" کا ترجمہ کیا کہ "جس دن پکاریں گے ہم ہر شخص کو اس کی ماؤں کے ساتھ" امام کا جو لفظ مفرد تھا علم صرف سے ناواقفیت کی بناء پر وہ اسے ام (ماں) کی جمع سمجھا۔ اگر علم صرف سے واقف ہوتا تو اسے معلوم ہوتا کہ "امّ" کی جمع "امام" نہیں بلکہ "امہات" آتی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے امام فخر الدین رازیؒ سے نقل کیا ہے۔" اعلم ان معرفة اللغة والنحو والتصريف فرض كفاية لان معرفة الا حكام الشرعية واجبة بالا جماع و معرفة الا حكام بدون معرفة ادلتها مستحيل فلا بدمن معرفة ادلتها و ادلتها راجعة الى الكتاب والسنة و هما واردان بلغة العرب و نحوهم و تصريفهم الخ " جان لو کہ لغت، نحو اور علم صرف کا جاننا فرض کفایہ ہے، کیونکہ احکام شرعیہ کا جاننا بالا جماع واجب ہے اور احکام کا جاننا ان کے دلائل جانے بغیر محال ہے۔ اور ان کے دلائل کتاب وسنت کی طرف راجع ہیں۔ اور کتاب وسنت عربی لغت، نحو اور صرف کے ساتھ وارد ہوئے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا لغت، نحو اور صرف کا جاننا لازم ہوا۔ کیونکہ واجب کا مقدمہ بھی واجب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء اسلام نے اس فن کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی ہے۔ آج بھی ہمارے ہاں تمام دینی مدارس میں علوم عالیہ سے پہلے صرف ونحو نہایت اہتمام سے پڑھائی جاتی ہیں۔ کتب صرف میں تعلیل، ادغام اور تخفیف کے قوانین خاصے مشکل ہیں کیونکہ ایک ایک قانون کے ساتھ متعدد شرائط ہیں۔ جن کا یاد رکھنا عموماً دشوار ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ماہر فن استادمل جائے تو وہ اس مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔ افسوس کہ اب ایسے ماہر اساتذہ کا وجود کبریت احمر کی طرح نایاب ہوتا جارہا ہے۔ جنوبی پنجاب میں حضرت مولانا محمد اشرف شاؔد مدظلہٗ (صدر مدرس ومہتمم جامعہ اشرفیہ اشرف آباد مانکوٹ، کبیر والاضلع خانیوال) "امام الصرف النحو" کے طور پر مشہور ہیں۔ بلاشبہ مولانا موصوف کا انداز تفہیم وتدریس منفرد اور صرف کے مشکل مسائل کو پانی کر دینے والا ہے۔ اب تک سینکڑوں بلکہ ہزاروں طلبہ نے آپ سے کسب فیض کیا اور علم صرف میں ممتاز ہوئے۔ حال ہی میں آپ کے ایک تلمیذ رشید مولانا عبد الرشید بلاؔل نے "خیر الزاد مع فوائد علامہ شاؔد" کے عنوان سے آپ کے صرفی افادات کو جمع کیا ہے، جس کا غالب حصہ صرف کی مشہور کتاب "صرف بہائی" کی تشریح وتوضیح پر مشتمل ہے۔ مشکل مباحث وقوانین کو خاص انداز اور امثلہ کے ذریعے آسان کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ یہ کتاب مبتدی طلبہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی، حضرات اساتذہ کرام ومدرسین بھی اس سے مستفید ہوسکیں گے۔ حق تعالیٰ شانہٗ آں ممدوح کے علم میں برکت عطا فرمائیں۔ اور اس تالیف کو قبولیت اور مقبولیت سے نوازیں (آمین)

محتاج دُعا محمد حنیف جالندھری
ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ومہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان
۲۹ ذی قعدہ ۱۴۲۳ھ
(یوم الاحد صباحاً)

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم.

مقدمہ کتاب

فائدہ:١۔ ہرعلم کے شروع کرنے سے پہلے چند باتوں کا جاننا ضروری ہے۔(١) تعریف (٢) موضوع (٣) غرض (٤) واضع (٥) وجہ تسمیہ (٦) مزید اسماء ایں فن (٧) رتبہ ایں فن (٨) حالات مصنف (٩) نام کتاب و درجہ (١٠) تاریخ ایں علم

فائدہ:٢۔ انہیں باتوں کی ذرا قدرے تفصیل:۔(١) تعریف: یعنی اس علم کا نام، نشان و پتہ (٢) موضوع: یعنی اس علم میں بحث کس چیز سے ہوگی۔(٣) غرض: یعنی اس علم کے حاصل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔(٤) واضع: اس علم کو سب سے پہلے کس نے مدون کرنے کی ابتداء کی اور اصول وقوانین کتابی شکل میں بیان کیے۔(٥) وجہ تسمیہ: یعنی اس علم کا یہ نام کیوں رکھا گیا۔(٦) مزید اسماء ایں فن: یعنی اس علم شریف کے اور کیا کیا نام ہیں۔(٧) رتبہ ایں فن: یعنی باقی علوم کے مقابلہ میں اس علم کا کیا رتبہ ہے۔(٨) حالاتِ مصنف: یعنی اس کتاب کے لکھنے اور ترتیب دینے والے کے حالات (٩) نام و درجہ کتاب: یعنی اس کتاب کا اس فن کی دوسری کتب کے مقابلے میں کیا رتبہ و درجہ ہے۔(١٠) تاریخ ایں علم: یعنی اس علم کے حالاتِ تدوین از ابتداء تا ایں وقت کیا ہیں۔

فائدہ:٣۔ کہ ان باتوں کا جاننا کیوں ضروری ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اگر ہمیں اس شروع کیے جانے والے علم کا نام ونشان پتہ معلوم نہ ہو تو طَلَبُ الْمجھُولِ الْمُطْلَق کی خرابی لازم آئے گی۔ یعنی ایسی چیز کو طلب کرنا اور حاصل کرنے کی کوشش کرنا جو کسی لحاظ سے بھی معلوم نہ ہو، یہ ناممکن ہے۔ اسی طرح موضوع اگر معلوم نہ ہو تو عَدَمُ الاِمْتِیَازِ وَالْفَرْقِ بَیْنَ الْعُلُوْمِ کی خرابی لازم آتی ہے۔ یعنی باقی علوم وفنون کے ساتھ اس علم کا فرق نہ ہو سکے گا۔ غرض و غایت معلوم نہ ہو تو طَلَبُ الْعَبَثِ کی خرابی لازم آئے گی۔ یعنی بے کار شے کو طلب کرنا۔ اسی طرح واضع معلوم نہ ہو تو عَدَمُ الاِشْتِیَاقِ فِیْ الْعِلْمِ کی خرابی لازم آئے گی۔ یعنی اس علم کے حاصل کرنے میں شوق اور رغبت پیدا نہ ہوگی اور اگر وجہ تسمیہ اور دوسری باتیں معلوم نہ ہوں تو وثوق اور پختگی اس علم کے حاصل کرنے میں نہ ہوگی۔ لہذا ان باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ:٤۔ ١۔ تعریف: ''صرف'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے عربی زبان میں کئی معانی آتے ہیں۔ ١۔ سونا چاندی۔ ٢۔ اوندھا کرنا۔ ٣۔ ہٹانا۔ ٤۔ خالص شراب۔ ٥۔ صرف الدنانیر (یعنی دراہم کا دیناروں سے اور دیناروں کا دراہم سے بدلنا)۔ ٦۔ صرف المال (یعنی مال خرچ کرنا)۔ ٧۔ صرف الکلمہ (یعنی کلمہ کو منصرف بنانا)۔ ٨۔ صرف الدہر (یعنی زمانہ کی گردش)۔

۹۔ لہ' عَلَیّ صَرف'' ۔اس کو مجھ پر فضیلت حاصل ہے۔۱۰۔صرف الکلام ۔یعنی کلام کی زیادتی ۔۱۱۔گردانیدن ۔یعنی پھیرنا۔۱۲۔خرید وفروخت کی ایک قسم کا نام بیع صرف ۔۱۳۔پگھلنا۔۱۴۔پریشان ہونا وغیرہ۔(از المنجد وغیرہ) (۱)
اور اصطلاح علماءِ صرف میں ''علم صرف'' چند ایسے اصول وقوانین کے جاننے کا نام ہے کہ جن کے ذریعہ عربی زبان کے کلمات ثلاثہ (اسم ،فعل ،حرف) کے احوال معلوم کیے جاویں ،تخفیف ،ابدال ،اعلال ،ادغام اور وزن و بنا کے اعتبار سے ۔فائدہ:5۔۲۔موضوع:اَلْکَلِمَۃُ مِنْ حَیْثُ الصِّیْغَۃِ و الْبِناء ۔یعنی اس علم میں بحث کلمات لغت عربی سے ہوگی ۔کہ کس طرح کونسا کلمہ کس کلمہ سے بنایا گیا۔اور اس میں کیا کیا تبدّل اور تغیر ہوا۔اس میں کیا بیماری تھی ۔اس کو کس طرح درست کیا گیا۔۳۔غرض وغایت:صِیَانَۃُ الذِّھْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِیْ فِی کَلَامِ الْعَرَبِ مِنْ حَیْثُ الصِّیَغِ وَالْبِنَاءِ ۔یعنی اس علم کے حاصل کرنے سے فائدہ یہ ہوگا۔کہ آپ لوگ عربی کلام میں پڑنے والی لفظی غلطی سے بچ جائیں گے جو صیغہ اور بناء و اشتقاق کے اعتبار سے واقع ہوتی ہے۔
نمبر۴: واضع :۔واضع علم الصرف امام اعظم سراج الامۃ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ) ہیں۔ (۲) جو علم فقہ کے مدون اوّل ہونے کے ساتھ ساتھ فن صرف میں بھی ایک مستقل رسالہ تصنیف فرما چکے تھے۔ (۳)

---

(۱) اور علماء کے نزدیک اصطلاحی تعریف بیان کرنے میں مختلف انداز والفاظ ہیں۔چنانچہ ان میں سے چند ایک مشہور تعریفات یہ ہیں۔اگرچہ مآل ونتیجہ سب کا ایک ہے۔۱۔علم صرف وہ علم ہے کہ جس کے ذریعہ سے کلمات کے احوال سے باعتبار وزن تصرف بحث کی جاتی ہے۔(از فیوض عثمانیؒ) ۲۔علم صرف وہ علم ہے کہ جس کے ذریعہ اصل واحد یعنی مصدر کو مختلف صیغوں کی طرف پھیرا جاوے۔تاکہ معانی مقصودہ حاصل ہوں (معنی مقصودہ سے مراد وہ معنی ہے کہ جس کے واسطے صیغے اور کلمات بنائے جاتے ہیں۔مثلاً ضارب'' اپنے مقصودی معنی فاعلیت پر مضروب'' اپنے مقصودی معنی مفعولیت پر دلالت کرتے ہیں۔۳۔صاحب شافیہ علامہ ابن حاجبؒ نے تعریف یوں کی ہے۔التصریفُ عِلْمٌ'' بِاُصُولٍ تُعْرَفُ بھا احوالُ اَبْنِیَۃُ الْکَلِمِ الَّتِیْ لَیْسَتْ بِاِعْرَابٍ۔اس تعریف میں علم ''جنس'' ہے جو تمام علوم کو شامل ہے۔با صول یعرف بھا احوال ابنیۃ الکلم یہ فصل اوّل ہے۔کہ علم نحو کے علاوہ تمام علوم اس سے خارج ہوگئے اور التی لیست باعراب۔فصل ثانی ہے۔کہ جس سے علم نحو بھی خارج ہوجائے گا تو باقی صرف علم صرف رہ جائے گا۔ ۴۔نظم میں تعریف یوں کی گئی ہے۔و بعد فان الصرف علم مبین۔لما لیس اعرا با من احوال کلمہ۔ ۵۔صاحب کشف الظنون نے قدرے تفصیل سے یوں تعریف کی ہے۔الصرف علم یبحث فیہ عن الا غراض الذا تیۃ لمفردات کلام العرب من حیث صورھا وھیاء تھا کا لا علال وا لا د غام۔ ۶۔الصرف علم با صول یعرف بھا احوال الکلم الثلث من حیث اصل و بناء و رد و بدل (از ارشاد) ۷۔ھو علم با صول یعرف بھا احوال الکلمۃ من حیث الصیغۃ ۔ ۸۔الصرف علم با صول یعرف بھا احوال ابنیۃ الکلم الثلث من حیث التخفیف و الا بدال، والحذف والا علال و غیرھا۔غرضیکہ تھوڑے بہت لفظی ظاہری فرق سے کئی انداز میں تعریف کی گئی ہے۔
(۲) اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔قول اوّل:یہ ہے کہ اس فن کے واضع اوّل داماد نبیؐ ، خسرِ عمرؓ،ہم زلف عثمانؓ،باب العلم سیدنا علی المرتضیٰؓ ہیں۔دوسرا قول:یہ ہے کہ معاذ ابن مسلم ہروی ہیں۔تیسرا قول:یہ ہے کہ علم صرف کے واضع و مدون ابو عثمان المازنی المتوفی ۲۴۸ھ ہیں۔امام ابو عثمان المازنی

۵۔ وجہ تسمیہ: چونکہ لغت میں صرف کا معنی پھیرنا بھی ہے اور اس علم میں ایک صیغہ (اصل) کو مختلف صیغوں یعنی فروعات کی طرف پھیر کر معانی مقصودہ حاصل کیے جاتے ہیں، اس لیے اس کا نام ''علم الصرف'' پڑ گیا۔ گویا کہ مناسبت واضح ہے۔

۶۔ مزید اسماء ایں فن: اس بابرکت علم کو علم الصرف کے علاوہ علم المیزان، علم الصیغہ، علم التصریف، علم المفردات، علم الاشتقاق اور علم البناء بھی کہتے ہیں۔ اور ان ناموں کی وجہ تسمیہ بھی واضح اور آسان ہے۔ (۱) ۷۔ رتبہ ایں فن: جو رتبہ وشان جانداروں میں ماں کا ہے وہی رتبہ باقی علوم کے مقابلہ میں علم الصرف کا ہے۔ (۲)

(بقیہ ۲) علوم عربیہ کے ائمہ میں سے ہیں۔ بقول مبردؒ سیبویہ کے بعد ابوعثمان المازنی سے زیادہ صرف ونحو میں کوئی بڑا عالم نہیں ہے۔ اور ان کی بہت سی کتب مشہور بھی ہیں۔ چوتھا قول: مگر ابن المفتی الاعظم حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی دامت فیوضھم کی تحقیق انیق یہ ہے کہ واضع ومدون اول ابوعثمان المازنی نہیں بلکہ ان سے ایک صدی قبل امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ التابعی المتوفی ۱۵۰ھ ہیں۔ جو علم فقہ کے مدون اول ہونے کے ساتھ ساتھ فن صرف میں بھی ایک مستقل رسالہ تصنیف فرما چکے تھے۔ لہٰذا ترتیب یوں ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے علم نحو کے ساتھ ساتھ علم الصرف کے بارے بھی کچھ اصول وقواعد اپنے شاگرد ابوالاسود پھر انہوں نے معاذ ابن مسلم ہروی کو پڑھائے لیکن اس فن کے اصول وضوابط چونکہ امام اعظم ابوحنیفہ تابعیؒ نے کتابی شکل میں سب سے پہلے مدون کیے تو امام صاحب ہی واضع اول ہوئے۔

(۳) ۔اس کا نام المقصود ہے۔ جو مصر کے مشہور مکتبہ مصطفی البابی سے ۱۳۵۹ھ بمطابق ۱۹۴۰ء میں طبع ہوا۔ اس کا متن نہایت جامع اور مختصر ہے۔ اس پر تین شروح بھی لکھی گئی ہیں۔ المطلوب اس کے مؤلف کا نام معلوم نہیں معجمات کے مصنف بھی شارح کے نام سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن شارح نے اپنے دیباچہ میں جو حال ذکر کیا ہے۔ اس سے اس بات کا ظن غالب ہوتا ہے کہ یہ شرح ۹۵۲ھ سے کافی پہلے لکھی گئی ہے۔ بلکہ انداز بیان سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ اس شرح کے مؤلف امام صاحب کے شاگرد یا ان سے قریبی تعلق رکھنے والے ہیں ۲۔ امعان الانظار زین الدین محمد ابن بیر علی المعروف بیرکلی نے یہ شرح ۹۵۲ھ میں مکمل کی۔ انہوں نے شرح کے آخر میں خود تحریر کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بات جزم ویقین سے کہی ہے کہ المقصود کے مصنف امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں۔ ۳۔ روح الشروح للاستاد عیسیٰ السیر وی اس کے بعد حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ المقصود اور تینوں شروح جناب احمد سعد علی استاد جامعۃ الازہر کی تصحیح کے بعد شائع ہوئی ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ بعد میں امام ابوحنیفہؒ کی اس تصنیف کا ذکر معجم المطبوعات العربیہ میں بھی مل گیا ہے۔ بلکہ معجم مذکور میں اس کا ذکر تین جگہ ہے۔ (دیکھیے صفحہ ۳۰۴ جلد ۲، صفحہ ۲۱۰ جلد ۳، صفحہ ۴۰۴ جلد ۸) اور تینوں جگہ اس کتاب کو امام اعظم ابوحنیفہؒ کی طرف ہی منسوب کیا گیا ہے۔ ہاں ایک جگہ کشف الظنون کے حوالہ سے اس کتاب المقصود کے بارے میں اختلاف نقل کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ اس کا مؤلف شاید کوئی اور ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ معجم المطبوعات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ المقصود اپنی شرح المطلوب کے ساتھ ۱۲۹۳ھ، ۱۳۰۱ھ اور ۱۳۲۴ھ میں مختلف مطابع سے شائع ہو چکی ہے۔ اور آخر میں فرماتے ہیں کہ بہرحال اگر اس تعریف کی نسبت امام اعظم کی طرف صحیح ہے جیسا کہ ظن غالب ہے۔ اور المقصود اس بات کا شاہد حاضر ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان ابن ثابت تابعی بھی فقہ کے ساتھ ساتھ فن صرف کے بھی مدون اوّل ہیں۔ (از مقدمہ علم الصیغہ)

(۱) : ہاں بعض حضرات تھوڑے فرق سے علم الاشتقاق وعلم البناء کو صرف سے الگ فن بیان کرتے ہیں۔ لیکن یہ کوشش بے سود ہے۔

(۲) تحصیل علم سے اصل مقصود تو رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ اور وہ علوم اسلامیہ کو جان کر اور ان پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اور علوم اسلامیہ دینیہ کا حصول بذریعہ معرفتِ قرآن وحدیث ہو سکتا ہے۔ اور قرآن حدیث کی معرفت کے لئے خشتِ اوّل صرف ونحو ہیں۔ بقول بعض اکابر کہ معرفت علوم اسلامیہ قرآن وحدیث پر موقوف ہے۔ اور معرفت قرآن وحدیث معرفت زبان عربی پر موقوف ہے۔ نتیجہ واضح ہے کہ علوم اسلامیہ کی معرفت ومہارت عربی زبان کے جاننے اور مہارت حاصل کرنے پر موقوف ہے۔ اس قضیہ ونتیجہ کو صغریٰ قرار دیں اور یہ کبریٰ ملا دیں کہ عربی زبان کا جاننا معرفت صرف ونحو پر موقوف ہے تو نتیجہ اظہر من الشمس یہ نکلا کہ معرفت علوم اسلامیہ معرفت صرف ونحو پر موقوف ہے۔

۸۔حالات مصنف:۔ یہ کتاب ارشاد الصرف ہے اس کے مصنف کے بارے اپنے اساتذہ کرام سے کچھ مختلف نام سننے میں آئے تو بندہ عبدالرشید بلالؔ نے خود سندھ جا کر تحقیق کی تو نمونہ اسلاف فخر الاماثل حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ دارالھدیٰ ٹھیڑی سندھ نے ارشاد فرمایا کہ ارشاد الصرف کے مصنف شیر اسلام مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے علاقے کے رہنے والے مولانا حافظ خدا بخش ہزاروی ثم السندھی شہید کشمیرؒ ہیں؛ جو سندھ میں جھنڈا پیر کے مشہور مدرسہ میں پڑھتے رہے۔اور اس مدرسہ میں عرصہ تک مدرس رہے اور حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی طرح سندھی مشہور ہو گئے۔اور پاکستان بننے کے متصل بعد جہاد کشمیر میں اکبر علی خاں مرحوم کی کمانڈ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔(نوراللہ مرقدہٗ) آپ انتہائی نیک سیرت، بہت محنتی اور زیرک استاد تھے۔اپنے اساتذہ کرام پر احقاق حق وابطال باطل کی خاطر بڑے عجیب وغریب سوالات کرتے کہ اساتذہ کرام بھی حیران رہ جاتے۔اور آپ اسی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں سؤل مشہور ہو گئے۔یعنی بہت زیادہ سوالات کرنے والے۔تو مفتی غلام قادر صاحبؒ نے فرمایا یہ اس مجاہد شہید کشمیر مولانا حافظ خدا بخش ہزاروی سندھی کی تصنیف لطیف ہے۔

۹۔(ا) نام کتاب:۔ اس کتاب کا نام ارشاد الصرف ہے ارشاد باب افعال کا مصدر ہے جس کا معنی ہے راستہ دکھانا اور اس جگہ ارشاد مرشد کے معنی میں ہے، تو اب اس کا معنی صرف کو راستہ دکھانے والی کتاب ہوا۔ فائدہ: اس نام

تنبیہ ۲ یعنی (صغری) مَعرِفةُ العلومِ الدینیةِ موقوفة علی مَعرفةِ القرآنِ والحدیثِ (کبری) ومعرفتھما موقوفة علی معرفةِ اللسانِ العربيِ وفھمِہٖ و معرفةُ العربيِ موقوفة" علی معرفةِ الصرفِ والنحوِ۔(نتیجہ) معرفةُ العلوم الدینیةِ موقوفة" علی معرفةِ الصرفِ والنحوِ۔ تو خود غور کریں کہ اس فن کی کتنی اہمیت اور کتنی شان بلند ہے۔کہ علماء میں مشہور ہو گیا کہ الصرف ام العلوم والنحو ابو ھا۔یعنی تمام علوم اسلامیہ کی خشت اوّل یعنی ماں علم صرف اور باپ نحو ہے۔بلکہ عمدۃ المحققین، قدوۃ المدققین، علامہ محمد موسیٰ الروحانی البازیؒ شیخ الحدیث وتفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

النحوُ فی الکلامِ کَالمِلحِ فی الطعام ۔۔والصَّرفِ لِلمِرامِ کَالعَینِ لِلاَنَامِ

یعنی نحو کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے کے لیے نمک اور صرف یوں سمجھیں جیسے انسان کے لیے آنکھ۔

النَّحوِ لِلعلومِ کَالضَّوءِ لِلنُّجومِ ۔۔۔ الصرفُ فی العُلومِ کالبدرِ فی النجومِ

النحوُ فی الکلامِ مَاءٌ لِذِی الأُوامِ ۔۔۔ والصرفُ فی الکلامِ کَالضَّوءِ فی الظلامِ

یعنی نحو علم کے واسطے ایسے ہے جیسے ستاروں کے لئے روشنی اور علم صرف علوم میں ایسے ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ستاروں میں اور علم نحو کا حاصل کرنا کلام کی درستگی کے لئے اس طرح ضروری ہے جس طرح پیاسے کے واسطے پانی اور علم الصرف کلام میں اس طرح ہے جیسے اندھیرے میں روشنی، خلاصہ یہ ہے کہ اس فن لطیف کا رتبہ بہت ہے۔جس طرح جاندار کے لئے ماں کا ہونا ضروری ہے۔اور ماں کا رتبہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیؓ کے سوال کرنے پر ماں کی خدمت کا حکم تین بار دیا ہے، چوتھی دفعہ باپ کی خدمت کا تو ہمیں بھی خوب محنت کر کے اس فن کی خدمت کرنی چاہیے۔

میں طالب علم کا لفظ مقدر ومحذوف ہے۔ یعنی مرشد طالب علم الصرف : یعنی علم الصرف کے طلب کرنے والے کو راستہ دکھانے والی کتاب۔ فائدہ: اس کتاب کے شروع میں ایک رسالہ ہے جس کا مؤلف محمد ابن حسین عبدالصمد العاملی ہمدانی لقب بہاؤ الدین ولادت ۱۷ ذی الحجہ ۹۵۳ھ بمطابق ۱۵۴۸ء جبل عامل ملک شام میں پیدا ہوا اور ۱۰۳۱ھ میں انتقال کیا۔ اس نے اپنے والد حسین اور عبداللہ یزدی متعصب شیعہ سے علم حاصل کیا اور طوس میں دفن ہوئے۔ مذہباً شیعہ اثنا عشریہ شر البریہ تھا۔ جس کا ثبوت شیعہ مذہب کی کافرانہ من گھڑت فقہ پر اس کی تصانیف ہیں۔ کما قال الروحانی البازی کان شیعیاً غالیاً فی ذالك (نیل البصیرة۔ صفحہ ۷۳)۔

(ب)۔ درجہ کتاب:۔ اس کتاب کا درجہ بہت بلند ہے۔ یوں سمجھیں کہ کوئی معتد بہ علم الصرف کا اصول وقانون نہیں جو اس کتاب میں بیان نہ کر دیا گیا ہو بلکہ سب ضروری احکام اس میں مذکور ہیں۔ بلکہ باقی کتب مشہورہ میں بناء واشتقاق کے بارے تفصیل نہیں لیکن اس میں وہ تفصیل موجود ہے۔ یہ کتاب بہت جلد متداول ومقبول مشہور ہوئی۔

۱۰۔ تاریخ ایں علم (۱)

---

(۱) تاریخ ایں فن یہ ہے کہ یہ علم قرن اوّل میں علم نحو کا ایک جزو سمجھا جاتا تھا۔ یعنی کلام عرب کی مفردات ومرکبات کا فرق تھا۔ تو اس لحاظ سے سیدنا علی المرتضیٰؓ نے نحو کے ذیل میں قواعد صرف بھی وضع کیے ہیں۔ اور اپنے شاگرد ابوالاسود ظالم بن عمر دوٗلی المتوفی ۶۷ھ انہوں نے اپنے شاگرد معاذ بن مسلم ہروی المتوفی ۸۷ھ کو پڑھائے اور اسی اثناء میں امام اعظمؒ نے کتاب المقصود لکھ کر مستقل فن کے واضع ہونے کا شرف حاصل کیا۔ پھر معاذ بن مسلم اور امام صاحب کے شاگرد ابوالحسن علی کسائی المتوفی ۱۸۹ھ نے اس کو ترقی دی۔ اس کے بعد ان کے شاگرد امام فراء کوفیؒ المتوفی ۲۰۷ھ نے مزید چار چاند لگا دیئے اور مزید سے مزید علم نحو سے الگ کر کے مستقل فن وعلم کی حیثیت سے اُجاگر کیا۔ اس کے بعد ابوعثمان بکر المازنی المتوفی ۲۴۸ھ کی ''تصریف مازنی''، ابوالفتح عثمان ابن جنی المتوفی ۳۹۲ھ کی ''تصریف ملوکی''، ابوالفضل احمد بن محمد میدانی المتوفی ۵۱۸ھ کی ''نزھۃ الطرف فی علم الصرف''، علامہ ابن حاجب المتوفی ۶۴۶ھ کی ''شافیہ''، ابن مالک محمد بن عبداللہ صاحب الفیہ المتوفی ۶۷۶ھ کی ''لامیۃ الافعال''، شیخ ابوالذبیح اسماعیل بن محمد حضرمی یمنی المتوفی ۶۷۶ھ کی ''اساس التصریف'' اور شیخ علاؤ الدین علی بن محمد المعروف قوشجی المتوفی ۸۷۹ھ کی ''عنقود الزواہر فی نظم الجواہر'' اس فن کی مشہور وعمدہ کتابیں ہیں۔ جبکہ درس نظامی میں اس فن کی مندرجہ ذیل کتب متفرق ادوار میں مختلف مدارس میں داخل نصاب ہیں۔ ۱۔ صرف بہائی۔ ۲۔ ارشاد الصرف۔ ۳۔ میزان الصرف۔ ۴۔ منشعب۔ ۵۔ صرف میر۔ ۶۔ پنج گنج۔ ۷۔ زرادی۔ ۸۔ زنجانی۔ ۹۔ مراح الارواح۔ ۱۰۔ فصول اکبری۔ ۱۱۔ علم الصیغہ۔ ۱۲۔ علم الصرف۔ ۱۳۔ اور بعض منتہی طلبہ شافیہ بھی پڑھتے ہیں۔ اس طرح یہ فن ترقی کرتا کرتا ہم تک ان متداول ومطول کتب کے ذریعے پہنچا۔

فائدہ نمبرا:- زبان سے جو آواز نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ دو قسم پر ہے۔ (۱) معنی دار لفظ کو کلمہ ، صیغہ اور لفظ موضوع کہتے ہیں۔ جیسے ٹوپی، رومال، قلم، کتاب (۲)۔ بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں۔ جیسے شوپی، شومال، شلم اور شتاب وغیرہ۔

فائدہ نمبر۲:- حرف کو ادا کرتے وقت کبھی زبان کو اوپر کریں گے، کبھی نیچے کریں گے، کبھی ہونٹوں کو گول کریں گے، کبھی زبان رک جائے گی اور کبھی رک کر سختی سے آگے چلی جائے گی۔ پہلی صورت کو زبر، فتح اور نصب۔ دوسری کو زیر، کسرہ، جر اور خفض۔ تیسری کو پیش، ضمہ، رفع۔ چوتھی صورت کو جزم، سکون اور وقف۔ جبکہ پانچویں صورت کو شد یا تشدید کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۳:- زبر والے حرف کو مفتوح یا منصوب؛ زیر والے حرف کو مجرور، مکسور اور مخفوض؛ پیش والے حرف کو مضموم یا مرفوع؛ جزم والے حرف کو مجزوم، ساکن یا موقوف اور شد والے حرف کو مشدد کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۴:- بعض حروف کی شکلیں آپس میں ملتی جلتی ہیں ان میں فرق کرنے کیلئے بعض حروف پر ٹِکہ لگاتے ہیں اس ٹِکہ کو نقطہ کہتے ہیں۔ فائدہ نمبر۵:- اگر ایک نقطہ ہو تو موحدہ، دو ہوں تو مثناۃ، تین ہوں تو مثلثہ کہتے ہیں فائدہ نمبر۶:- اگر نقطے اوپر ہوں تو اس حرف کو فوقانی اور اگر نیچے ہوں تو اسے تحتانی کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۷:- نقطہ والے حروف کو منقوطہ یا معجمہ کہتے ہیں۔ اور جن حروف پر نقطہ نہ ہو ان کو مہملہ یا غیر منقوطہ کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۸:- جو لفظ زبان سے نکلے تو اس عمل کو ذکر کہتے ہیں اور اس حرف کو مذکور اور جو لفظ زبان سے نہ نکلے بلکہ دل میں ہی رہے تو اس کو حذف کرنا اور تقدیر کہتے ہیں۔ اور اس لفظ کو محذوف یا مقدر کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۹:- جو حرف کسی حرف سے پہلے ہوگا اسے ماقبل اور جو بعد میں ہوگا اسے مابعد کہتے ہیں۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

بِدَاں اَسعَدَکَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی الدَّارَین کہ کلمات لغتِ عرب بَر سہ قسم است ۔اسم است ۔فعل است ۔حرف است ۔اسم چوں ۔ رَجُل" وَ فَرَس" وفعل چوں ضَرَبَ و دَحرَجَ و حرف چوں مِن و اِلیٰ ۔یعنی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ جان لے! تجھے نیک بخت بنائے اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں کہ عربی کے کلمات تین قسم پر ہیں ۔اسم ،فعل اور حرف ۔

سوال :۔ مصنف نے کتاب بسم اللہ سے شروع کیوں کی ؟ جواب نمبرا :۔ قرآن پاک کا طرز اپناتے ہوئے۔ جواب نمبر۲: ۔ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے کیونکہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر وہ ذیشان کام جس کو اللہ کے نام سے شروع نہ کیا جائے، وہ بے برکت ہوتا ہے۔ جواب نمبر۳: ۔عرب کے مشرک جب کوئی کام شروع کرتے تو اپنے معبودان باطلہ سے امداد طلب کرتے ؛ تو مسلمانوں کو حکم ہوا کہ ہر کام کی ابتداء میں اپنے معبود حقیقی وحدہٗ لاشریک لہٗ سے مدد طلب کرو۔ اس وجہ سے مصنفین حضرات اپنی تصنیفات کے شروع میں بسم اللہ لکھتے ہیں اور باقی تفصیلات کتب تفسیر میں دیکھیں ۔ قولہٗ ۔بداں ۔ لفظ داں امر کا صیغہ ہے جس کا مصدر دانستن بمعنی جاننا، ماضی دانست اور مضارع داند آتا ہے۔ اور اس کے شروع میں با مکسورہ زائد ہے جو تحسین کلام کے لئے لائی گئی ہے۔ [۱]

سوال :۔ طالب علم کے واسطے چاہیے تھا کہ دعا پہلے ہوتی آپ نے پہلے لفظ "بداں" کیوں لگایا؟ جواب : ۔ مصنفین کی عادت ہے کہ طالب علم کو متوجہ اور ہوشیار کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی لفظ بول دیتے ہیں ۔ اس لئے مصنف نے پہلے پہل "بداں" کہا۔ سوال : ۔ مصنف نے جب بیدار و ہوشیار ہی کرنا تھا تو کوئی اور لفظ لگا دیتے ۔مثلاً بشنو ، بگو یا بہبیں (پڑھ ،سن ، دیکھ) جواب : ۔ بداں کہا اور بگو بشنو ببین نہیں کہا اس لئے کہ بگو کا تعلق زبان سے ہے، بشنو کا کان سے اور ببیں کا آنکھ سے ۔اور بسا اوقات زبان سے بات کی جاتی ہے یا کان سے سنی جاتی ہے یا آنکھ سے دیکھی جاتی ہے۔ مگر دل و دماغ حاضر نہ ہونے کی وجہ سے اس بات کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے اس لیئے بداں کہا۔ اس کا معنی ہے دل و دماغ کو حاضر کر کے جان لے۔ سوال :۔ اگر طالب علم کو ذہنی طور پر متوجہ کرنا ہی تھا تو کوئی اور لفظ بول دیتے جیسے بشناس

---

[۱] اس طرح یہ زائدہ با فارسی کلام میں ماضی ،مضارع ،امر اور اسماء کے شروع میں لائی جاتی ہے ۔مگر یاد رکھیں کہ اس کا مابعد اگر مضموم ہو تو یہ بھی مضموم پڑھی جائے گی ورنہ مکسور ۔جیسے بداں ۔ بگفت ۔ ببین ۔ وغیرہ اور اسم پر داخل ہو تو ہمیشہ مفتوح ہو گی ۔ کیونکہ یہ فعل امر کا صیغہ ہے، اس کا فاعل ہونا ضروری ہے ۔اس کا فاعل ضمیر "مستتر تُو" ہے ۔اور چونکہ یہ افعال قلوب ہیں ،علم یعلم کے معنیٰ میں ہیں ۔ لہذا اس کا پہلا مفعول "کلمات لغت عرب" اور مفعول ثانی "بر سہ قسم است" ہے ۔اور ان کے درمیان آنے والا جملہ انشائیہ ، دعائیہ معترضہ ہے۔

(یعنی پہچان لے)، باور کن (یعنی یاد کر) یا یقین کن (یعنی یقین کر لے) وغیرہ۔ ان کا تعلق دل و دماغ سے ہے۔
جواب:۔ فرمان نبویؐ ہے۔ " خَیرُ الکَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ "۔ یعنی جو کلام جامع اور مختصر ہو وہ بہتر ہوتا ہے۔ تو بداں ان سب سے جامع اور مختصر ہے۔ سوال:۔ مصنف نے اگر مختصر کلمہ استعمال کرنا ہی تھا تو ''اِعْلَمْ'' لگا دیتے؟
جواب:۔ طالب علم نئی زبان کو سن کر گھبرا جاتا۔ کیونکہ اکثر طالب علم فارسی پڑھ کر آئے ہوتے ہیں۔ اس طرح مصنف نے لفظ ''بداں'' لگا کر طالب علم کے ذہن میں چاشنی اور مٹھاس پیدا کر دی اور اسے شوق دلایا۔
سوال:۔ آپ نے فارسی کا ایک لفظ لگا کر آگے اَسْعَدَ کَ اللّٰہُ فِی الدَّارَیْنِ پورا جملہ عربی کا لگا دیا، جبکہ طالب علم ابھی عربی زبان سے واقف نہیں؟ جواب:۔ (ا)۔ عربی زبان اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ مصنف نے طالب کی خاطر یہ دعا کی ہے جس کا معنی ہے ''اللہ تعالیٰ تجھے دنیا اور آخرت میں نیک اور سعادت مند بنائے''۔ اور فرمان نبوی ﷺ کی رو سے عربی زبان میں مانگی جانے والی دعا کو اللہ تعالیٰ جلد قبول فرماتے ہیں۔
جواب:۔ (ب)۔ مصنف نے اشارہ کر دیا کہ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے لیکن اس سے مقصود عربی سیکھنا ہے۔ [ل]

تعریف و تقسیم کلمہ در سہ اقسام

قولہ: کلمات لغت عرب بر سہ قسم است، اسم است و فعل است و حرف است اسم چوں رجل، فعل چوں ضَرَبَ و دَحْرَجَ و حرف چوں مِنْ و اِلیٰ۔

[ل] سوال:۔ اسعد عربی قواعد کے اعتبار سے ماضی کا صیغہ ہے جو خبر کے واسطے آتا ہے، پھر یہ دعا کیلئے کیسے؟ کیونکہ دعا تو مستقبل کے واسطے آتی ہے۔
جواب:۔ (ا) جناب! کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں عرب لوگ ماضی کا صیغہ لاتے ہیں مگر معنی مضارع والا کرتے ہیں وہ مقامات یہ ہیں۔

آمد ماضی بمعنی مضارع چند جا ۔۔۔ عطف ماضی بر مضارع و در مقام ابتدا
بعد موصول و بنا و لفظ حیث کلما ۔۔۔ در جزا شرط ہر دو شد و در دعا

تو ان مقامات میں سے وقت دعا بھی ہے جس میں ماضی کا صیغہ مضارع کے معنی دیتا ہے۔ یعنی (ھذہ جملة خبرية لفظا و انشائية معنى۔ نغزك صفحه ۹)
جواب:۔ (ب) یہاں دعا نہیں ہے بلکہ نیک فالی کے طور پر خوشخبری دی جا رہی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اے طالب علم نیک بخت بنا دیا ہے۔ کیونکہ نیک بخت ہو تب ہی گھر بار چھوڑ کر تحصیل علم دین کیلئے آئے ہو۔
سوال:۔ کاف ضمیر خطاب مفعول بہ ہے لفظ اللہ فاعل ہے اور فاعل کا حق مقدم ہونے کا ہے، یہاں مؤخر کیوں؟
جواب:۔ ضابطہ ہے کہ مفعول بہ جب ضمیر منصوب متصل ہو اور فاعل اس میں ظاہر ہو تو مفعول کو مقدم کرنا اور فاعل کو مؤخر کرنا ضروری ہے۔
سوال:۔ کاف ضمیر واحد ہے تو اس سے ایک طالب علم کیلئے دعا ہوئی، جبکہ اس کتاب کے پڑھنے والے طلباء بہت ہیں؟
جواب:۔ (ا) اس جگہ مخاطب معین نہیں بلکہ ہر وہ شخص مخاطب ہے جو اس کتاب کو شروع کر رہا ہے۔ اور اسے اصطلاح میں خطاب خاص، مخاطب عام کہتے ہیں۔
جواب:۔ (ب) علیٰ سبیل البدلیت ہر ایک خاص مخاطب بھی ہو سکتا ہے۔ (نغزک صفحہ ۱۰) قولہ فی الدارین ۔ دارین تثنیہ ہے۔ دار بمعنی گھر جو کہ اصل میں دَوَرٌ تھا۔ از دَور بمعنی پھرنا اور اس جگہ دنیا و آخرت مراد ہے۔

تشریح: کلمات جمع ہے کلمہ کی، کلمہ کا لغوی معنی زخم کرنا ہے اور اصطلاح میں کلمہ اکیلے با معنی لفظ کو کہتے ہیں۔ جبکہ لفظ کا لغوی معنی پھینکنا ہے اور اصطلاح میں ہر وہ آواز جو منہ سے نکلے معنی دار ہو یا بے معنی۔ لغت[1] جس کا لغوی معنی بولی اور زبان ہے۔ اور اصطلاح میں ہر وہ آواز جس کے ذریعہ کوئی قوم اپنے اغراض و مقاصد بیان کرے۔ فائدہ: ''عرب'' ایک علاقے کا نام ہے جو کئی ممالک پر مشتمل ہے۔ ان میں سے زیادہ مشہور سعودی عرب ہے جو مکہ مکرمہ، مدینہ، ریاض، جدہ اور قصیم وغیرہ مشہور شہروں پر مشتمل ہے اور وہ حجاز مقدس بھی کہلاتا ہے۔ اس علاقے کے رہنے والے کو عربی کہا جاتا ہے۔ اب معنی یہ ہوا۔ عرب بولی کے کلمات تین قسم پر ہیں۔ سوال:۔ آپ نے دعویٰ میں کلمات فرمایا ہے، کلمہ نہیں وجہ؟ جواب:۔ اگر کلمہ کہا جاتا تو طالب علم یہ سمجھتا کہ شاید عربی کا کوئی خاص کلمہ ہے جو تین قسم پر ہے حالانکہ ایسا نہیں اس واسطے جمع کا صیغہ استعمال کیا۔ تا کہ پتہ چلے عربی زبان کا ہر کلمہ ان تین اقسام میں سے کسی ایک قسم سے ہوگا۔ سوال:۔ کلمات کہا الفاظ کیوں نہیں کہا؟ جواب:۔ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ لفظ معنی دار بھی ہوتے ہیں اور بے معنی بھی۔ بخلاف کلمہ کے کہ وہ ہمیشہ معنی دار ہوتا ہے۔ اس لئے کلمات کہا تا کہ معلوم ہو کہ صرفی لوگ بے معنی لفظ سے بحث نہیں کرتے۔ سوال:۔ آپ نے فرمایا کہ عرب کی بولی کے کلمات تین قسم پر ہیں حالانکہ عرب تو ایک علاقے کا نام ہے اور وہ بے جان ہے اس کی بولی کیسے؟ جواب:۔ عرب سے اہل عرب مراد ہیں۔ سوال:۔ آپ نے عرب کیوں کہا حالانکہ ہر زبان کے کلمات تین قسم پر ہوتے ہیں۔ جواب:۔ کیونکہ فی الحال عربی بولی سے بحث کر رہے ہیں لہذا خاص کر دیا۔ سوال:۔ عربی زبان سیکھنے کا کیا فائدہ جبکہ دوسری بین الاقوامی زبانیں بھی موجود ہیں؟ جواب:۔ کیونکہ ہمیں سب سے زیادہ محبت اس زبان سے ہے اس لئے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ" وَالْقُرْآنَ عَرَبِیٌّ" وَلِسَانَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ"۔ یعنی عربی زبان سے تین وجوہ کی بنا پر محبت کرو کیونکہ میں محمدؐ عربی ہوں۔۲۔ قرآن مجید عربی میں ہے۔۳۔ اہل بہشت کی بہشت میں زبان عربی ہوگی۔ (روایت طبرانی بحوالہ مختار الاحادیث صفحہ ۸ و رسالہ فضائل زبان عربی مؤلفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ)۔ فائدہ: عربی کے کلمات تین قسم پر ہیں۔ اسم، فعل، حرف جیسے اسم رَجُل" و فَرَس" و فعل جیسے ضَرَبَ و دَحْرَجَ اور حرف جیسے مِنْ و اِلیٰ۔

---

[1] اصل میں لَغْوٌ تھا، بقانون قال و التقائے ساکنین لُغاً ہوا پھر خلاف قانون ''ۃ'' لگا دی اور ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اعراب اس پر جاری کر دیا تو لغة" ہو گیا۔

سوال :- کلمات عربی تین قسم پر کیوں ہیں کم وبیش کیوں نہیں؟ جواب :- کلمات کی جب تقسیم کرتے ہیں تو صرف تین ہی اقسام بنتی ہیں۔ کیونکہ کلمہ جو بھی ہوگا اس کا معنی دوسرا کلمہ ملائے بغیر سمجھ آئے گا یا نہیں۔ اگر معنی بذات خود سمجھ آجائے تو اس میں کوئی زمانہ پایا جائے گا یا نہیں۔ اگر زمانہ پایا جائے تو اسے فعل وگرنہ اسم کہتے ہیں۔ اور دوسرا کلمہ ملائے بغیر معنی سمجھ میں نہ آئے تو اسے حرف کہتے ہیں۔ تو چوتھی قسم بنتی ہی نہیں بنائیں کیسے۔ فائدہ :- اس طرح اجمال واختصار کے ساتھ کسی چیز کی تقسیم بیان کرنے کو علماء حضرات وجہ حصر کہتے ہیں۔ فائدہ :- ان میں سے ہر ایک کی تفصیلی تعریف یہ ہے۔ اسم ہر وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل پر دلالت کرے (یعنی دوسرا کلمہ ملائے بغیر اس کا معنی سمجھ میں آجائے اور ضم ضمیمہ کی ضرورت نہ ہو) اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے رَجُل"، فَرَس" (مرد، گھوڑا)۔ فعل ہر وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل پر دلالت کرے یعنی دوسرا کلمہ ملائے بغیر اس کا معنی سمجھ میں آجائے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا)، دَحْرَجَ (اس نے لڑھکایا)۔ حرف وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرے (یعنی اپنا معنی سمجھانے میں دوسرے کلمے کا محتاج ہو) جیسے مِنْ (سے)، اِلیٰ (تک)۔ فائدہ :- ان تین اقسام کو صرفی حضرات سہ اقسام کہتے ہیں۔ فائدہ :- زمانہ تین قسم پر ہے (۱)۔ ماضی یعنی گذرا ہوا (۲)۔ حال یعنی موجودہ (۳)۔ مستقبل یعنی آنے والا زمانہ۔ فائدہ :- ان تین اقسام میں سے ہر ایک کی علامات ونشانیاں یہ ہیں: اسم کی علامات سترہ (۱۷) مشہور ہیں۔ (۱) ہر وہ کلمہ کہ جس کے شروع میں الف لام داخل ہو جیسے الرجل، الحمد، البقرة (۲) ہر وہ کلمہ کہ جس کے شروع میں حرف جار داخل ہو جیسے مررت بزیدٍ [۱] (۳) ہر وہ کلمہ کہ جس کے آخر میں تنوین (دوزبر، دوزیر اور دوپیش) ہو جیسے قرآن"۔ (۴) ہر وہ کلمہ جو مضاف ہو۔ [۲] جیسے رسول اللہ، عبداللہ، کتاب اللہ، احکام اللہ (۵) موصوف ہونا۔ [۳] جیسے رجل"، عالم" (ایسا مرد جو کہ علم والا)۔ (۶) ہر وہ کلمہ کہ جس پر حرف نداء داخل ہو جیسے یااللہ۔ [۴] (۷) تثنیہ ہونا [۵] جیسے رجلان شَیْخَیْنِ۔

---

[۱] فائدہ:- کل حروف جارہ سترہ (۱۷) ہیں۔ جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

باء، تاء، کاف، لام، واء، منذ، مذ، خلا
رُبَّ، حاشا، مِن، عدا، فی، عن، علی، حتی، اِلیٰ

[۲] مضاف وہ جس کا تعلق دوسری چیز سے بتایا جاوے اور اس کی پہچان یہ ہے کہ اردو میں ترجمہ کرتے وقت کا، کی، کے کا لفظ درمیان میں آویگا۔

[۳] موصوف ہر ایسے اسم کو کہتے ہیں کہ جس کی اچھائی یا برائی بیان کیجاوے اور معنوی پہچان یہ ہے کہ اردو میں ترجمہ کرتے وقت لفظ جو کہ، جب کہ وغیرہ آویگا۔

[۴] فائدہ:- حرف نداء پانچ ہیں۔ (۱) یا، (۲) أیا، (۳) ھیا، (۴) أیْ، (۵) ہمزہ مفتوحہ۔

[۵] اس کی پہچان یہ ہے کہ کلمہ کے آخر میں نون مکسورہ اور اس کے پہلے الف یا یاء ساکنہ کہ جس کا ماقبل مفتوح ہوگا۔

(۸) جمع ہونا۔ (۱) جیسے مسلمون، کافرین۔ (۹) تصغیر ہونا۔ (۲) جیسے رُجَیل"، قُرَیش"، زُبَیر" (۱۰) منسوب ہونا۔ (۳) جیسے مَکِّیّ"، مَدَنِیّ"، عَرَبِیّ"۔ (۱۱) عَلَم ہونا یعنی کسی معین خاص فرد کا نام ہونا جیسے عمر، عثمان، علی، معاویہ (۱۲) کلمہ کے شروع میں میم زائد ہونا جیسے مِعیار"، مَنصُور"، مَضرُوب"۔ (۴)

فائدہ:- علامات فعل کل سولہ (۱۶) ہیں: (۱) کلمہ کے شروع میں حروف اَتَینَ یعنی ہمزہ، تا، یا اور نون میں سے کسی ایک کا ہونا جیسے یَضرِبُ تَضرِبُ اَضرِبُ نَضرِبُ۔ (۲) کسی کلمہ کے شروع میں قَد کا ہونا جیسے قَد اَفلَحَ۔ (۳) کلمہ کے شروع میں سین آنا جیسے سَیَعلَمُونَ۔ (۴) کلمہ کے شروع میں سَوفَ ہونا جیسے سَوفَ تَعلَمُونَ۔ (۵) کلمہ کا آخر مبنی برفتحہ ہونا (بغیر عامل کے فتح ہونا) جیسے ضَرَبَ۔ (۶) کلمہ کے آخر میں الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل ہونا جیسے ضَرَبَا۔ (۷) کلمہ کے آخر میں واؤ ساکنہ علامت جمع مذکر وضمیر فاعل ہونا جیسے ضَرَبُوا۔ (۸) کلمہ کے آخر میں تاء ساکنہ علامت تانیث ہونا جیسے ضَرَبَتْ، قَدَّمَتْ۔ (۹) کلمہ کے آخر میں نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل ہونا جیسے ضَرَبنَ۔ (۱۰) کلمہ کے آخر میں تَ تِ تُ ہونا جیسے ضَرَبتَ، ضَرَبتِ، ضَرَبتُ۔ (۱۱) کلمہ کے آخر میں تُما، تُم، تُنَّ ہونا جیسے قُلتُم، دَعَوتُما، دَعَوتُن وغیرہ۔ (۱۲) کسی کلمہ کے شروع میں کسی حرف یا اسم عاملِ جازم کا ہونا جیسے اِن لم لمّا مَن مَا مَهمَا وغیرہ جیسے لَم تَفعَلُوا۔ (۱۳) کلمہ کے شروع میں عاملِ ناصب اَن لَن کَي اِذَن کا داخل ہونا جیسے لَن تَرضیٰ۔ (۱۴) امر ہونا جیسے اُعبُدُوا اللّٰہ۔ (۱۵) نہی ہونا جیسے لَا تُشرِك بِاللّٰہ (۱۶) کلمہ کے آخر میں نون مشدد (ثقیلہ) یا ساکنہ (خفیفہ) کا ہونا جیسے لَا تَضرِبَنَّ، اِضرِبَن۔ فائدہ:- علامات حرف وہ ہیں جو اسم وفعل میں نہ ہوں۔

---

(۱) فائدہ: اس کی مشہور پہچان یہ ہے کہ کلمہ کے آخر میں نون مفتوح اور اس سے پہلے واؤ ماقبل مضموم یا یاء ساکنہ ماقبل مکسور ہوگا اور اس کی شرط یہ ہے کہ ہمزہ، تا یا نون میں سے کوئی حرف اس کے شروع میں نہ ہو۔ اسی طرح جمع مؤنث اور مکسر وغیرہ کی اور بھی بہت علامات ہیں جن کا ذکر آگے آئیگا۔

(۲) علماء صرف کی اصطلاح میں تصغیر ہر وہ کلمہ ہے جو کسی چیز کی عظمت، محبوبیت، قلت یا حقارت پر دلالت کرے۔ اور اس کی پہچان یہ ہے کہ حرف اول کو ضمہ دوسرے کو فتحہ اور تیسری جگہ یاء ساکنہ ہو۔ (۳) فائدہ: اس کی پہچان یہ ہے کہ کسی چیز کی دوسری شے کی طرف نسبت کرنے کے واسطے اس کے آخر میں یاء مشدد لگادیتے ہیں۔ (۴) (۱۳) حروف مشبہ بالفعل میں سے کسی حرف کا کلمہ کے شروع میں آنا۔ جیسے اِنَّ زَیداً قَائِم"۔ فائدہ: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں۔

ع۔ اِنَّ اَنَّ ہم کَاَنَّ لَیتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ

ناصب اسم اندر افع درخبر ضد ما ولا

(۱۴) الف مقصورہ کا ہونا اور اس کی پہچان یہ ہے کہ کسی کلمہ کے آخر میں الف ہو اور اس کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے موسیٰ، عیسیٰ۔ (۱۵) الف ممدودہ کا ہونا اور اس کی پہچان یہ ہے کہ کسی کلمہ کے آخر میں الف ہو اور اس کے بعد ہمزہ ہو جیسے صَفرَاء" بَیضَاءُ وغیرہ (۱۶) کسی کلمہ میں تاء متحرکہ کا ہونا بشرطیکہ اس کا ماقبل بھی متحرک ہو اور ایسی تاء وقف کی حالت میں ھا سے بدل جاتی ہے جیسے مدرسہ، فاطمہؓ، عائشہؓ اسے تاء مربوط کہتے ہیں۔ (۱۷) مسند الیہ ہونا اور یقیناً مسند الیہ وہ ہوتا ہے جس کے متعلق کوئی مکمل بات کی جاوے جیسے اللّٰہ قادر"، عمرُ عادل"۔

سوال:۔ آپ نے اسم کی دو مثالیں کیوں دیں؟ جواب:۔اشارہ کردیا کہ بعض اسم ذوی العقول ہوتے ہیں۔ رَجُلٌ بمعنی مرد ذوی العقول اور فَرَسٌ بمعنی گھوڑا غیر ذوی العقول کی مثال دی ہے۔حاشیہ: سوال:۔ فعل کی دو مثالیں کیوں دیں؟ جواب:۔اس میں بھی اشارہ ہے فعل کی تقسیم کی طرف یعنی ثلاثی و رباعی۔ سوال:۔ حرف کی دو مثالیں کیوں دیں؟ جواب:۔(۱) کیونکہ اسم وفعل کی دو دو مثالیں دی گئیں اس لئے مناسب تھا کہ ان کے مقابل حرف کی بھی دو مثالیں دی جائیں۔ جواب:۔(۲) شریعت میں کم از کم دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے اس لئے مصنف نے بھی دو مثالیں دی ہیں۔ سوال:۔اسم کو اسم کیوں کہتے ہیں؟ جواب:۔اسم کا معنی ہے ''بلند ہونا'' کیونکہ یہ فعل اور حرف سے بلند درجہ رکھتا ہے۔بایں طور کہ مسند الیہ بھی اس وجہ سے اس کو اسم کہتے ہیں۔ سوال:۔ فعل کو فعل کیوں کہتے ہیں؟ جواب:۔ فعل کا معنی ہے کرنا اور یہ کلمہ بھی ''اس کرنے والے'' معنی پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے اس کو فعل کہتے ہیں۔ سوال:۔ حرف کو حرف کیوں کہتے ہیں؟ جواب:۔ حرف کا معنی ہے کنارا، اور یہ بھی کنارے پر رہتا ہے نہ مسند بنتا ہے نہ مسند الیہ اس وجہ سے اس کو حرف کہتے ہیں۔ سوال:۔ مصنف نے اسم کو پہلے ذکر کیوں کیا؟ جواب:۔ کیونکہ اسم کا رتبہ زیادہ ہے اس لئے کہ وہ مسند بھی ہوتا اور مسند الیہ بھی بخلاف فعل کے کہ وہ مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔ سوال:۔ بعض صرفی فعل کو پہلے ذکر کیوں کرتے ہیں؟ جواب:۔اس لئے فعل میں تصرف زیادہ ہوتی ہے اور صرفیوں کا کام بھی تصریف وگردان ہے اس لئے فعل کو مقدم کرتے ہیں۔اور اسم میں گردان کم ہے اس کو دوسرے نمبر پر لاتے ہیں۔جبکہ حرف میں گردان سرے سے ہوتی ہی نہیں اس لئے اس کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے۔

بیان تقسیم اسم وفعل

قولہ:اسم بر سہ قسم است ثلاثی، رباعی، خماسی۔ ثلاثی سہ حرفی را گویند۔ چوں زید۔ رباعی چہار حرفی را گویند۔ چوں جعفر وخماسی پنج حرف را گویند۔ چوں سفرجل۔ دفعل ہر دو قسم است ثلاثی و رباعی ثلاثی چوں ضَرَبَ و رباعی چوں دَحْرَجَ

:فائدہ:۔یاد رکھیں کہ اسم کی پہلے ایک اور طرح کی تقسیم ہے جس کو مصنف نے اشارۃً ذکر کیا ہے۔اور وہ یہ ہے کہ اسم تین قسم پر ہے۔ جامد، مصدر، مشتق۔ اسم جامد:۔ وہ کلمہ جو خود کسی کلمہ سے نہ بنے اور اس سے

(۱) :سوال:۔صرف کی بعض کتب میں رَجُلٌ و عِلْمٌ کی مثالیں کیوں دی گئی ہیں؟ جواب:۔اشارہ کردیا گیا کہ اسم کی دو اقسام ہیں (جامد، مصدر)۔

(۲) یعنی اسم تین قسم پر ہے۔(۱) ثلاثی (۲) رباعی (۳) خماسی۔ثلاثی تین حرف والے کلمہ کو کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ رباعی چار حرف والے کلمہ کو کہتے ہیں جیسے جَعْفَرٌ۔ خماسی پانچ حرف والے کلمہ کو کہتے ہیں جیسے سَفَرْجَلٌ اور فعل دو قسم پر ہے۔(۱) ثلاثی جیسے ضَرَبَ (۲) رباعی جیسے دَحْرَجَ۔

آنے والی بارہ چیزیں بھی نہ بنیں اور فارسی میں معنی کرتے وقت آخر میں دَن یا تَــن اور اردو میں ''نا'' نہ آتا ہو۔ جیسے رَجُـل'' (مرد)، فَـرَس'' (گھوڑا)۔ اسم مصدر :۔ وہ کلمہ ہے جو خود تو کسی کلمہ سے نہ بنے لیکن اس سے آنے والی بارہ چیزیں بنائی جاویں اور فارسی میں معنی کرتے وقت دَن یا تَـن اور اردو میں ''نا'' آئے۔ جیسے الـضـرب زدن (مارنا)۔ الـقتل کشتن (مار ڈالنا)۔ اسم مشتق :۔ وہ کلمہ ہے جو خود مصدر سے بنا ہو جیسے ضارب، مضروب وغیرہ۔ فائدہ (۲):۔ اسم جامد دو قسم پر ہے متمکن و غیر متمکن۔ اسم متمکن :۔ وہ اسم ہے جو عامل کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھتا ہو نیز مختلف عوامل کے دخول سے اس کا آخر مختلف ہو جیسے زیـدٌ''۔ اسم غیر متمکن :۔ وہ اسم ہے کہ مختلف عوامل کے آنے سے اس کا آخر مختلف نہ ہو جیسے ھـؤلاء۔ فائدہ (۳):۔ پہلی قسم کو معرب اور دوسری قسم کو مبنی بھی کہتے ہیں۔ فائدہ (۴):۔ اسم مصدر اور مشتق صرف معرب ہی ہوتے ہیں۔ فائدہ (۵):۔ صرفی لوگ اسم جامد مبنی سے بحث نہیں کرتے۔ فائدہ (۶):۔ پھر یہ جامد معرب تین قسم پر ہے ثلاثی، رباعی، خماسی۔ ثلاثی :۔ وہ اسم معرب ہے جس میں تین حرف ہوں۔ جیسے زیدٌ، رباعی چار حرف والے کو جیسے جعفرٌ اور خماسی پانچ حرف والے کلمہ کو کہتے ہیں۔ جیسے سَـفَـرْجَـلٌ ۔ فائدہ (۷):۔ اسم مصدر صرف ثلاثی اور رباعی ہوگا، خماسی نہیں ہوگا۔ اور یہی حال اس سے مشتق ہونے والے اسم کا ہے۔ فائدہ (۸):۔ جعفر کے چار معنی آتے ہیں؛ جیسے کہا جاتا ہے۔ رَأیْتُ جَعْفَراً فِیْ جَعْفَرٍ عَلیٰ جَعْفَرٍ یَاْ کُلُ جَعْفَراً ۔ میں نے جعفر نامی شخص کو گدھے پر سوار نہر میں خربوزہ کھاتے ہوئے دیکھا۔ فائدہ (۹):۔ جس طرح اسم جامد معرب تین قسم پر ہے اور مصدر و مشتق دو دو قسم پر ہے، اسی طرح فعل بھی دو قسم پر ہے۔ ثلاثی ؛ جیسے ضَـرَبَ ۔ رباعی ؛ جیسے دَحْـرَجَ ۔ فائدہ (۱۰):۔ پھر فعل دو قسم پر ہے۔ (۱) فعل متصرف :۔ جس کی پوری گردان ہوتی ہو۔ جیسے ضَرَبَ و نَصَرَ ۔ (۲) فعل غیر متصرف :۔ جس کی پوری گردان نہ ہوتی ہو۔ جیسے لَیْسَ، بِئْسَ، نِعْمَ اور فعل تعجب کے صیغے۔ فائدہ (۱۱):۔ صرفی لوگ جب اسم کا لفظ استعمال کریں گے تو عام طور پر اسم جامد معرب یا اسم مصدر و مشتق مراد ہوگا اور فعل سے فعل متصرف مراد ہوگا۔ باقی اسم جامد مبنی اور فعل غیر متصرف سے زیادہ بحث نہیں کریں گے۔ سوال (۱):۔ آپ نے اسم کی تین اقسام بیان کی ہیں حالانکہ اسم اُحادی بھی ہوتا ہے یعنی ایک حرفی جیسے ضَربہ' میں ''ہ'' اور وَلیتقہِ کی ''ہ'' ہے۔ اور ثُنائی بھی ہوتا ہے یعنی دو حرف والا۔ جیسے مَـنْ ، مَـا ، هُـوَ وغیرہ تو ان کو بیان کیوں نہیں کیا؟ جواب :۔ یہ دونوں اقسام مبنی ہیں اور ہم نے پہلے کہا تھا کہ صرفی لوگ اسم مبنی سے بحث نہیں کریں گے۔ سوال (۲):۔ آپ نے اسم سُداسی یعنی چھ حرف والا کلمہ کیوں نہیں بنایا؟ جواب :۔ اگر چھ حرف والا کلمہ بناتے تو بعض اوقات پتہ نہ چلتا کہ تین تین حرف والے دو کلمے ہیں۔ یا چھ حرف والا ایک ہی کلمہ ہے۔

سوال (۳):- فعل اُحادی اور ثُنائی بھی ہوتا ہے تو اس کو مصنف نے کیوں ذکر نہیں کیا؟ اُحادی جیسے قِ، رِ، لِ اور ثنائی عِدُ، سَلُ وغیرہ۔ جواب:- حقیقت میں قِ، اِوقِی تھا۔ قانون کے تحت قِ بن گیا۔ اسی طرح اور کلمے بھی چار یا اس سے زیادہ حرف والے ہیں۔ اور ایک یا دو حرف والا حقیقتاً فعل نہیں ہوتا۔ سوال (۴):- آپ نے اسم خماسی بنایا ہے۔ فعل خماسی کیوں نہیں بنایا۔ جواب (۱):- اگر فعل خماسی بناتے تو اس کے ساتھ جب فاعل کی ضمیر متصل ہوتی تو چھ حرف والا کلمہ بن جاتا۔ اور اس کے نہ بنانے کی وجہ ابھی معلوم ہو چکی ہے۔ جواب (۲):- فعل پہلے بھی معنوی طور پر ثقیل ہے کیونکہ اس کے معنی میں تین اشیاء پائی جاتی ہیں۔ ا۔ معنی مصدری۔ ۲۔ نسبت الی الزمان۔ ۳۔ نسبت الی الفاعل۔ تو معنی کے لحاظ سے ثقیل ہوا، اب اگر ایک اور حرف زیادہ کرتے تو اور زیادہ ثقیل ہو جاتا اور عربی لوگ ثقیل کو برداشت نہیں کرتے۔ سوال (۵):- آپ نے اسم اور فعل کی تقسیم کی ہے۔ حرف کی کیوں نہیں کی؟ جواب:- کیونکہ حرف کی گردان نہیں ہوتی اور تمام حروف مبنی ہوتے ہیں۔ لہذا صرفی لوگ حروف سے بحث نہیں کرتے۔

بیان حرف اصلی وزائد

- قولہ:- بدانکہ میزان درکلام عرب فاوعین ولام بود چوں جمع کنی فعل شود و حرف بر دو قسم است اصلی وزائد حرف اصلی آنست که در مقابله فا وعین ولام بود چوں ضرب بر وزن فَعَلَ و حرف زائد آنست که در مقابله ایں حروف نبود چوں اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ یعنی جان لے اے طالب علم کہ کلام عرب کا ترازو ف ع اور ل ہے جب آپ جمع کریں گے تو فِعْل بن جائے گا۔ اور حرف دو قسم پر ہے (۱) اصلی (۲) زائد۔ حرف اصلی وہ ہے جو وزن کرتے وقت ف ع ل میں سے کسی کے مقابلہ میں ہو جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ اور حرف زائد وہ ہے جو وزن کرتے وقت ان حروف میں سے کسی کے مقابلہ میں نہ ہو جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔ فائدہ:- ابتداً حروف دو قسم پر ہیں۔ حروف مبانی، حروف معانی۔ حروف معانی وہ ہیں جن کا معنی ہوتا ہے۔ اور مبانی وہ ہے جن کا معنی نہ ہو بلکہ لفظوں کو جوڑنے کے لئے لائے جاتے ہیں۔ ان کو حروف تہجی اور حروف ہجا بھی کہتے ہیں۔
فائدہ:- جس طرح دنیا میں ہر چیز کی مقدار معلوم ہونے لگی ہے حتیٰ کہ غیر مرئی اشیاء (نظر نہ آنے والی) کی بھی۔ جیسے آگ کی حرارت، پانی کی برودت اور ہوا وغیرہ کی مقدار معلوم کی جانے لگی ہے۔ تو صرفی حضرات بھی کلمات کی مقدار معلوم کرنے کے واسطے وزن کرتے ہیں۔ اور اس کے واسطے حروف کی جنس سے میزان ف، عین، لام کو بناتے ہیں۔ تو اس کے ذریعے معلوم کریں گے کہ کون سا حرف اصلی ہے اور کون سا زائد۔

حرف اصلی وہ ہے کہ وزن کرتے وقت ف ع ل میں سے کسی کا مقابل ہو جیسے عَلِمَ بروزن فَعِلَ اور زائد حرف وہ ہے جو وزن کرتے وقت ف ع ل میں سے کسی کے مقابل نہ ہو جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔ سوال:- میزان کیوں بنایا؟ جواب (۱):- تا کہ زائد حروف کو اصلی حروف سے جدا کر سکیں۔ تو گویا حروف کی تقسیم بھی ہوگئی کہ حروف دو قسم پر ہیں۔ اصلی اور زائد۔ (۱) سوال (۲):- میزان بنانا ہی تھا تو کسی مادی شئے یعنی لوہا، پیتل وغیرہ کا بنا لیتے، حروف میں سے کیوں بنایا؟ جواب:- کیوں کہ موزون غیر مادی شئے تھا اس لئے ضروری تھا کہ میزان بھی غیر مادی شئے ہو۔ یعنی حروف کے قبیل سے ہو۔ سوال (۳):- ان اٹھائیس حروف میں سے ان تینوں کو میزان کیوں بنایا؟ جواب:- کیونکہ حروف مخارج کے اعتبار سے تین قسم پر ہیں۔ حلقی، شفوی اور وسطی (۲) تو مخارج کا اعتبار کرتے ہوئے شفوی سے فا حلقی سے عیں کو اور وسطی سے لام کو لیا۔ سوال (۴):- ان مخارج سے اور حروف بھی تو تھے۔ ان کو اختیار کیوں نہیں کیا؟ جیسے ا، س، م، فتح، منع حرف۔ جواب:- کیوں کہ فعل کا معنی کام اور کرنا ہے جو دنیا کے ہر کام پر صادق آتا ہے۔ بخلاف دوسرے مجموعے کے کہ ان کا معنی عام نہیں بلکہ خاص کام کے لئے بولے جاتے ہیں۔ مثلاً الضرب، النثر وغیرہ اور یہ سب خاص کام ہیں۔ سوال (۵):- عام کام کے معنی میں تو لفظ عمل بھی آتا ہے اور اس میں جمیع مخارج بھی موجود ہیں، اس کو میزان کیوں نہیں بنایا؟ جواب:- ٹھیک ہے عمل کا معنی بھی کام کرنا ہے مگر پھر بھی کچھ خاص ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کام کو عمل کہنا درست نہیں بلکہ فعل کہنا درست ہے۔ کیونکہ عمل تو وہ ہوتا ہے جو اعضاء و جوارح سے کیا جاوے جبکہ اللہ تعالیٰ اعضاء و جوارح سے پاک ہے۔ (۳) سوال (۶):- ترتیب یوں کیوں کہ پہلے فا پھر عین اور پھر لام کو رکھا گیا جبکہ اس کے علاوہ اور صورتیں بھی بن سکتی ہیں۔ مثلاً عفل، علف، فلع وغیرہ۔ جواب (۱):- اس ترتیب کے علاوہ

(۱) جواب (۲):- تا کہ کلمے کی صورت اور ہیت ذہن میں متصور رہو سکے مثلاً اجتنب بصورت افتعل ہے۔ جواب (۳):- تا کہ اختصار کے ساتھ ہمیں معلوم ہو سکے کہ کون سا حرف اصلی ہے اور کون سا زائد۔ مثلاً جب کہا جائے گا۔ مستخرج کا وزن مستفعل ہے تو یہ بات زیادہ مختصر ہے اس سے یوں کہ کہیں اسم میں م، س، ت زائد ہیں۔ تو فائدہ اختصار ہوا۔ جواب (۴):- دراصل اس فن کے محققین نے اس فن کو فنِ صِیاغت سے تشبیہ دی ہے، کہ جس طرح ایک سنار سونے کی ایک ڈلی سے یعنی ایک اصل سے مختلف قسم کے زیورات تیار کرتا ہے بعینہ اسی طرح ایک صرفی اصل یعنی مصدر سے مختلف قسم کے کلمے بناتا ہے۔ مزید یہ کہ جس طرح سنار کے پاس سونے کے کھرے کھوٹے پرکھنے کے لئے ایک پیمانہ ہوتا ہے اسی طرح صرفیوں نے بھی کلمات کو پرکھنے کے لئے یعنی اصلی اور زائد کو جدا کرنے کے لئے ایک میزان بنایا تا کہ کلمے کی اصلیت کو پرکھا جا سکے۔

(۲) حلقی جو حروف حلق گلہ سے ادا ہوں، شفوی جو ہونٹوں سے ادا ہوں، وسطی جو ان دونوں کے درمیان سے ادا ہوں۔

(۳) فائدہ:- وجہ یہ ہے کہ عربی لغت کے اعتبار سے لفظ فعل تو ہر کام کو شامل ہے۔ خواہ باقصد ہو یا بے قصد اور لفظ عمل صرف اس کام کے لئے بولا جاتا ہے جو قصد و ارادہ سے کیا جاوے اور لفظ صنع اور صنعت کا ایسے کام کے لئے اطلاق کیا جاتا ہے۔ جس میں قصد و اختیار بھی ہو اور اس کو بار بار بطور عادت اور مقصد کے درست کر کے کیا جاوے۔ (از معارف القرآن۔ ج ۳ سورۃ مائدہ ۱۸۶)

بعض ترتیبوں سے کلمہ مہمل بن جاتا ہے۔ جیسے لَعَفَ اور بعض کا معنی خاص ہے۔ جیسے عَفَلَ بمعنی مرض زبان۔ لَفَعَ چادر، کمبل فَلَعَ عَلَفَ گھاس۔ حالانکہ ہمیں ایسے حروف میزان کے لئے چاہیے تھے جن کا معنی دنیا کے ہر کام پر سچا آوے اور وہ یقیناً یہی ترتیب ہے یعنی ف، ع، ل ① فائدہ (۱):۔ جس کلمہ کا وزن کیا جائے اس کو موزون یا صیغہ، اور ف، عین، لام کو وزن، میزان یا موزون بہ کہتے ہیں اور مقدار معلوم کرنے کو وزن کرنا کہتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبَ کا وزن فَعَلَ ہے۔ تو ضرب موزون اور فعل وزن کہلائے گا۔ فائدہ (۲):۔ پھر وزن تین قسم پر ہے۔ (۱) صرفی۔ (۲) صوری۔ (۳) عروضی۔

(۱) وزن صرفی :۔ وہ ہے کہ اس میں تین اجمالی طور پر باتوں کا لحاظ کیا گیا ہو۔ (۱) اصلی اور زائد کی موافقت (۲) حرکات وسکنات کی موافقت (۳) تعداد وترتیب حروف کی موافقت۔ مثلاً یشرف بروزن یَفْعُلُ۔ ضَوَارِب بروزن فَوَاعِل۔

(۲) وزن صوری :۔ جس میں دو باتوں کا لحاظ کیا جائے۔ (۱) تعداد وترتیب حروف۔ (۲) حرکات وسکنات۔ باقی اصلی اور زائد کا کوئی اعتبار نہ کیا جاوے۔ مثلاً ضَوَارِبُ بروزن مَفَاعِل یاأفَاعِل یاشَرَائِفُ بروزن فَوَاعِلُ۔ (۳) وزن عروضی :۔ جس میں صرف تعداد حروف کا خیال رکھا جاتا ہے۔ باقی زائد، اصلی یا حرکات وسکنات کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا جیسے شریف بروزن فعول۔ فائدہ (۳):۔ (۱) صرفی لوگ جب وزن کریں گے۔ تو موزون اور وزن میں تفصیلی طور چار باتوں کا لحاظ یعنی موافقت کریں گے۔ حاشیہ ا (۲) حرکات وسکنات :۔ یعنی جو حروف موزون میں متحرک ہوں وزن میں بھی متحرک ہوں اور جہاں ساکن ہوں تو وزن میں بھی اس کے مقابل ساکن ہوں گے جیسے اَكْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔ (۳) حرکات خصوصیہ میں موافقت یعنی موزون میں جہاں فتح ہوگا۔ اور کسرہ کے مقابلہ میں کسرہ اور ضمہ کے مقابلے میں ضمہ ہوگا۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔ (۴) حروف اصلی اور زائد کا تقابل یعنی موزون میں جس مقام پر اصلی حرف ہوگا۔ وزن میں بھی ف، ع، ل میں سے وہاں اصلی حرف ہوگا۔ اور جہاں زائد ہو تو وزن میں بھی زائد لائیں گے۔ جیسے مَضْرُوْب" بروزن مفعول۔ جواب (۲):۔ کیونکہ فعل میں تغیرات وتبدیلیاں بنسبت اسم کے زیادہ ہیں اور علم صرف سے مقصود تغیر وتبدل، اعلال اور تعلیل کو معلوم کرنا ہے لہذا ف ع ل والی ترتیب ہی مناسب ہے جو کہ ہمارے مقصود سے زیادہ مشابہ ہے۔ جواب (۳):۔ کیونکہ حروف شفوی اور وسطی خفیف ہیں اور حلقی کچھ ثقیل ہیں لہذا شفوی اور وسطی کو اطراف میں اور حلقی کو درمیان میں لائے تاکہ مادی ترازو سے مناسبت ہو جائے کہ اس کے پلڑے بنسبت درمیان والی ڈنڈی کے ہلکے ہوتے ہیں اور درمیان والی ڈنڈی مضبوط ہوتی ہے جو ان کا بوجھ سہارتی ہے اسی طرح عین حرف حلقی اپنے پلڑے فا اور لام کا بوجھ سہارتا ہے۔

① تعداد حروف یعنی جتنے حروف موزوں میں ہونگے اتنے ہی وزن میں ہوں گے۔ یعنی جو حرف موزوں میں حذف ہوگا تو وزن میں بھی اس کے مقابل والا حرف حذف ہوگا۔ مثلاً یَهَبُ، یَعِدُ بروزن یَعَل، یَعِل۔ کیونکہ اصل میں یَوْهَبُ تھا۔ قانون کے تحت" و "گر گئی تو وزن میں گرادیں گے۔ مگر یاد رکھو جمہور کے نزدیک محذوف حرف کا اعتبار وزن میں بایں طور کریں گے۔ چونکہ اصل میں موجود تھا لہذا وزن میں پہلے اس کا اصل نکالیں گے۔ پھر اس اصل کے مطابق وزن کریں گے۔ جیسے یهب بروزن یفعل۔ فائدہ (۴):۔ جبکہ بعض محققین حذف میں بھی موافقت کا لحاظ کرتے ہیں۔ فائدہ (۵):۔ اس طرح بعض محققین مقلوب میں بھی موافقت کرتے ہیں یعنی جہاں موزون میں قلب مکانی کریں گے یعنی حروف کی جگہ بدلیں گے، ادل بدل کریں گے تو وزن میں بھی اس کے مقابل آنے والے حرف کو اسی جگہ لے آئیں گے۔ جیسے اَشْیَاءُ بروزن لَفْعَاءُ کیونکہ اصل میں شیاء تھا۔ اسی طرح حَادِی" بروزن عَالِف" ہوگا۔ کیونکہ اصل میں واحد تھا قلب مکانی کر کے حَادِی وغیرہ پڑھا گیا ہے جمہور پہلے اصل نکال کر پھر وزن کرتے ہیں۔

فائدہ (۶):- صرفی حضرات وزن صرف اسماء متمکنہ کا کریں گے یا افعال کا کریں گے باقی اسماء غیر متمکنہ یا حروف کا وزن نہیں کریں گے۔ حاشیہ: فائدہ (۷):- مصنف نے حرف کی تقسیم کی تھی وہ دو قسم پر ہے۔ (۱) اصلی۔ (۲) زائد۔ اوران کی تعریف یہ کہ گئی کہ حرف اصلی وہ ہے جو وزن کرتے وقت ف ع ل میں سے کسی کے مقابلہ میں ہو اور زائد وہ ہے جو وزن کرتے وقت ف ع ل میں سے کسی کے مقابل نہ ہو جبکہ محققین حضرات مزید تفصیل و وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ حرف اصلی وہ ہوتا ہے (۱)۔ جو کلمہ کی تمام گردانوں میں پایا جائے۔ (۲)۔ فا عین لام کے مقابلہ میں ہو۔ (۳)۔ اور اگر اسے کلمہ سے گرایا جائے تو کلمہ کے اصلی معنی میں تبدیلی آجائے جیسے ضـرب بروزن فـعـل ۔ اور زائد حرف وہ ہوتا ہے۔ (۱)۔ جو کلمہ کی تمام گردانوں میں نہ پایا جائے۔ (۲)۔ فا عین لام کے مقابلہ میں نہ ہو۔ (۳)۔ اور کلمہ سے ہٹانے سے کلمہ کے اصلی معنی میں تبدیلی نہ آئے۔ جیسے ضَـارِب''، مَـضـروب''، مِضْراب'' وغیرہ میں الف، واؤ، میم پوری گردان میں نہیں اور صَــرَّفَ کی ایک راعین کلمہ کے مقابل نہیں اس طرح مُضَـرِیب'' میں میم اور باء کو حذف کرنے سے اصل معنی میں تبدیلی نہیں آتی۔ فائدہ (۸):- ہاں اگرچہ کوئی حرف حقیقت میں تو تمام متصرفات میں پایا جائے مگر کسی قانون کے تحت بعض مقامات پر اس میں قلب ہو گیا یا حذف ہو گیا ہو اس سے اصلی حرف ہونے میں فرق نہیں پڑے گا۔ جیسے بِعْتُ، قُلْتُ، بَاعَ، قَـالَ۔ سوال:- آپ نے فرمایا حروف کیونکہ مبنی ہوتے ہیں لہذا ان سے بحث نہیں کریں گے تو یہاں کیسے بحث شروع کر دی؟ جواب:- حرف دو طرح کا ہے۔ (۱) مقابل اسم و فعل۔ (۲) جس سے اسم اور فعل بنے اور جو ہم نے کہا ہے کہ حرف سے بحث نہیں کریں گے تو اس سے ہماری مراد وہ حرف ہیں جو مقابل اسم و فعل ہوتے ہیں یعنی مِـنْ، اِلـیٰ وغیرہ نہ کہ وہ حرف کہ جن سے ملکر اسم و فعل بنے گا۔ اور یہ بحث اسی سے متعلق ہے۔

حاشیہ: فائدہ:- اسماء غیر متمکنہ اور حروف کا وزن نہ ہونے کی وجوہات یہ ہیں۔ (۱) کیونکہ ان میں تصریف نہیں ہوتی جبکہ صرفی کا اصل کام '' تـصـریف و گردانیدن یك صیغه بسوئے صیغها ئے مختلفه '' ہے۔ (۲) بوجہ انکے جامد مبنی ہونے کے خفیف و کمزور ہیں جو لائق و قابل وزن نہیں۔ (۳) بوجہ رفع شان ہونے کے کہ میزان ان کو برداشت نہیں کر سکتا۔

بیان شش اقسام

قولہ:-بدانکه حروف اصلی در ثلا ثی سه است ۔ فا، عین ویك لام ، چوں ضَرَبَ بروزن فَعَلَ و حرف اصلی در رباعی چہا ر است ۔ فا، عین و دو لا م چوں دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ و حرف اصلی در خما سی پنج است۔ فا وعین و سہ لام چوں جَحْمَرَش" بروزن فَعْلَلَل" ۔یعنی جان لے اے طالب علم! کہ حرف اصلی ثلاثی میں تین ہیں، فا عین اور ایک لام اور رباعی میں چار ہوتے ہیں فا عین اور دو لام اور خماسی میں اصلی پانچ ہوتے ہیں۔ فا عین اور تین لام۔ فائدہ :- موزون کا ہر وہ حرف جو وزن کرتے وقت فا کے مقابلہ میں آوے گا اسے فا کلمہ، جو عین کلمہ کے مقابلہ میں آوے گا اسے عین کلمہ اور جو لام کلمہ کے مقابلہ میں آئے گا اسے لام کلمہ کہتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبَ بر وزن فَعَلَ تو ہم یوں کہیں گے کہ ض فا کلمہ، ر عین کلمہ اور ب لام کلمہ ہے۔ اسی طرح جو حرف رباعی کلمہ کے وزن میں دوسرے لام کے مقابلہ میں آئے گا اسے لام کلمہ ثانیہ کہیں گے اور خماسی کلمہ کے وزن میں تیسرے لام کے مقابلہ میں جو حرف ہوگا اس کو لام کلمہ ثالثہ کہیں گے۔ سوال :- رباعی اور خماسی کے وزن میں حرف کیوں بڑھایا؟ جواب :- جس طرح دنیا میں مقدار معلوم کرنے کے واسطے چھوٹی چیز کے واسطے چھوٹا ترازو اور بڑی چیز کے واسطے بڑا ترازو اور درمیانی چیز کے واسطے درمیانہ ترازو ہوتا ہے اسی طرح جب کلمہ چھوٹا یعنی ثلاثی تھا تو وزن کے لئے میزان بھی چھوٹا بنایا گیا، رباعی کے لئے درمیانہ اور خماسی کے لئے بڑا میزان بنایا گیا۔ سوال :- اگر میزان کو بڑا بنانا تھا تو ۲۹ حروف میں سے کوئی اور حرف زیادہ کر دیتے، ان میں سے کیوں زیادہ کیا؟ جواب :- مناسب یہی تھا کہ میزان کی زیادتی میزان ہی کی جنس سے ہو۔ سوال :- فا کلمہ یا عین کلمہ مکرر کر دیتے، لام کلمہ کو مکرر کیوں کیا؟ جواب :- زیادتی ہمیشہ آخر میں کی جاتی ہے اور آخر میں لام کلمہ ہے تو تکرار بھی لام کلمہ کی جنس سے ہو۔ سوال :- مکرر کو آخر میں کیوں رکھا؟ فا سے پہلے یا عین سے پہلے لے آتے۔ جواب :- جب تکرار آخری کلمے کا کیا تو مناسب یہی تھا کہ آخر میں ہو۔ قولہ:- بدا نکه ثلا ثی بر دو قسم است ثلا ثی مجرد و ثلا ثی مزید فیه..... الخ ۔ترجمہ:- جان لے اے طالب علم! پھر ثلاثی دو قسم پر ہے۔ (۱) ایک ثلاثی مجرد (۲) دوسرا ثلاثی مزید فیہ۔ ثلاثی مجرد ہر وہ کلمہ ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زیادہ نہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ ۔ اور ثلاثی مزید فیہ ہر وہ کلمہ ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی حرف

زائد بھی ہو۔ جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔ رباعی بھی دو قسم پر ہے۔ رباعی مجرد، مزید فیہ۔ رباعی مجرد ہر وہ کلمہ ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد نہ ہو۔ جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ۔ رباعی مزید فیہ ہر وہ کلمہ ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد بھی ہو۔ جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ اور خماسی بھی دو قسم پر ہے۔ خماسی مجرد ومزید فیہ۔ خماسی مجرد ہر وہ کلمہ ہے جس میں پانچ حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد نہ ہو۔ جیسے جَحْمَرِش" بروزن فَعْلَلِل' اور خماسی مزید فیہ ہر وہ کلمہ ہے جس میں پانچ حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد بھی ہو۔ جیسے خندریس بروزن فعلليل۔ فائدہ (۱):۔ اسم وفعل کی حروف اصلیہ کے علاوہ زائد حرف ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے یہ کل چھ اقسام ہیں ان کو صرفی لوگ "شش اقسام" کہتے ہیں۔ فائدہ (۲):۔ ثلاثی رباعی سے مراد عام ہے خواہ اسم جامد ہو یا مصدر یا مشتق، ہر ایک کی دو قسمیں ہیں اور خماسی سے مراد فقط اسم جامد اور معرب ہی ہوگا جو دو قسم پر۔ فائدہ (۳):۔ مجرد تجرید سے مشتق ہے جس کا معنیٰ "خالی کیا ہوا" یعنی زائد حرف سے جو کلمہ خالی ہوگا اس کو مجرد کہیں گے۔ مزید فیہ یعنی جس میں کوئی حرف زائد کیا گیا ہو۔ سوال:۔ آپ نے ثلاثی مجرد کی تعریف یہ کی ہے کہ جس میں تین حرف اصلی سے کوئی چیز زیادہ نہ ہو، اگر زیادہ ہو تو اسے مزید فیہ کہیں گے حالانکہ ضَارِب" بروزن فَاعِل"، یَضْرِبُ بروزن یَفْعِلُ میں الف ویا زائد ہیں باوجود اس کے کہ تمام صرفی انہیں ثلاثی مجرد کہتے ہیں حالانکہ تعریف کے مطابق مزید فیہ کہنا چاہیے اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب (۱):۔ اصل میں مجرد اور مزید کا دارومدار ہر کلمہ کے ماضی کا پہلا صیغہ واحد مذکر غائب ہے، یعنی اس میں اگر کوئی حرف زائد نہیں ہوگا تو مجرد ورنہ مزید کہلایا جائے گا، لہذا ضارِب" اور یَضْرِبُ مجرد کہلائیں گے کیونکہ ان کی ماضی" ضَرَبَ" ہے جس میں کوئی حرف زائد نہیں ہے لہذا اصل تعریف یوں ہے کہ ثلاثی مجرد ہر وہ کلمہ ہے جس کی ماضی کے پہلے صیغے میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد نہ ہو۔ جیسے عَلِمَ ضَرَبَ ثلاثی مزید فیہ ہر وہ کلمہ ہے جس کی ماضی کے پہلے صیغے میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد بھی ہو۔ جیسے اَکْرَمَ، صَرَّفَ۔ رباعی مجرد ہر وہ کلمہ ہے جس کی ماضی کے پہلے صیغے میں چار حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد نہ ہو۔ جیسے دَحْرَجَ اور رباعی مزید فیہ ہر وہ کلمہ ہے جس کے ماضی کے پہلے صیغے میں چار حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد بھی ہو۔ جیسے تَدَحْرَجَ، اِحْرَنْجَمَ۔ خماسی مجرد ہر وہ اسم جامد ہے جس میں پانچ حرف اصلی ہوں اور کوئی زائد نہ ہو جیسے جَحْمَرِش"۔ خماسی مزید فیہ ہر وہ اسم جامد ہے کہ جس میں پانچ حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد بھی ہو۔

جیسے خَنْدَرِیْس ''بروزن فَعْلَلِیْل''، عَضْرَفُوْط ''بروزن فَعْلَلُوْل'' (ل) فائدہ (۷):- ف ع ل کے مقابلہ میں آنے والے حروف کو حروف اصلیہ یا مادہ کہیں گے۔ فائدہ (۸):- وزن کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف اصلی اول کے مقابلے میں فا، پھر دوسرے اصلی کے مقابلہ میں عین، پھر تیسرے اصلی کے مقابلہ میں ل کلمہ لائیں گے اگر اور بھی حرف اصلی ہوگا تو دوسرا ل اور پانچواں حرف بھی اصلی ہے تو تیسرا ل لگا کر وزن کریں گے پھر جو حرکت موزون کی ہوگی وہی بعینہٖ وزن میں لگائیں گے۔ باقی حرف زائد کو بعینہٖ اس کی حرکت سمیت وزن میں بھی زائد ذکر کریں گے۔

(ل) جواب نمبر ۲:- حروف زائد تین قسم پر ہیں۔ ا۔ زائدہ برائے اشتقاق ۲۔ زائدہ برائے نقل باب اور ۳۔ زائدہ برائے الحاق۔ ا۔ زائدہ برائے اشتقاق :- ہر وہ زیادتی ہے جو ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بناتے وقت کی جائے۔ جس طرح ضَرَبَ سے یَضْرِبُ۔ اس میں جو یاء زائدہ ہے یہ زائدہ برائے اشتقاق ہے۔ ۲۔ زیادتی برائے نقل باب :- ایک باب سے دوسرا باب بناتے وقت جو زیادتی کرنی پڑے۔ جیسے کرم سے زیادتی کر کے اکرم بنایا گیا۔ زائدہ برائے الحاق :- ایک صیغے میں زیادتی کر کے اس کو دوسرے کا ہم وزن کیا جائے۔ جیسے جلب میں ایک اور ''ب'' بڑھا کر دَحْرَجَ کے ہم وزن جَلْبَبَ بنایا جائے۔ یہ زیادتی ، زیادتی برائے الحاق ہے۔ فائدہ :- زیادتی برائے اشتقاق سے مجرد، مجرد اور مزید فیہ، مزید فیہ ہی رہے گا مجرد سے مزید فیہ نہیں بنے گا۔ لہٰذا یضرب ، ضارب ، مجرد اور یکرم ، صَرَّفَ ، ضَارَبَ ، ثلاثی مزید فیہ ہیں یدحرج رباعی مجرد اور تدحرج رباعی مزید فیہ رہے گا، جبکہ زیادتی برائے نقل باب اور زیادتی برائے الحاق سے مجرد کلمہ مزید فیہ بنے گا۔ سوال :- یوں بھی کیا جا سکتا ہے کہ یَضْرِبُ، یُکْرِمُ، صَرَّفَ، ضَارَبَ اور دَحْرَجَ، سب میں چار چار حرف ہیں باوجود اسکے کسی کو ثلاثی مجرد، کسی کو مزید اور کسی کو رباعی مجرد کہہ رہے ہیں۔ اسی طرح مَضْرُوْب''، مُکْتَسِب''، یُدَحْرِجُ، تَدَحْرَجَ اور جَحْمَرِش''، میں پانچ پانچ حرف ہونے کے باوجود کسی کو ثلاثی مجرد، کسی کو مزید، کسی کو رباعی مجرد، یا مزید، کسی کو ''خماسی'' کہہ رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ اسی سوال کو اس انداز میں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ اگر ثلاثی کہنے کا سبب تین حرف رباعی کہنے کا سبب چار حرف اور خماسی کہنے کا سبب پانچ حرف ہیں جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے تو پھر مناسب یہی ہے کہ ی ضرب کو رباعی، مضروب کو خماسی کہنا چاہیے۔ جواب (۱):- ذرا تعریف کی طرف غور کریں کہ ہم نے تعریف اس کی یوں کی تھی کہ جس کی ماضی کے پہلے صیغہ میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی زائد نہ ہو تو مجرد، اور زائد ہو تو مزید فیہ ہوتا ہے۔ یعنی ماضی کے پہلے صیغہ کا اعتبار ہوگا اور یضرب، مضراب وغیرہ میں ماضی کے پہلے صیغے کے تین حرف ہیں نہ کہ زائد۔ جواب (۲):- عَلٰی سَبِیْلِ التَّنَزُّلُ خود اسی کلمہ کو دیکھیں گے اس میں حروف اصلی کتنے ہیں اور زائد کتنے ہیں؟ (اور اصلی زائدہ کی پہچان کا طریقہ آ رہا ہے) لہٰذا اس کلمہ میں اگر حرف اصلی تین ہیں تو ثلاثی اور اگر چار ہیں کوئی زائد نہیں تو رباعی ہے ان کے ماضی کو دیکھیں گے کہ اگر کوئی حرف زائد ہے تو مزید ورنہ مجرد کہیں گے۔ فائدہ (۴):- یاد رکھیں کہ اسم جامد ثلاثی رباعی میں ماضی والی قید کی زیادتی نہیں کریں گے، مثلاً یوں کہیں گے کہ ہر وہ اسم جامد کہ جس میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی زائد نہ ہو یا زائد ہوں وغیرہ کیونکہ اسم جامد کی ماضی نہیں ہوتی اسی وجہ سے خماسی مجرد و مزید کی تعریف کرتے وقت اسم جامد کہا ہے۔ فائدہ (۵):- جب زیادتی برائے اشتقاق مقصود ہو تو زیادتی اَلْیَوْمَ تَنْسَاهُ سَاَلْتُمُوْنِيْهَا کے حروف میں سے ہوگی۔ باقی زائد برائے الحاق یا نقل باب میں دوسرے حروف سے بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے صَرَّفَ ، جَلْبَبَ وغیرہ۔ فائدہ (۶):- یہ یاد رکھیں کہ جب بھی زیادتی برائے اشتقاق مقصود ہوگی تو انہی حروف سے ہوگی یہ مطلب نہیں کہ جب ان حروف میں سے کوئی حرف موجود ہو تو زائد ہوگا۔ جیسے عالم میں میم ہے۔ قال میں الف سمع میں سین وغیرہ اصلی ہیں زائد نہیں۔

۔لہٰذا یَضرِبُ بروزن یَفعِلُ ، مضراب'' بروزن مِفعَال''،مَضروب'' بروزن مفعول'' (۱)

ہفت اقسام

(قولہ) :-بدانکہ جملہ اقسام اسم و فعل ہفت اقسام بیرون نیست ۔۔۔۔ترجمہ:-اسم متمکن اور فعل کی تمام اقسام سات قسموں سے باہر نہیں ہیں ۔صحیح ، مہموز، مضاعف، مثال، اجوف، ناقص اور لفیف ۔ پس صحیح یہ ہے کہ اس کے فاء عین اور لام کے مقابلہ میں کوئی حرف علت، ہمزہ اور تضعیف نہ ہو۔ جیسے ضرب بروزن فعل ۔حرف علت تین ہیں واوٗ، الف، اور یا جب تو انہیں جمع کرے تو وای ہوگا اور مہموز۔۔۔۔الخ فائدہ (۱):-اسم و فعل کی پہلی تقسیم تعداد حروف کے اعتبار سے تھی۔اب دوسری تقسیم مزاج حروف کے اعتبار سے ہے۔ فائدہ (۲):- عربی میں استعمال ہونے والے انتیس (۲۹) حروف ہیں (۲) پھران میں سے تین حروف ایسے ہیں کہ جو بہت بیمار ہیں اور اُن میں ردو بدل بہت واقع ہوتا ہے ان کو حروف

علت کہتے ہیں اور وہ واوٗ، الف ، اور یا ہیں جن کا مجموعہ'' وای'' ہے۔اور قدرتی بات ہے کہ

(۱) فائدہ (۸):- ہاں چند مقامات مستثنیٰ ہیں۔(۱) اگر تاء افتعال سے بدلا ہوا حرف ہے اور بدل کر مدغم بھی نہیں ہوا تو وہاں وزن میں تاء کو لائیں گے۔جیسے اِضطَرَبَ،اِزْدَجَرَ بروزن اِفْتَعل ہے نہ کہ افطَعَلَ ، اِفْدَعَلَ۔(۲) اور اگر تاء افتعال فاء یا عین کلمہ کی جنس سے بدل کر مدغم ہوگیا تو پھر اسی فا یا عین کلمہ کو مکرر لائیں گے اور وزن میں تا کو ظاہر نہیں کریں گے جیسے اِسَّمَعَ بروزن اِفَّعَلَ ، خَصَّمَ بروزن فَعَّلَ ہوگا نہ کہ اِفْتَعَلَ ۔(۳) جو حروف مکرر برائے الحاق لایا جائے اس کو بھی بعینہٖ ظاہر نہیں کریں گے بلکہ وزن والا حرف مکرر لائیں گے۔جیسے جلب سے جَلبَبَ بروزن فَعْلَلَ ہے نہ کہ فَعْلَبَ۔ (۴) جو زائد بالتبع حرف اصلی کی جنس سے ہو اس کو بعینہٖ وزن میں نہیں لائیں گے بلکہ جس حرف اصلی کی جنس سے ہے اس حرف کو مکرر لائیں گے۔جیسے صَرَّفَ بروزن فَعَّلَ نہ کہ فَعْرَلَ، اِحْمَرَّ بروزن اِفْعَلَّ نہ اِفْعَلَرَ۔ فائدہ (۹):- بعض محققین کے نزدیک جیسا کہ بتایا جاچکا ہے کہ قلب مکانی کیے ہوئے کلمہ کے وزن میں بھی قلب مکانی کرلی جاوے گی۔جیسے وَجْہ'' سے جَاہ بروزن عَفْل''،اَشْیَاءُ بروزن لَفْعَاءُ ۔فائدہ (۱۰):- محذوف حرف کو وزن میں حذف کرنا بھی جائز ہے عند المدققین ، ورنہ اسے ظاہر کرنا جمہور کے نزدیک بہتر ہے۔جیسے قُلْتُ بروزن فُلْتُ یا فَعَلْتُ ۔ قَاضٍ بروزن فَاعٍ یافَاعِل ''وغیرہ۔ فائدہ (۱۱):-اسم خواہ، جامد ہو یا مصدر یا مشتق، اس میں زیادتی چار حرف سے زیادہ نہیں ہوسکتی اور کوئی کلمہ سات حروف سے زیادہ نہیں ہوسکتا لیکن چونکہ اشکال ہوتا ہے کہ شاید ہر قسم کے اسم میں زیادتی چار حرف تک ہوسکتی ہے لہٰذا اسم رباعی آٹھ اور اسم خماسی نو حروف والا ہوسکتا ہے تو یاد رکھیں کہ کوئی اسم سات حروف سے زیادہ نہیں ہوسکتا لہٰذا رباعی میں تین، خماسی میں دو اور ثلاثی میں چار حرف زیادہ ہوسکتے ہیں۔ تنبیہ! سات حروف سے مراد تاءِ تانیث، الف تانیث، یاءِ نسبت یا تصغیر اور علامتِ تثنیہ و جمع کے علاوہ ہیں مگر تین کلمات شاذ ہیں جو کہ آٹھ حروف رکھتے ہیں۔

فائدہ (۱۲):-جحمرش کے چار معنیٰ آتے ہیں۔ جو کہ اس شعر میں بند ہیں۔شعر:

پیر زن باشد گرہم زن کہ دارد خوئے بد
ما دہ شترکہ دارد شیر چہا رم اژدھا

جَنْدَرِیْس''۔ پرانی شراب اور پرانی گندم کے معنیٰ میں آتا ہے۔

(۲) فائدہ:- بعض ۲۸ بیان کرتے اس لئے کہ ان کے نزدیک الف کوئی مستقل حرف نہیں ہے کیونکہ یہ بذات خود نہیں پڑھا جاسکتا یعنی اس کو اکیلا پڑھنا محال ہے اور جو ۲۹ بناتے ہیں ان کے نزدیک گو الف کو الگ پڑھنا محال ہے لیکن ایک علیحدہ حرف تو ہے۔

جب عرب لوگوں کو کوئی درد یا تکلیف ہوتی ہے تو ''وای وای'' کرتے ہیں جیسے ہم لوگ ''ہائے ہائے'' کہتے ہیں، اسی کو شاعر نے یوں کہا ہے:

حرف علت نام کردند واؤ الف یائے را
ہر کہ رادردے رسد لا چار گوید وائے را

اور باقی حروف میں سے ایک حرف ایسا ہے کہ جس میں کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اور وہ ہمزہ ہے، یہ بھی تھوڑا بہت بیمار رہتا ہے۔ باقی سب حروف تندرست وتوانا ہیں مگر جب دو حروف ایک جیسے اکٹھے ہو جاویں تو کچھ بیمار ہو جاتے ہیں، اس بیماری کو تضعیف کہتے ہیں۔ فائدہ (۳):- حرف علت کی بیماری درست کرنے کو تعلیل و اعلال، ہمزہ کی بیماری درست کرنے کو تخفیف یا تسہیل اور تضعیف کی بیماری درست کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔ ان دونوں حروف میں سے پہلے کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ فائدہ (۴):- اسم اور فعل کی مزاج حروف کے اعتبار سے جب تقسیم کرتے ہیں تو بعض صرفی دو اقسام بناتے ہیں۔ جیسے ''شافیہ'' والے نے کہا، بعض چار بناتے ہیں۔ جیسے ''صرف میر'' والے نے کہا، بعض سات، بعض دس اور بعض اس سے بھی زیادہ بناتے ہیں۔ جیسے ''دستور'' وغیرہ والے نے کہا۔ اس میں اشکال نہیں ہونا چاہیے یہ محض اجمال وتفصیل کا فرق ہے یعنی کسی صاحب نے دیکھا کہ اصل تقسیم حرف علت کا ہونا یا نہ ہونا ہے اس نے دو قسمیں بنا ڈالیں یعنی کلمہ صحیح ہوگا یا معتل۔ اور مہموز ومضاعف میں چونکہ حرف علت نہیں لہٰذا ان کو صحیح سے شمار کیا۔ اور جنہوں نے یہ دیکھا کہ ہمزہ میں بھی بڑی بیماری نہ سہی تاہم کچھ ثقل تو ہے، اس طرح تضعیف سے بھی کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے تو انہوں نے دو کی بجائے چار اقسام بیان کردی ہیں یعنی صحیح، معتل، مضاعف اور مہموز اور جنہوں نے دیکھا کہ معتل کی ہر قسم مستقل اعلال وتعلیل کی محتاج ہے تو انہوں نے چار کی بجائے سات اقسام بیان کی ہیں۔ جو کہ اس شعر میں بند ہیں۔

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص ومہموز و اجوف

اور جنہوں نے مہموز کی تینوں حالتوں میں سے ہر ایک کو الگ الگ حیثیت دی اور مضاعف کی دونوں صورتوں کو الگ الگ کہا تو انہوں نے دس اقسام بیان کردیں اور نحویوں کی نظر چونکہ کلمہ کے محض آخری حرف پر ہوتی ہے اس لئے وہ صرف دو قسمیں بناتے ہیں۔ (۱) ناقص۔ (۲) صحیح یا جاری مجریٰ صحیح۔ فائدہ (۵):- اب ہم تقسیم اس طرح کرتے ہیں کہ ہر کلمہ اسم یا فعل کو دیکھیں گے کہ حرف اصلی کے مقابلہ

میں حرف علت، ہمزہ یا تضعیف ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو صحیح، اگر ہمزہ ہے تو مہموز، پھر مہموز تین اقسام پر ہے، اگر فا کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز الفاء، اگر عین کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز العین اور اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز اللام ۔ اگر تضعیف ہے تو مضاعف، پھر مضاعف دو قسم پر ہے، اگر کلمہ ثلاثی ہوگا تو مضاعف ثلاثی، اگر رباعی ہے تو پھر مضاعف رباعی، پھر مضاعف ثلاثی تین قسم پر ہے۔ (۱) فاعین کے مقابلہ میں دو حرف تندرست ایک جنس کے ہونگے۔ جیسے دَدَن، تَتَر، بَبَر وغیرہ تو مضاعف ثلاثی نمبرا۔ یا عین لام کے مقابلہ میں دو حرف تندرست ایک جنس کے ہونگے جیسے مَدَد، سَبَب تو اسے مضاعف نمبر۲۔ (۳) یا پھر ف، ل کے مقابلہ میں تندرست دو حرف ایک جنس کے ہوں گے۔ جیسے قَلَق تو مضاعف ثلاثی نمبر۳ ہے۔ اگر رباعی ہے تو اس کے مضاعف رباعی کہلانے کے واسطے یہ شرط ہے کہ جو حرف فاء کے مقابلہ میں تندرست ہے اسی جنس کا پہلے لام کے مقابلہ میں ہو اور جو عین کے مقابلہ میں ہو اسی جنس کا دوسرے لام کے مقابلہ میں ہو۔ جیسے زَلْزَلَ و زِلْزَالاً اور اگر حرف اصلی کے مقابل کوئی حرف علت ہے تو اسے معتل کہیں گے۔ پھر اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) فا، عین اور لام میں سے کسی ایک کے مقابلہ میں صرف ایک حرف علت ہوگا تو معتل یک حرفی اگر دو کے مقابلہ میں دو ہوں تو معتل دو حرفی یالفیف اور اگر تینوں کے مقابلے میں حرف علت ہو تو معتل سہ حرفی یالفیف کہیں گے۔ پھر معتل یک حرفی تین قسم پر ہے۔ فا کے مقابلے میں حرف علت ہو تو معتل الفاء یا مثال کہیں گے، پھر مثال دو قسم پر ہے۔ فا کے مقابلہ میں حرف علت واؤ ہو تو مثال واوی۔ جیسے وَعد اور اگر یا ہے تو مثال یائی کہیں گے۔ جیسے یَسَرَ۔ اور اگر عین کے مقابلہ میں حرف علت ہو تو معتل العین یا اجوف کہیں گے اور یہ بھی دو قسم پر ہے (۱)۔ اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت واؤ ہے تو اجوف واوی جیسے قَوْل اور عین کلمہ میں اگر یاء ہے اجوف یائی جیسے بَیْع۔ اور اگر حرف علت لام کے مقابلہ میں ہو تو اسے معتل اللام یا ناقص کہیں گے۔ پھر اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں واؤ ہے تو ناقص واوی جیسے دعو، غزو اور اگر یا ہے تو ناقص یائی۔ جیسے رَمَیَ۔ اور اگر دو حرف علت ہوں تو اسے معتل دو حرفی یالفیف کہیں گے۔ اس کی بھی تین صورتیں ہیں۔ اگر فا ء عین کے مقابلہ میں حرف علت ہو تو لفیف مقرون نمبرا جیسے وَیْل، یَوْم، وَیْح ۔ اگر عین اور لام کے مقابلہ میں حرف علت ہو تو لفیف مقرون نمبر۲ جیسے قَوِیَ، حَیِیَ اور اگر تینوں حروف اصلیہ کے مقابلہ میں حرف علت ہوں لفیف مقرون نمبر۳ کہیں گے۔ جیسے وَای، وَدِّیْتُ، یَیَّتُ اور فا، لام کے مقابلہ میں حرف علت ہوں تو لفیف مفروق جیسے وَقِیَ، وَحیَ وغیرہ تو کل اقسام اٹھارہ ہوئیں ہر ایک کی تعریف یہ ہے:(۱)۔ صحیح :۔ ہر وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ یعنی ف ع ل میں سے کسی کے مقابلہ میں حرف علت ہمزہ اور تضعیف نہ ہو جیسے نَصَرَ، ضَرَبَ وغیرہ۔

(۲)۔ مہموز الفاء: ۔ ہر وہ کلمہ ہے کہ جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو جیسے اَمَرَ بروزن فَعَلَ۔

(۳)۔مہموز العین:۔ ہر وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو جیسے سَئَلَ بروزن فَعَلَ۔

(۴)۔مہموز اللام:۔ ہر وہ کلمہ جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو جیسے قَرَءَ بروزن فَعَلَ۔

(۵)۔مضاعف ثلاثی نمبرا:۔ ہر وہ کلمہ ہے جس کے فاء وعین کلمہ کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں جیسے "دَدَن"، "تَتَر"، "بَبَر" بروزن فَعَل"۔

(۶)۔مضاعف ثلاثی نمبر۲:۔ ہر وہ کلمہ ہے جس کے عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں جیسے مَدَد"بروزن فَعَل"۔

(۷)۔مضاعف ثلاثی نمبر۳:۔ ہر وہ کلمہ ہے جس کے فاء ولام کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں جیسے قَلَق"، سُدُس"، ثُلُث" وغیرہ۔

(۸)۔مضاعف رباعی:۔ ہر وہ کلمہ ہے جس کے فاء ولام اولی اور عین ولام ثانی کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں جیسے زَلْزَلَ، دَمْدَمَ وغیرہ بروزن فَعْلَلَ۔

(۹)۔مثال واوی:۔ وہ کلمہ ہے جس کے فاکلمہ کے مقابلہ میں حرف علت واؤ ہو جیسے وَعَدَ وِصَال"بروزن فَعَلَ فِعَال"۔

(۱۰)۔مثال یائی:۔ جس کے فاکلمہ کے مقابلہ میں حرف علت یاء ہو جیسے یَسَرَ ،یُسْر" بروزن فَعَلَ فُعْل"۔

(۱۱)۔اجوف واوی:۔ ہر وہ کلمہ ہے کہ جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت واؤ ہو جیسے قَوْل" ،قَوْل"بروزن فَعَلَ، فَعْل"۔

(۱۲)۔اجوف یائی:۔ ہر وہ کلمہ ہے کہ جس کے عین کے مقابلہ میں حرف علت یاء ہو جیسے بَیَعَ ، بَیْع" بروزن فَعَلَ ،فَعْل"۔

(۱۳)۔ناقص واوی:۔ ہر وہ کلمہ ہے کہ جس کے لام کے مقابلہ میں حرف علت واؤ ہو جیسے غَزْوَة" بروزن فَعْلَة"۔

(۱۴)۔ناقص یائی:۔ ہر وہ کلمہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت یاء ہو جیسے رَمَیَ بروزن فَعَلَ۔

(۱۵)۔لفیف مقرون نمبرا:۔ ہر وہ کلمہ ہے جس کے فاوعین کے مقابلہ میں حرف علت ہوں جیسے وَیْل"، یَوْم"،وَیْح" بروزن فَعْل"۔

(۱۶)۔لفیف مقرون نمبر۲:۔ وہ کلمہ ہے جس کے عین اور لام کے مقابلہ میں حرف علت ہوں جیسے قَوِیَ، حَیِیَ بروزن فَعِلَ وغیرہ۔

(۱۷)۔لفیف مقرون نمبر۳:۔ وہ کلمہ ہے جس کے فا، عین اور لام تینوں کے مقابلہ میں حروف علت ہوں جیسے وَای" ،وَوَّیْتُ وغیرہ۔

فائدہ:- صحیح کو سالم، اجوف کو ذوثلاث اور ناقص کو ذوالاربعہ بھی کہتے ہیں۔(زنجانی)

وجوہ تسمیہ بصورت سوالات و جوابات:-

سوال:- صحیح کو صحیح کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- صحیح کا معنی ہے ''تندرست''۔ چونکہ اس میں حرف علت، ہمزہ اور تضعیف جیسے سقم نہیں ہوتے اسی واسطے اس کو صحیح کہتے ہیں۔ سوال:- مہموز کو مہموز کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- مہموز، ھمز، یھمز، ھمزۃً سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے'' عیب لگانا، طعنہ زنی'' کیونکہ اس میں ہمزہ معیوب ہوتا ہے اس لئے اس کو مہموز کہتے ہیں۔ سوال:- مضاعف کو مضاعف کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- مضاعف ضِعْفٌ سے ماخوذ ہے یعنی دگنا کیا ہوا اور اس میں بھی ایک حرف دو بار لایا جاتا ہے۔ سوال:- مثال کو مثال کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- مثال یعنی مشابہ کیونکہ اس کی ماضی میں کسی قسم کی تعلیل نہ ہونے میں صحیح کی ماضی کے مشابہ ہے۔

سوال:- اجوف کو اجوف کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- اجوف جوف سے ماخوذ ہے یعنی پیٹ کی بیماری والا چونکہ حرف علت اس کے پیٹ یعنی عین کلمہ کے مقابلے میں ہوتا ہے اس لئے اس کو اجوف کہتے ہیں۔ اور ذوثلاث اس لئے کیونکہ ماضی ثلاثی مجرد واحد متکلم میں تین حرف بعد از تعلیل رہ جاتے ہیں۔ جیسے بِعْتُ، قُلْتُ وغیرہ۔ سوال:- ناقص کو ناقص کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- ناقص نقص سے ماخوذ ہے یعنی ناتمام اور ناقص اصطلاحی کا لام کلمہ اکثر جاتا ہی رہتا ہے اس لئے اس کو ناقص کہتے ہیں۔ اور ذوالاربعہ اس لئے کہ واحد متکلم ماضی معلوم ثلاثی مجرد میں چار حرف ہوتے ہیں۔ جیسے دَعَوْتُ، رَمَیْتُ وغیرہ۔ سوال:- لفیف کو لفیف کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- لفیف کا معنی ہے لپٹا ہوا چونکہ اس میں دو حرف علت لپٹے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے اس کو لفیف کہتے ہیں۔ (لفافے کو لفافہ بھی اسی لئے کہتے ہیں) سوال:- مفروق کو مفروق کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- مفروق یعنی فرق کیا ہوا کیونکہ فا اور لام کے درمیان عین تندرست کلمہ ہوتا ہے لہٰذا حرف علت جدا ہو گئے۔ سوال:- مقرون کو مقرون کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- مقرون قرن سے مشتق ہے جس کا معنی ہے ''ملا ہوا'' تو چونکہ حروف علت اس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے اس کو مقرون کہتے ہیں۔ سوال:- معتل کو معتل کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- معتل یعنی علت والا چونکہ اس میں بھی علیل یعنی بیمار حرف ہوتا ہے اس لئے اس کو معتل کہتے ہیں۔ سوال:- آپ نے مضاعف ثلاثی کی تین قسمیں بیان کی ہیں حالانکہ پہلی اور تیسری قسم مصنف نے ذکر نہیں کی تو وجہ کیا ہے؟ جواب:- کیونکہ ان دو اقسام سے آنے والے کلمات بہت قلیل ہیں یا ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اس لئے صحیح کی طرح ہونے کی وجہ سے عام طور پر انہیں صحیح میں ہی شمار کیا جاتا ہے۔ سوال:- حروف علت تین ہیں واؤ، الف، یا۔ لیکن آپ نے مثال، اجوف، ناقص کی

دو دو قسمیں بنائی ہیں الفی کیوں نہیں بنائی ؟ جواب :۔ کیونکہ اسماء متمکنہ اور افعال متصرفہ میں الف کبھی اصلی نہیں ہوتا بلکہ جب بھی آئے گا کسی حرف سے بدلا ہوا ہوگا (اگر چہ ہے وہ بھی حرف علت) اس لئے مثال، اجوف، اور ناقص الفی نہیں ہوتا۔ سوال :۔لفیف مقرون نمبر ۱ اور نمبر ۳ کو مصنف نے ذکر کیوں نہیں کیا ؟ جواب :۔ یہ بھی انتہائی قلیل الاستعمال ہیں اور وہ بھی تقریباً اسم جامد ہیں لہٰذا قلت کے پیش نظر ان کا شمار ہی نہیں کیا اور یہی حال مضاعف ثلاثی نمبر ۱ اور تین کا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مضاعف ثلاثی نمبر ایک اور تین اور لفیف مقرون نمبر ایک اور تین کے علاوہ باقی اقسام چودہ رہ گئیں لہٰذا جب بھی مضاعف ثلاثی یا لفیف مقرون کسی کلمہ کو کہیں گے تو اس سے مراد نمبر ۲ ہی ہوگا۔ سوال :۔ آپ نے کہا صحیح وہ کلمہ ہے جس کے فا، عین اور لام کے مقابلہ میں حرف علت ، ہمزہ اور تضعیف نہ ہو حالانکہ صحیح بروزن فعیل ہے اور عین اور لام کے مقابلہ میں آنے والا لفظ '' ح '' ہے تو اس کو مضاعف کہنا چاہیے اسی طرح مضاعف میں دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں تو اسے صحیح کہنا چاہیے۔ اس طرح مثال ،لفیف اور ناقص میں کوئی حرف علت نہیں ہے؟ جواب :۔ ہماری بحث لفظ صحیح ، مثال ، مضاعف وغیرہ سے نہیں بلکہ ان کے مصداقات و معانی سے ہے کہ جس پر یہ سچے آتے ہیں، یعنی الفاظ مراد نہیں بلکہ ان کے اصطلاحی معنی ومفہوم مراد ہیں۔ فائدہ :۔ ان اقسام کے علاوہ سولہ اقسام مرکبات ثلاثی کی اور چھ اقسام مرکبات رباعی کی اور بنتی ہیں جن کی تفصیل کتاب کے آخر میں آئے گی لہٰذا کل چالیس اقسام ہوئیں۔ فائدہ :۔ مزاج حروف کے اعتبار سے مذکورہ چالیس اقسام کو صرفی لوگ ہفت اقسام کہتے ہیں۔ فائدہ :۔ حرف علت کے ساکن ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ نمبر ۱ :۔ ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو تو اسے مدہ کہتے ہیں جیسے اُوتِيْنَا۔ نمبر ۲ :۔ اگر ماقبل کی حرکت مخالف ہے تو اس کو لین کہتے ہیں جیسے خَوْف" ، سَيْف" ، صَيْف" وغیرہ۔ فائدہ :۔ واؤ کے موافق ضمہ، الف کے موافق فتحہ اور یا کے موافق کسرہ ہے۔ سوال :۔ مدّہ کو مدّہ کیوں کہتے ہیں؟ جواب :۔ مدّہ کا معنی ہے '' کھینچنا '' کیونکہ ان حرکات کو کھینچنے سے یہ حرف پیدا ہوتے ہیں اسی وجہ سے واؤ کو اُخت ضمہ الف اُخت فتحہ اور یا کو اُخت کسرہ کہتے ہیں۔ سوال :۔ لین کو لین کیوں کہتے ہیں؟ جواب :۔ لین کا معنی ہے '' نرم '' کیونکہ یہ ماقبل کی حرکت کے مخالف یعنی فتح ہونے کی وجہ سے ذرا نرمی سے ادا ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان حروف کو حروف لین اور '' ہوائیہ '' بھی کہتے ہیں۔ فائدہ :۔ حروف علت کو اُمّ الزوائد بھی کہتے ہیں کیونکہ بوقت زیادتی یہی حروف زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ فائدہ :۔ یہ ہفت اقسام علماء صرف کے نزدیک ہے ورنہ نحوی علماء حرف علت کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں بناتے ہیں۔ (۱)۔ ناقص یا منقوص کہ ہر وہ کلمہ جس کے بالکل آخر میں حرف یاء ماقبل مکسور ہو۔ جیسے القاضی ، قاضی ۔ (۲)۔ صحیح کہ ہر وہ کلمہ جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور نہ ہو جیسے زید، داعیة ، مرمیة اگر آخر میں واؤ یا یاء

ماقبل ساکن ہوتو اسے جاری مجری صحیح کہ دیتے ہیں۔ جیسے دلو، ظبی، علی، نبی۔

تقسیم اسم وتعریف جامد مصدر مشتق

قولہ:- بدانکہ اسم بر دو قسم است ۔۔۔۔۔الخ۔ ترجمہ:- جان لے اے طالب علم! کہ اسم دو قسم پر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ فائدہ:- اگرچہ ضمناً واجمالاً تقسیم پہلے بیان کردی گئی ہے تاہم فائدے کے طور پر یہ یادرکھیں کہ یہ اسم کی تیسری تقسیم ہے، پہلی تعداد حروف کے اعتبار سے، دوسری مزاج حروف کے اعتبار سے اب یہ تیسری بناء واشتقاق کے اعتبار سے ہے۔ اسم تین قسم پر ہے۔ جامد، مصدر، مشتق (اگرچہ مصنف نے مشتق کا ذکر صراحتاً نہیں کیا اس لئے کہ اسے ضمناً سمجھا جاسکتا ہے)۔ اسم جامد: - ہروہ اسم ہے جوخود کسی کلمہ سے نہ بنا ہو اور نہ اس سے آنے والی بارہ چیزیں بنیں اور فارسی میں معنی کرتے وقت دن یاتن اور اردو میں معنی کرتے وقت ''نا، نہ'' آئے۔ جیسے اسد بمعنی شیر اور لبن بمعنی شیر (دودھ) وغیرہ۔ اسم مصدر:- ہروہ اسم ہے جوخود کسی کلمہ سے نہ بنا ہو لیکن اس سے آنے والی بارہ اشیاء بنائی جائیں اور فارسی میں معنی کرتے ہوئے اس کے آخر میں دن یا تن اور اردو میں نا ہو جیسے الضرب، زدن (مارنا)، القتل، کشتن (مارڈالنا) وغیرہ۔ اسم مشتق: - وہ اسم ہے جوخود کسی مصدر سے نکلے اس طرح کہ مصدر کا معنی اور مادہ باقی رہے صرف اس کی ایک نئی صورت پیدا ہو ایک مزید معنی پیدا کرنے کے لئے [۱] فائدہ:- جس کلمہ سے کسی کلمہ کو بنائیں گے اسے مشتق منہ، ماخوذ عنہ یا مبنی منہ اور جس کو بنائیں گے اس کو مشتق، ماخوذ اور مبنی، اور اس بنانے کو اشتقاق بناء یا اخذ کہیں گے۔ [۲]

[۱] سوال:- آپ نے جامد کی تعریف کی ہے جوخود کسی سے نہ بنا ہو حالانکہ یہ جمد، یجمد، جمودا سے مشتق ہے؟ جواب:- آپ کا اعتراض لغت کے اعتبار سے ہے اور ہم نے جو تعریف کی ہے اس سے صرفی واصطلاحی مفہوم مراد ہے۔ سوال:- آپ نے کہا کہ اس سے کوئی چیز نہیں بنتی جبکہ رجل سے رجیل، رجال وغیرہ بنتے ہیں؟ جواب:- ہم نے جو کہا ہے کہ اس سے کوئی چیز نہیں بنتی اس سے مراد وہ بارہ مشتقات ہیں جو مصدر سے عرب لوگ بناتے ہیں اور نہ کہ تثنیہ، جمع اور تصغیر وغیرہ۔ سوال:- آپ نے جامد کی تعریف میں کہا کہ وہ کلمہ خود کسی سے نہ بنا ہو حالانکہ رجل تو ر، ج اور ل سے بنایا گیا ہے؟ جواب:- ''کسی سے نہ بنا ہو'' سے مراد یہ ہے کہ کسی کلمہ سے نہ بنا ہو۔ ر، ج اور ل تو حروف مبانی ہیں کلمہ تو نہیں ہیں۔ سوال:- آپ نے اسم جامد کی تعریف میں کہا ہے کہ اگر فارسی میں ترجمہ کیا جائے تو آخر میں دن یا تن نہ ہو حالانکہ عنق اور رقبة، جِید'' بمعنی گردن نفسہ کا معنی ہے خویشتن، تو آپ کی تعریف جامع نہ رہی اس لئے کہ تمام صرفی انہیں مصدر نہیں مانتے بلکہ اسم جامد کہتے ہیں۔ جواب:- یہ تو ہم نے تعریف میں وضاحت کے لئے کہا ہے اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ جس سے بارہ چیزیں نہ بنیں لہٰذا ان سے بارہ چیزیں نہیں بنتیں یہ اسم جامد ہیں۔ سوال:- جامد کو جامد کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- جامد جمود سے مشتق ہے جس کا معنی ہے ''خشک ہونا'' اور یہ اسم بھی گویا خشک ہوتا ہے کیونکہ اس سے کوئی چیز نہیں بنتی۔ سوال:- مصدر کو مصدر کیوں کہتے ہیں؟ جواب:- مصدر کا معنی ہے نکلنے کی جگہ، کیونکہ ان سے بارہ چیزیں نکلتی ہیں اس لئے اس کو مصدر کہتے ہیں۔

[۲] فائدہ:- تمام افعال مشتق ہی ہوں گے۔ پھر اشتقاق تین قسم پر ہے۔ (۱) صغیر، (۲) کبیر، (۳) اکبر۔

اشتقاق صغیر:- وهو ان يكون بينهما (اے بين المشتق والمشتق منه) تناسب في الحروف والترتيب یعنی اشتقاق صغیر ہر وہ اشتقاق ہے جس میں مشتق منہ اور مشتق کے درمیان حروف اصلیہ کا اشتراک وانحفاظ ترتیب کے ساتھ پایا جائے (از فیوض عثمانی) جیسے ضرب، مضروب۔

بقیہ (۲) اشتقاق کبیر :-و هو ان یکون بینهما تناسب فی اللفظ دون الترتیب یعنی وہ اشتقاق ہے جس میں مشتق منہ اور مشتق کے جملہ حروف اصلیہ کا اشتراک ہو بغیر ترتیب کے محفوظ ہونے کے جیسے جذب سے جبذ۔

اشتقاق اکبر :-و هو ان یکون بینهما تناسب فی المخرج دون الحروف و الترتیب یعنی وہ اشتقاق ہے جس میں مشتق منہ اور مشتق کے درمیان اکثر حروف میں اشتراک کے ساتھ ساتھ بعض کا بعض کے ساتھ مخرج میں اتحاد ہو جیسے نہق سے نعق (گدھے کا ڈینچوں ڈینچوں کرنا)۔

فائدہ:- ہمارے ہاں زیادہ تر پہلی قسم یعنی اشتقاق صغیر ہی رائج ہے۔ فائدہ:- اشتقاق صغیر میں جو یہ کہا گیا ہے کہ حروف اصلیہ اور ترتیب میں تناسب ہو لہٰذا جلس اور قعد کے مشتقات ایک دوسرے سے مشتق نہیں مانے جائیں گے اگر چہ معنی ایک ہیں لیکن حروف ایک نہیں۔ فائدہ :- پہلی قسم کو صغیر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تھوڑے سے تامل سے ہی معلوم ہو جاتی ہے، کیونکہ حروف اصلیہ اور ترتیب میں مناسبت واضح ہے اور دوسری قسم کو کبیر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں بنسبت صغیر کے فکر و تامل زیادہ کرنا پڑتا ہے، کیونکہ حروف اصلیہ تو ایک ہیں مگر ترتیب ایک نہیں رہتی اور تیسری قسم کو اکبر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تامل و تفکر کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ اس میں تو حروف اصلیہ میں مناسبت ہی نہیں رہتی۔ فائدہ :- یہ جو مصدر اور مشتق کی تعریف کی گئی ہے وہ بصرہ کے رہنے والے علماء کے نزدیک ہے۔ کوفہ کے علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ آیا فعل اصل ہے یا مصدر اور کون کس سے بنتا ہے۔ تو یاد رکھیں کہ المصدر اصل فی اشتقاق عندالبصریین وقال الکوفیون ینبغی ان یکون الفعل اصلا فی الاشتقاق و لمصدر فرعاله' ۔ یعنی اہل بصرہ فرماتے ہیں کہ مصدر اصل ہے اور افعال اس سے مشتق ہوتے ہیں جبکہ کوفہ کے علماء فرماتے ہیں کہ فعل اصل ہے اور مصدر خود فعل سے بنے گا۔ فائدہ:- (بصرہ کے رہنے والے علماء کو ''بصری'' اور کوفہ کے رہنے والے علماء کو ''کوفی'' کہا جاتا ہے) فریقین کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

علماء بصرہ کے دلائل :-

پہلی دلیل :-لان مفهوم المصدر واحد ای الحدوث و مفهوم الفعل متعدد لدلالته علی الحدوث و الزمان و الواحد یکون قبل المتعدد۔ یعنی مصدر کا مفہوم واحد ہے یعنی صرف معنی حدوثی جبکہ فعل کے مفہوم میں متعدد اشیاء ہیں۔ (۱) معنی حدوثی۔ (۲) نسبت الی الزمان۔ (۳) نسبت الی الفاعل۔ اور یقیناً واحد و مفرد، متعدد مرکب سے مقدم ہوتا ہے، لہٰذا مصدر مقدم ہے اور جو چیز مقدم ہوتی ہے وہ اصل ہوتی ہے۔

دوسری دلیل :-ولان المصدر اسم والاسم مستغن عن الفعل والفعل محتاج ولا شك ان المحتاج الیه اصل ''یعنی اسم اپنا معنی اور مطلب کو ثابت کرنے میں حرف و فعل کا محتاج نہیں ہوتا کیونکہ مسند الیہ اور مسند ہو سکتا ہے بخلاف فعل کے کہ یہ اسم مسند الیہ کا محتاج ہوتا ہے اور محتاج الیہ ہمیشہ اصل ہوتا ہے۔ (فیہ نظر)

تیسری دلیل:-وایضا یقال له المصدر لان هذه الا شیاء تخرج و تصدر عن المصدر یعنی دیکھا جائے تو اس کا لغوی معنی بھی اس بات کی تائید کرتا ہے کہ صادر ہونے کی جگہ، اور اس مصدر سے بارہ اشیاء صادر ہوں گی لہٰذا یہ اصل ہے۔

علماء کوفہ کے دلائل :-

پہلی دلیل :-لان اعلال الفعل مدار لاعلال المصدر و جودا و عدما و مداریته تدل علی اصالته یعنی فعل اصل ہے کیونکہ مصدر اعلال و تصحیح میں فعل کے تابع ہے جیسے قام قیاماً، قادم قواماً، عدۃً از یعد و وِجل'' از یوجل۔

دوسری دلیل :-وایضا یؤ کدُ الفعل بالمصدر نحو ضربت ضرباً یعنی فعل کی تاکید مصدر کے ذریعے کی جاتی ہے تو فعل مؤکد یعنی متبوع ہوا اور مصدر تاکید یعنی تابع ہوا اور تاکید فرع ہے لہٰذا مصدر فرع ہوا۔

تیسری دلیل :-یہ کوفیوں کی طرف سے دراصل بصریوں کی دلیل ثالث کا جواب بھی ہے وہ یہ ہے کہ مصدر اسم ظرف نہیں بلکہ مصدر میمی ہے بمعنی مفعول ای المصدر مصدر بکرنه مصدو راً عن الفعل۔ یعنی کیونکہ اسے فعل سے نکالا گیا ہے اس لئے یہ مصدر کہلایا اور مفعل کے وزن پر آنے والے کئی اسم ہیں جو مفعول کے معنی میں آتے ہیں جیسے مشرب بمعنی مشروب اور مرکب بمعنی مرکوب ہے۔ فائدہ :- کیونکہ صاحب ارشاد الصرف و بہائی اور دیگر مشہور متون وغیرہ حضرات نے بصریوں کے مذہب کو ترجیح دی ہے لہٰذا انکی طرف سے کوفیوں کے بیان کردہ دلائل کا جواب بھی دینا ضروری ہے۔

علماء کوفہ کے دلائل کا رد:۔

دلیل اول کا جواب :۔ تمہارا دعویٰ ہے اے کوفیو! کہ اعلال کے اعتبار سے فعل مدار ہے اعلال مصدر کے لئے، یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ یہ اعلال وتصحیح فعل کے مدار ہونے کی بناء پر نہیں بلکہ محض مشاکلت وطرد یت مقصود ہے۔ جیسے یکرم میں ہمزہ تعد میں واؤ محض یعد واکرم سے ہم شکل بنانے کے لئے حذف کیا جاتا ہے، لہٰذا فعل کو اعلال وتصحیح کی بناء پر مدار اور اصل بنانا درست نہیں۔

دلیل ثانی کا جواب :۔ تاکید ومؤکد ہونا اشتقاق وغیرہ میں اصالت وفرعیت پر دلالت نہیں کرتے کیونکہ اگر تاکید مؤکد کے لئے اصل ہو تو جاء نی زید زید میں کونسا زید اصل اور کونسا فرع فی اشتقاق ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ لہٰذا اشتقاق میں مؤکد یعنی فعل کو اصل بنانا درست نہیں ہے۔

دلیل ثالث کا جواب :۔مرکب بمعنی مرکوب اور مشرب بمعنی مشروب یعنی مفعل بمعنی مفعول نہیں بلکہ یہاں اسناد مجازی ہے اور اسناد مجازی پر قیاس نہیں کیا جا سکتا پس مصدر کو مصدو رعن الفعل کہنا اور قیاس کرنا درست نہیں ہے، لہٰذا بصریوں کے دلائل وزنی ہوئے۔ فائدہ:۔ تاہم بات دونوں طرف کے علماء کی درست ہے۔ اگر چہ محققین حضرات کوفی علماء کی بات کو اور جمہور حضرات بصریوں کی بات کو ترجیح دیتے ہیں لیکن اگر غور کیا جائے تو بناء واشتقاق میں مصدر کو اصل قرار دینا مناسب ہے کیونکہ اس میں آسانی ہے اور اعلال وتعلیل میں کوفیوں کی بات کو ترجیح دینا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اعلال وتعلیل میں آسانی اسی میں ہے۔

فائدہ:۔ کیونکہ اسم جامد نہ کسی سے بنتا ہے نہ اس سے بارہ اشیاء مشتق ہوتی ہیں بلکہ واضع نے جس طرح وضع کر دیا ویسے مستعمل ہوتا رہتا ہے تو یہ معلوم کرنے کے واسطے کہ یہ اسم جامد ہے کہ نہیں، اسم جامد کے کچھ وزن ذکر کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! اسم جامد ثلاثی مجرد کے دس وزن استعمال ہوتے ہیں اگر چہ عقلی طور پر بارہ وزن بنتے ہیں۔ کیونکہ فاکلمہ میں تین حرکات کو عین کلمہ کی حرکات ثلاثہ وسکون چار احتمال میں ضرب دینے سے بارہ (۱۲) صورتیں بنتی ہیں۔ (فاکلمہ میں سکون بوجہ ابتداء بالسکون محال ہونے کے ناممکن ہے اور لام کلمہ محل اعراب ہونے کی وجہ سے ان کی حرکات کا کوئی اعتبار نہیں) مگر دو وزن مستعمل نہیں لہٰذا کل دس وزن مستعمل ہیں اور وہ یہ ہیں۔(۱) فَعْل چوں فَلْس "،اَلْف"۔(۲) فَعَل" چوں فَرَس"۔(۳) فَعِل" چوں کَتِف"۔ (۴) فَعُل" چوں عَضُد"۔(۵) فِعْل چوں حِبْر۔(۶) فِعَل" چوں عِنَب"۔(۷) فِعِل چوں اِبِل۔(۸) فُعْل چوں قُفْل۔(۹) فُعَل چوں صُرَد۔ (۱۰) فُعُل چون عُنُق۔ فائدہ:۔ علامہ زوزنی فرماتے ہیں کہ اجمع البصریون علی انہ لم یا ت علی فِعِل من الا سماء الا اِبِل" و من الصفات الا بِلِز (ضخیم،موٹا) و حکی الکو فیون رِطِلًا من الاسما ء ایضاً فقد اتفق الفریقان علی اقتصاء فِعِل علی ھذہ الثلا ثہ۔ یعنی فِعِل کے وزن پر کلام عرب میں کوفیوں کے نزدیک فقط تین کلمات اور بصریوں کے نزدیک صرف دو کلمات آتے ہیں۔ ان کے علاوہ جو کلمہ فِعِل" کے وزن پر اسم جامد آئے گا وہ غیر فصیح ہوگا۔

فائدہ:۔ دو وزن اسم جامد سے نہیں آتے (۱) فُعِل۔(۲) فِعُل۔ اور یہ محض ثقل کی وجہ سے نہیں آتے اور اگر کوئی آتا بھی ہے۔ مثلاً حِبُك ایک قرأت میں اور وِعُـــــل ،وغیرہ تو اس کے متعدد جوابات مطولات میں دیے گئے ہیں۔ مثلاً (۱)۔ ہم اس لغت کو تسلیم نہیں کرتے۔(۲)۔ دو لغتوں کا تداخل ہو گیا ہے۔(۳)۔ ان کا اصل کوئی اور تھا۔(۴)۔ یہ شاذ مثالیں ہیں۔

فائدہ:۔ اسم جامد ثلاثی مزید فیہ کے اوزان بے شمار ہیں جو مطولات میں مل سکتے ہیں۔ امام سیبویہ نے تقریباً تین سو آٹھ بتلائے ہیں ہم نے بوجہ کثرت طوالت کے ترک کر دیے ہیں۔ تاہم کچھ وزن فوائد ثمینہ زیدیہ کے ضمن میں آخر کتاب میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئینگے۔

فائدہ:۔ رباعی مجرد کے اگر چہ قیاس تقاضا کرتا ہے کہ تقریباً ۴۸ وزن ہوں، اس لئے کہ فاکلمہ کی تین حرکات اور عین کلمہ کی حرکات ثلاثہ وسکون چار حالتیں ہیں، تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ وزن ہوئے پھر لام کی چار حالتیں، پس بارہ کو چار میں ضرب دینے سے ۴۸ وزن ہوئے، مگر ثقل کی وجہ سے باقی مستعمل نہیں ہیں۔ صرف پانچ وزن عام طور پر مستعمل ہیں۔(۱) فَعْلَل چوں جَعْفَر۔(۲) فِعْلِل چوں زِبْرِج۔(۳) فُعْلُل چوں بُرْثُن۔(۴) فِعْلَل چوں دِرْهَم۔(۵) فِعَلّ چوں قِمَطْر۔ باقی فُعْلَل چوں برقع، طلعب، حجذب وغیرہ کے بارے میں اختلاف ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ قلیل ہیں اور

فائدہ :- اسم مصدر ثلاثی مجرد کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی خاص وزن مقرر نہیں بلکہ عرب لوگوں سے سننے پر موقوف ہے۔ یعنی جس کلمہ کو خواہ وہ کلمہ کسی وزن پر بھی ہو، اگر عرب لوگ مصدری معنی میں استعمال کریں تو ہم بھی مصدر کہیں گے۔ یعنی ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان سماعی ہیں اور ان کی تعداد صاحب علم الصیغہ نے چوالیس بتائی ہے جب کہ شافیہ اور اس کی شروحات فصول اکبری اور اس کی شروحات سے ان کی تعداد ۸۰ سے بھی زائد معلوم ہوتی ہے۔

فائدہ :- باقی ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد مزید فیہ کے مصادر کے اوزان قیاسی ہیں مثلاً اِفعال ،تفعیل، مفاعلہ ، تفاعل وغیرہ۔ ثلاثی مجرد کے چند مشہور اوزان یہ ہیں۔ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

بقیہ ۲ فُعَلِل چوں عُلَبِط هد" بد" وغیرہ کے بارے میں ایک جواب نادر ہونے کا دیا جاتا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اصل میں رباعی مزید فیہ ہیں کیونکہ اصل میں عُلَابِط" هدابِد وغیرہ تھے۔

فائدہ :- رباعی مزید فیہ کے وزن بہت کم مستعمل ہیں، اگرچہ عقلی طور پر بہت ہیں۔

فائدہ :- اور خماسی مجرد کے وزن کے بارے میں عقل ایک سو بیانوے کا تقاضا کرتی ہے، وہ یوں کہ لام ثانی کے چار احتمالات کو رباعی مجرد کے اڑتالیس اوزان میں ضرب دینے سے ایک سو بانوے احتمال بنتے ہیں لیکن مستعمل صرف چار وزن ہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) فَعَلَّل چوں سَفَرْجَل"۔ (۲) فِعْلَلّ چوں قِرْطَعْب ۔ (۳) فَعَلِّل" چوں جحمرش ۔ (۴) فُعَلَّل چوں قذعمل، اگرچہ ان کے علاوہ فُعْلُلِل چوں قُرْعُطِب"، فِعْلِلّ چوں عقزکل وغیرہ بیان کیے گئے ہیں مگر نادر اور قلیل ہونے کی وجہ سے استعمال نہیں کیے جاتے۔

فائدہ: - خماسی مزید فیہ اسم جامد کے پانچ وزن مشہور ہیں ورنہ عقلی طور پر بہت زیادہ ہیں۔ (۱) فَعَلَّول چوں عضرفوط ۔ (۲) فُعَلِّیل چوں خزعبیل ۔ (۳) فِعْلَلُول چوں قرطبوس ۔ (۴) فعلَلّیٰ چوں قبعثریٰ ۔ (۵) فَعْلَلِیل چوں خندریس و سلسبیل و برقعید وغیرہ۔ فائدہ:- گویا کہ اسم جامد ثلاثی مجرد کے دس وزن، ثلاثی مزید فیہ کے بے شمار، رباعی مجرد کے پانچ، رباعی مزید فیہ کے بہت کم، خماسی مجرد کے چار اور خماسی مزید فیہ کے پانچ وزن مشہور ہیں۔ تفصیل کے لئے شافیہ، فصول اکبری، نوادر الوصول، اصول اکبری، صرف میر اور مراح حنفیہ وغیرہ دیکھیں۔

اوزان مصادر ثلاثی مجرد مشہورہ وغیر مشہورہ

نمبر شمار	وزن	مثل	معنی	نمبر شمار	وزن	مثل	معنی
۱	فَعل"	حَمد"	تعریف کرنا	۲۱	فَعیلة"	صریمة"	کام کو ختم کرنا
۲	فعل"	شِعر"	جاننا، محسوس کرنا	۲۲	فَعول"	قَبول"	قبول کرنا
۳	فُعل"	شُکر"	شکر کرنا	۲۳	فُعول"	رُقوب"	نگرانی کرنا
۴	فعلة"	رَحمة"	بخشنا	۲۴	فُعولة"	اُلو هة"	پوجنا
۵	فِعلة"	عِفّة"	پاکدامن ہونا	۲۵	فَعلی	دعویٰ	دعویٰ کرنا
۶	فُعلة"	قُدرة"	قادر ہونا	۲۶	فِعلی	ذِکریٰ	یاد کرنا
۷	فَعَل"	فَرَح"	خوش ہونا	۲۷	فُعلَی	بُشریَ	خوشخبری سنانا
۸	فَعِل"	لَعِب"	کھیلنا	۲۸	فَیعلے	خیطفے	تیز چلنا
۹	فِعَل"	کِبَر"	عمر میں بڑا ہونا	۲۹	فاعُولَاء	سَارُورَاء	
۱۰	فُعَل"	سُریً	رات کو چلنا	۳۰	فَعَلان"	شنَآن"	دشمنی کرنا
۱۱	فُعُل"	رُحُم"	نرمی کرنا	۳۱	فِعلان"	دِریان"	جاننا
۱۲	فَعَلة"	خَزَنَة"	جمع کرنا	۳۲	فُعلان"	قُران"	پڑھنا
۱۳	فَعِلة"	سَرِقة"	چوری کرنا	۳۳	تفعُلَة	تهلُکَةُ	ہلاک کرنا
۱۴	فَعال"	ذهَاب"	جانا	۳۴	تَفعَلة"	تَهلَکَة"	ہلاک کرنا
۱۵	فِعال"	قیام"	کھڑا کرنا	۳۵	تَفعِلة"	تَهلِکَة"	ہلاک کرنا
۱۶	فُعال"	سُؤال"	پوچھنا	۳۶	فَعالیة"	عَلا نیة"	ظاہر کرنا
۱۷	فُعالة"	دَلالة"	رہنمائی کرنا	۳۷	فیعولة"	عیشوشة"	گذارا کرنا
۱۸	فِعالة"	رِسالة"	پیغام پہنچانا	۳۸	فُعولیّة"	الوهیة"	پوجنا
۱۹	فُعالة"	بُغایة"	نافرمانی وظلم کرنا	۳۹	فَعلے	خَطفے	جلدی کرنا
۲۰	فَعیل"	ذبیب"	نرم کرنا	۴۰	فَیعَلُولَة"	دیمومة"	ہمیشگی اختیار کرنا

نمبرشمار	وزن	مثل	معنی	نمبرشمار	وزن	مثل	معنی
۴۱	فُعلولة"	لُکنو نة"	بات میں نرمی کرنا	۶۳	فِعّیلاءُ	فخیراء	فخر میں مغلوب ہونا
۴۲	فا عِلة"	با قية"	باقی رہنا	۶۴	فُعُلّیٰ	غُلبّیٰ	غالب آنا
۴۳	فَیعَل"	خَیزَل"	سست چلنا	۶۵	فَعِلّیٰ	غَلِبّیٰ	غالب آنا
۴۴	فُعلل"	سُوددَ"	سیاہ کرنا	۶۶	فُعُلّة"	غُلُبّة"	غالب آنا
۴۵	فَیعول"	تیقور"	آرام کرنا	۶۷	فَیعِلولة"	کَینُونَة"	ہونا
۴۶	فِعّول"	عِلّور"	پیٹ میں درد محسوس کرنا	۶۸	فا عُولة"	ساکونة"	
۴۷	فِعّل"	ھِجّر"	ہجرت کرنا	۶۹	فَعَلُوّة"	جَبروة"	غرور کرنا
۴۸	اَفعَلُ	اَفکلُ	کانپنا	۷۰	فعلوتیٰ	جَبروتیٰ	غرور کرنا
۴۹	اِفعیل"	ارزیر"	کانپنا	۷۱	فَعلِیّة"	جَبرِية"	غرور کرنا
۵۰	اُفعُول"	اُزلِیّ"	جلدی کرنا	۷۲	فِعلِیّة"	جَبرِية"	غرور کرنا
۵۱	تِفعَال"	تمشاء"	چلنا	۷۳	فِعلِیّة"	جِبرِیَة"	غرور کرنا
۵۲	تُفعول"	تُھلوك"	ہلاک کرنا	۷۴	فَعُلية"	جَبُرِیّة"	غرور کرنا
۵۳	مَفعَل"	مَطلع"	سورج کا نکلنا	۷۵	فَعلُوّة"	جَبُروّة"	غرور کرنا
۵۴	مَفعِل"	مَطلِع"	ستاروں کا نکلنا	۷۶	فَعلُوّة"	جَبروّة"	غرور کرنا
۵۵	مَفعَلة"	مَقدَرَة"	طاقتور ہونا	۷۷	فِعلیاءُ	کِبریاءُ	
۵۶	مِفعال"	مقدار"	طاقتور ہونا	۷۸	فَعَلاءُ	بَغطاءُ	
۵۷	مَفعول"	مَشعور"	شعور والا ہونا	۷۹	فَعَلاءُ	ظَلواءُ	
۵۸	مفعولة"	مشعورة"	شعور والا ہونا	۸۰	فُعُلاءُ	عُلُواءُ	
۵۹	تَفعال"	تَلعاب"	کھیلنا، مزاح کرنا	۸۱	فَعُولاءُ	بَرُوکاءُ	
۶۰	تِفِعّال"	تِقِطّاع"	کاٹنا، جدا کرنا	۸۲	فَعِیلاءُ	مَطِیطاءُ	
۶۱	فِعّال"	کِذّاب"	انکار کرنا	۸۳	اِفعِیلیٰ	اِھجِیرَیٰ	
۶۲	فِعّیلیٰ	فِخّیریٰ	فخر میں مغلوب ہونا	۸۴	اِفعیلاءُ	اِھجیراءُ	

فائدہ:- ان کے علاوہ اوزان اور بھی ہیں۔

مشتقات و تعریفات اسمہا:-

قولہ:-بد انکه عرب از ہر مصدر دوازده چیز اشتقاق میکند......الخ

یعنی عرب ہر مصدر سے بارہ چیزیں بناتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔۔۔۔۔الخ

سوال:- عرب تو ایک جگہ کا نام ہے اور ان اشیاء کا اشتقاق جگہ کا کام ہی نہیں، پھر یہ کیسے کہا گیا؟ جواب:- ذکر مقام ہے لیکن مراد مکین ہیں یعنی اہل عرب۔ سوال:- آپ نے فرمایا کہ ہر مصدر سے یہ بارہ چیزیں بنتی ہیں، حالانکہ ثلاثی مزید، رباعی مجرد و مزید بلکہ ثلاثی مجرد کے بعض مصادر سے بھی اسم آلہ و اسم تفضیل و فعل تعجب نہیں بنتے تو آپ نے کیسے فرمایا کہ ہر مصدر سے بارہ چیزیں بنتی ہیں؟ جواب:- کیونکہ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید فیہ کے مصادر سے یہ بارہ چیزیں اس تفصیل سے بے شک نہیں بنتی لیکن ان اشیاء کا معنیٰ حاصل کرنے کے واسطے کوئی الگ لفظ لگا کر ان اشیاء کو بنایا جاتا ہے جس کی وضاحت اپنے موقع پر آئے گی لہٰذا دعویٰ درست رہا۔ فائدہ:- وہ بارہ اشیاء یہ ہیں۔(۱) فعل ماضی۔(۲) فعل مضارع۔(۳) اسم فاعل۔(۴) اسم مفعول۔(۵) فعل جحد۔(۶) فعل نفی۔(۷) فعل امر۔(۸) فعل نہی۔(۹) اسم زماں۔(۱۰) اسم مکان۔(۱۱) اسم آلہ۔(۱۲) اسم تفضیل۔ فائدہ:- بعض حضرات ان کے علاوہ صفت مشبہ اور فعل تعجب کو بھی شمار کرتے ہیں، مگر کیونکہ صفت مشبہ ہر مصدر سے نہیں آتی اور فعل تعجب فعل متصرف نہیں لہٰذا محققین نے ان کو ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح فعل مستقبل، مؤکد بانون ثقیلہ وخفیفہ کو مستقل ذکر نہیں کرتے بلکہ فعل مضارع کے تابع کہتے ہیں۔ فائدہ:- مصدر سے جتنی اشیاء مشتق ہوں تو مصدر اور ان کے مشتقات کے مجموعے کو باب کہتے ہیں۔ فائدہ:- پھر چونکہ مصدر ہی اصل ہے تو ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید فیہ میں ہر باب کی نسبت مصدر کی طرف کر دی جاتی ہے جیسے باب افعال، تفعیل، مفاعلہ وغیرہ۔ لیکن چونکہ ثلاثی مجرد کے مصدر کا کوئی خاص وزن مقرر نہیں بلکہ سب وزن سماعی ہیں جبکہ اس نسبت سے مقصود ایک باب کو دوسرے باب سے ممتاز و جدا کرنا ہوتا ہے اور وہ امتیاز ان مصادر سے حاصل نہیں ہوسکتا، لہٰذا ثلاثی مجرد میں ابواب کی نسبت مصدر کی طرف نہیں کی جاتی بلکہ اس سے مشتق ہونے والی ماضی، مضارع کی طرف کر دی جاتی ہے۔ مثلاً فَعَلَ، یَفْعِلُ یا از باب فَعَلَ یَفْعُلُ وغیرہ۔ فائدہ:-(۱) فعل ماضی لغتاً ''گذرنے والا'' کے معنی میں ہے، اور اصطلاحاً ماضی وہ فعل ہے جو اس لئے بنایا گیا ہو تاکہ دلالت کرے زمانہ گزشتہ میں کسی کام کے ہونے پر۔(۲) فعل مضارع لغت میں بمعنیٰ ''مشابہ'' ہے اور اصطلاح میں اس فعل کو کہتے ہیں جس سے آئندہ یا موجودہ زمانے میں کام ہونے کا پتہ چلے۔ [۱]

---

[۱] باقی اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ مشابہ ہوتا ہے اسم فاعل کے، تعداد حروف، حرکات وسکنات اور زائدہ اصلی کے اعتبار سے وغیرہ۔

(۳) اسم فاعل:۔ (هُوَ اسمٌ "مُشْتَقٌ" مِنَ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ لِمَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ بِمَعنى الْحُدُوثِ یعنی اسم فاعل) وہ اسم ہے جو مصدر سے اس ذات کے لئے بنایا گیا ہو جس کے ساتھ وہ مصدر بطریق حدوث قائم ہو۔ (۴) اسم مفعول:۔ (هُوَ مُشْتَقٌ" لِمَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ یعنی اسم مفعول) وہ اسم ہے جو مشتق ہو کہ دلالت کرے اس ذات پر کہ جس پر فعل واقع ہو۔ (۵) فعل جحد:۔ ہر وہ فعل ہے کہ جس کے ذریعے گذشتہ زمانہ میں کام ہونے کا انکار کیا جائے۔ (۶) فعل نفی:۔ ہر وہ فعل ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانے میں کام نہ ہونے کی خبر دے۔ (۷) فعل امر:۔ اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ (۸) فعل نہی:۔ ہر وہ فعل ہے کہ جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے سے روکا جائے۔ (۹) اسم زمان:۔ ہر وہ اسم مشتق ہے جو کام کے ہونے کے وقت پر دلالت کرے۔ (۱۰) اسم مکان:۔ ہر وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کے ہونے کی جگہ پر دلالت کرے۔ (۱۱) اسم آلہ:۔ ہر وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے کے ذریعے پر دلالت کرے۔ (۱۲) اسم تفضیل:۔ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں اوروں کی نسبت مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے۔

فائدہ:۔ اسم زمان ومکان کو اسم ظرف بھی کہتے ہیں کیونکہ ان دونوں کے لئے ایک ہی وزن آتا ہے لہٰذا ایک ہی شمار کریں گے، اس لئے بجائے بارہ کے گیارہ مشتقات رہ گئے۔

فائدہ:۔ فعل مضارع کو فعل غابر اور فعل مستقبل بھی کہتے ہیں اور اسم تفضیل کو افعل التفضیل بھی کہہ دیتے ہیں۔

فائدہ:۔ ثلاثی مجرد کے مصدر سے بننے والے ماضی کے تین وزن ہیں۔ فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ اور مضارع کے بھی تین وزن ہیں۔ يَفْعِلُ، يَفْعَلُ، يَفْعُلُ اور تین کو تین میں ضرب دینے سے نو (۹) صورتیں بنتی ہیں۔ اور ہر صورت کو باب کہا جاتا ہے۔ مگر ان میں سے تین صورتیں کلام عرب میں نہیں پائی جاتیں اور وہ یہ ہیں۔ (۱) فَعِلَ يَفْعُلُ۔ (۲) فَعُلَ يَفْعِلُ۔ (۳) فَعُلَ يَفْعَلُ۔ باقی چھ صورتیں رہ گئیں۔ لہٰذا ثلاثی مجرد کے کل ابواب مستعملہ چھ (۶) ہونگے۔ (۱) فَعَلَ يَفْعِلُ۔ (۲) فَعَلَ يَفْعُلُ۔ (۳) فَعِلَ يَفْعَلُ۔ (۴) فَعَلَ يَفْعَلُ۔ (۵) فَعِلَ يَفْعِلُ۔ (۶) فَعُلَ يَفْعُلَ۔ ان کو "شش ابواب ثلاثی مجرد" کہا جاتا ہے۔ پھر ان چھ ابواب میں سے پہلے تین ابواب جن کے ماضی ومضارع کی حرکات مختلف ہیں ان کو صرفی لوگ أُصُوْلُ الْاَبْوَاب یا اُمُّ الْاَبْوَاب اور باقی تین کہ جن کی ماضی ومضارع کی حرکات ایک ہیں انہیں فروع الابواب کہتے ہیں۔ [۱]

---

[۱] کیونکہ اوّل قسم میں اختلاف وتفریق وتشتت زیادہ ہے جو صرفیوں کا پیارا محبوب مشغلہ ہے جبکہ دوسری قسم میں تشتت وتفریق کم ہے لہٰذا فروع کہلائے۔

فائدہ:۔ پھر مصدر اور اس کے جمیع مشتقات میں سے ایک ایک صیغہ کو اجمالاً ترتیب وار بیان کرنے کو صرفی لوگ صرف صغیر اور ہر مشتق کے جمیع صیغوں کو تفصیل وترتیب سے بیان کرنے کو صرف کبیر کہتے ہیں۔ (۱)

(۱) الفوائد الکریمہ بصورت سوال جواب:۔ فائدہ:۔ صرف صغیر کے بیان کرنے میں اچھا بھلا اختلاف ہے مصنف نے جو صرف صغیر کا طریقہ ذکر کیا ہے وہ متاخرین کا طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ماضی، مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، جحد اور نفی کے ایک ایک صیغہ معلوم ومجہول کو بیان کیا ہے مگر امر ونہی معلوم ومجہول کے چار چار صیغے بیان کیے۔ پھر اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل اور فعل تعجب کے مکمل صیغے بیان کر دیے، اگر چہ بہتر یہ تھا کہ ان کے بھی ایک ایک صیغے کو بیان کیا جاتا جیسا کہ محققین حضرات نے کہا ہے۔ چنانچہ متقدمین کی طرف سے سوال ہوتا ہے۔ کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ کہ فعل کے ایک ایک صیغے کو اور اسماء کے تمام صیغوں کو ذکر کیا۔ جواب:۔ متاخرین فرماتے ہیں کہ کیونکہ اصل گردان فعل میں ہوتی ہے لہٰذا ہم نے فعل کا صرف صغیر میں ایک ایک صیغہ ذکر کیا اور اسم کی گردان بالتبع ہوتی ہے اس لئے اس کا کام صرف صغیر میں تمام کر دیا جاتا ہے۔ سوال:۔ پھر تو اس کو صرف صغیر کی بجائے صرف کبیر کہنا چاہئے؟ جواب:۔ چونکہ اصل گردان فعل میں ہوتی ہے اور اس کا تو ایک ایک صیغہ ذکر کیا گیا ہے اسی وجہ سے اس کو صغیر کہہ دیا۔ سوال:۔ اسم فاعل و مفعول بھی تو اسم ہیں، ان کے بھی مکمل صیغے بیان کر دیے جاتے حالانکہ ان کا ایک ایک صیغہ ذکر کیا گیا، تو یہ ترجیح بلا مرجح ہے؟ جواب:۔ اسم فاعل و مفعول مثل فعل کے ہیں، ان کی مماثلت ومشابہت نحو میں معلوم ہو جائے گی لہٰذا فعل کی طرح ان کا بھی ایک ایک صیغہ ذکر کیا گیا۔ سوال:۔ اسم تفضیل بھی تو اسم فاعل ومفعول کی طرح مثل فعل کے ہے۔ لہٰذا اس طرح اس کا بھی ایک صیغہ ذکر کیا جاتا؟ جواب:۔ اسم تفضیل مثل فعل کے ہے مگر مشابہت بہت کم ہے، کیونکہ اس کے لئے فعل کی طرح عمل کرنے کے لئے بہت شرائط ہیں جو کتب نحو میں معلوم ہوں گی۔ سوال:۔ آپ نے صرف صغیر میں سب سے پہلے فعل ماضی کو ذکر کیوں کیا؟ جواب (۱):۔ کیونکہ زمانہ ماضی پہلے ہوتا ہے لہٰذا اسے مقدم کیا۔ جواب (۲):۔ ماضی مجرد اضافی ہے، مضارع مزید اضافی ہے اور یقیناً مجرد مزید فیہ سے مقدم ہوتا ہے۔ (قانونچہ شاہ جمالی) پھر سوال ہوتا ہے کہ معلوم کو مجہول سے مقدم کیوں کیا؟ جواب:۔ معلوم اصل ہے اور مجہول فرع ہے، اور اصل مقدم ہوتا ہے۔ سوال:۔ مصدر ضربا کو منصوب کیوں پڑھا ہے؟ جواب:۔ یہ مفعول مطلق سے مشابہت رکھتا ہے۔ سوال:۔ مصدر کو مکرر کیوں لائے؟ جواب:۔ اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ معلوم بات ومجہول بات کا مصدر ایک ہی ہوتا ہے۔ سوال:۔ اسم فاعل کے ساتھ ھو ضمیر کیوں لائے؟ جواب:۔ اسم فاعل اسمائے ظواہر میں سے ہے اور اسمائے ظواہر اسم غائب کے حکم میں ہوتے ہیں، تو اس وجہ سے اسم فاعل کے ساتھ ضمیر غائب کو لانا مناسب ہوا۔ سوال:۔ اسم مفعول بھی تو اسم ظاہر ہے تو اس کے ساتھ بھی ھُـوَ یعنی ضمیر غائب کو لاتے ذاك اسم اشارہ کیوں لائے؟ جواب:۔ اسم فاعل ومفعول میں فرق کرنے کے واسطے ایسا کیا گیا ہے۔ سوال:۔ اگر فرق ہی مقصود تھا تو عکس کر دیتے؟ جواب:۔ اسناد دو قسم پر ہے۔ (۱) اسناد قریب جو فاعل کی طرف ہو۔ (۲) اسناد بعید جو مفعول کی طرف ہو۔ اور ذاک کیونکہ اسم اشارہ ہے اور مشار' الیہ بعید کے لئے وضع کیا گیا ہے اس واسطے مفعول کے ساتھ خاص کر دیا۔ سوال:۔ ھُـوَ اور ذاك کے بغیر بھی تو گردان ہو سکتی تھی؟ جواب:۔ صرف صغیر نحوی قاعدہ کے تحت لائی گئی ہے۔ یعنی جب کہنے والے نے کہا کہ فلاں نے یہ کیا اور یہ کرے گا جس طرح کرنے کا حق ہے تو مخاطب نے جواب دیا کہ پھر واقعی کام کر سکنے والا ہو۔ گویا جملہ کی صورت بنائی گئی۔ سوال:۔ فھـو اور فـذاك میں ف کیوں لائے؟ جواب:۔ یہ فالانا ضروری ہے کیونکہ یہ ''فا'' فصیحیہ ہے اور فا فصیحیہ اس کو کہتے ہیں جو شرط محذوف کی جزاء پر داخل ہو۔ اور اس کی شرط عام طور پر محذوف اذا کـان الأمـر کـذالك ہوتی ہے۔ اور مقام کے مناسب بھی شرط خاص نکالی جا سکتی ہے۔ سوال:۔ امر ونہی کی گردان میں مخاطب کے صیغوں کو کیوں مقدم کیا؟ جبکہ باقی گردانوں میں غائب کے صیغوں کا مقدم کیا۔ جواب:۔ کیونکہ امر سے اصل مقصود مخاطب کو حکم دینا ہوتا اور نہی میں مخاطب کو روکنا ہوتا ہے لہٰذا پہلے مخاطب کے صیغوں کو ذکر کیا جاتا ہے پھر بالتبع غائب کو۔ سوال:۔ الامر منه و نهی عنه کیوں کہا؟ جواب:۔ پھر چونکہ ان کے انداز مختلف ہیں لہٰذا طالب علم کو الامر منه یا النهی عنه کہہ کر متنبہ کر دیا جاتا ہے کہ انداز بدل چکا ہے، اگر چہ محققین حضرات صغیر میں ان کی زیادتی نہیں کرتے۔ سوال:۔ الامر منہ اضرب میں قانون صرفی تقاضا یہ ہے کہ ہمزہ وصلی گرا دیا جاوے کیونکہ درمیان کلام ہے۔ حالانکہ تلفظ میں بھی پڑھا جا رہا ہے؟

فائدہ:۔ بعض حضرات ان چھ ابواب میں سے سب سے پہلے فَعَلَ یفعُلُ پھر فَعَل یفعِلُ کو پھر باقی ابواب کو ذکر کرتے ہیں۔ مگر مصنف نے اس کے برعکس پہلے فَعَلَ یفعِلُ کو بیان کیا ہے۔حاشیہ ۱

فائدہ: ۔صرف صغیر یاد کرتے وقت یوں کہیں گے مثلاً صرف صغیر باب اوّل ثلا ثی مجرد صحیح بروزن فَعَلَ یَفعِلُ چوں الضرب زدن ضرب یضرب الخ۔

باب اوّل

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح بروزن فَعَلَ یَفعِلُ مصدر اَلضَّرْبُ (مارنا)

ضَرَبَ ،یَضْرِبُ،ضَرْباً "فهو" ضَارِبٌ وضُرِبَ، یُضْرَبُ، ضَرْباً" فذاك" مَضْرُوْبٌ، لَم یَضْرِبْ، لَم یُضْرَبْ، لَا یَضْرِبُ،لَایُضْرَبُ،لَنْ یَّضْرِبَ،لَنْ یُّضْرَبَ "الامر منه" اِضْرِبْ،لِتُضْرَبْ، لِیَضْرِبْ،لِیُضْرَبْ"والنهی عنه" لَا تَضْرِبْ،لَاتُضْرَبْ،لَایَضْرِبْ،لَایُضْرَبْ"الظرف منه"مَضْرِبٌ،مَضْرِبَانِ،مَضَارِبُ،مُضَیْرِبٌ "والآلة منه"مِضْرَبٌ،مِضْرَبَانِ،مَضَارِبُ،مُضَیْرِبٌ،مِضْرَبَةٌ،مِضْرَبَتَانِ،مَضَارِبُ،مُضَیْرِبَةٌ، مِضْرَابٌ،مِضْرَابَانِ،مَضَارِیْبُ،مُضَیْرِیْبٌ،مُضَیْرِیْبَةٌ"افعل التفضیل للمذکر منه"اَضْرَبُ،اَضْرَبَانِ،اَضْرَبُوْنَ،اَضَارِبُ،اُضَیْرِب" "والمؤنث منه" ضُرْبٰی،ضُرْبَیَانِ،ضُرْبَیَات"،ضُرَب"،ضُرَیْبٰی"فعل التعجب منه"مَا اَضْرَبَه'واَضْرِبْ بِهٖ وضَرُبَ یااضَرُبَتْ۔

فائدہ:۔ ان چھ ابواب میں سے پہلے باب کا مخفف حرف "ض"، باب دوم کا مخفف "ن" اور بعض کے نزدیک "ط" یا "د" (طلب یطلب)(دخل یدخل)۔اور باب سوم کا مخفف سمع یسمع سے "س" اور باب چہارم کا مخفف فتح یفتح سے "ف" اور باب پنجم کا مخفف حسب یحسب سے "ح" باب ششم کا مخفف کرم یکرم سے "ك" تعبیر کرتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ: جواب:۔ مراد اضرِبْ وغیرہ سے اس جگہ لفظ اضرب ہے ترجمہ مطلوب نہیں۔اور ضابطہ ہے اللفظ اذااُطْلِقَ و یراد به النفس فیکون عَلَماً۔یعنی جب لفظ کوئی بولا جائے اور مراد اس سے اس کی ذات لی جائے تو وہ ذات کے لئے علم بن جاتا ہے۔تو اس جگہ اضرب سے اس کی ذات مراد ہے اور یہ اس کا گویا کہ عَلَمْ ہے۔اعلام کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے اور کتابت وتلفظ میں باقی رہتا ہے۔جیسے اسماعیل ، ادریس وغیرہ۔سوال:۔ پھر الظرف منه والآ لته منه و افعل التفضیل و المؤنث منه کیوں کہا؟ جواب:۔الظرف منه وغیرہ کہہ کر متنبہ کر دیا جاتا ہے کہ آگے وہ اسماء بیان ہو رہے ہیں جن کی فعل کے ساتھ مشابہت نہ ہونے کی وجہ سے انداز مزید بدل گیا ہے اور ان اسماء کی مکمل گردانیں بیان ہو رہی ہیں۔

حاشیہ۱: وجہ اس کی یہ ہے کہ مصنف نے دیکھا کہ چونکہ فعل کے عین کلمے پر فتح ہے اور فتح کے مدمقابل کامل کسرہ ہوتا ہے اور وہ فَعَل یفعِل میں ہے لہٰذا پہلا درجہ فَعَلَ یفعِلُ کا ہے۔اور اسی حرکت کے تقابل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کو پہلے لائیں۔ فائدہ :۔اور جن حضرات نے یہ دیکھا کہ فتح اخف الحرکات ہے اور ضمہ اثقل الحرکات ہے تو انہوں نے خفت وثقل کے تقابل کا اعتبار کر کے پہلے نصر ینصر کو پھر ضرب کو لائے۔

قولہٗ:-بدانکه فعل حدث است ....الخ ۔ فائدہ :- جان لے اے طالب علم! کہ کام کو فعل کہتے ہیں اور جب تک کوئی کرنے والا نہ ہو تو فعل نہیں ہوسکتا اور کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔ فائدہ :- پھر کرنے والا ایک بھی ہوسکتا ہے، دو بھی اور زائد بھی۔ اگر ایک ہوگا تو اس کو واحد، دو ہوں تو تثنیہ اور دو سے زیادہ ہوں تو جمع کہتے ہیں۔

فائدہ: - پھر فاعل کی تین صورتوں میں سے ہر ایک تین قسم پر ہے۔ (۱) کرنے والا وہ ہوگا جو خود بات کر رہا ہے، اس فاعل کو متکلم کہیں گے۔ (۲) یا وہ ہوگا کہ جس سے بات کی جا رہی ہے اس فاعل کو مخاطب یا حاضر کہتے ہیں۔ (۳) یا فاعل وہ ہوگا جو ان دو کے علاوہ (یعنی موجود نہ ہو) اسے غائب کہیں گے۔ پس تین کو تین میں ضرب دینے سے نو (۹) صورتیں بنتی ہیں۔ فائدہ :- پھر وہ فاعل نر ہوگا یا مادہ، نر کو مذکر اور مادہ کو مؤنث کہتے ہیں۔ لہٰذا نو کو دو میں ضرب دیں تو فاعل کی صورتیں اٹھارہ (۱۸) بنتی ہیں۔ فائدہ :- اتنے ہی صیغے فعل کے ہونے چاہئے اس طرح کہ چھ غائب، چھ مخاطب، اور چھ متکلم کے صیغے، تین مذکر، تین مؤنث کے واسطے ایک واحد ایک تثنیہ اور ایک جمع کے واسطے، مگر عرب لوگ ایسا نہیں کرتے بلکہ متکلم کو دو صیغے دیتے ہیں۔ ایک واحد متکلم کے لئے خواہ واحد مؤنث متکلم ہو یا مذکر متکلم اور ایک جمع متکلم کے لئے خواہ جمع مذکر ہو یا مؤنث، تثنیہ مذکر ہو یا مؤنث، تو کل صیغے چودہ (۱۴) رہیں گے۔ چھ غائب کے لئے چھ مخاطب کے لئے اور دو متکلم کے لئے۔ اس لئے مشہور ہے کہ ہر فعل کے چودہ صیغے ہوتے ہیں اور مصنف بھی یہی کہتا ہے۔ فائدہ :- مگر محققین حضرات فعل ماضی کو تیرہ اور فعل مضارع کو گیارہ صیغے دیتے ہیں۔ بہر حال ہم ماضی، مضارع کے چودہ صیغے بیان کریں گے۔

فائدہ :- یاد رکھیں فاعل کبھی مذکور ہوتا ہے اور کبھی بتایا جاتا ہے کہ فعل ہوا مگر فاعل کون ہے اس کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ پہلی صورت کو فعل معلوم یا معروف اور دوسری صورت کو فعل مجہول کہتے ہیں۔ گویا کہ ماضی، مضارع وغیرہ سب افعال دو قسم پر ہوئے معلوم، مجہول۔ فائدہ :- تمہیں پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ماخذ کے جمیع مشتقات کو ترتیب وتفصیل سے بیان کرنے کو صرف کبیر کہتے ہیں۔ لہٰذا فعل ماضی معلوم کی صرف کبیر کی گردان یوں ہے۔ ضرب، ضربا الخ۔ (ل)

(ل) سوال :- صرفی لوگ غائب کے صیغوں کو مقدم اس کے بعد مخاطب اور پھر متکلم کے صیغوں کو ذکر کرتے ہیں۔ جبکہ نحوی اس کے برعکس، اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب (۱):- صرفیوں کی نظر الفاظ مفردہ پر پڑتی ہے اور وہ غائب کے صیغے ہیں۔ کیونکہ واحد مذکر غائب مجرد عن الزوئد ہوتا ہے اور مخاطب ومتکلم کے صیغے میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور یقیناً مجرد مزید سے مقدم ہے۔ جواب (۲):- غائب عدم ہوتا ہے اور مخاطب متکلم موجود ہوتا ہے اور یقیناً عدم پہلے ہے وجود بعد میں لہٰذا غائب کو مقدم کیا گیا۔ اور نحویوں کی نظر کیونکہ معنی پر پڑتی ہے اور معنی کے لحاظ سے متکلم اعرف المعارف ہے اس کے بعد درجہ مخاطب کا ہے اور اس کے بعد غائب کا لہٰذا ترتیب معنوی کا لحاظ کیا گیا ہے۔ سوال :- صرفی لوگ مخاطب کو متکلم سے پہلے ذکر کیوں کرتے ہیں؟ جواب :- کیونکہ مخاطب کے صیغے متکلم سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور ضابطہ ہے کہ العزة للتکاثر یعنی عزت کثرت کے لئے ہوا کرتی ہے۔ تو لہٰذا، مخاطب کو مقدم کیا۔

صرف کبیر فعل ماضی معلوم

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل ماضی معلوم
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل ماضی معلوم
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل ماضی معلوم
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل ماضی معلوم
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین	فعل ماضی معلوم
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	"	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے	"	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل ماضی معلوم
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد نے یا ایک عورت نے	"	صیغہ واحد متکلم	فعل ماضی معلوم
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مردوں نے یا دو عورتوں نے یا سب مردوں نے یا سب عورتوں نے	"	صیغہ تثنیہ متکلم و جمع متکلم	فعل ماضی معلوم

صرف کبیر فعل ماضی مجہول

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
ضُرِبَ	مارا گیا وہ ایک مرد	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل ماضی مجہول
ضُرِبَا	مارے گئے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل ماضی مجہول
ضُرِبُوْا	مارے گئے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل ماضی مجہول
ضُرِبَتْ	ماری گئی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل ماضی مجہول
ضُرِبَتَا	ماری گئی وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین	فعل ماضی مجہول
ضُرِبْنَ	ماری گئیں وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتَ	مارا گیا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُمَا	مارے گئے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُمْ	مارے گئے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتِ	ماری گئی تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ	فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُمَا	ماری گئیں تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُنَّ	ماری گئیں تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل ماضی مجہول
ضُرِبْتُ	مارا گیا میں ایک مرد یا ماری گئی میں ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم	فعل ماضی مجہول
ضُرِبْنَا	مارے گئے ہم دو مرد دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ متکلم و جمع متکلم	فعل ماضی مجہول

صرف کبیر فعل مضارع معلوم

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
یَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل مضارع معلوم
یَضْرِبَانِ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل مضارع معلوم
یَضْرِبُوْنَ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل مضارع معلوم
تَضْرِبُ	مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت	〃	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل مضارع معلوم
تَضْرِبَانِ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین	فعل مضارع معلوم
یَضْرِبْنَ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل مضارع معلوم
تَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد	〃	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل مضارع معلوم
تَضْرِبَانِ	مارتے ہو یا مارو گے تم دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل مضارع معلوم
تَضْرِبُوْنَ	مارتے ہو یا مارو گے تم سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل مضارع معلوم
تَضْرِبِیْنَ	مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت	〃	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ	فعل مضارع معلوم
تَضْرِبَانِ	مارتی ہو یا مارو گی تم دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل مضارع معلوم
تَضْرِبْنَ	مارتی ہو یا مارو گی تم سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل مضارع معلوم
اَضْرِبُ	مارتا/مارتی ہوں یا ماروں گا/گی ایک مرد یا ایک عورت	〃	صیغہ واحد متکلم	فعل مضارع معلوم
نَضْرِبُ	مارتے ہیں یا ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ متکلم و جمع متکلم	فعل مضارع معلوم

صرف کبیر فعل مضارع مجہول

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
یُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل مضارع مجہول
یُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد	″	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل مضارع مجہول
یُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ سب مرد	″	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل مضارع مجہول
تُضْرَبُ	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی وہ ایک عورت	″	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل مضارع مجہول
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	″	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین	فعل مضارع مجہول
یُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	″	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل مضارع مجہول
تُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا تو ایک مرد	″	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل مضارع مجہول
تُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد	″	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل مضارع مجہول
تُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم سب مرد	″	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل مضارع مجہول
تُضْرَبِیْنَ	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی تو ایک عورت	″	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ	فعل مضارع مجہول
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	″	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل مضارع مجہول
تُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	″	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل مضارع مجہول
اُضْرَبُ	مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	″	صیغہ واحد متکلم	فعل مضارع مجہول
نُضْرَبُ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	″	صیغہ تثنیہ متکلم و جمع متکلم	فعل مضارع مجہول

صرف کبیر اسم فاعل

الفاظ	ترجمہ	صیغہ	بحث
ضَارِبٌ	ایک مرد مارنے والا	صیغہ واحد مذکر	اسم فاعل
ضَارِبَانِ	دو مرد مارنے والے	صیغہ تثنیہ مذکر	اسم فاعل
ضَارِبُوْنَ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر سالم	اسم فاعل
ضَرَبَةٌ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
ضُرَّابٌ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
ضُرَّبٌ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
ضَرَبٌ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
ضُرُبٌ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
ضُرَبَاءُ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
ضُرْبَانٌ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
ضِرَابٌ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
اَضْرَابٌ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
ضُرُوْبٌ	سب مرد مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم فاعل
ضَارِبَةٌ	ایک عورت مارنے والی	صیغہ واحدہ مؤنث	اسم فاعل
ضَارِبَتَانِ	دو عورتیں مارنے والی	صیغہ تثنیہ مؤنث	اسم فاعل
ضَارِبَاتٌ	سب عورتیں مارنے والی	صیغہ جمع مؤنث سالم	اسم فاعل
ضَوَارِبُ	سب عورتیں مارنے والی	صیغہ جمع مؤنث مکسر	اسم فاعل
ضُوَيْرِبٌ	ایک مرد کم مارنے والا	صیغہ واحد مذکر مصغر	اسم فاعل
ضُوَيْرِبَةٌ	ایک عورت کم مارنے والی	صیغہ واحدہ مؤنثہ مصغرہ	اسم فاعل

صرف کبیر اسم مفعول

الفاظ	ترجمہ	صیغہ	بحث
مَضْرُوْبٌ	ایک مرد مارا ہوا	صیغہ واحد مذکر	اسم مفعول
مَضْرُوْبَانِ	دو مرد مارے ہوئے	صیغہ تثنیہ مذکر	اسم مفعول
مَضْرُوْبُوْنَ	سب مرد مارے ہوئے	صیغہ جمع مذکر سالم	اسم مفعول
مَضْرُوْبَةٌ	ایک عورت ماری ہوئی	صیغہ واحدہ مؤنثہ	اسم مفعول
مَضْرُوْبَتَانِ	دو عورتیں ماری ہوئیں	صیغہ تثنیہ مؤنث	اسم مفعول
مَضْرُوْبَاتٌ	سب عورتیں ماری ہوئیں	صیغہ جمع مؤنث سالم	اسم مفعول
مَضَارِيْبُ	سب عورتیں ماری ہوئیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر	اسم مفعول
مُضَيْرِيْبٌ	ایک مرد کم مارا ہوا	صیغہ واحد مذکر مصغر	اسم مفعول
مُضَيْرِيْبَةٌ	ایک عورت کم ماری ہوئی	صیغہ واحدہ مؤنثہ مصغرہ	اسم مفعول

صرف کبیر فعل جحد معلوم

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَمْ يَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک مرد نے	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل جحد معلوم
لَمْ يَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو مردوں نے	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل جحد معلوم
لَمْ يَضْرِبُوْا	نہیں مارا ان سب مردوں نے	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل جحد معلوم
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک عورت نے	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل جحد معلوم
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو عورتوں نے	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبین	فعل جحد معلوم
لَمْ يَضْرِبْنَ	نہیں مارا ان سب عورتون نے	"	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل جحد معلوم
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا تو ایک مرد نے	"	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل جحد معلوم
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو مردوں نے	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل جحد معلوم
لَمْ تَضْرِبُوْا	نہیں مارا تم سب مردوں نے	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل جحد معلوم

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لم تَضْرِبِیْ	نہیں مارا تو ایک عورت نے	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحدہ مذکرہ مخاطبہ	فعل جحد معلوم
لم تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو عورتوں نے	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبین	فعل جحد معلوم
لم تَضْرِبْنَ	نہیں مارا تم سب عورتوں نے	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل جحد معلوم
لم اَضْرِبْ	نہیں مارا میں ایک مرد ایک عورت نے	"	صیغہ واحد متکلم	فعل جحد معلوم
لم نَضْرِبْ	نہیں مارا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا سب مردوں یا سب عورتوں نے	"	صیغہ تثنیہ و جمع متکلم	فعل جحد معلوم

صرف کبیر فعل جحد مجہول

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لم یُضْرَبْ	نہیں مارا گیا وہ ایک مرد	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل جحد مجہول
لم یُضْرَبَا	نہیں مارے گئے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل جحد مجہول
لم یُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل جحد مجہول
لم تُضْرَبْ	نہیں ماری گئی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل جحد مجہول
لم تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبین	فعل جحد مجہول
لم یُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل جحد مجہول
لم تُضْرَبْ	نہیں مارا گیا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل جحد مجہول
لم تُضْرَبَا	نہیں مارے گئے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل جحد مجہول
لم تُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل جحد مجہول
لم تُضْرَبِیْ	نہیں ماری گئی تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل جحد مجہول
لم تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبین	فعل جحد مجہول
لم تُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل جحد مجہول
لم اُضْرَبْ	نہیں مارا گیا میں ایک مرد یا عورت	"	صیغہ واحد متکلم	فعل جحد مجہول
لم نُضْرَبْ	نہیں مارے گئے ہم دو مرد یا عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ و جمع متکلم	فعل جحد مجہول

صرف کبیر فعل نفی مضارع معلوم

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَا يَضْرِبُ	نہ مارتا ہے نہ مارے گا وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل نفی مضارع معلوم
لَا يَضْرِبَانِ	نہ مارتے ہیں نہ ماریں گے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل نفی مضارع معلوم
لَا يَضْرِبُوْنَ	نہ مارتے ہیں نہ ماریں گے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل نفی مضارع معلوم
لَا تَضْرِبُ	نہ مارتی ہے نہ مارے گی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل نفی مضارع معلوم
لَا تَضْرِبَانِ	نہ مارتی ہیں نہ ماریں گی وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین	فعل نفی مضارع معلوم
لَا يَضْرِبْنَ	نہ مارتی ہیں نہ ماریں گی وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل نفی مضارع معلوم
لَا تَضْرِبُ	نہ مارتا ہے نہ مارے گا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نفی مضارع معلوم
لَا تَضْرِبَانِ	نہ مارتے ہو نہ مارو گے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل نفی مضارع معلوم
لَا تَضْرِبُوْنَ	نہ مارتے ہو نہ مارو گے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل نفی مضارع معلوم
لَا تَضْرِبِيْنَ	نہ مارتی ہو نہ مارو گی تم ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ	فعل نفی مضارع معلوم
لَا تَضْرِبَانِ	نہ مارتی ہو نہ مارو گی تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل نفی مضارع معلوم
لَا تَضْرِبْنَ	نہ مارتی ہو نہ مارو گی تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل نفی مضارع معلوم
لَا اَضْرِبُ	نہ مارتا ہوں نہ ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم	فعل نفی مضارع معلوم
لَا نَضْرِبُ	نہ مارتے ہیں نہ ماریں گے ہم دو مرد یا عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ متکلم وجمع متکلم	فعل نفی مضارع معلوم

صرف کبیر فعل نفی مضارع مجہول

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَا یُضْرَبُ	نہ مارا جاتا ہے نہ مارا جائے گا وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل نفی مضارع مجہول
لَا یُضْرَبَانِ	نہ مارے جاتے ہیں نہ مارے جائیں گے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل نفی مضارع مجہول
لَا یُضْرَبُوْنَ	نہ مارے جاتے ہیں نہ مارے جائیں گے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل نفی مضارع مجہول
لَا تُضْرَبُ	نہ ماری جاتی ہے نہ ماری جائے گی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل نفی مضارع مجہول
لَا تُضْرَبَانِ	نہ ماری جاتی ہیں نہ ماریں جائیں گی وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین	فعل نفی مضارع مجہول
لَا یُضْرَبْنَ	نہ ماری جاتی ہیں نہ ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل نفی مضارع مجہول
لَا تُضْرَبُ	نہ مارا جاتا ہے نہ مارا جائے گا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نفی مضارع مجہول
لَا تُضْرَبَانِ	نہ مارے جاتے ہو نہ مارے جاؤ گے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل نفی مضارع مجہول
لَا تُضْرَبُوْنَ	نہ مارے جاتے ہو نہ مارے جاؤ گے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل نفی مضارع مجہول
لَا تُضْرَبِیْنَ	نہ ماری جاتی ہے نہ ماری جائے گی تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ	فعل نفی مضارع مجہول
لَا تُضْرَبَانِ	نہ ماری جاتی ہو نہ ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل نفی مضارع مجہول
لَا تُضْرَبْنَ	نہ ماری جاتی ہو نہ ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل نفی مضارع مجہول
لَا اُضْرَبُ	نہ مارا جاتا ہوں نہ مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا عورت	"	صیغہ واحد متکلم	فعل نفی مضارع مجہول
لَا نُضْرَبُ	نہ مارے جاتے ہیں نہ مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ متکلم و جمع متکلم	فعل نفی مضارع مجہول

صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَنْ یَّضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ یَّضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ یَّضْرِبُوْا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	زمانہ استقبال میں	صیغہ تثنیہ مونث غائبتین	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ یَّضْرِبْنَ	ہرگز نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مونث غائبات	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر مخاطب	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ تَضْرِبُوْا	ہرگز نہیں مارو گے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ تَضْرِبِیْ	ہرگز نہیں مارے گی تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مونث مخاطبہ	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گی تم دو عورتین	"	صیغہ تثنیہ مونث مخاطبتین	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ تَضْرِبْنَ	ہرگز نہیں مارو گی تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مونث مخاطبات	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ اَضْرِبَ	ہرگز نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا عورت	"	صیغہ واحد متکلم	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ
لَنْ نَضْرِبَ	ہرگز نہیں ماریں گے ہم دو مرد یا عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ متکلم و جمع متکلم	صرف کبیر فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ

صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَنْ یُّضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ یُّضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ یُّضْرَبُوْا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مونثہ غائبہ	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مونث غائبین	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ یُّضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مونث غائبات	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر مخاطب	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ تُضْرَبُوْا	ہرگز نہیں ملے جاؤ گے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ تُضْرَبِیْ	ہرگز نہیں ماری جائے گی تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مونثہ مخاطبہ	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	زمانہ استقبال میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ تُضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ اُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	〃	صیغہ واحد متکلم	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ
لَنْ نُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ و جمع متکلم	صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ

صرف کبیر فعل امر حاضر معلوم

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
اِضْرِبْ	ضرور بالضرور مار تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل امر حاضر معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ
اِضْرِبَا	ضرور بالضرور مارو تم دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ
اِضْرِبُوْا	ضرور بالضرور مارو تم سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ
اِضْرِبِیْ	ضرور بالضرور مار تو ایک عورت	〃	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل امر حاضر معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ
اِضْرِبَا	ضرور بالضرور مارو تم دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل امر حاضر معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ
اِضْرِبْنَ	ضرور بالضرور مارو تم سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل امر حاضر معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ

صرف کبیر فعل امر حاضر معلوم بے لام مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
اِضْرِبَنَّ	مار تو ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل امر حاضر معلوم بے لام
اِضْرِبَانِّ	مارو تم دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر معلوم بے لام
اِضْرِبُنَّ	مارو تم سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر معلوم بے لام
اِضْرِبِنَّ	مار تو ایک عورت	〃	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل امر حاضر معلوم بے لام
اِضْرِبَانِّ	مارو تم دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل امر حاضر معلوم بے لام
اِضْرِبْنَانِّ	مارو تم سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل امر حاضر معلوم بے لام

صرف کبیر فعل امر حاضر معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
اِضْرِبَنْ	ضرور مار تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل امر حاضر معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ
اِضْرِبُنْ	ضرور مارو تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ
اِضْرِبِنْ	ضرور مار تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل امر حاضر معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول بے لام

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل امر حاضر مجہول بے لام
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر مجہول بے لام
لِتُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر مجہول بے لام
لِتُضْرَبِیْ	چاہیے کہ ماری جائے تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل امر حاضر مجہول بے لام
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل امر حاضر مجہول بے لام
لِتُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل امر حاضر مجہول بے لام

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جاؤ تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ
لِتُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جاؤ تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ
لِتُضْرَبِنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جائے تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جاؤ تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ
لِتُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جاؤ تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول موکد بانون تاکید خفیفہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل امر حاضر مجہول موکد بانون تاکید خفیفہ
لِتُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل امر حاضر مجہول موکد بانون تاکید خفیفہ
لِتُضْرَبِنْ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل امر حاضر مجہول موکد بانون تاکید خفیفہ

صرف کبیر فعل امر غائب معلوم

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لِيَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل امر غائب معلوم
لِيَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل امر غائب معلوم
لِيَضْرِبُوْا	چاہیے کہ ماریں وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل امر غائب معلوم
لِتَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل امر غائب معلوم
لِتَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین	فعل امر غائب معلوم
لِيَضْرِبْنَ	چاہیے کہ ماریں وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل امر غائب معلوم
لِاَضْرِبْ	چاہیے کہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم	فعل امر غائب معلوم
لِنَضْرِبْ	چاہیے کہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ وجمع متکلم	فعل امر غائب معلوم

صرف کبیر فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لِيَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
لِيَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
لِيَضْرِبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لِتَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ دو عورتیں	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
لِیَضْرِبْنَانِّ	چاہیے ضرور بالضرور کہ ماریں وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائبات	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
لِاَضْرِبَنَّ	چاہیے ضرور بالضرور کہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
لِنَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ وجمع متکلم	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

صرف کبیر فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لِیَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ
لِیَضْرِبُنْ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائبین	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ
لِتَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ
لِاَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماروں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ
لِنَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ وجمع متکلم	فعل امر غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ

صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَاتَضْرِبْ	نہ مار تو ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی حاضر معلوم
لَا تَضْرِبَا	نہ مارو تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل نہی حاضر معلوم
لَا تَضْرِبُوْا	نہ مارو تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل نہی حاضر معلوم
لَا تَضْرِبِیْ	نہ مار تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل نہی حاضر معلوم
لَا تَضْرِبَا	نہ مارو تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل نہی حاضر معلوم
لَا تَضْرِبْنَ	نہ مارو تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل نہی حاضر معلوم

صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَاتَضْرِبَنَّ	ہرگز ہرگز نہ مار تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی حاضر معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
لَا تَضْرِبَانِّ	ہرگز ہرگز نہ مارو تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	"
لَا تَضْرِبُنَّ	ہرگز ہرگز نہ مارو تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	"
لَا تَضْرِبِنَّ	ہرگز ہرگز نہ مار تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	"
لَا تَضْرِبَانِّ	ہرگز ہرگز نہ مارو تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	"
لَا تَضْرِبْنَانِّ	ہرگز ہرگز نہ مارو تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	"

صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَاتَضْرِبَنْ	ہرگز نہ مار تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی حاضر معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ
لَا تَضْرِبُنْ	ہرگز نہ مارو تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	"
لَا تَضْرِبِنْ	ہرگز نہ مار تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	"

صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَاتُضْرَبْ	نہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی حاضر مجہول
لَاتُضْرَبَا	نہ مارے جاؤ تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	"
لَاتُضْرَبُوْا	نہ مارے جاؤ تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	"
لَاتُضْرَبِیْ	نہ ماری جائے تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	"
لَاتُضْرَبَا	نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	"
لَاتُضْرَبْنَ	نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	"

صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَاتُضرَبَنَّ	ہرگز ہرگز نہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی حاضر مجہول مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
لَاتُضرَبَانّ	ہرگز ہرگز نہ مارے جاؤ تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	"
لَاتُضرَبُنَّ	ہرگز ہرگز نہ مارے جاؤ تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	"
لَاتُضرَبِنَّ	ہرگز ہرگز نہ ماری جائے تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	"
لَاتُضرَبَانّ	ہرگز ہرگز نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	"
لَاتُضرَبْنَانّ	ہرگز ہرگز نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	"

صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول مؤکد بانون تاکید خفیفہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَاتُضرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی حاضر مجہول مؤکد بانون تاکید خفیفہ
لَاتُضرَبُنْ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	"
لَاتُضرَبِنْ	ہرگز نہ ماری جائے تو ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	"

صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَایَضرِبْ	نہ مارے وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی غائب معلوم
لَایَضرِبَا	نہ ماریں وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل نہی غائب معلوم
لَایَضرِبُوا	نہ ماریں وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل نہی غائب معلوم
لَا تَضرِبْ	نہ مارے وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل نہی غائب معلوم
لَا تَضرِبَا	نہ ماریں وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل نہی غائب معلوم
لَا یَضرِبْنَ	نہ ماریں وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل نہی غائب معلوم
لَا اَضرِبْ	نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم	فعل نہی غائب معلوم
لَا نَضرِبْ	نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ و جمع متکلم	فعل نہی غائب معلوم

صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَا یَضْرِبَنَّ	ہرگز ہرگز نہ مارے وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی غائب معلوم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
لَا یَضْرِبَانِّ	ہرگز ہرگز نہ ماریں وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	"
لَا یَضْرِبُنَّ	ہرگز ہرگز نہ ماریں وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	"
لَا تَضْرِبَنَّ	ہرگز ہرگز نہ مارے وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	"
لَا تَضْرِبَانِّ	ہرگز ہرگز نہ ماریں وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبین	"
لَا یَضْرِبْنَانِّ	ہرگز ہرگز نہ ماریں وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	"
لَا اَضْرِبَنَّ	ہرگز ہرگز نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم	"
لَا نَضْرِبَنَّ	ہرگز ہرگز نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ وجمع متکلم	"

صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَا یَضْرِبَنْ	ہرگز نہ مارے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی غائب معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ
لَا یَضْرِبُنْ	ہرگز نہ ماریں وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	"
لَا تَضْرِبَنْ	ہرگز نہ مارے وہ ایک عورت	"	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	"
لَا اَضْرِبَنْ	ہرگز نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم	"
لَا نَضْرِبَنْ	ہرگز نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ تثنیہ وجمع متکلم	"

صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَا یُضْرَبْ	نہ مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی غائب مجہول
لَا یُضْرَبَا	نہ مارے جائیں وہ دو مرد	؍	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	فعل نہی غائب مجہول
لَا یُضْرَبُوْا	نہ مارے جائیں وہ سب مرد	؍	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	فعل نہی غائب مجہول
لَا تُضْرَبْ	نہ ماری جائے وہ ایک عورت	؍	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	فعل نہی غائب مجہول
لَا تُضْرَبَا	نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	؍	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	فعل نہی غائب مجہول
لَا یُضْرَبْنَ	نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	؍	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	فعل نہی غائب مجہول
لَا اُضْرَبْ	نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	؍	صیغہ واحد متکلم	فعل نہی غائب مجہول
لَا نُضْرَبْ	نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	؍	صیغہ تثنیہ و جمع متکلم	فعل نہی غائب مجہول

صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَا یُضْرَبَنَّ	ہرگز ہرگز نہ مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی غائب مجہول مؤکد بانون تاکید ثقیلہ
لَا یُضْرَبَانِّ	ہرگز ہرگز نہ مارے جائیں وہ دو مرد	؍	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین	؍
لَا یُضْرِبُنَّ	ہرگز ہرگز نہ مارے جائیں وہ سب مرد	؍	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	؍
لَا یُضْرَبِنَّ	ہرگز ہرگز نہ ماری جائے وہ ایک عورت	؍	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	؍
لَا تُضْرَبَانِّ	ہرگز ہرگز نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	؍	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین	؍
لَا یُضْرَبْنَانِّ	ہرگز ہرگز ماری جائیں وہ سب عورتیں	؍	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات	؍
لَا اُضْرَبَنَّ	ہرگز ہرگز نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	؍	صیغہ واحد متکلم	؍
لَا نُضْرَبَنَّ	ہرگز ہرگز نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	؍	صیغہ تثنیہ و جمع متکلم	؍

صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول مؤکد بانون تاکید خفیفہ

الفاظ	ترجمہ	زمانہ	صیغہ	بحث
لَا یُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب	فعل نہی غائب مجہول مؤکد بانون تاکید خفیفہ
لَا یُضْرَبُنْ	ہرگز نہ مارے جائیں وہ سب مرد	″	صیغہ جمع مذکر مخاطبین	″
لَا تُضْرَبَنْ	ہرگز نہ ماری جائے وہ ایک عورت	″	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ	″
لَا اُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	″	صیغہ واحد متکلم	″
لَا نُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	″	صیغہ تثنیہ وجمع متکلم	″

صرف کبیر اسم ظرف

الفاظ	ترجمہ	صیغہ	بحث
مَضْرِبٌ	ایک وقت مارنے کا یا ایک جگہ مارنے کی	صیغہ واحد مذکر	اسم ظرف
مَضْرِبَانِ	دو وقت مارنے کے یا دو جگہیں مارنے کی	صیغہ تثنیہ مذکر	اسم ظرف
مَضَارِبُ	تمام وقت مارنے کے یا تمام جگہیں مارنے کی	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم ظرف
مُضَيْرِبٌ	تھوڑا وقت مارنے کا یا تھوڑی جگہ مارنے کی	صیغہ جمع مذکر مصغر	اسم ظرف

صرف کبیر اسم آلہ

الفاظ	ترجمہ	صیغہ	بحث
مِضْرَبٌ	ایک آلہ مارنے کا	صیغہ واحد مذکر	اسم آلہ صغریٰ
مِضْرَبَانِ	دو آلے مارنے کے	صیغہ تثنیہ مذکر	اسم آلہ صغریٰ
مَضَارِبُ	بہت سے آلے مارنے کے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم آلہ صغریٰ
مُضَيْرِبٌ	چھوٹا آلہ مارنے کا	صیغہ واحد مذکر مصغر	اسم آلہ صغریٰ

الفاظ	ترجمہ	صیغہ	بحث
مِضْرَبَۃٌ	ایک آلہ مارنے کا	صیغہ واحدہ مؤنثہ	اسم آلہ وسطیٰ
مِضْرَبَتَان	دو آلے مارنے کے	صیغہ تثنیہ مؤنث	اسم آلہ وسطیٰ
مَضَارِبُ	بہت سے آلے مارنے کے	صیغہ جمع مؤنث مکسر	اسم آلہ وسطیٰ
مُضَیْرِبَۃٌ	چھوٹا آلہ مارنے کا	صیغہ واحدہ مؤنثہ مصغرہ	اسم آلہ وسطیٰ
مِضْرَابٌ	ایک آلہ مارنے کا	صیغہ واحد مذکر	اسم آلہ کبریٰ
مِضْرَابَان	دو آلے مارنے کے	صیغہ تثنیہ مذکر	اسم آلہ کبریٰ
مَضَارِیْبُ	سب آلے مارنے کے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم آلہ کبریٰ
مُضَیْرِیْبٌ	چھوٹا آلہ مارنے کا	صیغہ واحد مذکر مصغر	اسم آلہ کبریٰ
مُضَیْرِیْبَۃٌ	چھوٹا آلہ مارنے کا	صیغہ واحدہ مؤنثہ مصغرہ	اسم آلہ کبریٰ

صرف کبیر اسم تفضیل للمذکر

الفاظ	ترجمہ	صیغہ	بحث
اَضْرَبُ	ایک مرد زیادہ مارنے والا	صیغہ واحد مذکر	اسم تفضیل
اَضْرَبَان	دو مرد زیادہ مارنے والے	صیغہ تثنیہ مذکر	اسم تفضیل
اَضْرَبُوْنَ	سب مرد زیادہ مارنے والے	صیغہ جمع مذکر سالم	اسم تفضیل
اَضَارِبُ	سب مرد زیادہ مارنے والے	صیغہ جمع مذکر مکسر	اسم تفضیل
اُضَیْرِبُ	ایک مرد تھوڑا سا زیادہ مارنے والا	صیغہ جمع مذکر مصغر	اسم تفضیل

صرف کبیر اسم تفضیل للمؤنث

الفاظ	ترجمہ	صیعہ	بحث
ضُرْبیٰ	ایک عورت زیادہ مارنے والی	صیغہ واحدہ مؤنثہ	اسم تفضیل
ضُرْبَیَان	دو عورتیں زیادہ مارنے والیں	صیغہ تثنیہ مؤنث	اسم تفضیل
ضُرْبَیَاتٌ	سب عورتیں زیادہ مارنے والیں	صیغہ جمع مؤنث سالم	اسم تفضیل

الفاظ	ترجمہ	صیغہ	بحث
ضُرَبُ	سب عورتیں زیادہ مارنے والیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر	اسم تفضیل
ضُرَیبیٰ	ایک عورت زیادہ مارنے والی	صیغہ جمع مؤنثہ مصغرہ	اسم تفضیل

صرف کبیر فعل التعجب

الفاظ	ترجمہ	زمانہ
مااَضْرَبَهٗ	کیا ہی خوب مارا اس ایک مرد نے	زمانہ گذشتہ
مااَضْرِبْ بِهٖ	کیا ہی خوب مارا اس ایک مرد نے	زمانہ گذشتہ
وَضَرُبَ	کیا ہی خوب مارا اس ایک مرد نے	زمانہ گذشتہ
ضَرُبَتْ	کیا ہی خوب مارا اس ایک مرد نے	زمانہ گذشتہ

فائدہ:۔ تخریج واجراءِ صیغہ:۔ صیغہ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ فی الحال ہم ہر صیغہ کی تفصیل معلوم کرنے کے واسطے گیارہ (۱۱) عنوانات قائم کریں گے، بعد میں دو عنوانات کا اضافہ کر کے کل تیرہ (۱۳) عنوانات سے تفصیل معلوم کریں گے۔ (۱) صیغہ وموزون۔ (۲) مثل۔ (۳) وزن۔ (۴) سہ اقسام۔ (۵) علامات۔ (۶) مادہ۔ (۷) ماضی۔ (۸) شش اقسام۔ (۹) ہفت اقسام۔ (۱۰) صیغہ و بحث۔ (۱۱) باب۔ فائدہ:۔ پہلے عنوان کے تحت اس صیغہ کو لائیں گے جو اس کے ہم وزن ہوگا تا کہ وزن کرنا آسان ہو۔ اس کو مثل کا عنوان دیں گے۔ پھر وزن نکال کر سہ اقسام میں توجہ کریں گے۔ علامات کے سہارے بعدہٗ وزن میں فا، عین اور لام کے مقابل آنے والے حروف کو الگ الگ بیان کریں گے۔ مادہ کے زیر عنوان بعدہٗ اس کی ماضی کو لائیں گے۔ اس کے بعد ماضی کے ذریعے اس کی شش اقسام کو اور مادہ کے ذریعے ہفت اقسام کو حل کریں گے۔ اور اس کے بعد اس کی مثل کا جو صیغہ و بحث ہوگی اس کو بیان کر کے باب کو بیان کریں گے۔

فائدہ:۔ لفظ صِیَغَـــــ، اصل میں صِوْغَۃ" تھا۔ جس کا لغوی معنی ہے سونے کو کوٹھالی میں ڈال کر پگھلانا۔ (ڈھالنا) بقانون مِیعَاد" صیغہ ہوا۔ اور اصطلاح میں اَلصِّیغَۃُ ھَیْئَاۃ" حَاصِلَۃ" مِنْ تَرْکِیبِ حُرُوفٍ و حَرَکَاتٍ و سَـــکَـــنَــــاتٍ۔ یعنی حروف، حرکات، سکنات کو ترتیب دینے سے جو شکل حاصل ہو اُسے صیغہ کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ برائے اشتقاق جو حروف زائدہ کیے جائیں گے وہ ہمیشہ اَلْیَومَ تَنْسَاھَا سَاَلْتُمُونِیھَا ھَوَیْتَ السَّمَانَ کے مجموعہ سے ہونگے۔ جو دس حرف ہیں۔

فائدہ:۔ کام کرنے والے کو فاعل اور اسم مشتق کو اسم فاعل اگر ہمیشگی کا معنی ملحوظ نہ ہو ورنہ صفت مشبہ کہیں گے۔ اور اگر اس میں کثرت وزیادتی کا معنیٰ پایا جائے مطلقاً تو اسے اسم مبالغہ اور اگر کسی کی بنسبت زیادتی والا معنیٰ پایا جائے تو اسے اسم تفضیل کہیں گے۔

فائدہ :۔ اسم مبالغہ کے اوزان کثیر ہیں اور سماعی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

نمبر شمار	وزن	مثل	معنی	نمبر شمار	وزن	مثل	معنی
۱	فَعِل"	حَذِر"	بہت پرہیز کرنے والا	۸	فَعِیل"	شِرِّیر"	بہت شرارت کرنے والا
۲	فَعِیل"	عَلِیم"، رَحِیم"	زیادہ مہربان و جاننے والا	۹	فَعلَة"	ضُحکَة"	بہت ہنسنے والا
۳	فُعُول"	ضُرُوب"	بہت مارنے والا	۱۰	فُعّل"	قُلّب"	بہت پھرنے والا
۴	فَعّال"	اکّال"	بہت کھانے والا	۱۱	مِفعال"	مِجزام"	بہت کاٹنے والا
۵	فُعّال"	قُطّاع"	بہت کاٹنے والا	۱۲	صَبُور"	فَعُول"	بہت زیادہ صبر کرنے والا
۶	مِفعَل"	مجزَم"	بہت کاٹنے والا	۱۳	وَھاب"	فَعّال"	بہت زیادہ دینے والا
۷	مِفعیل"	مِنطِیق"	بہت بولنے والا	۱۴			

فائدہ:۔ چونکہ مبالغہ کے اوزان سب سماعی ہیں لہٰذا ان کی تفصیل بڑی کتب میں ہوگی۔ اور بنانے کا قاعدہ وہی ہے جو جمع مکسر سماعی کا ہے۔ فائدہ:۔ فعل مستقبل معلوم ومجہول کے معنی میں تاکید کے واسطے شروع میں لام مفتوحہ آخر میں نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ لائیں گے۔ جس کی گردان اس طرح ہے۔ مزید تفصیل امر کی بحث کے آخر میں آئے گی۔

صرف کبیر فعل مستقبل معلوم مؤکد بانون تکید ثقیلہ:

لَیَضرِبَنَّ	لیضربنانّ	لتضربانّ
لَیَضرِبَانّ	لتضربنّ	لتضربنانّ
لَیَضرِبُنَّ	لتضربانّ	لاضربنّ
لتضربنّ	لتضربنّ	لنضربنّ
لتضربانّ	لتضربنّ	

فعل مستقبل مجہول: لَیُضْـرَبَـنَّ۔لَیُضْـرَبَـانِّ۔ لَیُضْرَبُنَّ۔لتضربنّ۔لتضربانّ۔لیضربنانّ۔لتضربنّ۔لتضربانّ۔
لتضربنّ۔لتضربنّ۔ لتضربانّ۔ لتضربنانّ۔ لاضربنّ۔لنضربنّ۔

صرف کبیر: **فعل مستقبل معلوم مؤکد بانون تاکید خفیفہ:** لَیَضْـرِبَـنْ۔لَیَضْـرِبُـنْ۔لَـتَـضْرِبَنْ۔لَتَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبُنْ۔
لَتَضْرِبَنْ۔لَاَضْرِبَنْ۔لَنَضْرِبَنْ۔

مجہول: لَیُضْـرَبَـنْ۔لَیُضْـرَبُـنْ۔لَتُضْـرَبَـنْ۔لَتُضْـرَبُـنْ۔لتضـربَـنْ۔لتضربِنْ۔لتضربَنْ۔لَاُضْـرَبَنْ۔لَنُضْـرَبَنْ۔

چند اہم فوائد:۔ فائدہ (۱):۔ جس طرح امر و نہی کے صیغے میں نون ثقیلہ اور خفیفہ ہوتے ہیں اسی طرح مضارع کے آخر میں بھی نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ آتے ہیں۔ لیکن امر کے شروع میں لام مکسور اور مضارع کے شروع میں لام مفتوح یا اِمّا ہوگا۔ فائدہ (۲):۔ ہمزہ متحرک ہوگا یا ساکن جھٹکے کے ساتھ یعنی اگر ساکن اور جھٹکے کے ساتھ پڑھا جائے تو ہمزہ ہوگا بے شک الف کی صورت میں لکھا جاوے جیسے یَـاْ خُذُ الف ہمیشہ ساکن ہوگا۔ اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جائے گا۔ جیسے مَا لَا۔ قَالَ۔ ضَرَبَا۔ فائدہ (۳):۔ اسم معرب دو قسم پر ہے۔ نمبر ا: منصرف کہ جس پر تینوں حرکات اور تنوین پڑھی جائیں جیسے محمد۔ نمبر۲: غیر منصرف کہ جس میں صرف ضمہ وفتح پڑھا جائے اور کسرہ وتنوین نہ پڑھی جائے جیسے عُمر۔ وضاحت کتب نحو میں دیکھیں۔ فائدہ (۴):۔ جانی ہوئی شے کو معلوم اور نہ جانی ہوئی کو مجہول کہتے ہیں۔ پھر جس فعل کا فاعل کسی طرح لفظوں میں ذکر کیا جائے اُسے فعل معلوم یا معروف کہتے ہیں۔ اور جس کا فاعل بیان نہ کیا جائے اس کو فعل مجہول کہتے ہیں۔ (گویا کہ معلوم مجہول فعل کی صفت بحال متعلقہ ہے۔ وضاحت علم نحو میں دیکھیں۔ فائدہ (۵):۔ ضمیر لغت میں پوشیدہ چیز کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں وہ اسم جامد ہے۔ جو کسی چیز کے مخاطب متکلم، یا غائب ہونے پر دلالت کرے۔ فائدہ (۶):۔ پھر وہ اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو اسے متصل ورنہ ضمیر غیر منفصل کہلاتی ہے۔ فائدہ (۷):۔ پھر مرفوع منصوب متصل بھی ہوتی ہے اور منفصل بھی اور مجرور صرف متصل ہوتی ہے۔ ہر ایک کے چودہ چودہ صیغے ہوتے ہیں۔ (وضاحت علم نحو میں دیکھیں)۔ فائدہ (۸):۔ پھر مرفوع متصل ضمیر زبان سے ادا ہو تو بارز ورنہ مستتر کہلاتی ہے۔ فائدہ (۹):۔ ماضی کے واحد غائب، واحد غائبہ اور مضارع کے پانچ صیغوں میں اور اسم کے تمام صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ فائدہ (۱۰):۔ اشتقاق کی تعریف اور اس کی اقسام ہمیں معلوم ہو چکی ہیں۔ اس اشتقاق کا دوسرا نام بناء ہے۔ جس کا لغوی معنی بنانا ہے۔ اصطلاح میں ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے بنانا بشرطیکہ اصلی حروف میں مناسبت اور ترتیب باقی رہے۔ جس سے بنائیں گے۔ اس کو ماخوذ عنہ مبنی منہ یا مشتق منہ کہیں گے۔ اور بننے والے کلمہ کو ماخوذ مشتق او مبنی کہیں گے۔

اوراس بنانے کو اخذ، اشتقاق اور بنا کہتے ہیں۔ فائدہ (۱۱):۔ کلمہ سے کلمہ بناتے وقت مشتق منہ اور مشتق کے درمیان فرق کرنے کے واسطے حرکات وسکنات وتعداد حروف میں کمی یا بیشی ضروری ہے۔ فائدہ (۱۲):۔ یہ کمی بیشی لفظی ہوگی۔ جیسے ضَرَبَ سے یضرب، ضارب "، مضروب" وغیرہ یا تقدیری۔ جیسے فلكٌ" سے فُلكٌ" بروزن قُفل" اور دوسرا بروزن اُسد" فرض کریں گے۔ فائدہ (۱۳):۔ تمام افعال بالواسطہ یا بلا واسطہ مصدر سے ہی بنتے ہیں۔ جیسا کہ بصریوں کا مذہب ہے۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ محض طالب علم کی سہولت کے پیش نظر مصدر سے صرف ماضی معلوم کا پہلا صیغہ بنائیں گے۔ اور پھر اس سے مضارع کے صیغے بنائیں گے۔ پھر مضارع سے تمام افعال واسماء بنیں گے۔ فائدہ (۱۴):۔ ہر تثنیہ وجمع اپنے واحد سے بنے گا۔ اور ہر مؤنث اپنے مذکر سے بنے گی۔ اور ماضی میں دو صیغے واحد مخاطب و واحد متکلم کے واحد غائب سے بنیں گے۔ فائدہ (۱۵):۔ تثنیہ کی نشانی فعل میں ہمیشہ الف اور اسم میں الف یا یا قبل مفتوح ہوگی۔ جبکہ جمع مذکر کی علامت فعل میں ہمیشہ واؤ ساکنہ ماقبل مضموم ہوگی۔ جیسے ضربو اور اسم میں واؤ ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور ہوگی۔ جیسے ضاربون، عالمین جمع مؤنث کی علامت فعل میں نون مفتوحہ ماقبل ساکن ہوگا۔ جیسے ضربْنَ، یضربْنَ اور اسم میں تاء متحرک ماقبل الف ہوگا۔ جیسے ضاربات"۔

بنائیں:۔ اب ہم بنائیں شروع کرتے ہیں۔ مصدر سے ماضی معلوم واحد مذکر غائب کا صیغہ بنائیں گے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان چونکہ معین نہیں لہٰذا مصدر جس وزن پر بھی ہو۔ فا۔ عین۔ لام کے مقابلے میں آنے والے حرف جن کو مادہ یا اصلی حروف کہا جاتا ہے۔ علیحدہ کر کے فا اور لام پر فتحہ اور عین پر کوئی حرکت دے دیں گے۔ تو ماضی معلوم کا پہلا صیغہ واحد مذکر غائب بن جائے گا۔ جیسے ضَرْب" سے ضَرَبَ۔ عِلْم" سے عَلِمَ۔ شَهَادَة" سے شَهِدَ۔ نُصْرَة" سے نَصَرَ۔ ذَهَاب" سے ذَهَبَ وغیرہ۔

سوال:۔ ایسا کیوں کیا؟ جواب:۔ کیونکہ ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان بہت ہیں اور سب سماعی ہیں۔ اس لئے قاعدہ کلیہ بنا دیا کہ ہمیشہ ایسا ہی کریں گے۔ باقی ضَرَبَ کو ضَرْباً سے بنانا صرف ایک مثال ہے۔ جو مشہور ہے اور کہا گیا ہے کہ ضـــــرب" مصدر تھا جب صرفیوں نے چاہا کہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم تیار کریں تو حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ دیا دوسرے کو فتحہ دیا اور آخری حرف کو مبنی فتحہ پر کیا تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کیا تو ضَرْب" سے ضَرَبَ ہوا۔ سوال:۔ فا کلمہ کو حرکت کیوں دی؟ جواب:۔ کیونکہ ابتدا میں سکون محال ہے یعنی بات کرتے وقت پہلے حرف کو ساکن پڑھنا ناممکن ہے۔

سوال :- پھر فتحہ کیوں دیا؟ جواب :- کیونکہ یہ فعل کا پہلا حرف ہے۔ اس کی ابتداء اَخفُ الحرکات سے ہونی چاہیئے۔ اور اخف الحرکات فتحہ ہے۔ سوال :- عین کلمہ کو متحرک کیوں کیا؟ جواب :- کیونکہ ماضی کے تین حرف ہوتے ہیں۔ پہلا متحرک تیسرا حرف وقف کی وجہ سے ساکن اور حرکت وسکون ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اور اجتماع ضدین مناسب نہیں ۔ اس لیے عین کلمہ کو متحرک کردیا تاکہ دو متحرک ایک ساکن عارضی پر غالب آسکیں۔ سوال :- عین کلمہ کو ساکن کردیتے تو دو ساکن اکٹھے ہوکر ایک متحرک پر غالب آجاتے۔ جواب :- سکون چونکہ عارضی ہے اور عارضی کو غالب کرنا مناسب نہیں۔ سوال :- عین کلمہ کو ضَرَبَ میں فتح کیوں دیا؟ جواب :- فتح ضروری نہیں بلکہ اس باب میں فتح ہے۔ ورنہ کسرہ جیسے علم۔ اور ضمہ جیسے شرف بھی جائز ہے۔ سوال :- تنوین کیا چیز ہے؟ جواب :- تنوین کا لغوی معنیٰ ہے نون پیدا کرنا۔ اور اصطلاح میں التَّنوِینُ نُونٌ" سَاکِنَۃ "تَتبَعُ حَرَکَۃَ آخِرِ الْکَلِمَۃِ لَا لِتَاکِیدٍ۔ تنوین اس کو کہتے ہیں جو نون ساکنہ کلمہ کے آخر میں ہو آخری حرکت کے تابع ہو۔ اور تاکید کے لئے نہ ہو۔

اقسام تنوین :- پھر تنوین کی پانچ اقسام ہیں۔ بصورت شعر:

تناوین پنج اندا ے پُر غرض۔۔ ۱۔ ترنم، ۲۔ تمکن، ۳۔ تقابل، ۴۔ عوض
به تنکیر پنجم شد ا ے یار غار۔۔ اگر ہوش داری بروُ یاد دار۔

تنوین تمکن :- وہ تنوین ہے۔ جو اسم کو متمکن یعنی معرب بنانے کے لئے آئے۔ جیسے ضارب، مضروب وغیرہ۔
تنوین تنکیر :- وہ تنوین ہے جو اسم کو نکرہ بنانے کے لئے آئے۔ جیسے صہ یعنی چپ ہو جا اور صہٍ یعنی کبھی تو چپ ہو جایا کر۔
تنوین تقابل :- وہ تنوین ہے جو ایک کلمہ میں کسی دوسرے کلمہ کے مقابلے کے لئے لائی جاوے۔ مثلاً جمع مؤنث سالم کے آخر میں آنے والی تنوین جیسے ضاربات"۔ یہ تنوین جمع مذکر ضاربون کے آخر میں آنے والی نون کے مقابلہ میں لائی گئی ہے۔

تنوین عوض :- وہ تنوین ہے جو کسی محذوف کلمہ کے بدلہ میں لائی جاوے۔ جیسے یومئذٍ۔ یہ اصل میں یَوْمَئِذْ کَانَ کَذَا تھا۔ تو کان کذا کو حذف کرکے یومئذ کے آخر میں تنوین ماقبل مکسور کے ساتھ لائے تو یومئذٍ ہوا۔
تنوین ترنم :- وہ تنوین ہے جو اشعار کے وزن کو درست کرنے کے لئے آئے۔ (باقی تفصیل بڑی کتب میں)۔
جیسے شاعر کہتا ہے۔

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلُ وَ الْعِتَابًا
فَقُولِیْ اِنْ اَصَبْتَ لَقَدْ اَصَابًا

فائدہ :- پہلی چار تناوین اسم کے اندر ہوں گی اور تنوین ترنم اسم، فعل، حرف تینوں میں آئے گی۔

فائدہ:۔ یہ تنوین ہمیشہ دو زبر دو زیر ایک پیش اور ایک اُلٹا پیش کے ذریعہ ظاہر کی جاتی ہے۔ جیسے ضرباً، ضربٍ، ضربٌ"۔

سوال:۔ مصدر سے ماضی بناتے وقت تنوین کو حذف کیوں کیا؟ جواب:۔ کیونکہ یہ تنوین تمکن اسم ہونے کی علامت ہے۔ اور ماضی فعل ہے۔ لہٰذا حذف کر دیا۔ سوال:۔ لام کلمہ کو حرکت کیوں دی؟ جواب:۔ کیونکہ تنوین گرنے سے اس کا نقصان ہو چکا تھا۔ لہٰذا اس کو متحرک کرنا ضروری ہے۔ تا کہ تقویت حاصل ہو۔

سوال:۔ حرکت فتحہ کیوں؟ جواب:۔ حذف تنوین سے کلمہ لاغر و کمزور ہو گیا تھا۔ اور کمزور کو حرکت فتحہ دینا چاہیے۔ کیونکہ فتحہ اخف الحرکت ہے۔ اور کمزور کو بھی ہلکی پھلکی غذا دی جاتی ہے۔ اس لئے مبنی بر فتحہ کر دیا۔

سوال:۔ مبنی کیا ہوتا ہے؟ جواب:۔ عربی کلمات آخر کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں۔ نمبر ۱: معرب: کہ جن کے آخر میں تبدیلی آتی رہے۔ رفع، نصب، جر، جزم حذف نون وغیرہ کے ذریعے۔ نمبر ۲: مبنی: وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں تبدیلی نہ ہو بلکہ وہ کلمہ جس طرح واضع نے وضع کیا ہے۔ وہ اُسی حال پر برقرار رہے۔ جیسے شاعر نے کہا:

مبنی آن باشد که ماند برقرار

معرب آں باشد که گردد بار بار

سوال:۔ اس فعل ماضی کو مبنی کیوں بنایا؟ جواب:۔ کیونکہ اصل فعل کے صیغوں میں بنا یعنی مبنی ہونا ہے۔ اسی لیے فعل ماضی کو مبنی بنایا۔ ہاں فعل معرب تب ہوتا ہے۔ جب اس کی کسی اسم معرب سے مشابہت و مناسبت خاص ہو۔ جیسے فعل مضارع وغیرہ۔

ضَرَبَا: کو ضرب سے اس طرح تیار کرتے ہیں۔ الف علامت تثنیہ و ضمیر فاعل کو آخر میں لائے۔ تو ضَرَبَا بن گیا۔ سوال:۔ ضَرَبَا کو ضرب سے کیوں بنایا؟ جواب:۔ کیونکہ ہر تثنیہ اپنے مفرد سے بنتا ہے۔ سوال:۔ الف آخر میں کیوں لائے؟ جواب:۔ کیونکہ تثنیہ کی علامت الف ہے۔

ضَرَبُوا:۔ کو ضَرَبَ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ واؤ ساکنہ علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل ماقبل کے ضمہ کے ساتھ آخر میں لائے۔ تو ضرب سے ضربوا بن گیا۔ سوال:۔ ضَرَبُوا کو ضَرَبَ سے کیوں بنایا؟ جواب:۔ کیونکہ ہر جمع اپنے مفرد سے بنتی ہے۔ سوال:۔ آخر میں واؤ کیوں لائے؟ جواب:۔ کیونکہ جمع مذکر کی علامت واؤ ہے۔ سوال:۔ واؤ کا ماقبل ضمہ کیوں؟ جواب:۔ واؤ مطالبہ کرتی ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو۔ سوال:۔ واؤ کا مطالبہ کیوں؟ جواب:۔ کیونکہ یہ مستعار لائی گئی ہے۔ جو مستعار ہوتی ہے۔ تو اس کے مطالبے ہی ہوتے ہیں۔ سوال:۔ ضمہ کا ہی مطالبہ کیوں؟ جواب:۔ کیونکہ

یہی ہی اس کا ساتھی ہے۔ اس لیے کہ ضمہ کو کھینچنے سے واؤ پیدا ہوتی ہے۔ سوال :- واؤ کے آگے الف کیوں لائے ؟
جواب :- دو واؤ کے درمیان فرق بیان کرنے کے لئے ۔ کیونکہ واؤ دو طرح کی ہے ۔ ایک واؤ عاطفہ ۔ جس کا معنی ہے اور یہ مفتوح ہوتی ہے ۔ دوسری واؤ ہے جمع جس کا معنی سَبْ ہے ۔ اور یہ ساکن ہوتی ہے ۔ اور اس کے بعد الف معدولہ لکھا جاتا ہے ۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے تو حَذَرَ وَقَتَلَ میں مثلاً معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ واؤ جمع ہے یا واؤ عطف لہٰذا واؤ جمع کے بعد الف معدولہ لائے تاکہ فرق ہو جاوے ۔ فائدہ :- یاد رکھیں کہ صرف الف معدولہ نہیں ہوتا بلکہ کبھی واؤ بھی ہوتی ہے ۔ جیسے اَوْ لُوْا کبھی ی بھی معدولہ ہوتی ہے ۔ جیسے موسیٰ، ضُرُبیٰ وغیرہ ۔ فائدہ :- یہ معدولہ حرف غیر عربی میں بھی ہوتے ہیں ۔ جیسے خواجہ، خوب، خویش، خود وغیرہ کی واؤ ۔

فائدہ :- قرآن پاک میں چند مقامات ایسے ہیں ۔ جہاں واؤ جمع کے بعد الف نہیں لگایا گیا ۔ حالانکہ معدولہ الف ہونا چاہیے تھا ۔ فائدہ :- تقریباً بیس مقامات ایسے ہیں ۔ جہاں الف نہیں ہونا چاہیے ۔ چنانچہ پڑھنے میں بھی نہیں آتا لیکن کتابت میں ہوتا ہے ۔ جیسے اَنَا، لِیَرْبُوا، لتتلوا، لَن ندعوا وغیرہ ۔ مگر چونکہ کتابتِ وحی امر توقیفی ہے ۔ یعنی نبی اکرم ﷺ کے بتانے پر موقوف ہے ۔ اس لیے اس کو ویسے ہی لکھا جائیگا ۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ نے لکھوایا تھا ۔ تاقیامت اس میں تبدیلی نہیں آسکتی ۔ اور اس میں کیا اسرار اور کیا حکمتیں ہیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں ۔ تفصیل کے لئے کتب تجوید، تفسیر اور قدرے تفصیل "فتح اللہ" میں ہے جو مولانا شیخ محمد موسیٰؒ روحانی بازی نے لکھی ہے ۔ فائدہ :- واؤ جمع کے بعد الف لکھا جائیگا ۔ بشرطیکہ اس کے متصل بعد ضمیر منصوب متصل نہ ہو ورنہ نہیں لکھیں گے ۔ جیسے و ما قتلو، ضربوك ۔

سوال :- آپ نے فرمایا تھا کہ ماضی کا آخر مبنی بر فتح ہوگا ۔ تو جمع میں ضمہ کیوں ؟ جواب :- یہاں مجبوری ہے کیونکہ واؤ چاہتی ہے میرا ماقبل مضموم ہو ۔ ہم اس تقاضے کو پورا کیا ۔ سوال :- رَمَوْ جمع مذکر کا صیغہ ہے ۔ اس میں واؤ کا تقاضا پورا کیوں نہیں کیا ؟ جواب :- یہاں بھی واؤ کا تقاضا پورا کیا گیا ہے ۔ کیونکہ اصل میں رَمَیُو تھا ۔ بعد از تعلیل رَمَوْ ہوا ۔ سوال :- لَقُوْا میں تو بعد از تعلیل ضمہ ہے یہ کیوں ؟ جواب :- یہاں دوسری تعلیل ہے ۔ اس کا ذکر ناقص میں آئے گا ۔ جس کی وجہ سے ضمہ ہے ۔

ضَرَبَتْ :- کو ضَرَبَ سے اس طرح بناتے ہیں تاء ساکنہ محض علامت تانیث اس کے آخر میں لائے تو ضَرَبَ سے ضَرَبَتْ بنا ۔ سوال :- ضَرَبَتْ کو ضَرَبَ سے کیوں بنایا ؟ جواب :- ہر مؤنث اپنے مذکر سے بنتی ہے ۔ جس طرح

حضرت حوّاؑ حضرت آدمؑ سے پیدا کی گئی تھیں۔اس طرح مؤنث کو مذکر سے بنایا جاتا ہے۔ سوال :- آپ نے محض علامت تانیث کیوں کہا؟ جواب :- یہ ایک نحوی بات ہے۔ کہ ہر فعل کا فاعل ایک ہوتا ہے۔لہٰذا ضَرَبَتْ هِندٌ" میں اگر تا فاعل کی نشانی بھی بنائیں تو تا ساکنہ اور ھند" دو فاعل ہو جائیں گے۔اور یہ درست نہیں۔ سوال :- ضَرَبَتْ میں ھی ضمیر بھی مستتر ہوتی ہے۔اس طرح بھی تو دو فاعل ہو جائیں گے۔ جواب :- جب حقیقی لفظی فاعل مل جائے تو ضمیر مستتر باقی نہیں رہتی تو جب ضربت کے ساتھ ھند" فاعل مل گیا تو ھی ضمیر خود بخود ختم ہوگئی۔ فائدہ :- لفظ قانون لغت میں مِسْطَرِ کُتَّاب (کاتبوں کا پیمانہ) کو کہتے ہیں۔سریانی یا عبرانی زبان کا لفظ ہے۔اصطلاح میں اَلْقَانُوْنَ قَاعِدہ کُلِّیَّۃٌ" تَنْطَبِقُ عَلیٰ جَمِیْعِ جُزْئِیَّاتِہٖ یعنی قانون وہ قاعدہ کلیہ ہے۔جو شامل ہے اپنی تمام جزئیات پر۔ فائدہ :- کسی قانون کی وضاحت کرتے وقت اس کو بعض حضرات چار اور ہم تفصیل کے لئے سات درجات میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱)۔قانون کا نام۔(۲)۔فارسی میں مختصر عبارت۔(۳)۔اردو میں خلاصہ۔(۴)۔شرائط۔یعنی ضروری باتوں کی وضاحت جن کے بغیر حکم نہ لگ سکے۔(۵)۔مثال احترازی۔یعنی ایسی مثالیں جن میں کوئی شرط نہ ہوگی۔اور وہ قانون لگنے سے بچ جائیں گی۔ (۶)۔حکم۔یعنی اگر تمام شرطیں موجود ہونگی تو اس کا حکم سنائیں گے۔ (۷)۔مثال مطابقی۔یعنی جن مثالوں میں قانون لگے گا۔تو ان کو اس درجہ میں ذکر کریں گے۔

فائدہ:- ان میں خلاصہ کو مختصر مطلب سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ فائدہ :- ہر قانون کا نام، خلاصہ اور مثال مطابقی کو از بر یاد کرنا فرض ہے۔جب کہ اس کی تفصیل اہم باتوں یعنی شرائط اور مثال احترازی کو یاد کرنا واجب ہے عبارت اور حکم کو تفصیل سے الگ یاد کرنا مستحب ہے۔

فائدہ:- شرائط کو ترتیب خاص سے بیان کریں گے۔ پھر مثال احترازی کو بھی اسی ترتیب سے بیان کرنا ضروری ہے۔مثلاً ہم نے ضَرَبَتْ والے قانون میں پہلی شرط لگائی تا ہو۔اس سے ضرب بن خارج کیا۔اور دوسری شرط لگائی تانیث کی علامت ہو۔اب اس کی جو مثال احترازی دیں گے۔ وہ ایسی ہوگی۔کہ جس میں پہلی شرط بھی موجود ہوگی۔لیکن دوسری شرط نہیں موجود نہیں ہوگی۔اس طرح تیسری شرط لگائی۔محض علامت تانیث ہو۔فاعل کی علامت نہ ہو۔اس کی بھی مثال احترازی ایسی دیں گے۔کہ جس میں پچھلی دونوں شرطیں (یعنی تا کا ہونا، تانیث کی علامت کا ہونا بھی موجود ہونگی) جس سے ضربتِ خارج کیا۔یہ ایسی ہے کہ اس میں پہلی دونوں شرطیں موجود ہیں۔

فائدہ:- بعض اوقات شرائط دو طرح کی ہونگی۔ نمبرا۔ احترازی:- کہ جس سے مقصود کسی چیز کو اس قانون کے حکم سے بچانا ہوگا۔ نمبر۲۔ اتفاقی:- جس سے مقصود محض وضاحت ہوگی۔

قانون نمبرا:- ضَرَبَتْ والا

عبارت:- ہر تاء محض علامت تانیث در فعل ہمیشہ ساکن و در اسم ہمیشہ متحرک باشد وجوباً

خلاصہ:- تاء محض علامت تانیث فعل میں ہمیشہ ساکن اور اسم میں ہمیشہ متحرک پڑھی جائے گی۔ (جو وقف کی حالت میں اسم میں ھا بن جائیگی۔ شرائط:- (۱)۔ تا ہو۔ (۲)۔ تانیث کی علامت ہو۔ (۳)۔ محض علامت تانیث ہو۔ (۴)۔ فاعل کی علامت نہ ہو۔ احترازی مثالیں:- (۱)۔ ضَرَبْنَ۔ (۲)۔ ضَرَبْتَ۔ (۳)۔ ضَرَبْتِ خارج ہوئے۔ حکم:- تو اس تاء کو فعل میں ساکن اور اسم میں متحرک پڑھنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:- فعل کی مثال ضَرَبَتْ۔ اسم کی مثال ضَارِبَةٌ۔ (ل) سوال:- قَالَتِ الْيَهُوْدُ میں تاء متحرک کیوں جبکہ یہ فعل ہے؟ جواب:- یہ کسرہ عارضی ہے۔ یہ محض التقاء ساکنین کی وجہ سے ہے جس کی تفصیل آگے آئیگی۔

ضَرَبَتَا:- کو ضَرَبَتْ سے اس طرح بناء کرتے ہیں۔ الف علامت تثنیہ و ضمیر فاعل آخر میں لائے۔ تو الف کا پڑھنا محال تھا مجبوراً ماقبل کو فتح دیا تو ضَرَبَتَا ہوا۔ سوال:- یہاں تانیث کی علامت تاء متحرک ہوگئی ہے۔ حالانکہ تاء کا ساکن ہونا واجب تھا؟ جواب:- محض مجبوری کی وجہ سے عارضی فتح دیا گیا۔ ورنہ حقیقت میں تاء ساکنہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دَعَتَا، رَمَتَا صیغہ ہائے ناقص میں لام کلمہ کو التقائے ساکنین کا لحاظ کر کے حذف کر دیا گیا ہے۔

ضَرَبْنَ:- کو ضَرَبَتْ سے اس طرح بناء کرتے ہیں کہ آخر میں نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث و ضمیر فاعل لائے تو ضَرَبَتْنَ ہو گیا دو علامتیں مؤنث کی اکٹھی ہوگئیں۔ اور یہ عرب لوگوں کو ناپسند ہیں۔ لہٰذا تاء واحدہ کو حذف کر دیا تو ضَرَبَنَ ہو گیا چار حرکات لگاتار حکماً ایک کلمہ میں جمع ہوگئیں اور یہ بھی اہل عرب کو ناپسند ہے لہٰذا لام کلمہ کو ساکن کر دیا تو ضَرَبْنَ ہوا۔

(ل) سوال:- تاء کو مؤنث کی علامت کیوں بنایا؟ جواب:- کیونکہ مؤنث مرد کے مقابلہ میں دوسری جگہ ہے۔ اور تا بھی مخرج کے لحاظ سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اس لئے ثانی کو ثانی ہی درجہ دیا۔ سوال:- تا فعل میں ساکن اور اسم میں متحرک کیوں؟ جواب:- کیونکہ فعل میں اصل بناء یعنی مبنی ہونا ہے۔ اور بناء کے واسطے سکون ہونا چاہیے۔ اور اسم میں اصل معرب ہوتا ہے۔ اور اعراب کے لئے حرکت چاہیے۔

سوال :۔ تاء تانیث کو حذف کیوں کیا؟ اور لام کلمہ کو ساکن کیوں کیا؟ جواب :۔ آنے والے قوانین کے پیش نظر۔ (ف۱) سوال :۔ تاء کی بجائے نون کو حذف کر دیتے؟ جواب :۔ واحد اور جمع میں فرق نہ رہتا۔ کیونکہ اس وقت ضربت بن جاتا۔ سوال :۔ لام کلمہ کی بجائے کسی اور حرف کو ساکن کر دیتے؟ جواب :۔ نون کو ساکن نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ علامت تانیث نون ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے۔ تو پھر مناسب ہے کہ اس کا بوجھ اس کا ساتھی اٹھائے۔

فائدہ :۔ فعل میں مؤنث کی علامات چار ہیں۔ ا۔ تاء ساکنہ جیسے ضَرَبَتْ ۔۲۔ تاء مکسورہ جب تک مکسور رہے جیسے ضَرَبْتِ ۔۳۔ آخر میں یاء ساکنہ ہو جیسے اِضْرِبِیْ، تَضْرِبِیْنَ ۔۴۔ آخر میں نون مفتوحہ ہو جیسے ضَرَبْنَ۔ اسم میں بھی مؤنث کی علامات چار ہیں۔ ا۔ تاء متحرکہ جیسے عائشۃُ ۔۲۔ تاء مقدرہ جیسے اَرْض" ۔۳۔ الف مقصورہ جیسے حُبْلیٰ ۔ ۴۔ الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ۔ الغرض مؤنث کی علامات کل آٹھ ہیں۔

قانون نمبر۲: ضَرَبْنَ والا

عبارت :۔ اجتماع دو علامت تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است و در اسم وقتے که از یك جنس باشد

خلاصہ :۔ مؤنث کی دو علامتوں کا فعل میں جمع ہونا بالکل ممنوع ہے۔ اور اسم میں اس وقت ممنوع ہے جب دونوں علامتیں ایک جنس کی ہوں۔ شرائط :۔ (۱)۔ دو علامات ہوں۔ (۲)۔ دونوں تانیث کی ہوں۔ (۳)۔ اسم میں ایک جنس کی ہوں۔ احترازی مثالیں :۔ ا۔ ضَرَبَتْ و اِضْرِبِیْ میں ایک علامت ہے نہ کہ دو ۔۲۔ تَضْرِبِیْنَ میں تا مخاطب کی اور یا مؤنث کی علامات ہیں ۔۳۔ ضُرَیْبَات" میں ایک جنس نہیں۔ حکم :۔ جس وقت یہ شرائط موجود ہوں تو ایک علامت کو حذف کرنا واجب ہے۔ مطابقی مثالیں :۔ ا۔ فعل کی مثال ضَرَبْتَنَ سے ضَرَبْنَ ہوا۔ پھر آنے والے قانون کے تحت ضَرَبْنَ ہوا۔ ۲۔ اسم کی مثال ضَارِبَتَات'' کو ضَارِبَات'' پڑھنا واجب ہے۔ باقی فعل میں ایک جنس کی مثال نہیں ملتی۔ سوال :۔ ضَرَبْتُنَّ میں دو علامات تانیث موجود ہیں۔ (۱)۔ تاء۔ (۲)۔ نون مفتوحہ تو قانون کا حکم جاری کیوں نہیں ہوا؟ جواب :۔ ضَرَبْتُنَّ میں تاء چونکہ مضموم ہو چکی ہے۔ اب مکسور نہ رہی لہٰذا تانیث کی علامت

(ف۱) سوال :۔ الف کو تثنیہ واؤ کو جمع مذکر اور نون کو جمع مؤنث کی علامت کیوں بنایا؟ جواب (۱) :۔ کیونکہ تثنیہ کی ضمیر هُمَا، اَنْتُمَا میں الف جمع کی ضمیر هُمُوْ، كُمُوْ، اَنْتُمُوْ میں واؤ اور جمع مؤنث کی ضمیر هُنَّ، اَنْتُنَّ میں نون مفتوحہ آخر میں ہے۔ تو یہاں بھی انہیں حروف کو علامت بنایا ہے۔ جواب (۲) :۔ تثنیہ کثیر ہیں۔ کثرت تخفیف کا تقاضا کرتا ہے۔ جمع قلیل ہے۔ قلت ثقل کو برداشت کر سکتی ہے۔ لہٰذا الف خفیف تثنیہ کو اور واؤ ثقیل جمع کو دیا ہے۔

بھی نہ رہی بلکہ اب فقط مخاطب ہونے کی علامت ہے۔لہٰذا صرف ایک علامت تانیث ہے۔یعنی نون تو اعتراض باقی نہ رہا۔فائدہ:-اس طرح ضَرَبْتُما میں تاء مضموم اور تَضْرِبِیْنَ ، تُکْرِمِیْنَ میں تاء مفتوح یا مضموم ہوچکی ہے لہٰذا علامت تانیث نہ رہی۔

قانون نمبر۳:اَرْبَعْ حَرَکَاتْ والا

عبارت:-اجتماع اربع حرکات متوالیات دریک کلمه و حکم وے ممنوع است. خلاصہ:-چار حرکات کا لگاتار آجانا ایک کلمہ میں جائز نہیں۔کلمہ کا ایک ہونا خواہ حقیقی ہو یا حکمی۔شرائط:-(۱)۔چار حرکات ہوں۔(۲)۔لگاتار ہوں۔(۳)۔حقیقتاً یا حکماً ایک کلمہ میں ہوں۔فائدہ:-حکماً ایک کلمہ سے مراد یہ ہے کہ ہوں تو دو کلمے لیکن وہ آپس میں اس طرح مل جُل چکے ہوں کہ ایک کو دوسرے سے جُدا نہ کرسکیں جیسے فاعل کی ضمائر فعل سے اس طرح ملی ہوئی ہوتی ہیں۔احترازی مثالیں:-۱۔ضَرَبَ۔۲۔تَدَحْرَجَ۔ ضَرَبَكَ۔حکم:-ان چار حرکات میں سے کسی ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:-(۱)۔ایک کلمہ کی مثال:-جب ماضی سے مضارع بناتے ہیں۔یَضْرِبَ میں ایک حرکت کو حذف کرتے ہیں۔اوراس طرح کَرُمَ سے باب افعال بناتے ہیں تو اَکْرَمَ میں ایک حرکت کو حذف کرتے ہیں۔(۲)۔حکم میں ایک کلمہ کی مثال جیسے ضَرَبَنَ میں ضَرَبْنَ پڑھنا واجب ہے۔سوال:-ضَرَبَتَا میں چار حرکتیں ہیں۔قانون کے تحت ایک حرکت کو حذف کیوں نہیں کیا؟ جواب:-چار حرکتیں نہیں بلکہ تاء پر سکون ہے اوراس پر حرکت عارضی ہے۔کیونکہ تانیث کی علامت ہمیشہ تاء ساکنہ ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ دَعَتَا، رَمَتَا جو اصل میں دَعَوَتَا ، رَمَیَتَا تھے۔بقانون قال دعاتا ، رماتا ہوئے حقیقت میں اس تاء کے ساکن ہونے کی وجہ سے التقاء ساکنین کا اعتبار کرکے الف کو حذف کیا جاتا ہے۔سوال:-عَلَبِط"اور هُدَبِد" ،عُكَلِد"، عُجَلِد"،عُلَكِد" میں تمام شرائط موجود ہیں مگر قانون جاری کیوں نہیں ہوا؟ جواب:-دراصل یہ عُلَابِط"اور هُدَابِد"، عكالِد"، عُجالِد"، عُلَاكِد" تھے۔الف کو محض تخفیف کی خاطر حذف کیا گیا ہے۔سوال:-ضَرَبْنَ اصل میں ضَرَبَتَن تھا تو یہاں تاء محذوفہ کا اعتبار کیوں نہیں کیا گیا؟ جواب:-ضَرَبَتَن میں تاء وجوبی طور پر حذف ہوئی ہے لہٰذا اس کا اعتبار نہیں کریں گے۔جبکہ عُلَابِط"اور هُدَابِد" میں الف کو محض تخفیف کی خاطر حذف کیا ہے لہٰذا اس کے وجود کا اعتبار کرینگے۔ ضَرَبْتَ:-کو ضَرَبَ سے بناء کرتے ہیں اس طرح کہ تاء مفتوحہ علامت واحد مذکر مخاطب وضمیر فاعل کو ماقبل کے سکون کے ساتھ آخر میں لائے تو ضَرَب سے ضَرَبْتَ ہوا۔

سوال:۔ضَرَبْتَ کو ضرب سے کیوں بنایا؟ جواب:۔ ہمیشہ ماضی میں مخاطب و متکلم واحد غائب سے بنتے ہیں۔ ❶ سوال:۔ اضافہ کیوں کیا؟ جواب:۔ کیونکہ بوقت بناء و اشتقاق مشتق منہ اور مشتق کو ایک دوسرے سے ممتاز وجدا کرنے کے لئے حروف یا حرکات سکنات میں کمی یا بیشی ضروری ہے۔ سوال:۔ کمی کر دیتے ایسا کیوں نہیں کیا؟ جواب:۔ضرب میں تینوں حرف اصلی تھے۔اگر کسی کو حذف کرتے تو بطور علامت اصلی حرف کا حذف لازم آتا اور یہ جائز نہیں۔لہٰذا بیشی ہی کرنا پڑی۔ سوال:۔ اضافہ تاء کا کیوں کیا؟ جواب:۔ اسماء مجردہ جامدہ ضمائر میں مخاطب کے صیغوں میں تاء ہے جیسے انت تو اس مناسبت سے تاء کا اضافہ کیا۔ سوال: ۔ تاء مبنی بر فتح کیوں؟ جواب:۔ کیونکہ دوسری حرکات والی تاء دوسری اشیاء کی علامات ہیں۔ جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ سوال: ۔ باء یعنی لام کلمہ کو ساکن کیوں کیا؟ جواب:۔ اربع حرکات والے قانون کی وجہ سے۔ سوال:۔ اربع حرکات حکماً ایک کلمہ میں تاء کی وجہ سے آتی ہے لہٰذا قصور اس تاء کا تھا تو تاء کو ساکن کر دیتے؟ جواب:۔ اگر تاء کو ساکن کرتے تو واحد مؤنث غائب کے ساتھ التباس آتا لہٰذا تاء کو ساکن نہیں کر سکتے تھے۔تو یار کا بوجھ ہمیشہ یار اُٹھاتا ہے۔ اور تاء کا یار ساتھ والا لام کلمہ ہی ہے۔لہٰذا اسے ہی ساکن کیا۔ ضَرَبْتُمَا:۔ کو ضَرَبْتَ سے بناتے ہیں۔الف علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل کو آخر میں لائے۔میم مفتوحہ ماقبل ضمہ کے ساتھ تاء اور الف کے درمیان لائے تو ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتُمَا بن گیا۔ سوال (۱):۔ضربتما کو ضَرَبْتَ سے کیوں بنایا؟ جواب:۔ ہر تثنیہ اپنے مفرد سے بنا کرتا ہے۔ سوال (۲):۔ آپ نے ضَرَبْتَ سے جب ضَرَبْتُمَا بنایا تو تثنیہ کا صیغہ بن گیا تھا۔ درمیان میں میم کیوں لائے؟ جواب:۔ اگر میم کو نہ لاتے تو جب واحد میں اشباع کیا جاتا تو ضَرَبْتَ بھی ضَرَبْتَا بن جاتا تو واحد اور تثنیہ میں التباس لازم آتا اس التباس سے بچنے کے لئے میم کو لایا گیا۔ سوال (۳):۔ پھر تو ضَرَبَ میں اشباع کرنے سے ضَرَبَا بن جائے گا۔تو یہاں بھی التباس سے بچنے کے لئے کوئی حرف لاتے؟ جواب:۔ غائب کے صیغوں میں اشباع جائز نہیں۔ ❷

❶ سوال:۔ آپ نے کہا مخاطب و متکلم غائب سے بنتے ہیں۔اس کے برعکس کیوں نہیں؟ کہ غائب کو مخاطب و متکلم سے بنائیں؟ جواب (۱):۔ غائب مجرد ہوتا ہے اور مجرد مقدم ہوتا ہے۔اس لئے غائب سے مخاطب و متکلم بناتے ہیں۔ جواب (۲):۔ غائب عدم ہوتا ہے۔اور مخاطب متکلم وجودی اور عدم مقدم ہوتا ہے وجود سے۔اس لئے مخاطب و متکلم کو غائب سے بنایا نہ کہ اس کے برعکس۔

❷ فائدہ:۔ بعض اوقات اشباع سماعی طور پر درمیان کلمہ میں بھی ہوتا ہے جیسا کہ وما ضحقوا و ما استکانوا کے متعلق بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اصل میں اِسْتَكَنُوْا تھا۔اشباع کر کے اِسْتَكَانُوْا پڑھا گیا ہے۔صادی جلد ا،ص ۱۸۳۔

سوال (۴):۔ میم کے علاوہ اور حروف بھی تو ہیں ان کا اضافہ کیوں نہیں کیا؟ جواب:۔ کیونکہ اَنْتُمَا ضمیر میں بھی میم ہے اس مناسبت سے الف سے پہلے میم لائے۔ سوال (۵):۔ میم کو فتح کیوں دیا؟ جواب:۔ الف کے تقاضے کی وجہ سے۔ سوال (۶):۔ ماقبل (تاء) کو ضمہ کیوں دیا؟ جواب:۔ چونکہ میم مستعار لائی گئی ہے۔ اور جو چیز مستعار لائی جاوے اس کے تقاضے ومطالبے ہوتے ہیں۔ اس کا تقاضا تھا کہ میرا ساتھی ہونا چاہیے اور اس کا ساتھی ضمہ ہے۔ اس واسطے اس کے ماقبل کو ضمہ دیا۔ ضَرَبْتُمْ :- کو ضَرَبْتَ سے بناء کرتے ہیں۔ واؤ ساکنہ علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل کو آخر میں لائے۔ میم مضمومہ ماقبل کے ضمہ کے ساتھ تاء اور واؤ کے درمیان لائے۔ واؤ کو حذف کیا اور میم کو ساکن کر دیا تو ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتُمْ ہوگیا۔ سوال (۱):۔ ضَرَبْتُمْ کو ضَرَبْتَ سے کیوں بنایا؟ جواب:۔ ہر جمع اپنے واحد سے بنتی ہے۔ سوال (۲):۔ واؤ کیوں لائے؟ جواب:۔ جمع مذکر کی علامت ہمیشہ واؤ ہوتی ہے۔ سوال (۳):۔ پھر تو جمع کا صیغہ بن گیا تھا میم کیوں لائے؟ جواب:۔ اگر میم نہ لاتے تو واحد متکلم میں اشباع کرنے سے ضَرَبْتُوْ بن جاتا۔ اور التباس آتا۔ تو اس التباس سے بچنے کے لئے واؤ سے پہلے میم لائے تاکہ فرق ہو جائے۔ سوال (۴):۔ یہاں میم کیوں لائے دوسرا کوئی حرف کیوں نہیں لائے اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب:۔ کیونکہ اَنْتُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطبین میں میم ہے۔ اور ضمیر منفصل اصل ہے۔ لہٰذا اس مناسبت سے میم کا اضافہ کیا۔ سوال (۵):۔ واؤ کو حذف کیوں کیا؟ جواب:۔ آگے آنے والے قانون کے پیش نظر۔ کیونکہ اب لفظوں میں بیان کی ضرورت نہ تھی۔ سوال (۶):۔ واؤ کے ماقبل میم کو ضمہ کیوں دیا؟ جواب:۔ واؤ کا تقاضا ہوتا ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو۔ سوال (۷):۔ پھر واؤ کے ماقبل ضمہ کو کیوں گرایا؟ جواب:۔ جب واؤ بذات خود نہ رہی تو اس کا تقاضا بھی نہ رہا۔ سوال (۸):۔ میم کے ماقبل ضمہ کیوں دیا؟ جواب:۔ میم مستعار ہے۔ اور ماقبل کے ضمہ کا تقاضا کرتی ہے۔ سوال (۹):۔ میم اور ضمہ میں کیا مناسبت ہے جس وجہ سے یہ ضمہ کا تقاضا کرتی ہے؟ جواب:۔ میم ضم الشفتین (ہونٹوں کو ملانے) سے پیدا ہوتی ہے اور ضمہ بھی شفوی ہے۔ کہ ہونٹوں کو گول کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

قانون نمبر ۴ ضَرَبْتُمْ والا

عبارت:- ہر واوے که واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ما قبلش مضموم آں واؤ را حذف کنند و جو باً مگر واوِ هُوَ۔

خلاصہ:- ہر وہ اسم غیر متمکن جس کے آخر میں واؤ ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو اس واؤ کو حذف کرنا واجب ہے۔

ھـو کی واؤ کے علاوہ۔ شرائط :- (۱)۔ واؤ ہو۔ (۲)۔ آخر میں ہو۔ (۳)۔ اسم کے آخر میں ہو۔ (۴)۔ اسم غیر متمکن کے آخر میں ہو۔ (۵)۔ ماقبل اس کا مضموم ہو۔ احترازی مثالیں :- (۱)۔ رَمٰی "۔ (۲)۔ قَوْل "۔ (۳)۔ یَدْعُوْ۔ (۴)۔ دَلْو "۔ (۵)۔ دَعْو "۔ (۶)۔ ضَرَبْتُوْ۔ فرضی مثال خارج ہوئے۔ حکم :- اگر تمام شرائط پائی جائیں تو اس واؤ کو حذف کرنا واجب ہے۔ مطابقی مثالیں :- اَنْتُمُوْ، ضَرَبْتُمُوْ، ھُمُوْ، کُمُوْ سے اَنْتُمْ، ضَرَبْتُمْ، ھُمْ، کُمْ پڑھنا واجب ہے۔ سوال :- آپ نے ضربتمو میں قانون جاری کر دیا ہے حالانکہ یہ تو فعل ہے؟ جواب :- اسم دو قسم پر ہے۔ حقیقی اور حکمی۔ حقیقی: جیسے ھُمُو، اَنْتُمُو، کُمُو۔ اور حکمی: اسے کہتے ہیں کہ وہ ہو تو فعل لیکن اس میں اسم والی نشانی پائی جائے اور ضَرَبْتُمُو میں اسم والی نشانی موجود ہے۔ اور وہ ضمیر مرفوع کا متصل ہونا۔ سوال :- یہی ضمیر مرفوع متصل تو ضَرَبُوْا اور اِضْرِبُوْا میں بھی پائی جاتی ہے۔ تو ان کو بھی اسم حکمی قرار دے کر واؤ حذف کرنا چاہیے؟ جواب :- صرف ضمیر کا متصل ہونا اسم حکمی قرار دینے کے واسطے کافی نہیں بلکہ کوئی خاص علامت مزید پائی جائے۔ جیسے ضَرَبْتُمُوْا میں واؤ کے علاوہ میم زائدہ ہے۔ جو اسم کی علامت ہے۔ اور ایسی علامت ضَرَبُوْ وغیرہ میں نہیں ہے ورنہ تو ضَرَبَا، ضَرَبْتُمَا وغیرہ سب وہ افعال جن میں ضمیر بارز ہے انہیں تو اسم حکمی کہنا پڑے پھر تو فعل کا وجود نہ رہے گا۔ سوال :- ھُوَ میں قانون کی تمام شرائط موجود ہیں اس میں قانون جاری کیوں نہیں کیا؟ جواب :- اگر قانون جاری کرتے تو ایک حرف باقی رہ جاتا اور یہ مکروہ ہے۔

قانون نمبر ۵: اَنْزَلْتُمُوْهُ والا

عبارت :- ہر واؤ محذوفه از آخر صیغه جمع مذکر مخا طبین فعل ما ضی و از ضما ئر متصله و منفصله بوقت اتصال ضمیر منصوب عود مے کند وجوباً و نزد یونس جوازاً۔ خلاصہ :- ہر واؤ جو صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل ماضی کے آخر سے یا جمع مذکر ضمیر متصل یا منفصل سے گرا دی جائے اور اس صیغہ کے آخر میں ضمیر منصوب مل جائے تو اس واؤ کو لوٹانا واجب ہے۔ لیکن امام یونس کے نزدیک جائز ہے۔ شرائط :- (۱)۔ واؤ محذوفہ ہو۔ (۲)۔ ماضی کے جمع مذکر مخاطبین کے صیغے کے آخر میں ہو۔ (۳)۔ اس کے آخر میں ضمیر متصل منصوب ہو۔ احترازی مثالیں :- (۱)۔ ضَرَبُوْا۔ یہاں واؤ پہلے سے مذکور ہے۔ (۲)۔ لَمْ یَدْعُه۔ (۳)۔ ضَرَبْتُمْ زَیْداً، قَتَلْتُمْ نَفْساً خارج ہوئے۔ حکم :- اگر تمام شرطیں پائی جائیں تو اس واؤ محذوفہ کو لوٹانا واجب ہے۔ لیکن امام یونس کے نزدیک جائز ہے۔ مطابقی مثالیں :- اَنْزَلْتُمْ سے اَنْزَلْتُمُوْهُ۔ سَاَلْتُمُوْنِیْهَا ،

انلزمکمو ھا ، فکر ھتمو ہ۔ ضَرَبْتِ :- کو ضَرَبْتَ سے بناء کرتے ہیں۔ تا کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تو ضَرَبْتِ بن گیا۔ سوال :- ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتِ کیوں بنایا؟ جواب :- ہمیشہ مؤنث اپنے مذکر سے بنتی ہے۔ سوال :- تا کو کسرہ کیوں دیا؟ جواب :- ہونٹوں کو بلند کرنے سے فتح اور نیچے دبانے سے کسرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور الرِّجال قوّامون علی النساء اور لِلرِّجالِ علیھنّ دَرَجَۃٌ کے پیش نظر مذکر کا درجہ بلند اور مؤنث کا درجہ نیچے معلوم ہوتا ہے لہٰذا اس تاء کو کسرہ دیا۔ ضَرَبْتُمَا :- کو ضَرَبْتِ سے بناء کرتے ہیں۔ الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل کو آخر میں لائے بعد ازاں میم مفتوحہ بضمہ ماقبل تاء اور الف کے درمیان لائے۔ ضربت سے ضربتما بن گیا۔ ❶ ضَرَبْتُنَّ :- کو ضربت سے بناء کرتے ہیں۔ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل کو آخر میں لائے۔ تو ضَرَبْتِنَ ہوا۔ تاء اور نون کے درمیان میم ساکنہ لائے تو ضَرَبْتِمْنَ ہو گیا۔ تا کو ضمہ دیا تو ضربتُمن ہوا۔ اب میم کو نون کر کے نون کا نون میں ادغام کیا تو ضَرَبْتُنَّ بن گیا۔ ❷

ضَرَبْتُ :- کو ضَرَبَ سے بناء کرتے ہیں۔ ضرب واحد مذکر غائب ہے۔ اس نے جب واحد متکلم کا صیغہ بنانا چاہا تو تاء مضمومہ علامت واحد متکلم وضمیر فاعل آخر میں لائے تو ضَرَبْتُ ہوا۔ اب چار حرکتیں لگاتار ایک کلمہ میں آگئیں۔

❶ سوال :- ضربتما کو ضربت سے کیوں بنایا؟ جواب :- تثنیہ اور جمع اپنے مفرد سے بنتی ہیں۔ سوال :- آخر میں الف کیوں لائے؟ جواب :- تثنیہ کی علامت الف ہوتی ہے۔ سوال :- الف سے پہلے میم کیوں لائے؟ جواب :- التباس سے بچنے کیلئے کیونکہ جب اشباع کیا جائے تو واحد مذکر مخاطب کے ساتھ التباس لازم آتا ہے۔ سوال :- میم کے علاوہ اور حرف بھی تو تھے؟ جواب :- کیونکہ انتما ضمیر میں بھی میم ہے۔ اس لئے یہاں بھی میم لائے۔ سوال :- میم کے ماقبل کو ضمہ کیوں دیا؟ جواب :- کیونکہ میم تقاضا کرتا ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو۔ سوال :- میم ماقبل کے ضمے کا تقاضا کیوں کرتا ہے؟ جواب :- کیونکہ یہی اس کا مخارج کے اعتبار سے ساتھی ہے۔

❷ سوال (۱) :- ضربتن کو ضربتِ سے کیوں بنایا؟ جواب :- کیونکہ جمع اپنے مفرد سے بنتی ہے۔ سوال (۲) :- آخر میں نون مفتوحہ کیوں لائے؟ جواب :- کیونکہ جمع مؤنث کی نشانی فعل میں نون مفتوحہ ہے۔ سوال (۳) :- تا اور نون کے درمیان میم کیوں لائے؟ جواب :- جمع مذکر سے تقابل کرنے کیلئے۔ سوال (۴) :- میم ساکن کیوں؟ جواب :- کیونکہ نون جمع مؤنث کا ماقبل ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ سوال (۵) :- میم کے ماقبل کو ضمہ کیوں دیا؟ جواب :- میم چاہتی ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو۔ سوال (۶) :- میم ماقبل کے ضمہ کو کیوں چاہتی ہے؟ جواب :- کیونکہ ضمہ اس کا مخارج کے اعتبار سے ساتھی ہے۔ سوال (۷) :- میم کو نون کیوں کیا؟ جواب :- ضرورت کی وجہ سے کیونکہ میم نون کے قریب المخرج ہے۔ سوال (۸) :- نون کو میم کر دیتے؟ جواب (۱) :- اگر نون کو میم کرتے تو وقف کرنے کی حالت میں جمع مذکر کے ساتھ التباس لازم آجاتا۔ جواب (۲) :- بلکہ حقیقی جواب یہ ہے کہ نون اصلی ہے یعنی تانیث کی علامت ہے۔ اس لئے اس کو بدلنا مناسب نہ تھا۔ بخلاف اس کے کہ میم عارضی ہے۔ سوال (۹) :- بنون کو نون میں ادغام کیوں کیا؟ جواب :- جب ایک جنس کے دو حروف اکٹھے ہو جائیں تو ایک دوسرے میں مدغم کرتے ہیں۔

لہٰذا لام کلمہ کو ساکن کر دیا۔ ضرب سے ضربت ہوا۔ (۱)

ضَرَبْنَا :- کو ضَرَبْتَ سے بناء کرتے ہیں تا مضمومہ واحد متکلم کو حذف کیا اور اس کے بدلے نا علامت جمع متکلم لائے تو ضربنا ہو گیا۔ (۲) ضُرِبَ الخ کو ضَرَبَ الخ سے بناء کرتے ہیں۔ حرف اول کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دیا تو ضَرَبَ الخ سے ضُرِبَ الخ ہوا۔

قانون نمبر ۶: ماضی مجہول والا :-

عبارت:- درہر ماضی مجہول ثلاثی مجرد و رباعی مجرد دو باب افعال تفعیل و مفاعله حرف اول را ضمه ما قبل آخر را کسره مے دہند وجو باً بشرطیکه قبل ازاں کسره نه باشد۔ خلاصہ:- ہر ماضی مجہول ثلاثی مجرد رباعی مجرد باب افعال تفعیل اور مفاعلہ میں حرف اول کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے۔ بشرطیکہ پہلے سے کسرہ نہ ہو ورنہ صرف ضمہ دینگے۔ فائدہ:- کل ابواب بائیس ہیں۔ چھ ثلاثی مجرد کے، بارہ ثلاثی مزید فیہ کے، ایک رباعی مجرد اور تین رباعی مزید فیہ کے۔ اس قانون کا حکم دس ابواب کیلئے ہوگا۔ وہ یہ ہیں۔ چھ ثلاثی مجرد اور تین ثلاثی مزید فیہ باب افعال تفعیل مفاعلہ اور ایک رباعی مجرد کا۔ حکم :- حرف اول کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

مطابقی مثالیں:- ضَرَبَ سے ضُرِبَ، دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ، اَكْرَمَ سے اُكْرِمَ، صَرَّفَ سے صُرِّفَ، ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ وغیرہ (اس قانون کے بعد ان دس ابواب کی ماضی مجہول سنیں)

بناء مضارع معلوم :-

مصدر سے مشتق ہونے والی دوسری شئے فعل مضارع ہے۔

فائدہ:- فعل مضارع کو مضارع غابر، فعل حال، فعل مستقبل بھی کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ :- یہ ہے کہ مضارع یا مضارعة" سے مشتق ہے بمعنی مشابہہ چونکہ فعل مضارع بھی تعداد حروف، حرکات و سکنات زائدہ اصلی اور لام مفتوحہ تاکید یہ کے مدخول بننے میں اسم فاعل کے مشابہ ہے۔ یا ضَرْع" سے ماخوذ ہے۔

---

(۱) سوال:- ضربت کو ضرب سے کیوں بنایا؟ جواب:- کیونکہ واحد متکلم اپنے واحد غائب سے بنتا ہے۔ سوال:- آخر میں تا مضمومہ کیوں لائے؟ جواب:- کیونکہ یہ واحد متکلم کی علامت ہے۔ سوال:- لام کلمہ کو ساکن کیوں کیا؟ جواب:- اربع حرکات کے قانون کے تحت۔

(۲) سوال:- آخر میں نا کیوں لائے؟ جواب:- جمع متکلم کی علامت ہے۔

کیونکہ ضرع کا معنی ہوتا ہے پستان اور مضارع کا معنی ہوا''ایک پستان سے دو بچوں کا یکے بعد دیگرے دودھ پینا'' چونکہ اس میں بھی ایک کلمہ سے دو زمانے سمجھے جاتے ہیں۔ اور غابر اس کو اس لئے کہتے ہیں۔ کیونکہ غابر کا معنی ہے پیچھے رہ جانے والا چونکہ اس میں بھی بعد میں آنے والا زمانہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو غابر کہتے ہیں۔ اور اس کو حال اور مستقبل کہنے کی وجہ واضح ہے۔ فائدہ: - مضارع ہمیشہ ماضی سے بنے گا۔ بایں طور کہ ماضی خواہ کسی وزن پر بھی ہو اسکے شروع میں حروف (ہمزہ، تا، یا، نون) میں سے کوئی ایک مفتوح حرف لگا کر فا کلمہ کو ساکن عین کلمہ کو کوئی ایک حرکت دے کر لام کلمہ کے فتحہ کو حذف کر کے ضمہ اعرابی دے دیں گے۔ تو مضارع بن جائے گا۔ (یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ)۔ فائدہ: - ان حروف کو۔ (۱)۔ حروف اَتَیْنَ۔ (۲)۔ تانی۔ (۳)۔ ناتی۔ (۴)۔ تَیْنَاً۔ (۵)۔ زوائد اربعہ۔ (۶)۔ حروف مضارعۃ بھی کہتے ہیں۔ سوال (۱): - ان حروف کی زیادتی کیوں کی؟ جواب: - کیونکہ ایک کلمہ سے جب دوسرا کلمہ بنایا جائیگا تو اس میں تغیر، تبدل، زیادتی یا کمی بیشی کے ذریعے ضروری ہے۔ اس واسطے زیادتی کی۔ سوال (۲): - اگر برائے اشتقاق تبدیلی ضروری تھی تو کمی کر دیتے؟ جواب: - حروف اصلیہ میں سے کسی کو حذف کرنا مناسب نہیں تھا۔ لہٰذا زیادتی ہی ضروری سمجھی۔ سوال (۳): - زیادتی ان حروف کی کیوں کی؟ جواب: - کیونکہ زیادتی کیلئے سب سے مناسب حروف علت ہیں۔ اس واسطے ان کو زائد کیا۔ سوال (۴)۔ ان میں حروف علت تو ایک ہے؟ جواب: - نہیں یہ ہمزہ دراصل الف تھا۔ ابتدا بالسکون محال ہونے کی وجہ سے اسے ہمزہ سے تبدیل کیا۔ کیونکہ الف اور ہمزہ میں بہت ہی مناسبت ہے۔ اور تاء اصل میں واؤ تھی۔ اور واؤ کو تاء سے بدلنا بھی شائع ذائع ہے۔ جیسا کہ اتخذ یتخذ کے قانون کے تحت اور وُجَاہ'' وُارث'' میں خلاف قانون تُجَاۃ'' تُراث'' پڑھا گیا ہے اسی طرح وہ تاء جو غائب کے صیغوں میں ہے۔ اصل میں یاء تھی اور یاء کا تاء سے بدلنا بھی جائز ہے۔ لہٰذا یہ حروف علت تھے۔ سوال (۵): - نون تو حرف علت نہیں؟ جواب: - حروف علت تین تھے۔ جب کہ بطور علامت ہمیں چار حروف مطلوب تھے۔ تو ہم نے دیکھا کہ جمع متکلم کی ضمیر نَحْنُ میں نون موجود ہے۔ لہٰذا چوتھا حرف نون ہی منتخب کیا گیا۔ سوال (۶): - پھر زیادتی ابتداء میں کیوں کی؟ جواب: - اگر ایسا نہ کیا جاتا تو پھر ضربن، ضربت، ضربا بن جاتے۔ اور ماضی کے ساتھ التباس لازم آتا۔ سوال (۷): - یا کا اضافہ آخر میں کرنے سے تو ماضی کے ساتھ التباس لازم نہیں آتا؟ جواب (۱): - یہ طردیۃ کے خلاف ہے کہ تین حروف شروع میں لا کر ایک آخر میں زائد کیا جاوے۔ جواب (۲): - مثلاً ضَرْب'' مصدر

جبکہ بسوئے یا متکلم مضاف ہوتو ضَرِبِی بن جاویگا تو اس کے ساتھ التباس لازم آتا۔ سوال (۸):- ان حروف کو فتحہ کیوں دیا؟ جواب:- کیونکہ یہ کلمہ کا پہلا حرف تھا اور حرف بھی علت، بیمار لہٰذا اس کے واسطے غذا خفیف ہونا ضروری تھی اس لئے فتحہ دیا۔ سوال (۹):- یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ میں حرف اتین کو ضمہ کیوں دیا؟ جواب:- ماضی چار حرفی والے قانون کے بعد آئیگا انشاء اللہ۔ سوال (۱۰):- فاکلمہ کو ساکن کیوں کیا؟ جواب:- اجتماع اربعہ حرکات کی وجہ سے۔ سوال (۱۱):- اجتماع اربعہ حرکات تو پیدا ہوتی تھیں۔ حروف مضارعہ کی وجہ سے لہٰذا انہیں کو ساکن کرتے؟ جواب:- اول تو وہ علامت مضارع تھی۔ دوم ابتدا میں سکون بھی محال تھا۔ اس لئے اس کے ساتھ والے حرف کو ساکن کیا۔ سوال (۱۲):- عین کلمہ کو کسرہ کیوں؟ جواب:- کسرہ ضروری نہیں ہے بلکہ کوئی حرکت ضروری ہے۔ کونسی حرکت ہو یہ سماع پر موقوف ہے۔ سوال (۱۳):- لام کلمہ سے فتحہ حذف کر کے ضمہ کیوں؟ جواب:- فتحہ مبنی ہونے کی علامت تھی۔ جبکہ مضارع اسم فاعل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے معرب ہو چکا ہے۔ لہٰذا ضمہ اعرابی دیا گیا۔ اس طرح پانچ صیغے بن گئے۔ یَضْرِبَانِ:- کو یَضْرِبُ سے بناء کرتے ہیں۔ الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل ماقبل کے فتحہ کے ساتھ آخر میں لائے۔ اور ضمہ اعرابی کے عوض نون مکسورہ لے آئے تو یضرب سے یضربان بن گیا۔

سوال:- یضربان میں الف کیوں لائے؟ جواب:- کیونکہ الف تثنیہ کی علامت ہے۔ یضربون:- کو یضرب سے بناء کرتے ہیں۔ واؤ ساکنہ علامت جمع مذکر وضمیر فاعل ماقبل کے ضمہ کے ساتھ اور نون مفتوحہ عوض اس ضمہ کے جو واحد میں تھا آخر میں لائے۔ یَضْرِبُ سے یَضْرِبُوْنَ بن گیا۔ سوال:- یضربون کو یضرب سے کیوں بنایا؟ جواب:- کیونکہ جمع اپنے مفرد سے بنتی ہے۔ سوال:- یضربون میں واؤ کیوں لائے؟ جواب:- جمع کی نشانی ہے۔ سوال:- واؤ کے ماقبل کو ضمہ کیوں دیا؟ جواب:- واؤ چاہتی ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو۔ سوال:- تثنیہ اور جمع میں ضمہ کے بدلے نون کیوں؟ اس میں کیا مناسبت ہے؟ جواب:- کیونکہ خود ضمہ کو الف اور واؤ کے بعد پڑھنا ناممکن تھا اور درمیان میں بوجہ اتصال اس کا رہنا مشکل تھا۔ لہٰذا نون اس کے عوض میں لائے۔ کیونکہ ضمہ بھی اعرابی اور تنوین بھی متمکن ومعرب ہونے کی علامت ہے۔ لہٰذا نون ہی عوض میں لائے۔ [ف]

[ف] سوال:- پھر نون متحرک کیوں؟ جواب:- اگر ساکن لاتے تو التقائے ساکنین کی وجہ سے اس کا پڑھنا محال تھا اس لئے متحرک لائے۔ سوال:- تثنیہ میں ضمہ کے عوض نون مکسور اور جمع میں نون مفتوحہ کیوں لائے اس کا الٹ کیوں نہیں؟ جواب:- کیونکہ تثنیہ میں علامت الف ہے۔ جو قائم مقام دو فتحوں کے ہے۔ اور اس کے ماقبل بھی فتحہ ہے۔ گویا تین فتحات اکٹھے ہوگئے۔ اور فتحہ اخف الحرکات ہے۔ لہٰذا کلمہ بہت ہی خفیف ہو چکا تھا۔ اگر نون مفتوحہ لاتے تو اور خفت ہوتی اور اگر نون مضموم لاتے تو خفت کے بعد یکدم ثقل بھی مناسب نہیں تھا۔ لہٰذا درمیانی حرکت یعنی کسرہ نون کو دیا۔

تَضْرِبَانِ:- کو تضربُ سے بناء کرتے ہیں۔ الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اور نون مکسورہ عوض اس ضمہ کے جو واحد تھا۔ آخر میں لائے تو تضرب سے تضربان بن گیا۔ (۲)

یَضْرِبْنَ:- کو تَضْرِبُ سے بنا کرتے ہیں۔ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل ماقبل کے سکون کے ساتھ آخر میں لائے۔ تاء کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا تو تضرب سے یَضْرِبْنَ بن گیا۔ (۳)

تضربان، تضربون مثل یضربان، یضربون کے ہیں۔ تَضْرِبِیْنَ:- کو تضربُ سے بنا کرتے ہیں۔ یا ساکنہ علامت تانیث اور ضمیر فاعل نزد بعض کے کسرہ کے ساتھ ماقبل اور نون مفتوحہ ماقبل ضمہ کے جو واحد میں تھا آخر میں لائے تضربُ سے تضربین بن گیا۔ (۴)

تَضْرِبَانِ:- کو تضربین سے بناء کرتے ہیں۔ یاء ساکنہ علامت واحد مؤنث کو حذف کیا اس کی جگہ الف علامت تثنیہ و ضمیر فاعل ماقبل کے فتحہ کے ساتھ لائے۔ نون کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کر دیا تو تَضْرِبِیْنَ سے تَضْرِبَانِ ہو گیا۔ (۵)

(بقیہ حاشیہ ۱) اور جمع مذکر کے صیغے میں واؤ قائم مقام دو ضموں کے ہے۔ اور ماقبل بھی اس کے ایک ضمہ ہے۔ گویا کہ تین ضمے اکٹھے ہو گئے۔ اور ضمہ ثقیل حرکت ہے۔ جس وجہ سے کلمہ انتہائی ثقیل ہو گیا۔ لہٰذا اگر نون مضموم یا مکسور لاتے تو کلمہ مزید ثقیل ہو جاتا۔ لہٰذا نون کو خفیف حرکت یعنی فتحہ دیا اور برعکس نہیں کیا۔ (یہی سوال و جواب ضاربان اور ضاربون کی بناء میں بھی ہو سکتا ہے)

(۲) سوال:- تضربان کو تضرب سے کیوں بنایا؟ جواب:- تثنیہ اپنے مفرد سے بنتا ہے۔ سوال:- الف کیوں لائے؟ جواب:- تثنیہ کی علامت الف ہے۔ سوال:- الف کے ماقبل کو فتح کیوں دیا؟ جواب:- الف چاہتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔

(۳) سوال:- یَضْرِبْنَ کو تَضْرِبُ سے کیوں بنایا؟ جواب:- کیونکہ جمع اپنے مفرد سے بنتا ہے۔ سوال:- نون مفتوحہ کیوں لائے؟ جواب:- کیونکہ جمع مؤنث کی نشانی فعل میں نون مفتوحہ ہے۔ سوال:- نون کے ماقبل کو ساکن کیوں کیا؟ جواب:- نون جمع مؤنث کے ماقبل حرف پر ہمیشہ سکون ہوتا ہے۔ سوال:- تاء کو یاء سے کیوں بدلا؟ جواب (۱):- کیونکہ آگے تضربن جمع مؤنث مخاطبات کا صیغہ آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ التباس لازم آتا ہے۔ جواب (۲):- تاکہ معلوم ہو کہ غائب کے پہلے دو صیغوں میں تا واؤ سے بدلی ہوئی نہیں ہے۔ جیسا کہ مخاطب والی تاء ہے۔ بلکہ یاء سے بدلی ہوئی ہے۔ سوال:- اس میں جو ضمہ حذف ہوا ہے۔ اس کے عوض نون کیوں نہیں لائے؟ جواب:- کیونکہ یہ کلمہ مبنی ہو چکا ہے لہٰذا معرب کی علامت اور اس کا عوض نہیں لگایا جا سکتا۔ سوال:- یہ مبنی کیوں؟ جواب:- کیونکہ اس نون کی اور نون ثقیلہ وخفیفہ کی مشابہت حرف سے ہے۔ لہٰذا مبنی ہے۔

(۴) سوال:- تضربین کو تضرب سے کیوں بناء کرتے ہیں؟ جواب:- مؤنث اپنے مذکر سے بنتی ہے۔ سوال:- یاء کو ساکن کیوں کیا؟ جواب:- واحدہ مؤنثہ کی نشانی یاء ساکنہ ہے۔ سوال:- یاء کے ماقبل کسرہ کیوں دیا؟ جواب:- یاء چاہتی ہے کہ میرا ماقبل مکسور ہو۔

(۵) سوال:- تضربان کو تضربین سے کیوں بنایا؟ جواب:- تثنیہ اپنے مفرد سے بنتا ہے۔ سوال:- یاء ساکنہ علامت تانیث کو حذف کیوں کیا؟ جواب:- یاء ساکنہ واحد مؤنث کی علامت ہے۔ اور ہم تثنیہ بنا رہے ہیں۔ سوال:- الف کیوں لائے؟ جواب:- تثنیہ کی علامت الف ہے۔ سوال:- الف کے ماقبل کو فتحہ کیوں دیا؟ جواب:- الف اپنا ماقبل مفتوح چاہتا ہے۔

تضربن:- کو تضربین سے بناء کرتے ہیں۔ یاء اور نون واحدہ کو حذف کیا تو تضرب بن گیا۔ اس کی جگہ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل ساتھ سکون ماقبل کے لائے تضربن بن گیا۔ (ل)

بناء مضارع مجہول

یُضرب، تُضرب، اُضرب، نُضرب، کو یَضرب، تَضرب، اَضرب، نَضرب سے بناء کرتے ہیں۔ حرف اول کو فتحہ سے محروم کر کے ضمہ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دیا۔ یَضرب الخ سے یُضرب الخ ہو گیا۔

قانون نمبر ۷: مضارع مجہول والا

عبارت:- درہر مضارع مجہول حرف اول را ضمه و ما قبل آخررا فتحه مے دہندوجو باً. بشرطیکه درمضارع معلوم ضمه و فتحه نه باشد.

خلاصہ:- ہر مضارع مجہول کو مضارع معلوم سے بناتے وقت مضارع معلوم کے حرف اول کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دینا واجب ہے۔ بشرطیکہ مضارع معلوم میں پہلے سے ضمہ اور فتحہ نہ ہو۔ فائدہ:- ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید، رباعی مجرد ومزید فیہ کے بائیس ابواب کے مضارع مجہول کا حکم یہی ہے کہ مضارع مجہول میں حرف اول کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دینا واجب ہے۔ مثالی مطابقی:- یَضرب سے یُضرب، یَنصر سے یُنصر، یُکرم سے یُکرَم، یَتصرّف سے یُتصرَّف وغیرہ۔

بناء اسم فاعل

ضارب ": کو یضرب سے بنا کرتے ہیں۔ حرف اتین کو حذف کیا فاکلمہ کو فتحہ دیا۔ اس کے بعد الف علامت اسم فاعل لائے۔ اور آخر میں اسم ہونے کی علامت تنوین لائے۔ یَضرب سے ضارب " بن گیا۔

فائدہ:- فاعل کا لغوی معنی ہے کام کرنے والا اصطلاح میں اسم فاعل ہر وہ اسم ہے جو مشتق ہو اور دلالت کرے اس

(ل) سوال:- تضربن کو تضربین سے کیوں بنایا؟ جواب:- کیونکہ جمع اپنے مفرد سے بنتا ہے۔ سوال:- یاء واحدہ اور نون اعرابی کو حذف کیوں کیا؟ جواب:- یاء واحد مؤنث کی علامت ہے۔ اور ہم جمع بنا رہے ہیں اور تضربین کا نون اعرابی ہے جبکہ جمع مؤنث کا نون مبنی ہے لہٰذا یاء واحدہ اور معرب والی نون کو حذف کر دیا۔ سوال:- نون مفتوحہ کیوں لائے؟ جواب:- کیونکہ جمع مؤنث کی نشانی فعل میں نون مفتوحہ ہوتی ہے۔ سوال:- نون کے ماقبل کو ساکن کیوں کیا؟ جواب:- نون ماقبل کے سکون کا تقاضا کرتا ہے۔

قانون نمبر ۸: اسم فاعل والا:

عبارت:- ہر اسم فاعل ثلاثی مجرد غالباً بروزن فاعل مے آید۔ واز غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع معلوم آن باب مے آید باآوردن میم مضمومه بجائے حرف اتین و کسره دادن ما قبل اخر را اگر کسره نه باشد۔ تنوین تمکن درآخرش درآرند وجوباً

خلاصہ:- ثلاثی مجرد کا اسم فاعل عموماً فَاعِل" کے وزن پر آئیگا۔ (ل) یعنی جب ثلاثی مجرد کا اسم فاعل مضارع معلوم سے بنائیں گے تو اس میں پانچ کام کرنے ہونگے۔ پہلا کام کہ حرف مضارع کو گرادیں گے۔ (۲)۔ فاکلمہ کو فتحہ دیں گے۔ (۳)۔ اس کے بعد الف علامت اسم فاعل لائیں گے۔ (۴)۔ عین کلمہ کو کسرہ دیں گے اگر کسرہ نہ ہو تو۔ (۵)۔ آخر میں تنوین تمکن علامت سمیت لائیں گے۔ ثلاثی مجرد کے اسم فاعل کے علاوہ جو اسم فاعل اس کے مضارع معلوم سے بنائیں گے۔ اس کیلئے چار کام کرنے ہونگے۔ (۱)۔ حرف مضارعت کو گرادیں گے۔ (۲)۔ اس کی جگہ میم مضمومہ لائیں گے۔ (۳)۔ آخر کے ماقبل کو کسرہ دیں گے اگر کسرہ نہ ہو تو ورنہ کسرہ دینے کی ضرورت نہیں۔ (۴)۔ آخر میں تنوین لائیں گے۔ مثال مطابقی:- یَضْرِبُ سے ضَارِب"، یُکْرِمُ سے مُکْرِم"، یُصَرِّفُ سے مُصَرِّف وغیرہ۔ بناء:- ضَارِبَانِ کو ضارب" سے اس طرح بناء کرتے ہیں۔ الف محض علامت تثنیہ لائے۔ اس کے بعد تنوین کو حذف کر کے تنوین یا ضمہ کے عوض یا دونوں کے بدلے آخر میں نون لائے تو ضارب" سے ضاربان ہوا۔ فائدہ (۱):- جمع کا لغوی معنی ہے اکٹھا ہونا۔ اور اصطلاح میں وہ کلمہ ہے جو مشتق ہو اور دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ فائدہ (۲):- پھر جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱)۔ جمع سالم۔ (۲)۔ جمع مکسر۔ جمع سالم وہ ہے جس کے واحد کے صیغے میں توڑ پھوڑ نہ کی جائے بلکہ واحد کے صیغہ کے آخر میں زیادتی کر کے جمع کا معنی حاصل کیا جائے اور جمع مکسر وہ ہے جس کے واحد کے صیغے میں کوئی توڑ پھوڑ کی جائے۔ فائدہ (۳):- پھر جمع سالم دو قسم پر ہے۔ (۱)۔ جمع مذکر سالم۔ (۲)۔ جمع مؤنث سالم۔ جمع مذکر سالم وہ ہے جس کے آخر میں واؤ اور نون ہو اس کا مفرد خواہ مذکر ہو جیسے مسلمونَ یا مؤنث جیسے ارض" سے ارضونَ اور جمع مؤنث سالم وہ ہے

(ل) فائدہ:- اکثر اور عموماً ثلاثی مجرد سے اسم فاعل فَاعِل" کے وزن پر آنیکی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات فَاعِل" کے وزن کے علاوہ بھی اسم فاعل آتا ہے۔ مثلاً علم یعلم سے عَلِیْم صفت مشبہ نہیں بلکہ مبالغہ کے معنی کیلئے اسم فاعل ہے کیونکہ یہ متعدی باب ہے جبکہ صفت مشبہ لازم باب سے آتا ہے۔ اس لیے قانون میں غالباً اور عموماً کہا گیا ہے۔

جس کے آخر میں الف اور تاء ہو اس کا مفرد خواہ مذکر ہو جیسے مرفوعات یا مؤنث جیسے مسلمۃ سے مسلمات ۔ فائدہ :- پھر جمع مکسر دو قسم پر ہے ۔(۱)۔ سماعی ۔(۲)۔ قیاسی ۔ سماعی وہ ہے جس کے بنانے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہ ہو محض اہل عرب سے سننے پر موقوف ہو ۔ اور قیاسی وہ جس کے بارے میں کوئی قاعدہ کلیہ ہو ۔ فائدہ :- مکسر قیاسی کے پانچ نام ہیں ۔(۱)۔ جمع مکسر قیاسی ۔(۲)۔ غیر منصرف ۔(۳)۔ جمع الجموع ۔(۴)۔ جمع منتہی الجموع ۔(۵)۔ جمع اقصیٰ ۔ فائدہ (۶):- جمع مکسر سماعی کے اوزان کثیر ہیں جن میں سے اسم فاعل کی صرف کبیر میں زیادہ استعمال ہونے والے چند اوزان بیان کیے جاتے ہیں ۔ جیسے ضَرَبَۃ، ضُرَّاب، ضُرَّب الخ ورنہ ان کے علاوہ بھی اوزان بہت ہیں ۔ فائدہ (۷):- اور جو اوزان صرف کبیر میں بیان کیے گئے ہیں یہ سب اوزان ہر مادہ اور ہر باب سے آنا ضروری نہیں بلکہ سب سماع پر موقوف ہیں ۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ یہی اوزان ہوں بلکہ ان کے علاوہ بھی آسکتے ہیں ۔ فائدہ (۸):- یہ اوزان اسم فاعل کے ساتھ خاص نہیں بلکہ صفت مشبہ، مصدر، اسم جامد، اسم مبالغہ مفرد یا جمع کے صیغے بھی آسکتے ہیں ۔ فائدہ (۹):- چونکہ جمع مکسر کے اوزان سماعی ہیں جب صیغوں میں کوئی توڑ پھوڑ کریں گے ۔ تو کوئی چوں چراں کرنے کی جرات نہ کرنا ۔ بناء :- ضاربون کو ضارب" سے اس طرح بناء کرتے ہیں ۔ واؤ علامت جمع مذکر سالم کی ماقبل کے ضمہ کے ساتھ لائے ۔ آخر میں ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض نون مفتوحہ لائے ۔ تو ضارب" سے ضاربون ہوا ۔

قانون نمبر۹: ثَانِیَ اثْنَیْنِ والا :-

عبارت :- ہر الف تثنیہ و واؤ جمع مذکر سالم در اسماء بوقت مضاف الیہ شدن و دخول نواصب و جارہ بیا بدل کنند وجوباً بایں طور کہ در تثنیہ یاء ما قبل مفتوح و در جمع یاء ما قبل مکسور باشد ۔ خلاصہ :- ہر وہ کلمہ کہ جس میں الف تثنیہ یا واؤ جمع مذکر سالم کی ہو جبکہ وہ کلمہ مضاف الیہ بن رہا ہو یا اس پر عامل ناصب یا جارہ داخل ہو تو اس وقت الف اور واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے ۔ لیکن تثنیہ میں یاء ماقبل مفتوح اور جمع میں یاء ماقبل مکسور ہوگا ۔ شرائط مع مثال احترازی :-(۱)۔ الف تثنیہ یا واؤ جمع مذکر سالم کی ہو اس سے ضُرَبَاء وار اَبُو کَ خارج ہو گیا ۔(۲)۔ اسم میں ہو ۔ لن یضربا، لن یضربو اخارج ہو گیا کیونکہ یہ فعل ہیں ۔(۳)۔ وہ تثنیہ یا جمع کا صیغہ مضاف الیہ بن رہا ہو یا عامل ناصب یا جارہ اس پر داخل ہو رہا ہو اس سے ھما ضاربان ، انتم مسلمون خارج ہو گیا ۔ حکم :- اگر تمام شرطیں پائی جائیں تو الف تثنیہ اور واؤ جمع مذکر سالم کو یاء سے بدلنا واجب ہے ۔ پھر تثنیہ میں یاء ماقبل مفتوح اور جمع مذکر میں یاء ماقبل مکسور ہوگا

مثال مطابقی:- غلام رجلین، ضربت الظالمین، مررت بالطالبین، رب العالمین، للمتقین، ثانی اثنین وغیرہ پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

بناء:- ضَرَبَة" کو ضَارِب" سے اسطرح تیار کرتے ہیں۔ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑا۔ دوسرے کو حذف کردیا۔ عین اور لام کلمہ کو فتح دے دی۔ تاء متحرکہ علامت جمع مذکر مکسر آخر میں لائے۔ اور وہ تاء کیونکہ کلمہ کا آخر بن گیا ہے لہٰذا اس پر اعراب جاری کردیا۔ ضارب" سے ضربة" ہوگیا۔ ضُرّاب" کو ضارب" سے اس طرح تیار کرتے ہیں۔ حرف اول کو ضمہ دیا دوسرے کو حذف کردیا۔ عین کلمہ کو مشدد اور مفتوحہ بنادیا۔ اس کے بعد الف علامت جمع مذکر مکسر لے آئے تو ضارب" سے ضُرّاب" ہوگیا۔ ضُرَّب": کو ضارب" سے اس طرح تیار کرتے ہیں۔ حرف اول کو ضمہ دیا دوسرے کو حذف کیا عین کلمہ کو مشدد مفتوحہ بنایا تو ضارب" سے ضُرّب" ہوا۔ ضَرَب" کو ضارب" سے اس طرح بنایا کہ حرف اول کو برحال چھوڑا دوسرے کو حذف کرکے عین کلمہ کو فتحہ دیا تو ضَرَب" ہوا۔

ضُرْب": کو ضارب" سے اس طرح تیار کرتے ہیں۔ حرف اول کو ضمہ دیا دوسرے کو حذف کردیا۔ عین کلمہ کو ساکن کردیا ضارب" سے ضُرب" ہوا۔ ضُرَبَاء: کو ضارب" سے اس طرح تیار کرتے ہیں۔ حرف اول کو ضمہ دیا دوسرے کو حذف کردیا۔ عین اور لام کلمہ کو فتح دے دیا۔ الف ممدودہ علامت جمع مذکر مکسر اس کے آخر میں لے آئے۔ تنوین تمکن علامت اسمیت کو اس کلمہ کے غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کردیا۔ تو ضارب" سے ضُرباء ہوا۔ ضُربَان": کو ضارب" سے اس طرح تیار کرتے ہیں۔ حرف اول کو ضمہ دیا۔ دوسرے کو حذف کردیا۔ عین کلمہ کو ساکن کیا پھر الف اور نون زائدتان علامت جمع مذکر مکسر بافتح ماقبل اس کے آخر میں لائے۔ اور اس نون پر جو کلمہ کے آخر میں ہے۔ اعراب جاری کردیا۔ تو ضارب" سے ضُربان" ہوا۔ (۲)

ضِراب": کو ضارب" سے اس طرح تیار کرتے ہیں۔ حرف اول کو کسرہ دیا دوسرے کو حذف کردیا۔ عین کلمہ کے بعد الف علامت جمع مذکر مکسر ماقبل کے فتح کے ساتھ لے آئے۔ تو ضارب" سے ضِراب" ہوا۔

---

(۱) سوال:- آپ نے فرمایا جمع مذکر سالم میں بوقت دخول نواصب وجارہ یاء کا ماقبل مکسور ہونا واجب ہے۔ حالانکہ مِنَ المُصطَفَینَ مررت بالاعلَینَ میں یاء کا ماقبل مفتوح ہے۔ اور ہیں ہی جمع کے صیغے تو فتحہ کیوں؟ جواب:- ان اصل کو دیکھیں یہ اصل میں مصطفَیِینَ اَعلَوِینَ تھے۔ بعداز تعلیلات مُصطَفَونَ اَعلَونَ ہوئے ہیں۔ لہٰذا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوگا۔ اور دخول نواصب وجارہ سے بظاہر یاء ماقبل مفتوح ہے۔

(۲) فائدہ:- یہ الف نون زائدتان کلمہ کو غیر منصرف نہیں بنائے گا۔ کیونکہ یہ جمع ہونے کی نشانی ہے۔ وصف کا معنی دینے کے لئے نہیں جیسے سکران یا رحمن وغیرہ تفصیل علم نحو میں۔

اَضْرَاب": کو ضارب" سے اس طرح تیار کرتے ہیں۔ شروع میں ہمزہ مفتوح قطعی علامت جمع مکسر لائے۔ فاکلمہ کو ساکن کیا۔ عین کلمہ کے بعد بفتح ماقبل الف لائے تو ضارب" سے اَضْرَا ب" ہوا۔

ضُرُوْب" : کو ضارب" سے اس طرح تیار کرتے ہیں۔ پہلے حرف کو ضمہ دے کر دوسرے کو حذف کر دیا۔ تیسری جگہ واؤ ساکن علامت جمع مذکر مکسر ماقبل کے ضمہ کے ساتھ لے آئے تو ضارب" سے ضروب" ہوگیا۔

ضاربة": کو ضارب" سے اس طرح تیار کرتے ہیں کہ ضارب "صیغہ واحد مذکر اسم فاعل تھا۔ جب اس سے واحد مؤنث اسم فاعل کا صیغہ بنانا چاہا۔ تاء متحرکہ علامت تانیث ماقبل کے فتح کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے۔ اور اس تاء پر جو کلمہ کے آخر میں ہے اس پر اعراب جاری کر دیا۔ تو ضارب" سے ضاربة" ہوگیا۔

ضاربتان: کو ضَارِبة" سے اس طرح تیار کرتے ہیں کہ الف علامت تثنیہ ماقبل کے فتح کے ساتھ اور نون مکسورہ ضمہ یا تنوین کے عوض یا ان دونوں کے عوض ان کے آخر میں لے آئے تو ضاربة" سے ضاربتان ہوا۔

ضَارِبَات" : کو ضَارِبة" سے اس طرح تیار کرتے ہیں کہ الف اور تاء جمع مؤنث سالم کی علامت ماقبل کے فتح کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے۔ اور تاء پر جو کلمہ کے آخر میں ہے۔ اعراب جاری کر دیا تو ضاربة" سے ضاربتات" ہوا۔ تانیث کی دو علامتیں ایک کلمہ میں ایک جنس کی جمع ہوگئیں جو کہ مکروہ ہیں۔ لہٰذا پہلی تاء کو بقانون ضربن حذف کر دیا۔ تو ضاربتات" سے ضاربات" ہوا۔

قانون نمبر۱۰: عَائِشَه' والا

عبارت:- ہر تاء متحرکه بحرکت اعرابی غیر تائے جمع مؤنث سالم درحالت وقف بها بدل کنند وجوباً بشرطیکه ما قبلش متحرك باشد۔ خلاصہ :- ہر تاء متحرکہ کہ جس کی حرکت اعرابی ہو اور تاء جمع مؤنث سالم کی نہ ہو۔ وقف کی حالت میں ھا سے بدلنا واجب ہے۔ بشرطیکہ ماقبل متحرک ہو۔ شرائط مع مثال احترازی :- (۱)۔ تا متحرکہ ہو اس سے۔ ضَرَبْتُ خارج ہوا۔ (۲)۔ حرکت اعرابی ہو اس سے انت انتِ خارج ہوا۔ (۳)۔ تاء جمع مؤنث سالم کی نہ ہو اس سے والنّٰزعٰت خارج ہو۔ (۴)۔ وقف کی حالت ہو اس سے اَلْقَارِعَةُ حَق" خارج ہوا۔ (۵)۔ ماقبل متحرک ہو اس سے اُخت" بِنْت"خارج ہوا۔ حکم :- تو ایسی تاء کو ھا سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابقی :-عَائِشة" سے عائشه، حفصة' سے حفصه ، ضاربة" سے ضاربه، مدرسة " سے مدرسه، کفرة" سے کفره وغیرہ۔ فائدہ:- ایسی تاء کو تاء مدوّرہ کہتے ہیں۔

جمع اقصیٰ

چند ابتدائی اہم باتیں (۱)۔ جمع اقصیٰ قاعدہ قانون کے تحت بنے گی۔ اور ہمیشہ اس اسم سے بنے گی۔

جوکم ازکم چارحروف پر مشتمل ہو۔لہٰذا تین حروف والے اسم سے جمع اقصیٰ نہیں بنے گی۔(۲)۔جمع اقصیٰ پہلے کسی مفرد سے بنی ہوئی جمع سے بھی بن سکتی ہے۔اس لیےاس کو جمع الجموع یا منتہی الجموع کہتے ہیں۔جیسے کلب" کی جمع اکلب اوراکلب کی جمع اکالب ۔ سوار" کی جمع اسورہ اور اسورہ کی جمع اساور۔ نعم کی جمع انعام اور انعام کی جمع اناعیم وغیرہ۔(۳)۔جمع اقصیٰ کے آخر میں کسرہ اورتنوین نہیں آئیں گی کیونکہ غیر منصرف ہوتی ہے اسلئے اسے جمع غیر منصرف بھی کہتے ہیں۔بلکہ اس کا آخری اعراب فتح یا ضمہ ہوگا۔ہاں جب آخر میں تامتحرکہ ہو جیسے صیاقلۃ" ، فرازۃ" ۔یا صیغہ ناقص یالفیف کا ہو۔جیسے دواعٍ ،جوارٍ ،مواقٍ وغیرہ تو اس وقت کسرہ اور تنوین آسکتا ہے۔اس لئے جب اس کی بناء کریں گے۔تو یوں کہیں گے کہ آخر میں اعراب جاری کریں یعنی ضمہ یا فتحہ۔ اپنے حال پر چھوڑ دیں گے یہ کہنا درست نہیں۔(۴)۔جمع اقصیٰ کی علامت ہمیشہ تیسری جگہ الف ہوگی۔ (۵)۔جمع اقصیٰ بناتے وقت مبنی منہ کے آخر میں اگر تامتحرکہ علامت تانیث ہے تو اسے حذف کردیں گے۔اور اس کا کوئی اعتبار اور تعداد مقرر میں شمار نہیں کریں گے۔

جمع اقصیٰ کے بنانے کا طریقہ:۔جمع اقصیٰ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس سے بنائیں گے اس کے پہلے حرف کو دیکھیں گے۔اگر فتحہ نہ ہو تو اس کو فتحہ دے دیں گے۔دوسرے حرف کو دیکھیں گے۔کہ وہ پانچ شرائط والا مدّہ ہے۔ تو اسے واؤ مفتوحہ سے بدلیں گے۔ورنہ اسے بھی فتح دے دیں گے۔تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ کی لگائیں گے۔اس کے بعد دیکھیں گے۔دوحرف ہیں یا زائد اگر دو ہیں تو پہلے کو کسرہ اور دوسرے پر اعراب جاری کردیں گے۔جیسے ضارب" سے ضوارب اور مضرب" سے مضاربُ اوراس طرح جعافر ، ثعالب ، مصادر وغیرہ۔بشرطیکہ وہ دوحرف مشدد نہ ہوں۔ورنہ مشدد رہنے دیں گے۔جیسے دابٌّ سے دوآب اور مادّۃ" سے موادُ وغیرہ۔اور دوحرف سے زائد ہوں تو پہلے کو کسرہ دیں گے۔دوسرے کو دیکھیں گے۔حرف علت ہے یا نہیں۔اگر ہے تو اس کو یاء ساکنہ سے بدل کر تیسرے حرف پر اعراب جاری کردیں گے۔جیسے مَضْرُوْب"، مِضْراب"، قارورۃ قانون مفْتَاح سے مضاریب، قواریر، قوانین، مفاتیح اور اگر دوسرا حرف علت نہ ہو تو اسی پر اعراب جاری کردیں گے۔اور باقی تمام کو حذف کردیں گے۔جیسے خندریس سے خنادر۔ جحمرش" سے جحامر، ضاربۃ" سے ضواربُ ۔ (۱)

---

(۱) فائدہ۔اس طرح جمع اقصیٰ نو اوزان پر آئے گی۔(۱)۔فعالل : ہر رباعی مجرد کی جیسے بُلبل" سے بلابلُ، حندس" سے حنادس، جعفر" ، بُرثن" سے جعافر، براثن وغیرہ۔اور خماسی مجرد و مزید کی جمع اقصیٰ بھی اسی وزن پر آئے گی۔جیسے سفر جل خندریس سے خنادر سفارج۔(۲). فواعل: اس ثلاثی کی جمع کہ جس کے بعد واؤ یا الف زائدہ ہو۔ جیسے جوھر" خاتم سے خواتم جواھر ضاربۃ" سے ضواربُ)۔

ضوارِبُ:- کو ضاربۃ" سے اس طرح بناء کرتے ہیں۔ پہلے حرف کو اپنے حال پر چھوڑا۔ دوسرے کو واؤ مفتوحہ سے بدل کر اس کے بعد الف علامت جمع مکسر لے آئے۔ تاء وحدت اور تنوین تمکن اسمیت کی علامت کو متضاد اور غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا۔ تو ضاربۃ" ضوارب" ہوا۔

اسم تصغیر:- تصغیر کا لغوی معنی ہے کسی کو صغیر سمجھنا اور اصطلاح میں ہر وہ کلمہ جو کسی چیز کے محبوب وقابل شفقت ہونے پر دلالت کرے۔ حسن سے حسین۔ عمر سے عُمیر۔ زبر سے زُبیر۔ اَنس سے اُنیس۔ یا بُنَیَّ یا اُخَیَّ کسی چیز کی حقارت اور اظہار قلت یا صغیر ہونے پر دلالت کرے (یہ تعریف شھید ناموس صحابہؓ علامہ مولانا علی شیر حیدری نور اللہ مرقدہ (تاریخ شہادت مؤرخہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۷ اگست ۲۰۰۹ء بروز سوموار بمقام خیر پور) نے مدرسہ دینی درس گاہ میں ۲۱ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ کو تشریف آوری کے موقع پر بیان فرمائی تھی)۔

فائدہ:- تصغیر صرف اسم کا خاصہ ہے۔ فائدہ:- جس سے تصغیر بنائی جائے گی۔ اسے مکبر کہتے ہیں۔ فائدہ:- اسم مصغر ہر اس اسم سے بنے گا جس کے کم از کم تین حروف ہوں۔ بغیر علامت تانیث کے لہٰذا ایک یا دو حرف والے اسم سے نہیں بنے گا۔ ہاں تب بنے گا کہ پہلے اس کا اصل معلوم کیا جائے یا فرض کر کے تین حروف بنا لیے جائیں۔ فائدہ:- اسم مصغر کے آخر میں تینوں حرکات وتنوین آسکتے ہیں۔ اور اس کی علامت ہمیشہ تیسری جگہ یا ما قبل مفتوح ہوگی۔ فائدہ:- تصغیر ہمیشہ کسی اسم کا اصل معلوم کرنے کے بعد بنے گی۔ یعنی ہر اسم کا اصل معلوم کرنے کی کسوٹی اور معیار تصغیر ہے۔ فائدہ:- جس اسم کی تصغیر بنائی جائے اس کے آخر میں تا متحرکہ علامت تانیث کو شمار تو نہیں کریں گے لیکن تصغیر بناتے وقت حذف بھی نہیں کریں گے۔ فائدہ:- جمع اقصیٰ و تصغیر ہمیشہ جامد مطلقاً یا ثلاثی مجرد کے مصادر و مشتقات سے بنے گی۔ اسم غیر از ثلاثی مجرد یعنی ثلاثی مزید فیہ ورباعی مجرد ومزید فیہ کے مشتقات از مصادر سے بہت کم مستعمل ہے۔

بقیہ حاشیہ (۳)۔ فعائل: ہر اس کلمہ کی کہ جس کا تیسرا حرف علت زیادہ ہو۔ جیسے صحائف، رسائل، جرائد۔ (۴)۔ افاعل: جمع أفعل کی جیسے اصابع جمع اصبع انامل جمع انملۃ"۔ (۵)۔ افاعیل: جمع افعول افعولۃ جیسے اسالیبُ جمع أسلوب اراجیزُ جمع ارجوزۃ۔ اناجیل جمع انجیل، اُسطورۃ" سے اساطیر۔ (۶)۔ فعالیل: ہر اس رباعی کی جس کے الف اقصیٰ کے بعد دوسرا حرف حرف علت ہو۔ جیسے قراطیس، عصافیر جمع قرطاس، عصفور"۔ (۷)۔ مفاعل: جمع مَفْعَلٌ مفعل مفعلۃ" جیسے مضارب مصانع مکنسۃ" سے مکانس۔ (۸)۔ مفاعیل: جمع مفعال مفعول مفعیل جیسے مساکین مفاتیح مقادیر جمع ہے مسکین، مفتاح مقدور کی۔ (۹)۔ فواعیل: ہر اس کلمہ کی کہ جس کا دوسرا حرف مدہ زائد ہو۔ اور الف کے بعد دوسرا حرف حرف علت ہو۔ جیسے جاموس" قانونٌ، طوامیر، ضیراب" سے جوامیس قوانین طوامیر ضواریب۔ فائدہ۔ بعض اوقات کثرت کا معنی حاصل کرنے کے واسطے جمع اقصیٰ کے آخر میں تا متحرکہ بفتحہ ما قبل کا بھی اضافہ سماعی طور پر کر دیا جاتا ہے۔ جیسے صیقلۃ" سے صیاقلۃ" اور فرزین یا فرزانۃ سے فرازِنۃ" مگر اس وقت جمع الجموع غیر منصرف نہ ہوگی۔ فائدہ:- جمع اقصیٰ کی آگے جمع مکسر نہیں آتی ہاں اس کی جمع مذکر سالم یا مؤنث سالم آسکتی ہے جیسے عارضۃ سے عوارض سے عوارضات" مبدء" سے مبادیٔ سے مبادیات" درھَم" سے دراھم سے دراھمات" اکبر سے اکابر سے اکابرین مزید تفصیل الفوائد الرشیدہ میں آئیگی۔

فائدہ:۔ اگر اسم کے آخر میں علامت تانیث ہو یا الف نون زائدتان تو علامت تانیث یا الف نون سے ملحق جو حرف ہوگا وہ جوں کا توں اپنی حالت پر رہے گا۔ جیسے بُشریٰ سے بشیریٰ ۔ حمراء سے حُمیراء ۔ سکران سے سُکیران"۔ غَضبان" سے غضیبان"، سَلْمَانُ سے سُلَیْمَانُ ۔ (1) فائدہ:۔ تصغیر بنانے کا طریقہ:۔ اسم مکبر کے پہلے حرف کو ضمہ دیں گے۔ دوسرے کو دیکھیں گے۔ پانچ شرطوں والا مدہ ہے تو اسے واؤ مفتوحہ سے بدلیں گے۔ ورنہ اس کو بھی فتح دیں گے۔ تیسری جگہ پر یائے ساکنہ علامت تصغیر کی لگائیں گے اس کے بعد اگر ایک حرف ہے تو اس پر اعراب جاری کر دیں گے۔ جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ، عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ، اَسُدٌ سے اُسَیْدٌ، اور اگر دو حرف ہوں تو پہلے کو کسرہ اور دوسرے پر اعراب جاری کر دیں گے۔ جیسے ضارب" سے ضُوَیْرِب"۔ مسجد" سے مُسَیْجِد"۔ جعفر" سے جعیفر" ۔ بشرطیکہ دوسرا حرف تاء متحرکہ یا الف مقصودہ یا الف ممدودہ نہ ہو۔ ورنہ کسرہ نہیں دیں گے۔ بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دیں گے۔ جیسے ثَمرۃ سے ثَمیرۃ"۔ بشریٰ سے بشیریٰ ۔ حمراء سے حمیرا ۔ اگر دو سے زیادہ حرف یائے تصغیر کے بعد ہوں پہلے کو کسرہ دیں گے۔ دوسرے کو دیکھیں گے۔ کہ اگر حرف علت ہے تو یا ساکنہ سے بدلیں گے اور آخر پر اعراب جاری کر دینگے۔ جیسے مفیریب۔ جویمیس۔ عُصْفُور" سے عصیفیر"۔ جاموس" سے جویمیس" اور اگر دوسرا حرف حرف علت نہ ہو تو اس اعراب جاری کر دیں گے اور باقی ماندہ کو حذف کر دینگے۔ جیسے جحمرش" سے جحیمر" ۔ سفرجل" سے سُفَیْرِج"۔ خندریس" سے خُنَیْدِر" وغیرہ بشرطیکہ تیسرا حرف تاء متحرکہ نہ ہو ورنہ دوسرے حرف پر فتح رہنے دیں گے۔ اور تاء کو بھی باقی رکھیں گے۔ جیسے ضویربۃٌ، مضیربۃٌ۔

---

(1): فائدہ (ا) تصغیر اسم کا خاصہ ہے یعنی فعل اور حرف کی تصغیر نہیں ہوتی (لہٰذا مکبر صرف اسم ہوگا)۔ یہ اس لئے کہ تصغیر سے چار اغراض ہیں۔ (ا)۔ تحقیر جیسے رَجُل" سے رُجَیْل" یعنی ادنیٰ درجہ کا مرد۔ (۲)۔ تقلیل جو قلت وصف جیسے اَحْمَرُ سے اُحَیْمِر" یا قلت افراد جیسے دراھم سے دُرَیْهِمَات" یا قلت زمان جیسے قَبْل" سے قُبَیْل" یا قلت مکان جیسے فَوْق" سے فُوَیْق" پر دلالت کرتی ہے۔ (۳)۔ ترحم وشفقت جیسے ابن بُنَیّ" یعنی پیارا بچہ یا اَخ" سے اُخَیّ" یعنی پیارا بھائی جبکہ چوتھی غرض تعظیم ہوتی ہے۔ جیسے دَاہِ سے دُوَیْهِی" یعنی عظیم دانا اور یہ چاروں اغراض فقط اسم میں ہوتے ہیں۔ تو تصغیر بھی اسم کا خاصہ ہوا۔

فائدہ (۲) اگر مؤنث معنوی ثلاثی ہو تو تصغیر میں تا ظاہر کی جاتی ہے۔ جیسے ارض" سے اریضۃ" شمس" سے شمیسۃ" ۔ ہاں اس کے واسطے یہ شرط ضروری ہے کہ اظہار تاء باعث التباس نہ ہو۔ مثلاً خمس" (جو معدود مؤنث کے لئے ہے) سے خُمَیْس" کہیں گے۔ نہ کہ خمیسۃ ورنہ خمسۃ" کی تصغیر کا شبہ ہوگا۔ جو معدود مذکر کے لئے ہے۔ فائدہ:۔ اگر کسی کلمہ میں حرف علت ہو اور تعلیل ہو چکی ہو تو تصغیر بناتے وقت وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ جائے گا۔ مثلاً باب" کی تصغیر بویب" اور ناب" کی تصغیر نییب" ہوگی۔ کیونکہ الف پہلی مثال میں واؤ سے دوسری میں یاء سے بدلا ہوا ہے۔ یہ تب ہے کہ معلوم ہو جائے۔ کہ الف کس حرف سے بدلا ہوا ہے۔ ورنہ ماقبل ضمہ کی مناسبت سے تصغیر میں واؤ لاتے ہیں۔ جیسے عاج" سے عویج" ۔ فائدہ (۳)۔ یہی حکم واؤ اور یا معلل کا ہے۔ جیسے موسر" سے مییسر" ۔ میزان سے مویزین" تصغیر آئے گی۔ البتہ عید کی تصغیر عیید شاذ ہے۔ کیونکہ تقاضا قیاس عوید" تھا۔

ضُوَيْرِب" اور ضُوَيْرِبَة" کو ضارِب" اور ضاربة" سے اس طرح بناء کرتے ہیں۔ کیونکہ ضارب" اور ضاربة" ان کے مکبر تھے۔ جب ان سے مصغر کا صیغہ بنانا چاہا۔ پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو واؤ مفتوحہ سے بدل کر تیسری جگہ یاء ساکنہ علامت تصغیر کی لے آئے۔ تو ضارب" ۔ ضاربة" سے ضویرب" اور ضویربة" ہوئے۔

قانون نمبر ۱۱ مَدَّهٔ زَائِدَه والا

عبارت:- ہر مده زائده که واقع شود در مفرد مکبر بدوم جا وقت بنا کردن جمع اقصیٰ آں رابواؤ مفتوحه بدل کنند وجوباً ۔ چند اہم باتیں قبل از قانون بالا:-(۱)۔ اہل صرف کے نزدیک مدہ ہر وہ حرف علت ہے۔ جو ساکن ہو اور ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو۔ جیسے اُوْتِيْنَا۔ اس کے مقابل

فائدہ (۴) اگر واؤ یا معلل (بدلے ہوئے) نہ ہوں تو ان میں تغیر نہیں ہوگا۔ جیسے سور" سے سویر"۔ بیت" بییت"۔ فائدہ (۵)۔ اگر اسم مکبر کا تیسرا حرف الف ہو یا واؤ تو بوقت تصغیر یاء سے بدل کر یاء تصغیر کا اس یاء میں ادغام کر دیا جائیگا۔ جیسے عصاً سے عصی"۔ دلو" سے دُلَي"۔ عجوز" سے عجیز" کتاب" سے کتیب"۔ فائدہ:۔ اگر اسم مکبر کا تیسرا حرف واؤ متحرک ہو جو لام کے مقابلے میں نہ ہو تو اسے یاء سے بدل کر ادغام کرنا اور باقی رکھنا دونوں طرح جائز ہے۔ جیسے جدول" س ے جدیل"۔ جدیول" ادور" س ے ادیر"۔ ادیور" دونوں طرح درست ہے۔ جیسا کہ سید والے بقیہ حاشیہ ا: قانون میں تفصیل آئیگی۔ فائدہ (۶) اگر اسم مکبر کا تیسرا حرف یا ہو تو مصغر میں خود بخود یاء تصغیر اس میں مدغم ہو جائے گی۔ جیسے شریف" سے شریف"۔ فائدہ (۷) اگر کوئی کلمہ محذوفۃ الاعجاز ہو یعنی جس اسم کے آخر سے کوئی بغیر کسی قانون کے حذف کر دیا جائے۔ تو تصغیر میں حذف شدہ حرف واپس آجائے گا۔ جیسے اب" سے ابیّ"۔ اخ" سے اُخیّ"۔ دم" سے دمی"۔ فائدہ (۸) اس محذوف حرف کے عوض اگر اسم مکبر میں تاء ہو تو تصغیر میں تاء باقی رہے گی۔ اور محذوف حرف واپس آجائیگا۔ جیسے زنة" سے وُزَينة"۔ عدة" سے وعيدة"۔ اُخت" ، بنت" کی تصغیر اُخية"، بنية" آئے گی۔ یعنی اخیوة"، بنیوة" ۔ بعدہٗ بقانون سید اُخية"، بنية" ہوگا۔ یعنی لام کلمہ کو حذف خلاف قانون کرنے کے بعد تاء چونکہ تانیث کی ہے۔ عوض کی نہیں ہے۔ پھر اس زائدہ واؤ کو واپس لائیں گے۔ فائدہ (۹) تثنیہ اور جمع کی بھی تصغیر آسکتی ہے۔ یا یوں کہیں کہ واحد مصغر کی تثنیہ و جمع سالم بھی آسکتی ہے۔ جیسے مومنان سے مؤیمنان۔ اور مومنون سے مویمنون اور جمع قلت جیسے ارغفة" سے اریغفة"۔ فائدہ (۱۰) جمع کثرت کی تصغیر بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے اس کو مفرد کی شکل میں لا کر اس کی تصغیر بنالیں۔ پھر واؤ نون لگا کر جمع بنالیں۔ یہ تب جب کہ مذکر عاقل ہو۔ جیسے غلمان جمع غلام جس کی تصغیر غلیم" ہے۔ اس کی جمع کثرت غُلَيْمُوْنَ ہے۔ اس اصول کے پیش نظر شعراء کی تصغیر شویعرون ہے۔ فائدہ (۱۱) اگر مذکر غیر عاقل ہے۔ تو آخر میں الف تاء کی زیادتی کی جائے گی۔ جیسے جوار جمع جارية" کی اس کی تصغیر جویریات" دراهم جمع درهم کی اس کی تصغیر درهيمات ہو گی۔ فائدہ (۱۲) ذیل کے وہ الفاظ ہیں۔ جن کی تصغیر خلاف قیاس آتی ہے۔ بحر کی تصغیر ابیحر"۔ انسان کی تصغیر انیسیان"۔ رجل سے رویجل"۔ اصل" سے اصیلا ل۔ اصبية جو جمع ہے صبیہ کی اس کی تصغیر اصيبية" ۔ (بمعنی چھوٹے لڑکے) غلمة" کی جمع اغيلمة"۔ اصحاب" سے اصیحاب" ۔ فائدہ (۱۳) قویس" ۔ دريع۔ حريب۔ نعيل۔ عريس۔ ذويد میں فائدہ نمبر ۱۰ کے تحت قیاس کا تقاضا تھا کہ آخر میں تا ظاہر کی جاتی لیکن نہیں کی گئی تو یہ شاذ ہیں۔ فائدہ (۱۴) اسم مصغر اگر مرکب اضافی ہو تو پہلے جز کی فقط تصغیر ہوگی۔ دوسرے جز کو اپنی حالت پر چھوڑا جائیگا۔ جیسے عبدالله سے عبيدالله۔ اسد الرحمن سے اسيد الرحمن وغیرہ۔ فائدہ (۱۵) مرکب مزجی کے ساتھ بھی یہی اصول اپنایا جائیگا۔ جیسے معد یکرب سے معيد یکرب۔ حضر موت سے حضير موت۔ یہی حال مرکب صوتی و بنائی کا ہے۔ جیسے خمسه عشره سے خميسة" عشرة" نفطویه سے نفيطويه۔ ہاں مرکب اسنادی کی تصغیر نہیں آتی۔ جیسے تابط شراً۔ (از المنجد صفحہ ۴۲-۴۱ بتغیر قلیل) اسی طرح مصباح اللغات مقدمہ صفحہ نمبر ۱۶ بھی قابل مطالعہ ہے۔

لین ہے یعنی حرف علت ساکن اور ماقبل کی حرکت مخالف ہو جیسے خَـوْف "سَیْف"۔(۲) زائدہ سے مراد ہر وہ حرف ہے جو فا عین لام کے مقابلے میں نہ ہو۔(۳) مفرد سے مراد ہر وہ کلمہ ہے۔ جو تثنیہ یا جمع مذکر سالم نہ ہو۔(۴) مکبر سے مراد ہر وہ کلمہ ہے جس کی تصغیر بنائی جائے اور تصغیر ہمیشہ اسم کی بنائی جاتی ہے۔

خلاصہ:- ہر مدہ زائد جو واقع ہو جائے۔ مفرد میں اور مکبر میں دوسری جگہ پر ہو۔ جمع اقصیٰ اور تصغیر بناتے وقت اس کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ شرائط مع مثال احترازی:-(۱) مدہ ہو اس سے خوف "۔ سیف" خارج ہوئے (۲) زائدہ ہو اس سے بــــاب"۔ بیــــر"۔ ســـور" خارج ہوئے۔(۳) مفرد کا صیغہ ہو اس سے ضاربان۔ضاربون خارج ہوا۔(۴) مکبر ہو اس سے ضَارِبَ،ضُوَیْرِبَ خارج ہوا۔(۵) دوسری جگہ پر ہو اس سے مضراب۔ مضروب خارج ہوا۔ حکم:- اگر تمام شرطیں پائی جائیں تو اس مدہ کو جمع اقصیٰ و تصغیر بناتے وقت واؤ کو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:- ضارب سے ضوارب۔ طومار" سے طوامیرُ۔قانون سے قوانینُ۔ ضیــراب" مصدر باب مفاعلہ سے ضــواریــب وغیرہ۔ بناء:- مَـضْـرُوْب" کو یُـضْـرَبُ سے بناء کرتے ہیں۔ کہ حرف مضارعات کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوحہ لائے عین کلمہ کو ضمہ دیا۔ پھر ضمہ میں اشباع کر کے واؤ پیدا کی لام کلمہ پر ضمہ اعرابی و تنوین تمکن علامت اسمیت جاری کر دی تو یـضـرب سے مـضـروب" ہوا۔

فائدہ:- مـضـروبـون مـضـروبـۃ مـضـروبـات الخ کو اسم فاعل کے تثنیہ جمع مؤنث مکسر وغیرہ کی طرح بنائیں۔

قانون نمبر ۱۲ اسم مفعول والا:-

عبارت:- ہر اسم مفعول از ثلاثی مجرد بروزن مفعول" مے آید. واز غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع مجھول آں باب مے آید بآوردن میم مضمومه بجائے حرف اتین وتنوین تمکن در آخرش درآرند وجو بأ۔ خلاصہ:- ثلاثی مجرد کا اسم مفعول ہمیشہ مفعول کے وزن پر آتا ہے یعنی جب اسم مفعول کو مضارع مجہول سے بنائیں گے تو اس میں پانچ کام کرنے ہونگے۔(۱) حرف مضارعت کو گرائیں گے (۲) اس کی جگہ میم مفتوحہ لائیں گے۔(۳) عین کلمہ کو ضمہ دیں گے (۴) آخر میں اعراب جاری کریں گے۔(۵) عین کلمہ کے اندر اشباع کر کے واؤ پیدا کریں گے کیونکہ مَکْرُم"، مَعُوْن "کے علاوہ کوئی کلمہ مَفْعُل کے وزن پر نہیں آتا تھا لہٰذا اشباع کیا (اور یہ بھی شاذ ہیں) مثال مطابقی:- یُضْرَبُ سے مُضْرُوْبٌ، یَنْصَرُ مَنْصُور" وغیرہ۔ خلاصہ (حصہ دوم):- جب ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرد و مزید فیہ کا اسم مفعول بنائیں گے۔ تو اس کے مضارع مجہول میں تین کام کرنے ہونگے (۱) حرف مضارعت کو گرائیں گے۔(۲) اس کی جگہ میم مضمومہ لے آئیں گے۔

(۳)۔آخر میں تنوین لے آئیں گے۔مثال مطابقی:۔یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ۔ یُصَرِّفُ سے مُصَرِّفٌ۔ یَدَحْرِجُ سے مُدَحْرِجٌ وغیرہ۔آنے والے قانون کے متعلق چند اہم فوائد: فائدہ:۔نون دوقسم پر ہے۔اصلی اور زائدہ:۔اصلی جیسے نصر، عنب، رکن۔زائدہ دوقسم پر ہے۔متحرک اور ساکن۔پھر متحرک دوقسم پر ہے۔عوضی اور غیر عوضی۔پھر غیر عوضی دو قسم پر ہے۔تاکید کے لئے ہوتو اس نون کو نون تاکید ثقیلہ کہیں گے۔جیسے اِضْرِبَنَّ، لَتُعَلِّمَنَّ وغیرہ۔اگر تاکید کے لئے نہ ہو تو اسے جمع مؤنث سالم کی نشانی کہیں گے اور یہ مبنی ہو گی۔ ماقبل اس کا الف کے علاوہ ساکن ہوگا اور اگر تاکید کے لئے نہ ہو بلکہ کلمہ کے آخر کو اپنی اصلی حالت پر برقرار رکھنے کے لئے ہوتو اسے نون وقایہ کہتے ہیں۔جیسے ضَرَبَنِی،یَضْرِبُنِی۔اگر ماقبل اس کا الف ساکن ہوتو اس کو الف نون زائدتان کہیں گے۔پھر عوضی دوقسم پر ہے۔(۱)۔ضمہ کے بدلے ہوگا۔(۲)۔ضمہ اور تنوین دونوں کے بدلے۔اگر فقط ضمہ کے بدلے ہوتو وہ فعل کے سات صیغوں میں پائی جائیگی۔اسے نون اعرابی کہیں گے۔جیسے یَضْرِبَانِ، یضربونَ وغیرہ۔اگر ضمہ اور تنوین دونوں کے بدلے میں ہوتو ایسی نون اسم کے اندر ہوگی۔اسے نون تثنیہ وجمع کہیں گے جیسے ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ

فائدہ:۔نون ساکن دوقسم پر ہے۔آخر میں ہوگی یا نہیں۔اگر آخر میں ہوتو دوقسم پر ہے۔تاکید کیلئے ہوگی یا نہیں۔اگر تاکید کیلئے ہوتو اسے نون تاکید خفیفہ کہیں گے۔جیسے اِضْرِبُنْ۔اگر تاکید کے لئے نہ ہوتو اسے نون تنوین کہیں گے جیسے رجلٌ۔فائدہ:۔اگر نون ساکن آخر میں نہ ہوتو اس کی دو اقسام ہیں۔(۱)۔فاکلمہ سے پہلے ہو۔تو اس کو باب انفعال کی نشانی کہیں گے۔یعنی نون انفعال جیسے اِنْصَرَفَ۔(۲)۔اگر فاعین کے بعد ہوگی تو اس کو باب افعنلا ل کی نشانی کہیں گے۔جیسے اِحْرَنْجَمَ وغیرہ۔فائدہ:۔لہٰذا نون تنوین اسے کہتے ہیں جو نون ساکن کلمہ کے آخر میں ہو۔تاکید کیلئے نہ ہو۔آخری حرکت کے تابع ہو۔فائدہ:۔نون وقایہ کے بعد یاءِ ضمیر ساکنہ ہوتی ہے تو اس یاء کو حالت وقف میں تخفیفاً حذف کرنا بھی جائز ہے۔لہٰذا جب یاء حذف ہو جائیگی تو وقف اس نون پر کرینگے جو وقف کیوجہ سے بظاہر ساکن نظر آئیگی جیسے فَارْهَبُوْنِ، لَایُنْقِذُوْنِ۔

قانون نمبر ۱۳ اضافت والا:۔

عبارت:۔ہر نون تنوین وقت دخول الف، لام و اضافت حذف کردہ شود وجوباً و نون تثنیہ و جمع در وقت اضافت حذف کردہ شود وجوباً۔فائدہ(۱):۔ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ تعلق جوڑنے اور ربط کو اضافت کہتے ہیں۔فائدہ(۲):۔جس کا تعلق ہوگا۔اس کو مضاف اور جس کے ساتھ ہوگا۔اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔فائدہ(۳):۔مضاف اور مضاف الیہ دونوں اسم ہونگے۔فائدہ(۴):۔عربی اور فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں ہوتا ہے۔جبکہ اردو میں مضاف الیہ پہلے اور

---

(۱) اس کو نون ضمیری بھی کہتے ہیں۔جو عامل ناصب یا جازم آنے کے باوجود حذف نہیں ہوگی۔

مضاف بعد میں ہوتا ہے۔فائدہ (۵)۔اردو میں معنی کرتے وقت کا، کی، کے استعمال ہوتا ہے۔عربی کی مثال جیسے غلام زید (زید کا نوکر)، قلنسوۃ خالد (خالد کی ٹوپی)، اساتذۃ رشیدٍ (رشید کے اساتذہ)۔فائدہ (۶)۔ مضاف پر الف لام نہیں آسکتا۔فائدہ (۷) مضاف اپنے مضاف الیہ کو جر دے گا۔اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہو گا۔فائدہ (۸):۔مضاف، مضاف الیہ کے مجموعے کو ترکیب اضافی، مرکب اضافی کہتے ہیں۔اور یہ مجموعہ ایک کلمہ کے حکم میں ہوتا ہے یعنی حکماً ایک کلمہ ہوگا۔خلاصہ (حصہ اوّل): ہر وہ کلمہ جس کے آخر میں نون تنوین ہو اس کے شروع میں الف لام آجائے یا اس کلمے کی دوسرے کلمے کی طرف اضافت کی جائے تو نون تنوین کو گرانا لازم ہے۔

مثال مطابقی:۔ جیسے حمد سے الحمد ، غلام سے غلام رشید وغیرہ۔ (۱)

خلاصہ (حصہ دوم):۔ جس کلمہ میں نون تثنیہ اور جمع کی ہو۔جب اس کلمہ کی دوسرے کلمے کی طرف اضافت کریں تو نون کو حذف کرنا واجب ہے۔لیکن الف لام کے آنے سے حذف کرنا واجب نہیں۔**مثال مطابقی**:۔ضاربانِ سے ضاربا زیدٍ، مسلمونَ سے مسلمُو مصرٍ، الراشدون ، الحا مدون، ساکنون سے ساکنو البادیة ،جَنَاحَانِ سے جَنَا حَا طائرٍ، عَجَلَتَانِ سے عَجَلَتَادرَّجَةٍ وغیرہ۔ (۲)

قانون نمبر۱۴ نون خفیفہ والا

عبارت:۔ہر نون تنوین و خفیفہ را موافق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند جوازاً۔

---

(۱) فائدہ:۔جب کوئی منون علم (نام) موصوف ہو اور اس کی صفت اِبْن ہو۔اور صفت ابن کسی دوسرے علم کی طرف مضاف ہو رہی ہو تو اس وقت بھی نون تنوین گر جاتی ہے۔یعنی اس کی چار شرائط ہیں۔معہ مثال احترازی۔(۱)۔پہلے علم یعنی کسی خاص معین شے کا نام ہو۔اس سے رجل خارج ہوا۔کیونکہ رجل" کسی خاص مرد کو نہیں کہتے۔(۲)۔وہ علم موصوف ہو اس سے ضرب زید عمرواً خارج ہوا۔کہ زید اس مقام پر موصوف نہیں ہے۔(۳)۔آگے صفت لفظ ابن ہو۔اس سے قَامَ زَیْدُ نِ الْقَارِئُ، جاء زید" اخو عمرٍ و خارج ہوا۔اس زید کی صفت ابن نہیں بلکہ القاری ہے۔(۴)۔وہ لفظ ابن دوسرے علم کی طرف مضاف ہو۔اس سے قَعَدَ زَیْد"بْنُ رَجُلٍ عَالِمٍ خارج ہوا۔کیونکہ رَجُلٍ عَالِمٍ علم نہیں۔حکم:۔چاروں شرطیں پائی جائیں تو اس پہلے علم موصوف کے آخر سے تنوین کو حذف کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:۔زیدبن ثابتٍ، مُحمدُ بن عبدِاللّٰہ،علیُّ بْن ابی طالبٍ، اظہار بن حق نواز شہیدین۔فائدہ:۔اسی طرح جس کلمہ کے آخر میں تنوین ہو۔اس پر حرف ندا داخل ہو جائے اور وہ کلمہ معرفہ بن جائے تو تنوین کو حذف کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:۔جیسے زید" یا زید" ، خالد" سے یا خالد"، رجل" سے یا رجل"۔فائدہ:۔حرف ندائیہ پانچ ہیں۔(۱)۔یَا۔(۲)۔اَیَا۔(۳)۔ھَیَا۔(۴)۔اَیَ۔(۵)۔ہمزہ مفتوحہ۔

(۲) سوال:۔الف لام کے آنے سے تنوین کیوں گر گئی؟ جواب:۔تنوین نکرہ ہونے کی علامت ہے۔اور الف لام معرفہ ہونے کی علامت ہے۔دو متضاد صفتیں ایک کلمہ میں جمع نہیں ہو سکتیں۔یعنی الف لام اور تنوین کسی ایک کلمہ میں جمع نہیں ہونگے۔سوال:۔اضافت کی وجہ سے تنوین کیوں گری؟ جواب:۔مضاف اور مضاف الیہ میں شدید اتصال کی وجہ سے۔درمیان میں کسی دوسری چیز کو برداشت نہیں کرتے۔سوال:۔تثنیہ اور جمع کی نون اضافت کی وجہ سے کیوں حذف ہوئی؟ جواب:۔مضاف اور مضاف الیہ کے اتصال کی وجہ سے۔سوال:۔الف لام کے آنے سے نون کیوں باقی رہتا ہے؟ جواب:۔نون تثنیہ جمع کی دو حیثیتیں ہیں۔یہ نون ضمہ کے بدلے میں ہوگا یا تنوین کے بدلے میں ہوگا۔لہٰذا جب ہم الف لام کو لے آتے ہیں۔تو اس وقت ہم نون کو ضمہ کے عوض سمجھتے ہیں۔اور جب اضافت کرتے ہیں تو اس وقت تنوین کے عوض تصور کرتے ہیں۔تو جب اضافت سے تنوین گر جاتی ہے۔تو اس کا عوض بھی گر جائے گا۔سوال:۔اس کے برعکس کیوں نہیں؟ جواب:۔ کیونکہ پھر اضافت کے وقت نون تثنیہ وجمع باقی رہتا حالانکہ اضافت درمیان میں کسی غیر کو برداشت نہیں کر سکتی۔لہٰذا برعکس نہیں کیا۔

خلاصہ: ہر نون تنوین وخفیفہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرکت علت سے بدلنا جائز ہے حالت وقف میں۔
مثال مطابقی:۔ جیسے ضَارِب" کوضاربُو ، ضارباً سے ضاربا۔ قدیر" کو قدیرُو۔ حینٍ سے حِینی۔اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبا۔ لا تضرِبِنْ سے لا تضربی۔ لِیَضْرِبُنْ سے لیضربُو پڑھنا جائز ہے۔(امام یونس کے نزدیک) لیکن جمہور کے نزدیک قدیراً کو قدیرا پڑھنا واجب ہے۔تنوین کی باقی صورتوں میں واوٗ یایاء سے بدلنا جائز نہیں۔فائدہ:۔اسم مفعول کی بناء کے بعد فعل جحد معلوم ومجہول کی بناء کرتے ہیں۔ فائدہ:۔جحد کا لغوی معنی ہے انکار اور صرفی لوگ زمانہ ماضی میں کام نہ ہونے کو جحد کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ مضارع سے بنے گا۔اس طرح کہ مضارع معلوم ومجہول کے ہر صیغہ کے شروع میں حرف لم یالما جازمہ جحد یہ لگائیں گے۔تو جن پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی ہے اس ضمہ اعرابی کوحذف کریں گے۔اور جن سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی ہے۔آنے والے قانون کے تحت وہ نون اعرابی حذف کریں گے۔ اور جمع مؤنث کے دو صیغوں کے آخر میں نون علامت جمع مؤنث باقی رہے گی۔ کیونکہ وہ مبنی ہے۔لہٰذا اسے حذف نہیں کریں گے۔تو جحد معلوم ومجہول بن جائیگا۔ فائدہ:۔اسی طرح فعل نفی (یعنی کسی کام کے موجودہ یا آئندہ زمانے میں ہونے کا انکار) کو بھی فعل مضارع سے بنائیں گے۔اس طرح کہ شروع میں لا نافیہ غیر عاملہ لگائیں گے جو بظاہر لفظوں میں وہ اثر نہیں کرے گا۔ ہاں معنی وترجمہ مثبت سے منفی بن جائیگا۔ فائدہ:۔ نفی موکد بلن کو بھی مضارع سے بنائیں گے۔اس طرح کہ مضارع کے شروع میں حرف لَن ناصبہ برائے تاکید نفی مستقبل داخل کریں گے۔تو جن پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی ہے۔ان کے آخر میں نصب آجائیگی۔اور جن کے آخر میں نون اعرابی ہے۔وہ حذف ہو جائے گی۔باقی دو صیغوں کے آخر میں نون جمع مؤنث (نون ضمیری) مبنی ہونے کی وجہ سے اپنی حالت پر باقی رہیں گے۔تو معلوم مجہول نفی موکد بن جائیگی۔فائدہ:۔ہاں جن صیغوں کے شروع میں یاء حرف مُضَارَعَت ہے۔نون ساکن کو یاء کر کے آنے والے قانون یرملون کے تحت یاء میں غنہ کے ساتھ ادغام کریں گے۔فائدہ:۔ کسی چیز کے شروع میں آنے کو دخول اور آخر میں آنے کو لحوق کہتے ہیں۔فائدہ: ۔عامل جازم کل ۱۴ ہیں پانچ حرف اور نو اسم جیسے شعر مشہور ہے۔

اِنْ ولَمْ لَمَّا لَا م لَا مُر لَا ئی نہی نیز۔ ایں پنج حرف جا زم فعلند ہ۔ یك بے دعا

مَنْ ومَا مَهْمَا اَیّ'' حَیْثُمَا اِذْمَا مَتٰی۔اَیْنَمَا اَنیٰ ایں نہ اسم جازم آمد فعل را

---

(۱) فائدہ:۔یہ امام یونس کے نزدیک ہے۔لیکن جمہور کے نزدیک صرف حالت نصب میں تنوین کو وقف کی حالت میں ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت الف سے بدلنا واجب ہے۔

فائدہ:۔ فعل کونصب دینے والے کل چار حرف ہیں جیسے شاعر کہتا ہے۔

اَنْ وَلَنْ پس کَیْ اِذَنْ ایں چار حرف معتبر
نصب مستقبل کنند جملہ دائم اقتضاء

فائدہ:۔ ان میں سے اَنْ مصدریہ بعض اوقات لفظوں میں نہیں پڑھا جاتا بلکہ مقدر ہوتا ہے۔ تاہم عمل ضرور کرتا ہے۔ اس کی وضاحت وتفصیل کتب نحو میں ہوگی۔ تاہم یہ بات یادرکھیں کہ حتّٰی کے بعد اور لام مکسورہ جارہ کے بعد جبکہ یہ دو نوں فعل مضارع پر داخل ہوں تو اَنْ مقدر ہوتا ہے۔ جیسے حتّٰی تُنفِقُوا، حتّٰی تَتَّبِعَ لتکملوا، لتکبروا اصل میں حتّٰی ان تنفقوا، حتّٰی ان تتبع، لِيَقْطَعَ، لِيَبْتَلِيَ، لان تکملوا، لان تکبروا تھے۔

قانون نمبر۱۵ ضمہ اعرابی والا

عبارت:۔ ہر فعل مضموم بضمہ اعرابی بوقت دخول نواصب منصوب۔ و بوقت دخول جوازم مجزوم مے شود وجوباً بشرطیکہ آخر کلمہ حرف علت نباشد ورنہ حذف شود وجوباً۔ خلاصہ (حصہ اوّل):۔ ہر وہ فعل کہ جس کے آخر میں ضمہ اعرابی ہو۔ مضارع کے پانچ صیغے ہیں ان پر نواصب میں سے کوئی حرف ناصب داخل ہو جائے تو اس کے آخر میں نصب پڑھنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:۔ یضرب سے لَنْ یضربَ، کَیْ یَضرِبَ اَنْ تَعْلَمَ۔ حصہ دوئم:۔ ہر وہ فعل جس کے آخر میں ضمہ اعرابی ہو اس پر کوئی عامل جازم داخل ہو اسے مجزوم پڑھنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:۔ جیسے یضرب سے لَمْ یضربْ۔ مَنْ یشفعْ، لاتَضرِبْ وغیرہ۔ خلاصہ (حصہ سوئم):۔ ہاں اگر آخر کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسے آنے والے قانون لَمْ یَدْعُ کے تحت حذف کرنا بھی واجب ہے۔ مثال مطابقی:۔ یدعو سے لِیَدْعُ، ترمی سے لم تَرْمِ، تخشی سے لم تَخْشَ وغیرہ۔

قانون نمبر۱۶ نون اعرابی والا

عبارت:۔ ہر نون اعرابی وقت دخول جوازم و نواصب و لحوق نون ثقیلہ و خفیفہ و بناء کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود وجوباً۔ خلاصہ:۔ ہر وہ کلمہ جس کے آخر میں نون اعرابی ہو (اور وہ کلمات سات ہیں)۔ اس کے شروع میں کوئی عامل جازم یا ناصب داخل ہو جائے یا نون ثقیلہ یا خفیفہ لاحق ہو جائے یا امر حاضر معلوم بنایا جائے تو نون اعرابی کو گرانا واجب ہے۔ یعنی ان پانچ صورتوں میں۔ مثال مطابقی:۔ لم یضربا، لیضربا، اضربوا، لیضربُن وغیرہ۔ تعلیل:۔ لَنْ یَّضْرِبَ اصل میں یَضْرِبُ تھا۔ جب اس پر حرف لَنْ داخل ہوا

تو نون ساکن اور یاء قریب المخرج اکٹھے ہوگئے۔ تو نون کو یای کرکے یاء کا یاء میں ادغام کر دیا۔ غنہ کے ساتھ تو لَن یَّضرِبَ ہوا۔

قانون نمبر ۱۷ یَرمَلُونَ والا:۔

عبارت:۔ ہر نون ساکن و تنوین رادر حروف یر ملو ن ادغام مے کنندو جو باً و متحرک راجوازاً۔ در حروف یمون بغنه ودرلر بغیرغنه ۔خلاصہ (اوّل):۔ ہر وہ مقام کہ جہاں نون ساکن یا تنوین کسی کلمہ کے آخر میں ہو اور متصل دوسرے کلمہ کے شروع میں یرملون کے چھ حرف میں سے کوئی حرف آجائے تو نون ساکن یا تنوین کو اس حرف کی جنس کرنا واجب، پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا بھی واجب ہے۔ مثال مطابقی:۔ نون ساکن کی مثال لَن یَّضرِبَ، من ربهم، من ماء، من لدنا، من ورائهم، من نبيٍ۔ تنوین کی مثال دافقٍ، یخرج،غفور رحيمٍ، رسول من الله، رجال " ،لاتلهيهم، من جوع و آمنهم، عاملة"، نا صبة"۔ :فائدہ:۔ اگر نون ساکن ہو اس کے بعد حروف یرملون ہوں۔ اور کلمہ ایک ہو تو قانون جاری نہیں کریں گے۔ جیسے قِنوَان"، عُنوَان"، بُنیَان"، دُنیَا، صِنوَان، اُنمُوذَج"، مُنوَال، اَنیَاب، اَنوَارُ وغیرہ۔

خلاصہ (حصہ دوئم):۔ اگر نون متحرک ہو تو ادغام جائز ہے واجب نہیں۔ مثال مطابقی:۔ اَنا یا سر کو اَیّا سر، اَنا رَشید" کو اَرَّشید"، انا لئیق کو اَلَّئیق وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ خلاصہ (حصہ سوئم):۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف یمون میں سے کوئی حرف آجائے تو غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ غنہ اس کو کہتے ہیں۔ جو آواز ناک سے نکالی جائے۔ مثال مطابقی:۔ لن یضرب، من ماء وغیرہ۔ خلاصہ (حصہ چہارم):۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف لر میں سے کوئی حرف آجائے تو بغیر غنہ کے پڑھیں گے۔ مثال مطابقی:۔ من لَّدنا، من رَّبهم، رجال لاتُلهيهم، غفور رحيم۔

قانون نمبر ۱۸ بائے مطلق والا:۔

عبارت:۔ ہر نون ساکن و تنوین که واقع شود قبل با مطلقاً آں رابمیم بدل کنند وجوباً وقبل از حرف حلقی ظاہر خوانده مے شود وجوباً وقبل از الف نمی آید در باقی حروف اخفا کرده آید وجو باً ۔فائدہ:۔ حروف حلقی کل چھ ہیں۔ جیسے شاعر نے کہا۔

حروف حلقی شش بودا ے نورِ عَین

همزه هاء و حاء وخاء وعین غین

فائدہ:۔ اور حروف اخفا پندرہ ہیں۔ جیسے شاعر نے کہا۔

تا و ثا جیم و دال و ذال وزاء و سین و شین

صاد ضاد و طا و ظا و فا و قاف وکاف بین

خلاصہ:- اگرنون اور تنوین بائے مطلق سے پہلے ہوتو اس نون کو میم سے بدلنا واجب ہے۔ فائدہ:- بائے مطلق سے مراد یہ ہے کہ خواہ کلمہ ایک ہو یا دو ہر حال میں قانون جاری کیا جائیگا۔ مثال مطابقی:- ایک کلمہ کی مثال ینبغی سے یمبغی۔ دو کلمہ کی مثال من بعید، آیات" بینات، لینبذن، لفی شقاقٍ بعید وغیرہ۔ خلاصہ (حصہ دوئم):- اگرنون ساکن اور تنوین حروف حلقی سے پہلے ہوں تو خوب ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ غنہ نہیں کریں گے۔ مثال مطابقی:- من احدٍ، انعمت، ینعق من غاسقٍ، فمنها حصیدا حامدین، من خیر شئی حتی، من آمن وغیرها۔ خلاصہ (حصہ سوئم):- نون ساکن اور تنوین الف سے پہلے نہیں آسکتی۔ تو لہٰذا مثال مطابقی بھی نہیں ہے۔ خلاصہ (حصہ چہارم):- نون ساکن اور تنوین اگر باقی حروف سے پہلے ہو تو اخفا کر کے پڑھیں گے۔ (حروف اخفا پندرہ ہیں)۔ مثال مطابقی:- تا کی مثال کنتم، زا کی مثال من زاجر، من طَلَبَ، من فَتَحَ، من کَرُمَ، من جَلَبَ، انجیل، انثی، انداداً، من ذکر، فمن زحزح اِنسان"، مَنشور وغیرہ۔ **فائدہ:-** امر کا لغوی معنی ہے حکم دینا اصطلاح میں امر ہر وہ کلمہ مشتق ہے جو غائب ومخاطب یا متکلم میں سے کسی سے کام کے ہونے کی طلب پر دلالت کرے۔ جبکہ نہی اس کے برعکس ہے۔ یعنی کسی سے کسی کام کے نہ ہونے کی طلب کرنے پر دلالت کرنے والا کلمہ نہی کہلاتا ہے۔ فائدہ:- حکم چونکہ عام طور پر مخاطب وحاضر کو دیا جاتا ہے۔ اور ہر زبان میں امر حاضر و امر غائب ومتکلم کے کلمات کی شکلیں وضع جدا جدا ہوتے ہیں۔ اور ان کا طرز تخاطب طریقہ بیان طرز ادا بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اور عربی زبان میں بھی یہی حال ہے۔ اسی واسطے امر حاضر کے صیغے اور ان کی امثال بھی دوسروں سے جدا ہونگی۔ اور ان کے بنانے کا طریقہ بھی الگ ہوگا۔ اور ان کو مقدم بھی کریں گے۔ اس کے بعد غائب ومتکلم کو الگ بیان کریں گے۔ فائدہ:- یہ فرق امر حاضر معلوم اور غائب متکلم میں حقیقتاً ہے۔ لیکن اس مناسبت سے مجہول میں اور نہی حاضر غائب معلوم مجہول میں پھر اسی فرق کو ملحوظ رکھ کر یہی معاملہ کیا گیا ہے۔ فائدہ:- بڑا اگر چھوٹے کو کام کرنے کا کہے تو اس کو امر اور چھوٹا بڑے سے کہے تو دعا۔ برابر والا کسی کام کے کرنے کا کہے تو اسے التماس کہتے ہیں۔ ان سب کے لئے صیغہ ایک ہوگا۔ فائدہ:- امر حاضر کے چھ صیغوں کو مضارع معلوم کے چھ مخاطب کے صیغوں سے بناء کرتے ہیں۔ آنے والے قانون کے تحت اور ضمہ اعرابی ونون اعرابی والے قانون کے تحت ایک صیغہ سے ضمہ اعرابی چار صیغوں سے نون اعرابی حذف ہو جائیگا۔ اور جمع مؤنث کے

آخر سے کچھ بھی حذف نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ مبنی ہے۔

قانون نمبر ۱۹ امر حاضر معلوم والا:۔

عبارت:۔ ہر امر حاضر معلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم بایں طور بنا مے کنند کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارعت ما بعد ش ساکن ماند ہمزہ وصلی مضموم در اولش در آرند بشرطیکہ مضارع معلومش نیز مضموم العین باشد۔ وگرنہ مکسور و اگر ما بعد ش متحرک ماند امر ہمون شد بوقف آخر۔ خلاصہ (حصہ اوّل):۔ ہر امر حاضر معلوم کو فعل مضارع معلوم کے مخاطب کے صیغوں سے بناء کرتے ہیں اور وہ چھ صیغے ہیں۔ اس طرح کہ حرف مضارعت کو حذف کرتے ہیں۔ مابعد اس کا ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھیں گے۔ عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزہ وصلی بھی مضموم لگائیں گے۔
مثال مطابقی:۔ تنصر سے اُنْصُرْ، تَدْخُلُ سے اُدْخُلْ، انصرا، تنصرون سے اُنْصُرُوا وغیرہ۔
خلاصہ (حصہ دوئم):۔ اگر عین کلمہ مضموم نہ ہو بلکہ مکسور ہو یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصلی مکسور لائیں گے۔
مثال مطابقی:۔ تضرب سے اِضْرِبْ، تعلم سے اِعْلَمْ۔ خلاصہ (حصہ سوئم):۔ اگر مابعد اس کا متحرک ہو تو آخر میں وقف کرنے سے امر بن جائیگا۔ بشرطیکہ آخر میں حرف علت نہ ہو اگر ہو تو اسے حذف کردیں گے۔
مثال مطابقی:۔ تُصَرِّفُ سے صَرِّفْ، تَضَعُ سے ضَعْ، تَلِیُ سے لِ، تَقِیُ سے قِ وغیرہ۔ [۱]
فائدہ:۔ باقی ہمزہ وصلی مکسور یا مضموم ہونے کی وجوہات تفصیلی ہمزہ وصلی قطعی والے قانون میں دیکھیں۔ فائدہ:۔ تاکید کا لغوی معنی ہے۔ پختہ کرنا اور اصطلاح میں ہر وہ کلمہ کہ جس کے ذریعے کسی کلمہ کے معنی کو پختہ کیا جائے۔ [۲] فائدہ:۔
نون ثقیلہ وہ نون مشدد ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو۔ تاکید اور معنی کی پختگی کے لئے آئے۔ فائدہ:۔ نون ثقیلہ ہمیشہ فعل مضارع فعل امر اور فعل نہی کے تمام صیغوں پر داخل ہوتی ہے۔ اسی طرح انشاء و طلب کا معنی دینے والے

---

[۱] فائدہ:۔ چونکہ امر حاضر معلوم مضارع معلوم کے مخاطب کے صیغوں سے ہی بنے گا۔ تو جس مضارع میں تعلیل بقانون وجوبی ہوگی۔ تو اس سے امر بھی بعد از تعلیل والی حالت سے بنے گا۔ جیسے تُعِدُ سے عِدْ، تَضَعُ سے ضَعْ، تَقُوْلُ سے قُوْلُ پھر قُلْ اور اگر مضارع میں تبدیلی خلاف قانون ہو یا بقانون جوازی تو اس مضارع کا پہلے اصلی نکال کر پھر امر بنائیں گے۔ جیسے تُکْرِمُ باب افعال میں ہمزہ خلاف قانون حذف ہوا ہے۔ تو اس حالت سے امر نہیں بنے گا۔ بلکہ اصل تُاَکْرِمُ نکال کر اَکْرِمْ الخ امر بنائیں گے۔ اس طرح تَوْجَلُ سے اِوْجَلْ پھر اِیْجَلْ بنائیں گے۔ نہ کہ تَیْجَلُ تا جَلْ سے ہوگا۔

[۲] فائدہ:۔ تاکید دو قسم پر ہے۔ لفظی اور معنوی یعنی بعینہ پہلے لفظ کو مکرر کیا جائے۔ جیسے ضرب ضرب زید، جاء نی امیر المؤمنین امیر المؤمنین، کلا اذا دکتِ الارض دکا دکا اور تاکید معنوی یعنی پہلے لفظ کے علاوہ کوئی اور لفظ بولا جائے۔ پھر اس مفرد کی تاکید کے لئے نو (۹) کلمات ہیں۔ جیسے نفس ،عین، کلا، کلتا، اجمع، اکتع، ابتع، ابصع، کل جیسے جانی، طلاب "، کلھم وغیرہ۔ اور جملہ اسمیہ مثبت کی تاکید کے لئے اِنَّ اَنَّ کی بحث نحو میں ہو گی۔ منفی کی تاکید ما اور باء زائدہ ہے۔ جیسے دما ھو بالھزل۔ فائدہ:۔ فعل ماضی مثبت کی تاکید کے لئے قد، لقد اور لام مفتوحہ اور ماضی منفی کی تاکید کے لئے ما مضارع مثبت امر حاضر معلوم مجہول کی تاکید کے لئے نون مشدد یعنی ثقیلہ اور ساکن یعنی خفیفہ اور مضارع منفی کی تاکید کے لئے حرف لن آتا ہے۔

باقی افعال کے آخر میں بھی آتی ہے۔(والتفصیل فی النحو)۔فائدہ:۔نون ثقیلہ مبنی بر فتح ہوتی ہے۔بشرطیکہ اس سے پہلے الف نہ ہو۔اگر الف ہوگا تو مبنی بر کسرہ ہوگا۔لہٰذا مبنی ہونے کی وجہ سے اس کا ماقبل ضمہ اعرابی و نون اعرابی خود بخود حذف ہوجائیگا۔فائدہ:۔اگر اس سے پہلے واؤ جمع مذکر کی یا یاء واحدہ مؤنثہ کی آجائے تو اس واؤ اور یاء کو حذف کرنا واجب ہے اور اگر اس سے پہلے الف ہو تو حذف کرنا درست نہیں۔اگر آخر میں جزم ہو تو اسے فتح دیں گے۔

فائدہ:۔نون ثقیلہ مضارع امر نہی کے تمام صیغوں میں داخل ہوگا۔لہٰذا اِضْرِبَنَّ اصل میں اضرب تھا۔آخر میں نون ثقیلہ مشدد مفتوحہ لائے۔اور ماقبل کو مبنی بر فتح کردیا تو اِضْرِبَنَّ ہوا۔

اضربان:۔اصل میں اضربا تھا۔آخر میں نون تاکید ثقیلہ مشدد مکسور لائے تو اِضْرِبَانِّ ہوا۔

اضربُنَّ :۔اصل میں اضربوا تھا۔آخر میں برائے تاکید نون ثقیلہ مشدد مفتوح لائے تو واؤ اور نون مشدد دونوں اکٹھے ہوئے۔(علی غیر حدہ) تو آنے والے قانون کے حصہ پنجم کے تحت واؤ کو حذف کردیا اور ضمہ کو برحال رکھا۔تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے تو اِضْرِبُنَّ ہوا۔اِضْرِبِنَّ:۔اصل میں اضربی تھا۔آخر میں نون ثقیلہ مشدد مفتوح ملنے سے التقائے ساکنین ہوا۔اسی حصہ پنجم کے تحت یاء ساکنہ کو حذف کردیا کسرہ کو باقی رکھا تاکہ یاء محذوفہ پر دلالت کرے۔تو اضربِنَّ ہوا۔اضربان تثنیہ مؤنث مثل اضربان تثنیہ مذکر ہے۔

آنے والے قانون کے متعلق چند فوائد:۔

فائدہ (۱):۔دو ساکن حروف کے اکٹھے ہونے کو التقائے ساکنین یا اجتماع ساکنین کہتے ہیں۔فائدہ (۲):۔حرف علت کی دو حالتیں ہیں (۱) متحرک (۲) ساکن۔پھر ساکن کی دو اقسام ہیں۔

کہ حرف علت ساکن ہو۔ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو تو اس کو مدہ کہتے ہیں۔اگر ماقبل کی حرکت مخالف ہو تو اس کو لین کہتے ہیں۔فائدہ (۳):۔التقائے ساکنین کو بعض اوقات عرب لوگ ناپسند فرماتے ہیں۔کیونکہ باعث ثقل ہے۔جبکہ عجمی زبان والے یعنی غیر عربی دو یا دو سے زیادہ ساکن حروف استعمال کرتے رہتے ہیں۔جیسے گوشت، پوست، دوست۔فائدہ (۴):۔ایک جنس کے دو حرف ہوں پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں داخل کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔جس کو داخل کریں گے۔اس کو مدغم اور جس میں داخل کریں گے اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔فائدہ (۵):۔بعض حضرات اس قانون کو سمجھنے کے لئے سات حصے بناتے ہیں اور بعض نو بناتے ہیں۔یہ فرق صرف اجمال و تفصیل کا ہے۔ورنہ حقیقت میں کوئی فرق نہیں۔

قانون نمبر ۲۰ التقائے ساکنین والا:-

عبارت:-التقائے ساکنین بر دو قسم است. علی حده و علی غیر حده. علی حده آنکه ساکن اول مده یا یاء تصغیر و ساکن ثانی مدغم و وحدت کلمه باشد ما سوائے اوعلی غیر حده است. حکم علی حده آنکه خواندن ساکنین است مطلقاً. وحکم علی غیر حده خواندن ساکنین است در حا لت وقف ونخواندن ساکنین است درحا لت غیر وقف. پس اگر در حالت غیر وقف ساکن اول مده یا نون خفیفه باشد حذف کرده مے شودا تفاقاً. سوائے سه جادر اجوف یعنی مصد ر باب افعال و استفعال واسم مفعول از اجوف معلل که دریں جا اختلا ف است. بعضے صرفیا ں ساکن اول را حذف کنند و بعضے ثانی را. پس اگر اول ساکن مده یا نون خفیفه نباشد حرکت منا سب داده شود ساکنے که در آخر کلمه است. و اگر در آخر نباشد اول را کسره چرا که کسره درتحریك ساکن اصل است. وغیراو بسبب عارضه۔

خلاصہ (حصہ اول):-التقائے ساکنین دوقسم پر ہے۔(۱)علیٰ حدہٖ۔(۲)علیٰ غیر حدہٖ۔علیٰ حدہٖ وہ ہوتا ہے۔جس میں تین شرائط پائی جائیں۔(۱) پہلا ساکن مدہ ہو۔یا حکم مدہ ہو یعنی یائے تصغیر ہو(۲)دوسرا ساکن ان میں سے خود کسی حرف میں مدغم ہو۔(۳)ان دونوں ساکنوں کا کلمہ ایک ہو۔مثال مطابقی:-الف مدہ کی مثال ضَـالِّیـن، حَـا جّ، دابۃ واوٗمدہ کی مثال احمور، یائے مدہ کی مثال سیّر ،حکم مدہ کی مثال یعنی یائے تصغیر کی مثال خُوَیْصَّة" جوخَاصَّة" کی تصغیر ہے۔ فائدہ: -یا مدہ کی مثال کا بعض محققین نے انکا ر کیا ہے۔ اور ہے بھی واقعی انکار کے قابل اور وہ حضرات اس کی بجائے یائے تصغیر کوحکم مدہ میں قرار دیتے ہیں۔خلاصہ (حصہ دوئم):-اگران میں سے ایک یا دو یا تینوں شرائط موجود نہ ہوں۔تو اسے التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کہتے ہیں۔اس کی سات صورتیں ہیں۔تفصیل کے ساتھ ساتوں صورتیں مندرجہ ذیل نقشہ میں دیکھیں۔

تفصیل نقشہ اقسام التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ:-

نمبر شمار	شرط اوّل ساکن اول مدہ یا حکم مدہ یاء تصغیر	شرط دوم ساکن ثانی مدغم	شرط سوم وحدت کلمہ یعنی دونوں ساکنوں کا کلمہ ایک ہو	مثال	اصل	تفصیل اجراء قانون
۱	مفقود	موجود	موجود	یَخِصِّمُوْنَ	یَخْتَصِمُوْنَ	نمبر۱
۲	موجود	مفقود	موجود	قُلْنَ	قَوَلْنَ	نمبر۲
۳	موجود	موجود	مفقود	اِضْرِبُنَّ	اِضْرِبُوْا	نمبر۳
۴	مفقود	مفقود	موجود	مُدَّ مُدِّ مُدُّ	اُمْدُدْ	نمبر۴
۵	موجود	مفقود	مفقود	اِضْرِبُوْ االْقَوْمَ	اِضْرِبُوْا	نمبر۵
۶	مفقود	موجود	مفقود	لِیُدْعَوُنَّ	لِیُدْعَوُوْا	نمبر۶
۷	مفقود	مفقود	مفقود	قُلِ الْحَقَّ	قُلْ اَلْحَقَّ	نمبر۷

(نمبر۱):- آگے آنے والے عین افتعال والے قانون کے تحت تاء کو صاد کیا۔ تو یَخْصَصِمُ ہوا۔ پھر مضاعف کے قانون کے تحت پہلے صاد کی حرکت حذف کر دی اور صاد کا صاد میں ادغام کیا تو اب خاء بھی ساکن، صاد بھی ساکن جمع ہو گئے اور پہلی شرط مفقود ہونیکی وجہ سے التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا۔ پھر اسی قانون کا حصہ ہشتم کے تحت خاء یعنی پہلے ساکن کو کسرہ دیا تو یَخِصِّمُوْنَ ہوا۔ (نمبر۲):- بقانون قال قَالْنَ ہوا۔ الف اور لام دو ساکن جمع ہو گئے پہلی اور تیسری شرط موجود جبکہ دوسری مفقود ہونیکی وجہ سے التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا تو اس قانون کے حصہ پنجم کے تحت الف (پہلے ساکن) کو حذف کر دیا پھر اجوف کی بحث میں آنے والے قُلْنَ والے قانون کے تحت فاء کلمہ کو ضمہ دیا تو قُلْنَ ہوا۔
(نمبر۳):- اِضْرِبُنْ اصل میں اِضْرِبُوْا تھا۔ جب نون تاکید ثقیلہ لاحق ہوا (جو برائے تاکید الگ کلمہ ہے) تو اِضْرِبُوْنَّ ہوا واؤ ساکنہ اور نون ساکنہ جمع ہو گئے پہلی اور دوسری شرط موجود اور تیسری مفقود ہونے سے التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا تو اسی قانون کے حصہ پنجم کے تحت ساکن اوّل حذف ہو گیا تو اِضْرِبُنَّ ہوا۔
(نمبر۴):- اصل میں اُمْدُدْ مثل اُنْصُرْ تھا بقانون مضاعف پہلی دال کی حرکت ماقبل کو منتقل کر دی اور ہمزہ وصلی بتحرک مابعد حذف ہو گیا۔ اب دونوں دالیں ساکن جمع ہو گئیں ذرا غور کریں تو تیسری شرط فقط موجود اور پہلی دوسری مفقود ہیں۔

لہٰذا یہ بھی التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا۔ اب اسی قانون کے حصہ ہشتم کے تحت دوسری دال کو کوئی مناسب حرکت دینگے یعنی بعض صرفی کسرہ دیں گے لان الساکن اذا حُرِّكَ حُرِّكَ بالکسر اور بعض فتحہ دینگے لِاَنَّ اَلْفَتْحَةَ اَخَفُّ الْحَرَكَاتِ اور بعض عین کلمہ کے مضموم ہونیکی مناسبت سے اس ساکن کو ضمہ دینگے تو مُدَّ مُدِّ مُدُّ پڑھیں گے۔ (ہاں جو حضرات نقل حرکت ہی نہیں کرتے تو وہ صرف اُمْدُدْ پڑھیں گے)۔ (نمبر ۵):۔ اصل میں اِضْرِبُوْا اَلْقَوْمَ تھا۔ آپس میں ملنے سے ہمزہ وصلی حذف ہوگیا۔ تو واؤ ساکن اور لام ساکن جمع ہوگئے۔ فقط پہلی شرط موجود ہے جبکہ دوسری اور تیسری شرط مفقود ہے لہٰذا التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا۔ اب اسی قانون کے حصہ پنجم کے تحت واؤ (پہلا ساکن) حذف ہوا تو اِضْرِبُوا لْقَوْمَ ہوا۔ (نمبر ۶):۔ لِیُدْعُوْنَّ اصل میں لِیُدْعُوُوْا مثل لِیَنْصُرُوْا تھا۔ بقانون صاعد قال والتقاء حصہ پنجم (بعد از تعلیلات) لِیُدْعَوْا ہوا۔ جب نون ثقلیہ لاحق ہوا تو واؤ ساکنہ غیر مدہ اور نون مشدد میں سے پہلی نون ساکن جمع ہونے سے فقط دوسری شرط موجود ہے۔ پہلی اور تیسری شرط مفقود ہونیکی وجہ سے التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا۔ پھر اس قانون کے حصہ نہم (غیر او بسبب عارضہ) اور بقانون لِیُدْعَوُنَّ (درناقص) واؤ ساکن اوّل کو ضمہ دیا تو لِیُدْعَوُنَّ ہوا۔ (نمبر ۷):۔ اصل میں قُلْ اَلْحَق تھا۔ ہمزہ وصلی درج کلام میں آنے سے حذف ہوگیا۔ اب ذرا غور کریں تو دونوں لام ساکن جمع ہیں۔ اور تینوں شرائط مفقود ہیں تو علی غیر حدہٖ ہوا۔ پھر اس قانون کے حصہ ہفتم کے تحت پہلے ساکن کو کسرہ دیا تو قُلِ الْحَقَّ ہوا۔

خلاصہ (حصہ سوئم):۔ اس قانون کے پانچ حکم ہیں۔ ایک علیٰ حدہٖ کیلئے اور چار علیٰ غیر حدہٖ کیلئے چنانچہ علیٰ حدہٖ کا حکم یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ہر حال میں یعنی وقف کی صورت میں اور غیر وقف دونوں صورتوں میں دونوں ساکن پڑھیں گے۔ مثال مطابقی:۔ دابّة، ضآلِّینَ، حَاجَّ، اَحْمُورَّ۔ خلاصہ (حصہ چہارم):۔ علیٰ غیر حدہٖ کے بارے میں چار احکام کی ذرا تفصیل ہے۔ حکم اوّل:۔ اگر حالت وقف ہے۔ تو دونوں ساکنوں کو پڑھیں گے۔

مثال مطابقی:۔ جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم، الدِّیْنْ، نستعینْ۔ خلاصہ (حصہ پنجم):۔ حکم ثانی:۔ اگر حالت وقف نہ ہو تو دیکھیں گے۔ کہ پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہے۔ تو بالاتفاق پہلے ساکن کو حذف کر دیں گے۔ مثال مطابقی:۔ اِضْرِبوا سے اِضْرِبُنَّ، اقول سے قُلْ، لا تھیننْ الفقیرَ سے لا تھینَ الفقیر، اضربَنْ الشّریر سے اِضْرِبَ الشّرِیْرَ وغیرہ۔ خلاصہ (حصہ ششم):۔ صرف تین مقامات ایسے ہیں جہاں آئمہ صرف کا اختلاف ہے۔ (۱)۔ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف کہ جس میں تعلیل کی گئی ہو۔ (۲)۔ مصدر باب افعال اجوف جس میں تعلیل کی گئی ہو۔ (۳)۔ مصدر باب استفعال اجوف کا کہ جس میں تعلیل کی گئی ہو۔ بعض صرفی مثل علامہ اخفشؒ ان مقامات سے پہلے ساکن کو

کوحذف کرتے ہیں۔اور بعض مثل استاد علامہ سیبویہؒ دوسرے ساکن کوحذف کرتے ہیں۔مثلاً مَـقُـوْل''اصل میں مَقْوُوْل'' تھا۔آنے والے قانون یقول کے تحت واؤ کی حرکت قاف کودی تو التقائے ساکنین ہوااب پہلی واؤ کوحذف کریں تومقول''اگر دوسری کوحذف کریں تو تب بھی مقول'' ہوگا۔مگرقول اول کے مطابق وزن مَفُوْل'' اور برقول ثانی مَـفُـعْل''ہوگا۔اسی طرح دوسرااورتیسرامقام جیسے اقـامة''، استقـامة'' وغیرہ کہ اصل میں اِقْوام'' مثل اِکْـرام، اِسْتِـقْـرَام'' مثل استخراج تھے۔آگے آنے والے قانون کے تحت واؤ کی حرکت قاف کودی اورواؤ کوالف سے بدلا۔تو اِقَـامـاً ، اِسْتِقَـا ماً ہوجائے گا۔بعض صرفی مثل امام اخفشؒ پہلے الف کوحذف کرتے ہیں اوربعض مثل علامہ سیبویہؒ دوسرے الف کوحذف کرکے اس کے عوض تامتحرکہ بفتح ماقبل آخرمیں لاتے ہیں۔تواِقَـا مَة''، اِستقَا مَة'' ہوجائے گا۔برمذہب اوّل ۔بروزن اِفَا لة''وبرمذہب ثانی اِفعْلَة'' ہوجائے گا۔

علامہ اخفشؒ کے دلائل:۔(۱)۔چونکہ قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ پہلے ساکن کوحذف کیا جائے۔(۲)۔دوسری واؤیاالف ان مقامات میں علامت کے طور پر ہیں۔والعلامَةُ لا تُحذَفُ(اورعلامت حذف نہیں کی جاتی)۔

علامہ سیبویہؒ کی دلیل:۔دوسری واؤیاالف زائدہ ہے۔والزَّئِدَةُ اَحَقّ بِا لحَذفِ(یعنی حذف کرنے کے لائق زائدحرف ہے)۔سوال:۔ازاخفشؒ علامت توحذف نہیں ہوتی؟جواب:۔اسم مفعول کی علامت محض میم ہے۔واؤنہیں اورواؤ کومحض اشباع کے ذریعے پیدا کیا گیاہے۔اوردوسری بات یہ ہے کہ قاعدہ اکثری ہے کہ جہاں دوعلامتیں ہوں اس وقت زائدہ کو حذف کیاجاتاہے۔بہرحال جوبات بھی ہوچکی ہے۔ہرصیغہ ایک ہی طرح بنے گا۔[ا] خلاصہ(حصہ ہفتم):۔حکم ثالث:۔اگرپہلانون ساکن مدہ یانون خفیفہ نہیں تودیکھیں گے۔کہ آخرمیں ہے یادرمیان میں اگردوسراساکن کلمہ کے آخرمیں ہےتوکوئی مناسب حرکت دےدیں گے۔حرکت کونسی دیں اس کے لئے بعض صرفی کہتے ہیں کہ اس آخرمیں آنے والےساکن کوکسرہ دیں۔ لَان الساکنَ اِذا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْر۔اوربعض صرفی کہتے ہیں کہ اس کوفتح دیں گے لِاَنَّ اُلْفَتْحَةَ اَخَفُّ الْحَرَکَاتِ۔ہاں عین کلمہ کےمضموم ہونے کی صورت میں بعض صرفی ضمہ دینازیادہ مناسب خیال کرتے ہیں۔مثال مطابقی:۔اَمْدَدَ۔لہٰذاتین صورتیں بنتی ہیں۔مُدَّ، مُدِّ، مُد۔علیٰ اختلاف اقوال پڑھناجائزہے۔

[ا] فائدہ:۔لَا ھا اللهِ کی مثال میں حذف الف اوراسی طرح اىُ اللهِ کی مثال میں حذف ی بھی جائزہے۔فائدہ:۔علامہ اخفشؒ وسیبویہؒ کےمذاہب کے مطابق مَـفُوْل'' اِقَا مَة'' اِسْتِقَا مَة'' ہی رہیں گے۔بظاہرکوئی فرق نہیں ہے۔تاہم فقہاکےنزدیک مسائل مستنبط ہونگے۔اورفرق کی وجہ معلوم ہوجائیگی۔مثلاً اگرکسی نے اپنی بیوی سےکہا کہ تو نے واؤ زائدہ زبان سے ادا کیا تو تجھے طلاق ہے۔ اور اس عورت سے لفظ مقولہ ادا ہوگیا تو بقول اخفشؒ طلاق ہوجائیگی اورسیبویہؒ کے قول کےمطابق طلاق واقع نہیں ہوگی۔فائدہ:۔علامہ مازنیؒ فرماتے ہیں کہ علامہ سیبویہؒ کےدلائل قوی ہیں لیکن علامہ اخفشؒ کی کلام لطافت سےخالی نہیں۔

خلاصہ (حصہ ہشتم):۔ حکم رابع :۔ اگر دوسرا ساکن کلمہ کے آخر مین نہ ہو بلکہ درمیان میں ہو۔ خواہ ایک کلمہ کے درمیان ہو جیسے یَختَصِمُ۔ (ل) ایا پہلا ساکن ایک کلمہ کے آخر میں ہو۔ اور دوسرا ساکن دوسرے کلمہ متصل کے شروع میں ہو۔ جیسے قُلْ الْحَق، یا لَوْ سْتَطَعْنَا۔ تو اب پہلے ساکن کو کسرہ ہی دینا واجب ہے۔ اور قُلِ الْحَقُّ لَوِ اسْتَطَعْنَا پڑھنا واجب ہے۔

خلاصہ (حصہ نہم):۔ وغیرا و بسب عارضہ:۔ یہ حقیقت میں اس مذکورہ سارے قانون پر ہونے والے اعتراضات کا جو اب ہے کہ اگر ان مذکورہ صورتوں مین مذکورہ احکام اربعہ کے علاوہ کہیں کچھ نظر آئے تو وہ بوجہ کسی مجبوری کے ہوگا۔ اور اس کی کئی صورتیں ہیں۔ (۱)۔ جہاں من جارہ کے بعد کلمہ معرف باللام ہو۔ جیسے مِنَ الشَّیْطَانِ بکسر نون پڑھنا چاہیے تھا۔ بحکم حصہ ہشتم۔ مگر بالفتح پڑھتے ہیں تا کہ ثقل نہ ہو۔ (۲)۔ الٓمّ اللّٰہ میم پر فتحہ پڑھیں گے۔ تا کہ اللّٰہ کا لام پُر ہو جائے۔ (۳)۔ وہ مقام جہاں ضمائر کی میم ساکن کے بعد کلمہ معرف باللام یا کوئی حرف ساکن ہو تو وہاں بھی بجائے کسرہ کے ضمہ پڑھیں گے۔ تا کہ ضمہ دلالت کرے واؤ محذوفہ پر جیسے هُمُ الْمُفلِحون، انتمُ الْاَ عْلَوْنَ۔ (۴)۔ جہاں التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو۔ پہلا ساکن واؤ جمع کی غیر مدہ ہو تو بھی ضمہ ہوگا۔ جیسے دَعَوُ اللّٰہ سے دعوُ اللّٰہ۔ حالانکہ حصہ ہشتم کے تحت مثل قلِ الحَقّ دَعَوِ اللّٰہ پڑھنا چاہیے تھا۔ (۵)۔ ہر وہ مقام جہاں ہمزہ استفہام۔ ہمزہ وصلی مفتوح پر داخل ہو تو ہمزہ وصلی کو حذف کرنے کی بجائے الف سے بدلتے ہیں۔ اور پھر حصہ پنجم کے تحت الف حذف ہو نا چاہیے۔ مگر حذف نہیں کرتے تا کہ انشاء اور خبر کا فرق ہو جیسے آللّٰہ، آلْئٰنَ۔ (٦)۔ نون ثقیلہ سے پہلے الف آ جائے جیسے اضرِ بانِّ، اِضرِ بْنَانِ چاہیے تھا کہ حصّہ پنجم کے تحت الف کو حذف کر دیتے لیکن باقی رکھتے ہیں بسبب عارضہ۔

(۷)۔ ہر وہ مقام کہ جہاں حرف تنبیہ حرف قسم کے عوض لفظ اللّٰہ پر داخل ہو جیسے لَا ھَا للّٰہِ یعنی ھَا کے الف کو ثابت رکھ کر لفظ اللّٰہِ کو مجرور سکون لام مدغم کے ساتھ پڑھیں تو یہاں ابقاء ساکنین درست ہے کیونکہ ھا حرف تنبیہ واؤ قسمیہ کے عوض ہے اور اسے حذف کر دیا گیا ہے لہٰذا اگر الف کو حذف کریں تو عوض اور معوض عنہ کا حذف لازم آتا ہے اور یہ درست نہیں اور یہ اصل میں لَا وَ اللّٰہِ تھا

(ل) کہ بقانون عین افتعال تاء کو صاد کیا اب پہلے ص کی حرکت کو حذف کر دیا تو یَخصْصِمُ ہو گیا اب اس قانون کے اس حصہ کے تحت کسرہ دیکر ادغام کیا تو یَخِصِّمُ ہو گیا۔

(۸)۔ ہر وہ مقام جہاں کلمہ حرف ایجاب ای لفظ اللہ پر داخل ہو اور حرف قسم کو حذف کر دیا گیا ہو۔ جیسے اِیْ اللہِ (بکسر ہمزہ وسکون یا ولام وجر لفظ اللہ) کیونکہ اگر یاء کو حذف کرتے ہیں تو اِلَّا حرف استثناء کے ساتھ التباس کا خطرہ ہے۔ یہ مثال اقام زید جیسے استفہام وسوال کے جواب میں دی جاتی ہے۔ (۹)۔ ایک مثال کلام عرب میں شاذ ہے۔ جو کہ حلقتا البطان ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے۔ التقت حلقتا البطان یعنی معاملہ سخت ہو گیا۔ مصیبت سنگین ہوگئی (از المنجد) اس کے کہیں بھی خواندن ساکنین علی غیر حدہ خلاف قانون نہیں ہے۔ [۱]

بناء:- اِضْرِبْنَانِّ صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل امر حاضر معلوم موکد بنون تاکید ثقیلہ اصل میں اِضْرِبْنَ تھا۔ جب تاکید کے واسطے نون ثقیلہ ملایا تو ایک نون جمع مؤنث کا مفتوح۔ دو نون مشدد کل تین نونات اکٹھے ہو گئے اور تینوں زائد ہیں۔ اس طرح ان کا جمع ہونا کلام عرب میں مکروہ ہے۔ لہٰذا درمیان میں الف بطور فاصلہ کے لائے۔ اور نون مشدد کے فتح کو کسرہ سے بدل دیا تاکہ کلمہ انتہائی خفیف نہ ہو جائے۔ اور تثنیہ کے الف کے ساتھ مشابہت بھی ہے تو اِضْرِبْنَانِّ ہوا۔

قانون نمبر ۲۱ الف فاصلہ والا:-

عبارت:- چوں نون تاکید ثقیلہ بانون ضمیری متصل شود الف فا صلہ میاں ایشاں درآند وجوباً۔ خلاصہ:- اگر نون ثقیلہ نون ضمیری کے ساتھ متصل ہو تو درمیان میں الف فاصلے کا لے آنا واجب ہے۔ شرائط ومثال احترازی:- نون ثقیلہ نون ضمیری کے ساتھ متصل ہو اس سے اُرْکُنَّ سے اُرْکُنَنَّ اس طرح لَیَکُوْنَنَّ خارج ہوا کیونکہ یہ نون اصلی ہے ضمیری نہیں۔ مثال مطابقی:- اِضْرِبْنَ سے اضربنَنَّ پھر اِضْرِبْنَانِّ ہو گیا۔ فائدہ (۱):- جس طرح معنی کی پختگی کے لئے نون مشدد لایا گیا۔ اسی طرح نون ساکن لایا جاتا ہے۔ نون مشدد کو نون ثقیلہ اور نون ساکن کو نون خفیفہ کہتے ہیں۔ فائدہ (۲):- نون ثقیلہ جس طرح مضارع امر نہی کے ساتھ لاحق ہوتا ہے۔ اسی طرح نون خفیفہ بھی لاحق ہوتا ہے۔ فائدہ (۳):- جس طرح واؤ اور یاء نون ثقیلہ سے پہلے آجائیں تو حذف ہو جاتی ہیں اسی طرح نون خفیفہ سے پہلے آجائیں تو بھی حذف ہو جاتی ہیں۔ فائدہ (۴):- اگر واؤ کو حذف کریں تو ماقبل والے ضمہ کو برقرار رکھیں گے۔ اور یاء کو حذف کریں گے تو ماقبل کسرہ برقرار رکھیں گے۔ اگر واؤ اور یاء دونوں نہ ہوں۔ تو پھر ماقبل مبنی بر فتح ہوگا۔ فائدہ (۵):- نون ثقیلہ کے صیغوں میں جہاں الف آجائے تو اس صیغہ کے آخر میں نون خفیفہ لاحق نہیں ہوگا۔ اور وہ تثنیہ مذکر مؤنث حاضر وغائب اور جمع مؤنث حاضر وغائب ہیں۔

---

[۱] (حلقتا البطان باثبات الف تثنیہ وسکون لام) اصل میں حلقتان تھا۔ بوقت اضافت نون تثنیہ حذف ہوا۔ بطانٌ بکسر باء ہے۔ عرب کے قول اِلْتَقَتْ حلقتا البطانِ کا مطلب یہ ہے کہ شتر کے دونوں حلقے مل گئے۔ یہ ایک مثل ہے جو سخت مصیبت کے وقت بولی جاتی ہے۔ اس میں التقاء ساکنین (الف تثنیہ ولام ساکن) سماعا ہے کیونکہ یہ آواز لمبا کرنے کے لئے میدان جنگ میں کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر حذف کر دیں تو مد صوت والا مقصد فوت ہو جائیگا۔

فائدہ(۶):- جس طرح امر میں نون ثقیلہ وخفیفہ لایا جاتا ہے۔ اسی طرح مضارع میں بھی نون ثقیلہ وخفیفہ لایا جاتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ امر کے شروع میں لام مکسور ہوگی اور مضارع کے شروع میں لام مفتوح ہوگی۔ اس کی صرف کبیر کتاب کے شروع میں بیان ہوچکی ہے۔

فائدہ(۷):- ہاں مضارع کے آخر میں جب نون ثقیلہ یا خفیفہ ہو تو شروع میں لام مفتوح کی بجائے اِمّا بھی آسکتا ہے۔ جیسے اِمَّا تَرَیِنَّ۔ اِمَّا یَنزَغَنَّكَ۔ فائدہ(۸):- جس طرح امر میں نون ثقیلہ وخفیفہ لایا جاتا ہے۔ اسی طرح نہی میں بھی نون ثقیلہ وخفیفہ لایا جاتا ہے۔ فائدہ(۹):- نون خفیفہ بھی چونکہ ساکن ہوتا ہے۔ اس واسطے اس کو کبھی کبھی نون تنوین کی شکل میں بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ جیسے لنسفاً (مگر یہ سماعی ہے)۔ فائدہ(۱۰):- امر حاضر مجہول، امر غائب معلوم، امر غائب مجہول کو مضارع معلوم ومجہول کے اپنے اپنے ہم مثل صیغے سے اس طرح بنائیں گے۔ کہ شروع میں لام امر یہ مکسورہ لائیں گے۔ اور جن صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی ہے۔ تو بقانون ضمہ اعرابی ان کے آخر میں جزم ہوگی۔ اور جن کے آخر میں نون اعرابی ہے۔ بقانون نون اعرابی اس نون کو حذف کردیں گے۔ اور جمع مؤنث کا نون ضمیری برحال رہے گا۔ فائدہ(۱۱):- امر حاضر مجہول، امر غائب معلوم ومجہول کے موکد با نون ثقیلہ وخفیفہ بھی اپنے اپنے ہم مثل صیغوں سے اسی طرح بنیں گے جس طرح امر حاضر معلوم کے صیغے بنائے تھے۔ فائدہ(۱۲):- نہی حاضر معلوم ومجہول، نہی غائب معلوم ومجہول کو بھی مضارع معلوم ومجہول سے اپنے اپنے ہم مثل صیغوں سے اس طرح بنائیں گے کہ شروع میں لا ناہیہ جازمہ لگادیں گے۔ تو جن صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی ہے تو بقانون ضمہ اعرابی ان میں جزم اور جن کے آخر میں نون اعرابی ہے اس کو حذف کردیں گے۔ بقانون نون اعرابی۔ ہاں جمع مؤنث کے نون مبنی ہیں لہٰذا حذف نہیں ہوگا۔ فائدہ(۱۳):- نہی معلوم ومجہول کے تاکید ثقیلہ وخفیفہ کے صیغے بعینہٖ امر کے صیغوں کی طرح بنائیں گے۔

بناءِ ظرف

فائدہ:- ظرف کا لغوی معنی ہے برتن جس میں کوئی چیز ڈالی جائے۔ اس لیے دل کو بھی ظرف کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں بہت ساری باتیں سماجاتی ہیں اور جو چیزیں اس میں سماجاتی ہیں۔ انہیں مظروف کہتے ہیں۔ اور اصطلاح صرف ونحو میں ظرف وہ کلمہ ہے۔ جو کسی وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔ فائدہ:- پھر اگر وقت پر دلالت کرے تو ظرف زماں اور اگر جگہ پر دلالت کرے تو ظرف مکان کہتے ہیں۔ فائدہ:- ظرف زمان، مکان دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱)۔ سماعی۔ (۲)۔ قیاسی۔ سماعی وہ ہے کہ جس کے بنانے کا قاعدہ کلیہ نہ ہو اور وہ اسم جامد ہوتا ہے۔ ان میں کئی معرب اور کئی مبنی ہیں۔

جن کی تفصیل نحو میں ہوگی اور قیاسی وہ ظرف ہے جو مضارع سے بنے گا۔ اور معرب ہوگا۔ فائدہ:- پھر زمان، مکان کا صیغہ ایک ہوگا۔ فرق موقع محل سے معلوم کیا جائیگا۔

بناء:- مَضْرِب" کو یَضْرِبُ سے بناء کرتے ہیں۔ جب صرفیوں نے بناء کرنا چاہا تو حرف مضارعت کو حذف کر کے میم مفتوحہ علامت اسم ظرف لائے۔ اور لام کلمہ پر اعراب جاری کر دیا باقی کو اپنے حال پر چھوڑا تو یضرب سے مضروب" ہوا۔

قانون نمبر ۲۲ ظرف یفعل والا:-

عبارت:- ظرف یَفْعِلُ و مثال مطلقاً بروزن مُفْعِل" مے آید واز غیر یفعِلُ ناقص و لفیف ومضاعف بروزن مَفْعَل" مے آید وجوباً۔ وما سوائے ایشاں شاذ اند۔ واز غیر ثلاثی مجرد بروزن اسم مفعول آن باب مے آید وجوباً۔ خلاصہ (حصہ اوّل):- جب ہم اسم ظرف کو فعل مضارع سے بنائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ کلمہ شش اقسام میں کیا ہے۔ ثلاثی مجرد ہے یا کچھ اور۔ اگر ثلاثی مجرد ہو تو ہفت اقسام میں دیکھیں گے۔ اگر مثال ہے۔ خواہ واوی خواہ یائی۔ تو فعل مضارع خواہ کسی وزن پر ہو ظرف ہمیشہ مَفْعِل" کے وزن پر آئیگی۔ مثال مطابقی:- وعد یو عِدُ سے مَوْعِد"، یَسَرَ یَیْسِرُ سے مَیْسِر" وَجِلَ سے یوجل سے مَوْجِل اور وضع یَضَعَ سے، مَوْضِع"۔ خلاصہ (حصہ دوئم):- لفیف و ناقص کا ظرف ہمیشہ مَفْعَل" کے وزن پر آئیگا۔ مثال مطابقی:- رَمیَ یَرْمِی سے مَرْمیً وَقَیَ یَوْقِیُ سے مَوْقیً۔ دعا یدعو سے مدعیً۔ خلاصہ (حصہ سوئم):- صحیح اجوف مہموز ومضاعف کا ظرف مضارع کے تابع ہوگا۔ اگر مضارع یَفْعِل کے وزن پر ہو تو ظرف ہمیشہ مثال کی طرح مَفْعِل" کے وزن پر آئیگا۔ مثال مطابقی:- ضرب یضرب سے مضرب مہموز کی مثال اَزَرَ یَأْزِرُ سے مَأْزِر"۔ اجوف کی مثال:- طَوَحَ یَطْوِحُ سے مطوِح"، باع یبیع سے مَبِیع"۔ مضاعف کی مثال:- فرر یفرِرُ سے مفرِر" اور اگر صحیح مہموز، اجوف ومضاعف کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر نہ ہو۔ بلکہ یفعَل۔ یفعُل کے وزن پر ہو تو ظرف ناقص کی طرح مَفْعَل" کے وزن پر آئے گا۔ مثال مطابقی:- یعلَمُ سے مَعْلَم"۔ ینصرُ سے منصرَ۔ یمدُد سے ممدَد۔ یَقُوْل سے مقوَل۔ یقرء سے مقرَء" وغیرہ۔ خلاصہ (حصہ چہارم):- اس کے علاوہ جو ظرف آئے گا وہ خلاف قانون ہوگا۔ مثال مطابقی:- سجد یسجُد سے مسجِد۔ شرق یشرُق سے مشرِق۔ غرب یغرب سے مغرِب۔ [۱]

---

[۱] چند کلمات اس قانون سے شاذ ہیں۔ منسَك، مَجْزَر"، مَنْبَت"، مطلع، مشرِق، مغرِب، مفرق، مسقط، مسکن، مرفق، مسجد، باقی مِنْخِر"۔ (بکسر الراء والخاء) فرع ہے۔ مَنْخَر" اور منتن فرع ہے۔ منتن کی اسی طرح مظنۃ" مقبرۃ" شاذ ہیں۔ فائدہ:- اِعْلَمْ اَنَّ النَّادِرَ هُوَ الَّذِیْ قَلَّ وُجُوْدُه' وَاِنْ کَانَ عَلَی الْقِیَاسِ وَ الشَّاذُّ هُوَ الَّذِیْ عَلٰی خِلَافِ الْقِیَاسِ وَاِنْ کَثُرَ وُجُوْدُه' وَالضَّعِیْفُ هُوَ الَّذِیْ فِیْ ثُبُوْتِه کَلَام"۔ (نقرہ کار شرح شافیہ صفحہ ۹)۔

خلاصہ (حصہ پنجم):- ثلاثی مجرد کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ رباعی مجرد مزید فیہ کے سولہ ابواب ہفت اقسام میں خواہ کچھ بھی ہوان کا ظرف اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر آئیگا۔ مثال مطابقی:- مَکْرَم، مُصَرَّف"، مُدَحْرَج" وغیرہ۔
فائدہ:- بعض شعراء اس قانون کو اختصار سے یوں بیان کرتے ہیں۔

ظرف یفعِل مفعِل است الا زِنا قص اے کماَل
واز غیر یفعِل مفعَل است الا ز ابواب مثال

(۱) فائدہ:- مصنف ارشاد الصرف کہتا ہے۔ مضاعف کی ظرف ہمیشہ ناقص لفیف کی طرح مفعَل کے وزن پر آئے گی۔ دلیل یہ دیتا ہے کہ قرآن پاک میں آتا ہے۔ این المفَر کیونکہ اس کا مضارع یَفِر بروزن یفعِل ہے تو معلوم ہوا۔ اس کا ظرف ہمیشہ مفعَل کے وزن پر آئے گا۔ جبکہ علم الصیغہ والا کہتا ہے۔ کہ اس کا ظرف صحیح مہموز اجوف کی طرح آئے گا۔ یعنی مضارع یفعِل کے وزن پر ہوتو ظرف مفعِل اور گر غیر یفعِل ہوتو مفعَل کے وزن پر آئیگا۔ دلیل یہ ہے کہ حتیٰ یبلغ الھدی مَحِلَّهٗ۔ تو مَحِلّ" ظرف ہے۔ اور علم الصیغہ والے کی بات ہی صحیح معلوم ہوتی ہے۔ باقی این المفر کے لئے جواب یہ ہے کہ یہ مصدر میمی ہے۔ ظرف کا صیغہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا معنی ہے۔ کہاں ہوگا اس وقت بھاگنا۔ فائدہ:- اسم ظرف کا ثلاثی مجرد سے جمع سالم کا صیغہ نہیں آئے گا۔ بلکہ جمع مکسر قیاسی یعنی جمع اقصیٰ کا صیغہ اور تصغیر کا صیغہ آئے گا۔ کل چار صیغے ہونگے۔ جبکہ ثلاثی مجرد کے علاوہ سے جمع مؤنث سالم کا صیغہ آئے گا۔ اور تصغیر نہیں تو کل تین صیغے ہوں گے۔ فائدہ:- بعض اوقات ظرف کے معنی میں کثرت اور مبالغہ کا معنیٰ حاصل کرنے کے لئے ظرف کے آخر میں تاء متحرکہ لگا دیتے ہیں۔ جیسے مدرسہ، مقبرہ، محکمہ، مملکۃ وغیرہ۔ (۲) فائدہ:- مشتقات میں سے گیارہواں مشتق اسم آلہ ہے۔ لفظ آلہ اصل میں اَوَلَۃ" تھا۔ بقانون قال آلۃ" ہوا جس کا لغوی معنیٰ ہے اوزار یعنی وہ شے جس

---

(۱) فائدہ:- شاذ کا لغوی معنیٰ ہے جدا ہونا اکیلا ہونا کما قال النبی ﷺ من شَذّ شُذّ فی النار او کما قال ؑ۔ اور اصطلاح میں ہر وہ کلمہ جو قانون و ضابطہ کے خلاف ہو۔ فائدہ:- شاذ تین قسم پر ہیں۔ شاذ احسن، شاذ حسن، شاذ قبیح۔ شاذ احسن:- وہ ہے جو قانون کے خلاف ہو لیکن استعمال کے موافق ہو۔ جیسے مسجِد ۔ مشرِق۔ شاذ حسن:- اسے کہتے ہیں جو قانون کے موافق ہو اور استعمال کے خلاف ہو جیسے مشرَق، مغرَب پڑھیں۔
شاذ قبیح:- وہ ہے جو قانون کے خلاف ہو اور استعمال کے بھی خلاف ہو۔ جیسے مسجُد، مغرُب پڑھیں۔
فائدہ:- ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان مقرر نہیں ہیں۔ ایک صد پچاس کے قریب صرفیوں نے بتائے ہیں۔ ان میں ایک مصدر میمی ہے۔ جو ہمیشہ ظرف کے وزن پر آتا ہے۔ اور مصدر کا معنیٰ دیتا ہے۔
(۲) فائدہ:- مرکبات مختلطات کا ظرف ناقص ولفیف میں مَفعَل" ہوگا۔ مثال ومہموز میں مَفعِل" اور مثال ومضاعف میں مثل صحیح کے یعنی یفعِل سے مَفعِل" اور غیر یفعِل سے مفعَل" ہوگا۔

سے کوئی کام کیا جائے۔ اور اصطلاح میں ہر وہ کلمہ ہے جو دلالت کرے ایسی چیز پر کہ جس کے ذریعے کوئی کام کیا جائے۔ ۲۔ اسم آلہ دو قسم پر ہے۔ سماعی، قیاسی۔ سماعی سے صرفی لوگ بحث نہیں کریں گے۔ اور وہ اسم جامد ہوگا۔ جیسے لسان"، فاس"، قلم"، قِدْر"۔ فائدہ:- قیاسی کے تین اوزان ہیں۔ مِفْعَل"، مِفْعَلَة، مِفْعال"۔ مِفْعَلٌ کو اسم آلہ صغریٰ کہتے ہیں۔ مِفْعَلَة" کو اسم آلہ وسطیٰ کہتے ہیں۔ اور مِفْعال" کو اسم آلہ کبریٰ کہتے ہیں۔ فائدہ:- اسم آلہ ثلاثی مجرد کے ابواب سے بنے گا۔ اور ثلاثی مجرد کے بھی ان ابواب سے بنے گا جس میں رنگ اور عیب والے معنی نہ پائے جائیں۔ فائدہ:- ثلاثی مجرد کا وہ باب جس میں رنگ اور عیب کا معنی ہوں اور ثلاثی مجرد کے علاوہ باقی ۱۱۶ ابواب کا اسم آلہ بنانا چاہیں تو اس باب کے مصدر کے شروع میں مابہ لگا دیں تو اسم آلہ بن جائے گا۔ جیسے ما بِهِ السَّوادُ، ما بِهِ التَّصْرِيفُ، مَا بِهِ الدَّحْرَجَةُ وغیرہ۔ فائدہ:- اسم آلہ قیاسی ہمیشہ فعل مضارع سے بنے گا۔ جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کی علامت حرف اتین کو حذف کر کے میم مکسورہ علامت اسم آلہ لگا کر عین کلمہ کو فتح اور لام کلمہ پر تنوین جاری کریں گے۔ جبکہ اسم آلہ کبریٰ میں عین کلمہ کے بعد الف لگا دیتے ہیں۔ اور اسم آلہ وسطیٰ میں تاء کا اضافہ کر کے اسی پر اعراب جاری کر دیں گے۔ فائدہ:- اسم ظرف، اسم آلہ کے جمع سالم کے صیغے نہیں آیا کرتے (کیونکہ یہ اسماء غیر ذوی العقول ہوتے ہیں)۔ لیکن جمع اقصیٰ کے صیغے اور تصغیر کے صیغے لازماً آتے ہیں۔ (ل) فائدہ:- مَضْرِبَانِ مثل ضاربان، مَضارِبُ مضیرب مثل ضوارب، ضُوَيْرِب" بنایا فرق صرف یہ ہے کہ دوسرا حرف پانچ شرائط والا مدہ نہیں۔ لہٰذا اسے صرف فتحہ دیا۔ فائدہ:- مِضْرَب" اسم آلہ کو مضارع سے بنائیں گے۔ اس طرح کہ حرف مضارعت کو حذف کر کے میم مکسورہ علامت اسم آلہ لگائی۔ عین کلمہ کو فتح دیا۔ لام کلمہ پر تنوین تمکن علامت اسمیت کو لائے تو یضرب سے مضرب ہو گیا۔ فائدہ:- باقی مِضْرَبَانِ، مضارب، مضیرب اسی طرح اسم آلہ وکبریٰ کے چار چار صیغے حسب فوائد قوانین مذکورہ بنالیں۔

بناء:- مَضَارِيبُ، مُضَيْرِيبٌ"، مُضَيْرِبَة" حسب قاعدہ جمع و تصغیر بنیں گے۔ اور ان میں ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے الف کو یاء سے بدلیں گے۔

قانون نمبر ۲۳ الف مخالف حرکت والا:-

عبارت:- ہر الف کہ حرکت ما قبلش مخالفش شود آں را بوفق حرکت

(ل) فائدہ:- مُسْعُط" (نسوار کی ڈبیہ)، مُنْخُل" (چھلنی)، مُدُق" (کوٹنے کی موسلی یا دستہ)، مُدْهُن" (تیل کی شیشی)، مُكْحُلَة" (سرمے دانی)، مُحْرُضَة خلاف قیاس ہیں۔ (شافیہ جار بردی صفحہ ٤٦)

بحرف علت بدل کنند وجو باً ۔خلاصہ:- ہر الف جس کے ماقبل کی حرکت مخالف ہو جائے ۔اس الف کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔ اگر ماقبل کی حرکت ضمہ ہے تو اس کو واؤ اور اگر ماقبل کسرہ ہے تو یاء سے بدلیں گے۔ مثال مطابقی:-ضَارَبَ ماضی معلوم سے ضُورِبَ میں واؤ سے مِضْرَاب" سے مَضَارِیْبُ، مُضَیْرِیْب" میں الف یاء سے بدلا گیا ہے۔ **بناء اسم تفضیل۔**

فائدہ:- اسماء مشتقہ میں سے بارھواں مشتق اسم تفضیل ہے۔ فائدہ:- اسم تفضیل کا لغوی معنی ہے فضیلت دینا۔ اصطلاح میں ہر وہ کلمہ جو فاعلیت کے معنی میں زیادتی بتائے۔ بنسبت دوسرے کے۔

فائدہ:- اسم تفضیل بھی ثلاثی مجرد کے ابواب سے بنے گا۔ ثلاثی مجرد کے بھی صرف ان ابواب سے جن میں رنگ اور عیب والے معنی نہ پائے جائیں۔ فائدہ:- وہ ابواب جن میں رنگ وعیب والا معنی پایا جائے اور ثلاثی مجرد کے علاوہ باقی "۱۶" ابواب کی اسم تفضیل بنانا چاہیں تو ان کے مصدر کے شروع میں اَشَدُّ یا اس کا ہم معنی کوئی کلمہ بڑھا دیا جائیگا۔ جیسے اَشَدُّ تَصَرِیْفاً۔ اَزْیَدُ بَیَاضاً۔ (ف) فائدہ:- قیاسی طور پر اسم تفضیل مضارع معلوم سے بنے گا۔ اس طرح کہ حرف مضارعت کو گرا کر ہمزہ مفتوحہ لائیں گے۔ عین کلمہ پر فتح آخر میں غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین کو مقدر کر دیں گے۔ تو اسم تفضیل بن جائیگا۔ فائدہ:- اسم تفضیل کی مؤنث ہمیشہ فُعْلیٰ کے وزن پر آئیگی۔ فائدہ:- اسم تفضیل کی جمع مذکر، مؤنث، سالم، مکسر و تصغیر حسب قانون بنائیں گے۔ فائدہ:- وہ ابواب جن میں رنگ اور عیب کے معنی ہوں۔ ان سے افعل کے وزن پر آنے والا کلمہ اسم تفضیل نہیں ہوگا۔ بلکہ صفت مشبہ ہوگا۔ اور اس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر آئے گی۔ جیسے اسود، اخضر، ابیض، احمر سے سوداء، حمراء، خضراء، بیضاء اور اس کی جمع ہمیشہ فُعْل" کے وزن پر آئیگی جیسے سُوْدٌ، حُمْرٌ، بِیْضٌ، خُضْرٌ، حُوْرٌ وغیرہ۔ فائدہ:- اسم تفضیل کا معنی دینے والے کو **اَفْعَلُ تفضیلی** جیسے اَضْرَبُ **یافعلی تفضیلی** جیسے ضُرْبیٰ کہتے ہیں۔ لون وعیب کا معنی دینے والے اَفْعَلُ فَعْلَاءُ کو **افعل صفتی یا فَعْلَاءُ صفتی** کہتے ہیں جیسے اسود، احمر اعرج، سوداء حمراء، عرجاء۔ اگر ان دونوں قسموں میں سے نہ ہو تو انہیں **افعل اسمی یا فعلاء اسمی ، فعلیٰ اسمی** کہتے ہیں جیسے احمد یا صَحْرَاءُ، قُصْویٰ۔

فائدہ:- بعض اوقات اسم تفضیل فاعل کے معنی کی بجائے مفعول کے معنیٰ کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے اَشْهَرُ بمعنی زیادہ مشہور۔ بناء:- ضُرْبیٰ کو اضرب سے بنا کرتے ہیں۔ اس طرح کہ ہمزہ مفتوحہ کو حذف کر کے فا کلمہ کو ضمہ دیا۔ عین کلمہ کو ساکن کر کے آخر میں الف مقصورہ مؤنث کی علامت ماقبل فتحہ کے ساتھ لائے۔

(ف) فائدہ:- ہاں خلاف قانون بعض اوقات ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل بھی آجاتا ہے۔ جیسے اَجْدٰی، یجدی، اجداءً سے اَجْدیٰ آتا ہے۔

تنوین تمکن علامت منصرف کو مقدر کیا کیونکہ الف مقصورہ علامت تانیث کی وجہ سے یہ کلمہ غیر منصرف ہے۔ تو اَضْرَبُ سے ضُرْبیٰ ہوا۔ ضُرْبَیَانِ :- کو ضُرْبیٰ سے بناء کرتے ہیں۔ الف علامت تثنیہ آخر میں لائے الف مقصورہ کو یاء مفتوحہ سے بدلا اور تنوین مقدرہ کے عوض آخر میں نون مکسورہ لائے تو ضُرْبَیَانِ ہوا۔ ضُرْبَیَا ت":- کو ضربیٰ سے اس طرح بناء کرتے ہیں کہ الف مقصورہ کو یاء مفتوحہ سے بدلا۔ الف اور تاء علامت جمع مؤنث کو آخر میں لائے۔ اعراب اسی تاء پر جاری کر دیا۔ تو ضربیٰ سے ضُرْبَیَا ت" ہوا۔ (چونکہ خود الف مقصورہ نہ رہا بلکہ یاء سے بدل چکا ہے۔ لہٰذا تنوین کو ظاہر کردیں گے)

قانون نمبر ۲۴ الف مقصورہ والا:-

عبارت:- ہر الف مقصوره سیوم جا بدل از واؤ یاء اصلی که اما له کرده نشو د بوقت بناء کردن تثنیه و جمع مؤنث سالم آں رابواد مفتوحه بدل کنند وجوباً۔ وغیر ش رابیا و ممدوده اصلی را ثابت دارند۔ و تا نیثی را بواو و بدل کنند وجو باً۔ و درغیر ایشان ہر دو وجه خواندن جا ئز است۔ ملحوظہ:- اس قانون کی تفصیل سمجھنے سے پہلے چند فوائد یاد رکھیں۔ [1]

---

[1] فائدہ (۱):- الف مقصورہ قَصْر" سے مشتق ہے۔ یعنی چھوٹا ہونا اصطلاح صرف میں وہ الف لازم ہے جو اسم میں دوسری جگہ سے زائد پر واقع ہو اور اس کے بعد ہمزہ نہ ہو۔ جیسے اِلیٰ (جبکہ عَلَم ہو) اور عیسیٰ، موسیٰ وغیرہ۔ فائدہ (۲):- اس تعریف میں پہلی قید لازم ہونے کی ہے۔ لہٰذا اَقْدَحا، صُبْحَا، اَفْوَجا خارج ہوئے کیونکہ یہ الف لازم نہیں بلکہ بقانون نون خفیفہ تنوین سے بدلی جاتی ہے۔ دوسری قید کہ اسم میں ہو اس سے رَمیٰ اِسْتَدْعیٰ خارج ہوئے کیونکہ یہ فعل ہیں تیسری قید کہ دوسری جگہ سے زائد پر واقع ہو اس سے مَعْذَا ھا خارج ہوئے۔ چوتھی قید کہ اس کے بعد ہمزہ نہ ہو اس سے حمراء خارج ہوا۔ فائدہ (۳):- اس الف مقصورہ کو عموماً یاء معدولہ کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے موسیٰ، ضربیٰ۔ فائدہ (۴):- الف ممدودہ مَدّ" سے مشتق ہے جس کا لغوی معنی ہے "لمبا کیا ہوا" اور اصطلاح میں وہ الف زائد ہے جو اسم کے آخر میں ہو اور اس کے بعد ہمزہ ہو آگے عام ہے کہ ہمزہ زائد جیسے حمراء یا اصلی جیسے کِسَاء"، رِدَاء"۔ فائدہ (۵):- اس تعریف میں پہلی قید کہ الف زائد ہو اس سے ماء" خارج ہوا۔ جو اصل میں مَوَہ" بروزن فَعَل تھا۔ ھا کو خلاف قانون ہمزہ سے اور واؤ کو بقانون قال الف سے بدلا تو ماء" ہوا۔ یہ الف اصلی ہے۔ دوسری قید کہ اسم ہو اس سے شَاءَ جَاءَ خارج ہوئے۔ کیونکہ یہ فعل ہیں۔ تیسری قید کہ اس کے بعد ہمزہ ہو اس سے ضُرْبیٰ خارج ہوا۔ فائدہ (۶):- الف ممدودہ میں خود الف پر نہیں بلکہ رد و بدل وغیرہ سب احکام اس ہمزہ پر جاری ہونگے۔ جیسا کہ آگے قانون میں آرہا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ اس الف ممدودہ کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے یا برقرار و ثابت رکھنا یا دونوں وجہیں جائز ہیں تو یہاں الف سے مراد الف کے بعد آنے والا ہمزہ ہوتا ہے۔ خود اس الف میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئے گی۔ گویا کہ اصطلاحاً الف اور ہمزہ دونوں کے مجموعہ کو الف ممدودہ کہتے ہیں۔ فائدہ (۷):- حرف اصلی کی تعریف اب تک یہ کرتے ہیں۔ جو فاء، عین، لام کے مقابلے میں ہو اور زائدہ وہ ہے جو فاء، عین، لام کے مقابلے میں نہ ہو مگر اس قانون کے اندر یہ شرط بھی ہے۔ کہ اصلی وہ ہے جو فاء، عین، لام کے مقابلے میں ہو اور کسی سے بدلا ہوا نہ ہو۔
فائدہ (۸):- اِلْحَاق کا لغوی معنیٰ ہے ملنا ملانا اور اصطلاح صرف میں ایک چھوٹے کلمے میں کوئی حرف زائد کر کے بڑے کلمہ کے ہم وزن کرنا

خلاصہ (حصہ اوّل):۔ جس کلمہ کے آخر میں الف مقصورہ تیسری جگہ پر ہو واؤ سے بدلا ہوا ہو۔ ایسے الف کو تثنیہ جمع

بقیہ حاشیہ ۱ پھر جس کلمہ میں زیادتی کی جائے اس کو ملحق اور جس کے ہم وزن کیا اس کو ملحق بہ کہتے ہیں۔ فائدہ (۹): ۔ یہ ملحق ثلاثی سے رباعی یا خماسی اور رباعی سے خماسی مجرد یا مزید بنے گا۔ فائدہ (۱۰):۔اِمَالَہ کا لغوی معنیٰ ہے جھکنا جھکانا۔ اور اصطلاح صرف وتجوید میں الف کو یاء کی طرف جھکا کے پڑھنا۔ اور فتح کو کسر کی طرف جھکانا۔ اور کہاں جائز ہے کہاں جائز نہیں، کہاں واجب ہے کہاں واجب نہیں۔ یہ قرات وتجوید کی بڑی کتابوں میں معلوم ہوگا۔ فائدہ (۱۱):۔ بعض اوقات کلمہ کے آخر سے کسی حرف واؤ اور یاء کو بقانون قَالَ الف سے بدلتے ہیں۔ اور التقائے ساکنین کی وجہ سے الف حذف ہو جاتا ہے۔ تو بھی اس الف کا اعتبار کریں گے۔ اور اس کلمہ کو اسم مقصور کہیں گے۔ جیسے عَصاً، رَحیً۔ فائدہ (۱۲):۔ الف مقصورہ چھ قسم پر ہے (۱) اصلی۔ (۲)۔ تانیثی۔ (۳)۔ مبدل۔ (۴)۔ الحاقی۔ (۵)۔ جمعی۔ (۶)۔ اسمی۔ (۱):۔ الف مقصورہ اصلی وہ ہوتا ہے جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور کسی سے تبدیل شدہ نہ ہو جیسے اِلیٰ، بَلیٰ جبکہ عَلَم ہوں۔ (۲):۔ الف مقصورہ تانیثی جو تانیث کی علامت ہو جیسے اَضرَبُ کی مؤنث ضُربیٰ۔ (۳):۔ الف مقصورہ مبدل جو واؤ یا یاء سے تبدیل شدہ ہو جیسے عَصا اصل میں عَصَو " اور فتی اصل میں فَتَی " تھے بقانون قال عصا فتیٰ ہوئے بروزن فَعل "۔ (۴):۔ الف مقصورہ الحاقی جو کسی چھوٹے کلمہ کو بڑے کلمہ کے ہم وزن بنانے کیلئے زیادہ کیا گیا ہو جیسے اَرْط " میں الف مقصورہ کا اضافہ کر کے ارطی بروزن جعفر بنایا گیا۔ (۵):۔ الف مقصورہ جمعی وہ الف جو جمع مکسر سمائی میں جمع کا معنی حاصل کرنے کیلئے لایا گیا ہو جیسے قتیل کی جمع قتلیٰ جَرِیح " کی جمع جَرحیٰ۔ (۶):۔ الف مقصورہ اسمی جو کسی علم کے آخر میں ہو جیسے سلمیٰ۔ فائدہ (۱۳):۔ اسی طرح الف ممدودہ بھی چھ قسم پر ہے۔ (۱)۔ اصلی جیسے قُرّاء " بروزن فُعّال " صیغہ اسم مبالغہ۔ (۲)۔ الف ممدودہ تانیثی جیسے اَحمَر " کی مؤنث حَمراء۔ (۳)۔ مُبدل جیسے کساء "، رِداء "، مِدعاء "، مرعاء " جو اصل میں کِساو "، رِدای "، مِدعاو "، مِرمای " تھے۔ (۴)۔ الف ممدودہ الحاقی جیسے عِلب " کا الحاق قِرطاس " کے ساتھ کرنے کیلئے الف ممدودہ کو زائد کیا تو عِلباء " ہو گیا۔ (۵)۔ الف ممدودہ جمعی جیسے عالِم " کی جمع عُلَماءُ۔ (۶)۔ الف ممدودہ اسمی جو کسی اسم یا علم کے آخر میں ہو جیسے صَحَراءُ۔ فائدہ (۱۴):۔ اسم غیر متمکن مبنی کے آخر میں جو الف ہوتا ہے اس کو اصطلاح مین الف مقصورہ یا الف ممدودہ نہیں کہتے کیونکہ اصطلاح علماء میں یہ اسم مقصورہ ممدودہ اسم متمکن کی قسمیں ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ اذا اسم مقصودرہ ہے۔ اسی طرح ھٰؤلاء کو اسم ممدودہ نہیں کہیں گے۔ فائدہ (۱۵):۔ الف مقصورہ اصلی الف ممدودہ اصلی یا مبدل کے آخر میں تنوین ہو سکتی ہے۔ باقی اقسام کے آخر میں غیر منصرف ہونیکی وجہ سے کسرہ اور تنوین نہیں آسکتے۔ فائدہ (۱۶):۔ امالہ فعل اور اسم متمکن کے ساتھ خاص ہے۔ حرف اور اسم غیر متمکن میں اِمالہ نہیں ہوتا۔ فائدہ (۱۷):۔ ہاں کلمات ذیل میں اسم غیر متمکن اور حروف ہونیکے باوجود امالہ ہو سکتا ہے جبکہ کسی کے نام ہوں۔ (۱)۔ مَتیٰ۔ (۲)۔ اَنیٰ۔ (۳)۔ ذا۔ (۴)۔ ھا اسم ضمیر۔ اسی طرح (۱) بلیٰ۔ (۲)۔ ما۔ (۳)۔ لا۔ (۴)۔ یا حرف نداء۔ فائدہ (۱۸):۔ روایۃ امام سیدنا حفصؒ جو ہمارے ہاں زیادہ مروج ہے

اس میں مکمل قرآن مجید میں صرف لفظ مجرٰھا میں امالہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کہیں بھی نہیں جبکہ باقی روایات اور قراءات متواترہ اور مشہورہ میں امالہ بکثرت پایا جاتا ہے۔ فاحفظ وکن من الشاکرین (بلال)

مؤنث سالم بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ **شرائط مثال احترازی:-** الف مقصورہ ہو۔ حَمراء خارج ہوا۔ تیسری جگہ پر ہو۔ ضربیٰ خارج ہوا۔ واؤ سے بدلا ہوا ہو۔ رحیٰ خارج ہوا۔ **مثال مطابقی:-** عَصاً سے عَصَوانِ۔ عصوات۔ پڑھنا واجب ہے اسی طرح رَجاً رَجوَان۔ مَناً۔ مَنوَان۔ (عصاً اصل میں عصوٌا) بقانون قال والتقاء عصا ہوا۔ **خلاصہ حصہ دوئم:-** الف مقصورہ ہو، اصلی ہو، امالہ نہ کیا گیا ہو تو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت اس الف کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ **شرائط ومثال احترازی:-** الف مقصورہ ہو، حمراء خارج ہو، اصلی ہو، حبلیٰ خارج ہوا، امالہ نہ کیا گیا ہو، بلیٰ خارج ہوا کیونکہ اس میں امالہ کیا جاتا ہے۔ **مثال مطابقی:-** اِلیٰ جب کسی کا نام ہو تو حکم یہ ہوگا۔ اِلیٰ، اِلَوَانِ، اِلَوات" پڑھنا واجب ہے۔

خلاصہ (حصہ سوئم غیرش رابیاء):- یہ مختصر عبارت ہے کہ اگر ماقبل والی دو صورتوں میں سے کوئی نہ ہو۔ یعنی ایک آدھ شرط الف مقصورہ میں نہ پائی جائے تو ایسے الف مقصورہ کو تثنیہ جمع مؤنث سالم بناتے وقت یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ اور اس کی پانچ صورتیں ہیں۔ **پہلی صورت:-** ہم نے کہا تھا الف مقصورہ تیسری جگہ پر ہو لہٰذا اگر الف مقصورہ چوتھی، پانچویں، چھٹی جگہ ہو تو تثنیہ جمع مؤنث سالم بناتے وقت یاء سے بدلنا واجب ہے۔ چوتھی جگہ کی مثال ضُرَبیٰ، ضُرَبیَانِ، ضُرَبیَات"۔ پانچویں جگہ کی مثال قَبَعثیٰ، قَبَعثَیَانِ، قَبَعثَیَات" (بڑے قدم کا مرد یا بڑے کُھر کا اونٹ)۔ چھٹی جگہ کی مثال قَبَعثَریٰ، قَبَعثَریَانِ، قَبَعثَریَات"۔ (ف) **دوسری صورت:-** کہ ہم نے کہا وہ الف مقصورہ واؤ سے بدلا ہوا ہو ورنہ یاء سے بدلیں گے۔ جیسے رَحیٰ، رَحَیَانِ، رَحَیَات"۔ **تیسری صورت:-** دوسرے حصے میں کہا تھا کہ الف اصلی ہو اگر زائدہ ہو تو بھی یاء سے بدلیں گے پھر زائدہ برائے تانیث ہو۔ جیسے حبلیٰ، حُبلَیَانِ حُبلَیَات" **چوتھی صورت:-** الف مقصورہ زائدہ برائے الحاق ہو جیسے اَرطٰ" کا الحاق جَعفَر" کے ساتھ الف مقصورہ زائد کر کے کیا تو اَرطیٰ ہو گیا اس کو اَرطیٰ، اَرطَیَانِ، اَرطَیَات" پڑھنا واجب ہے (ارطی ایک درخت ہے جس کا پھل عناب کے مشابہ ہوتا ہے)۔ **پانچویں صورت:-** ہم نے کہا الف مقصورہ اصلی کہ جس کا امالہ نہ کیا جائے۔ لہٰذا اگر امالہ کیا جائے گا تو اس کو یاء سے بدلیں گے جیسے بَلیٰ، بَلَیَانِ، بَلَیَات"۔ **خلاصہ حصہ چہارم:-** اگر الف ممدودہ اصلی ہو تو تثنیہ جمع بناتے وقت اس کو ثابت رکھیں گے۔ **مثال مطابقی:-** قُرَّاء" بروزن فُعَّال" ،قُرَّآنِ، قُرَّآت" پڑھنا واجب ہے (قراء بمعنیٰ عابد) لَألَا" سے لَألآنِ۔ **خلاصہ حصہ پنجم:-** اگر الف ممدودہ ہو مگر اصلی نہ ہو بلکہ زائدہ ہو پھر زائد برائے

(ف) فائدہ مگر قَہقَریٰ کا تثنیہ قَہقَرَیَانِ کی بجائے قَہقَرَانِ اور خَوزَلیٰ خُیزَلیٰ بمعنیٰ سست چال کا تثنیہ خَوزَلَیَانِ کی بجائے خَوزَلَانِ شاذ ہیں۔ (از المنجد صفحہ ۳۴)

برائے تانیث ہوتو اس الف کے بعد والے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابق :- حَمْـرَاءُ، حَمْرَاوَان، حَمْرَاوَات"۔ (ف) خلاصہ حصہ ششم :- الف ممدودہ کی ان دو ماقبل والی صورتوں کے علاوہ باقی صورتوں میں دونوں احکام جاری کرنا صحیح ہے۔ یعنی الف کو ثابت بھی رکھ سکتے ہیں۔ اور واؤ سے بھی بدل سکتے ہیں۔ اور ان کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) الف ممدودہ ہو اصلی نہ ہو۔ بلکہ واؤ سے بدلا ہوا ہو جیسے کِسَـاءٌ"، کِسَـاءَان، کِسَاءَات، کِسَاوَان، کِسَاوَات" پڑھ سکتے ہیں (کساء" جو اصل میں کساو" تھا۔ سماء" سے سماءان، سماءات، سماوان، سماوات،، پڑھنا جائز ہے

(۲)۔ رِدَاء جو اصل میں رِدَای" تھا اس کو رِدَاآن رِدَاآت، رِدَاوَان رِدَاوَات" پڑھ سکتے ہیں۔ (۳)۔ عِلْبَ" کا الحاق قِـرْطَـاس" کے ساتھ کیا عِـلْبَـاء" ہو گیا۔ اس سے عِلْبَاءَان، عِلْبَاآت، عِلْبَاوَان، عِلْبَاوَات" پڑھنا جائز ہے۔ فائدہ :- اس طرح ثلاثی مجرد کے پہلے باب کے مصدر سے بننے والی بارہ چیزوں کا تفصیل سے ذکر ہو گیا۔ اس کے علاوہ تیرھویں چیز فعل تعجب ہے۔ جس کا مستقل صیغہ نہیں تاہم جب بھی بناتے ہیں۔ تو مصدر سے بلا واسطہ تبدیلی پیدا کر کے مَا اَفْعَلَهُ یا اَفْعِلْ بِهٖ کے وزن پر بناتے ہیں۔ فائدہ :- اور یہ صرف انہی ابواب سے بنتے ہیں جن میں رنگ اور عیب کا معنیٰ نہ ہو اگر ثلاثی مجرد کے علاوہ ۱۶ ابواب یا لون و عیب کا معنیٰ رکھنے والے ابواب سے بنانا چاہیں۔ تو اس باب کے مصدر کے شروع میں مَا اَشَدَّ، یا اَشْدِدْ بِهٖ یا اس کے ہم معنیٰ کوئی لفظ لگا کر فعل تعجب کا معنیٰ حاصل کر لیتے ہیں۔ فائدہ :- محققین حضرات کے نزدیک فعل تعجب کے صرف دو صیغے ہیں۔ افعله' و اَفْعِلْ بِهٖ جبکہ بعض حضرات فَعُلَ، فَعُلَتْ کو بھی فعل تعجب سے شمار کرتے ہیں۔ فائدہ :- فعل تعجب کی کیونکہ تثنیہ جمع مخاطب متکلم تذکیر و تانیث کی طرف گردان نہیں ہوتی اس لئے اس کو فعل غیر متصرف بھی کہتے ہیں۔

فائدہ :- باب دوم صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح بروزن فَـعَـلَ یَـفْـعُـلُ چوں النصر مدد کرنا اس باب میں بعینہ وہی قوانین و احکام جاری ہونگے جو پہلے باب میں جاری تھے۔ فائدہ :- اس کی ماضی مفتوح العین و مضارع مضموم العین ہوگا۔ اور یہی پہلے اور دوسرے باب میں لفظی فرق ہے۔ اس باب کو مصنف مختصر طور پر لکھنے کے لئے حرف ن یا ط یا د سے تعبیر کرتے ہیں۔

فائدہ :- باب سوئم صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح بروزن فَـعِـلَ یَـفْـعَـلُ چوں عَـلِـمَ یَـعْـلَـمُ جاننا۔ اس کی ماضی ہمیشہ مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہوگا۔ اس پر بھی پہلے باب والے قوانین جاری ہونگے۔ سوائے دو تین کے جو آگے آتے ہیں۔ اس باب کو مصنف حضرات لکھنے کے لئے حرف س سے تعبیر کرتے ہیں۔

(ف) بشرطیکہ اس الف سے پہلے واؤ نہ ہو ورنہ اسے بھی ممدودہ اصلی کی طرح باقی و ثابت رکھیں گے۔ بدلیں گے نہیں جیسے غَشْوَاءُ سے غَشْوَاءَانِ تاکہ دو واؤ جمع نہ ہوں۔

قانون نمبر ۲۵ حَلْقِیُّ الْعَیْنُ والا:-

عبارت:- ہر کلمه حلقی العین که بروزن فَعِلَ حقیقتاً باشد دراں سوائے اصل سه وجه خواندن جائز است و در حکمی یك وجه و اگر حلقی العین نه باشد در فعل یك وجه سوائے اصل و دراسم سوائے اصل دو وجه خواندن جا ئز است و در حکمی یکوجه و در وزن فَعْلٌ، فَعَلٌ، فِعِلٌ فِعْلُ، فُعْلَ، فُعَلٌ، فُعُلٌ، فَعُلُ، فُعُلُ" حقیقی و حکمی خواندن جا ئز است۔

فائدہ:- خلاصہ سمجھنے سے پہلے چند باتوں کا سمجھنا ضروری ہے۔(۱) موزون دو قسم پر ہے۔ا۔حقیقی۔۲۔حکمی۔حقیقی وہ ہوتا ہے جو فا عین لام کے مقابلہ میں ہو اور حکمی وہ ہے جو فا عین لام کے مقابلہ میں نہ ہو بلکہ کسی حرف کی کمی یا زیادتی کر کے اس کو کسی کلمہ کے ہم وزن کیا جائے۔(۲)۔اس قانون کے اندر تیسرے حرف کی حرکت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔اور اس قانون کے پانچ حصے ہیں۔خلاصہ (حصہ اوّل):- ہر وہ کلمہ جو حلقی العین ہو فَعِل کے وزن پر ہو۔حقیقتاً ہو تو اس کو اصل کے سوا تین اور طرح سے پڑھنا جائز ہے۔شرائط و مثال احترازی:- وہ کلمہ حلقی العین ہو۔اس سے عَلِمَ خارج ہوا۔۲۔ فَعِل کے وزن پر ہو۔اس سے ذَھَبَ خارج ہوا۔۳۔حقیقی ہو اس سے وَھِیَ خارج ہوا۔

حکم:- تو ایسے کلمہ کو اصل کے علاوہ تین اور طرح سے پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

مثال مطابقی:- شَہِدَ کو شَہْدَ، شِہْدَ اور شِہِدَ پڑھنا جائز ہے۔یہ فعل کی مثال ہے۔اسم کی مثال فَخِذ" کو فَخْذ" فِخْذ" اور فِخِذ پڑھنا جائز ہے۔ مَعِدَۃ" کو مَعْدَۃ، مِعْدَۃ"، مِعِدَۃ"۔خلاصہ (حصہ دوئم):- ہر وہ کلمہ جو حلقی العین ہو فَعِل کے وزن پر ہو لیکن حقیقتاً نہ ہو تو اس کو اصل کے سوا ایک اور طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

مثال مطابقی:- وَھِیَ کو وَھْیَ پڑھنا جائز ہے۔خلاصہ (حصہ سوئم):- ہر وہ کلمہ جو فَعِل کے وزن پر حقیقتاً ہو حلقی العین نہ ہو اس کو اصل کے سو افعل میں ایک طرح سے اور اسم میں دو طرح سے پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

مثال مطابقی:- فعل کی مثال عَلِمَ کو عَلْمَ اور اسم کی مثال کَتِف" کو کَتْف، کِتْف" پڑھنا جائز ہے۔خَضِر" کو خَضْر" خِضْر" پڑھنا جائز ہے۔(مشہور شخصیت کا لقب)۔خلاصہ (حصہ چہارم):- اگر کلمہ حلقی العین نہ ہو فَعِل کے وزن پر ہو اور حکمی ہو تو اس کو اصل کے سوا ایک اور طرح سے پڑھنا جائز ہے۔مثال مطابقی:- لِیَتَنَا فَسُ کے شروع میں فاء لائے تو فَلِیَتَنَافَسُ اس کو فَلْیَتَنَا فَسُ اس طرح لیضرب کے شروع میں واؤ لائے تو وَ لِیَضرِبُ ہوا۔اب اسکو

---

(۱) (۱)۔بسکون عین کلمہ فقط۔(۲)۔بسکون عین کلمہ و کسر فاء۔(۳)۔فقط بکسر فاء۔

 (۲) (یعنی فعل میں ایسے فَعِل کو بسکون عین کلمہ اور اسم میں دو طرح (۱) بسکون عین کلمہ (۲) بسکون و کسر فاء کلمہ پڑھنا جائز ہے۔

وَلْیَضْرِبُ پڑھنا جائز ہے۔خلاصہ (حصہ پنجم):۔اگر فَعَلَ کے وزن پر ہوتو اس کو فَعْلَ کر کے پڑھنا جائز ہے۔مثال مطابقی :۔شَرُف و شرف ۔عَضُد " کو عَضْد "وَ هُو کو وَهْو پڑھنا جائز ہے۔اگر فِعَلٌ کے وزن پر ہوتو اس کو فِعْلٌ پڑھنا جائز ہے جیسے اِبِل "کو اِبْل "، بِیلا ل کو بِیْلَالٌ ۔اگر فُعُل "کے وزن پر ہوتو اس کو فُعْل کے وزن پر پڑھنا جائز ہے جیسے عُنُق کو عُنْق ، جُمُعَة کو جُمْعة" اور اگر فُعُل " کے وزن پر ہوتو اس کو فُعْل" کے وزن پر پڑھنا جائز ہے جیسے قُفُل "کو قُفْل "پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

قانون نمبر ۲۶ اَبیٰ یا بیٰ والا:۔

عبارت:۔ہر باب کہ ماضی او مکسور العین و مضارع مفتوح العین یا در اول ماضی او ہمزہ وصلی یا تائے زائدہ مطردہ باشد در مضارع معلوم او غیر اہل حجاز حرف اتین را بغیر یا حرکت کسرہ مے دہند جوازاً و در مضارع معلوم ابی یا بی یارا نیز ۔ (۲)

خلاصہ (حصہ اوّل):۔ہر وہ باب جس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہوتو اہل حجاز کے علاوہ باقی جو عرب لوگ ہیں وہ حرف اتین کو یا کے علاوہ مضارع جحد نفی امر نہی کے معلوم کے صیغوں میں حرکت کسرہ دینا جائز سمجھتے ہیں۔مثال مطابقی :۔تَعْلَمُ، اَعْلَمُ نَعْلَمُ کو تِعْلَمُ، اِعْلَمُ اور نِعْلَمُ پڑھنا جائز ہے۔فائدہ:۔غیر اہل حجاز سے مراد بنو تمیم، بنو قیس، بنو ربیعہ ہیں۔خلاصہ (حصہ دوئم):۔ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتو اہل حجاز کے علاوہ باقی جو عرب کے لوگ ہیں۔وہ حرف اتین کو یا کے علاوہ مضارع جحد نفی امر نہی کے معلوم کے صیغوں میں حرکت کسرہ دینا جائز سمجھتے ہیں۔اور وہ ابواب کہ جن کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو وہ نو ہیں۔ افتعال، انفعال، افعیلال، افعلال، استفعال وغیرھا۔مثال مطابقی :۔تَکْتَسِبُ کو تِکْتَسِبُ ، نَسْتَعِیْنُ کو نِسْتَعِیْنُ ۔ اَحْرَنْجِمُ کو اِحْرَنْجِمُ پڑھنا جائز ہے۔خلاصہ (حصہ سوئم):۔ہر وہ باب جس کے شروع میں تا زائد مطردہ ہو اور وہ تین باب ہیں۔ تفعل، تفاعل تفعلل ۔تو ان کے بھی مضارع جحد نفی امر نہی کے معلوم کے صیغوں میں غیر اہل حجاز حرکت کسرہ دینا جائز سمجھتے ہیں۔

مثال مطابقی :۔نَتَدحرج کو نِتَدَحْرَجُ، تَتَصَرَّفُ ،تِتَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔خلاصہ (حصہ چہارم): یک باب ایسا ہے جسکی ماضی مکسور العین نہیں ہے لیکن اسکے باوجود حرف اتین سمیت یاء کو حذف کر دیتے ہیں اور وہ شاذ ہے۔

---

(۱) فائدہ:۔لام امر یہ مکسور ہوتا ہے۔اور لام حرف جار بھی، لام حرف جار مضارع پر اَنْ مصدر یہ حرف ناصب کو مقدر کر کے داخل کیا جاتا ہے۔تو لام امر یہ کی طرح نظر آتا ہے۔لہٰذا ان سے پہلے واؤ، فاء، ثم وغیرہ حرف عطف آجاویں تو لام امر یہ کی صورت میں اس قانون کا حکم جاری کرنا واجب ہے بعض حضرات کے نزدیک بہتر ہے۔جیسے فلیتنا فس جبکہ لام حرف جار ہونے کی صورت میں یہ قانون جاری نہ کرنا بہتر ہے۔جیسے ولتکملوا ولتکبروا۔

(۲) مگر تلحن ،تذرب، نعبد شاذ اند۔

مثال مطابقی :-اَبیٰ۔ یَاْ بیٰ کو یِئبیٰ تِئبیٰ، اِبیٰ، نِئْبیٰ اوراس کے علاوہ چند مثالیں اور بھی شاذ ہیں یعنی نِعْبُدُ، تِلْحَنُ ،تِذْرُبُ شاذ ہیں۔ **باب چہارم**:- **صرف صغیر ثلاثی مجرد بروزن فعَل یفعَل چوں منع یمنع باز داشتن**۔ اس باب کے مختصر طور پر لکھنے کیلئے ''ف'' سے تعبیر کرتے ہیں۔اس کی ماضی اور مضارع ہمیشہ مفتوح العین ہونگے۔

قانون نمبر ۲۷ مَنَعَ یَمْنَعُ والا:-

عبارت:-عین یا لام کلمه در باب فعَل یفعَل از حروف حلقی شدن واجب است. مگر رَکن یر کن ، سجیٰ یسجیٰ، ابیٰ یابیٰ ،قلیٰ یقلیٰ، عضّ یعضُّ، کا دیکا د شاذ اند۔ **خلاصہ**:- ہر وہ کلمہ جو فَعَل یَفْعَل کے وزن پر ہوتو اس کا عین یالام کلمہ حروف حلقی میں سے ہونا ضروری ہے۔مگر چھ کلمے ایسے ہیں۔جن کا عین یالام کلمہ حروف حلقی میں سے نہیں ہے۔ اور وہ شاذ ہیں۔ جوکہ عبارت میں گز ر چکے ہیں۔

مثال مطابقی:-وھب، یَوْھَبُ ، فتح یَفْتَح، منع یمنَع ذھَب یذھَب وغیرھا۔ **فائدہ**: اس قانون سے معلوم ہوا کہ فتح یفتح سے آنے والا کلمہ اس کا عین یالام کلمہ حرف حلقی ہوگا۔لیکن یہ ضروری نہیں جہاں بھی عین یالام کلمہ حلقی ہو۔وہ اسی باب سے آئے بلکہ دوسرے باب سے بھی آسکتا ہے۔جیسے سمِع یسمَع ،شہِدیشہَد وغیرہ۔ (ا)

پانچواں باب:- فَعِل یَفعِل ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین ہیں۔

جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ حسبانا گمان کرنا۔

فائدہ:- صحیح ثلاثی مجرد سے باب پرصرف حَسِبَ نَعِمَ مادے مستعمل ہیں۔لیکن اول الذکر قرآن پاک میں اس باب سے مستعمل نہیں ہاں لفیف ومثال کے مادے اس باب سے بہت سے مستعمل ہیں۔ **فائدہ**:- اس باب کو مصنفین حضرات مختصر ومخفف لکھنے کے لئے ''ح'' سے تعبیر کرتے ہیں اور اس میں بھی وہی قوانین و احکامات جاری ہونگے جو پہلے باب میں لگے تھے۔

چھٹا باب۔ فَعُل یفعُلُ (یعنی ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین ہوتے ہیں۔

اوراس کو مختصر ومخفف لکھائی میں **ك** سے تعبیر کرتے ہیں۔ **فائدہ**:- یہ باب ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے۔اور جو باب لازم استعمال ہواس کے مجہول کے صیغے واحد مذکر غائب اور واحد موئنثہ غائبہ کے علاوہ نہیں آتے کیونکہ ان کا مفعول بہ نہیں ہوتا جو نائب فاعل بن سکے اور جب متعدی بنانا چاہیں تو نائب فائل پر حرف جار،، با،، وغیرہ داخل کر کے متعدی

(ا) صاحب علم الصیغہ نے اس قانون میں از صحیح کی قید کا اضافہ کر کے ان کلمات کو شاذ ہونے سے بچانے کی کوشش کی ہے۔کیونکہ سجی یسجیٰ قلیٰ یقلیٰ ابی یا بیٰ (ناقص) عض یعض (مضاعف) کا دیکا د (اجوف) ہونیکی وجہ سے اس قانون سے خارج ہوئے۔لہٰذا شاذ نہ ہوئے۔تاہم رکن یر کن کے ذریعے صاحب علم الصیغہ پر اعتراض باقی رہیگا۔کہ یہ صحیح ہونیکے باوجود عین یالام حلقی نہیں اور منع سے آرہا ہے۔ **فائدہ**:- بعض اوقات ایک مادہ دوا بواب سے آتا ہے لیکن بعض کلمات ایک باب سے اور بعض دوسرے کلمات دوسرے باب سے مشہور ہو جاتے ہیں۔ایسی صورت کو تداخل ابواب کہتے ہیں ۔یعنی دو باب ایک دوسرے میں داخل ہوگئے۔ نام ینام از''س''نام ینوم از''ط''مات یمات از''س'' مات یموت از''ط''میں سے کچھ کلمات ایک سے اور کچھ کلمات دوسرے باب سے قرآن مجید میں آتے ہیں۔اسے تداخل ابواب کہا جاتا ہے۔ **فائدہ**:- بعض محققین نے علم الصیغہ کیطرف سے تداخل کے ذریعہ جواب دینے کی کوشش کی ہے۔یعنی رکن ضرب سے بھی آتا ہے۔اور سمع سے بھی۔لہٰذا ماضی از ضرب در باقی سب کچھ از س مشہور ہو گیا۔لہٰذا منع سے یہ باب نہیں تو شاذ بھی نہیں۔

بناتے ہیں اور مدخول کولفظا مجرور حکما مرفوع کر کے نائب فعل بناتے ہیں جیسے شُرِف بزیدٍ یعنی زید کی عزت کی گئی

فائدہ:۔ فاعل کے صیغہ میں اگر دوام واستمرار یعنی ہمیشگی والا معنی نہ ہوتو اسے اسم فاعل قرار دیتے ہیں۔اور اگر دوام وثبوت کالحاظ کیا جائے تو اسے **صفت مشبہہ** کہتے ہیں۔فائدہ:۔اسم فاعل بنانے کا طریقہ گزر چکا ہے۔اور وہ قیاسی ہے۔مگر صفت مشبہ کے صیغے سماعی ہیں اور وہ صرف ثلاثی مجرد کے لازم ابواب سے آتے ہیں۔اور کثیر ہیں جو تلاش سے معلوم ہوسکتے ہیں۔فائدہ:۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ باقی سولہ ابواب سے صفت مشبہہ کا صیغہ وہ اسم فاعل کا ہی صیغہ ہوگا۔جبکہ اس میں ہمیشگی والے معنی کالحاظ کیا جائے گا۔جیسے معین مکرم مقلب القلوب ہے

فائدہ:۔ صفت مشبہہ کے صیغے جب سماعی ہیں۔تو ان میں سے مشہور فیعل فعول ہیں۔جیسے شریف غفور وغیرہ۔

فائدہ:۔ان کو آسانی سے مضارع سے بنایا جاسکتا ہے۔

مثلاً شریف کو یَشْرُفُ سے بنائیں گے۔حرف اتین کو حذف کر کے فاکلمہ کو فتح عین کلمہ کو کسرہ اس کے بعد یا ساکنہ علامت صفت مشبہہ لگا کر لام کلمہ پر اسم کی علامت تنوین جاری کر دیں گے۔تو شَرِیْف' ہوجائیگا۔

فائدہ:۔اس طرح باقی اوزان کو بھی مضارع سے بنائیں گے۔کسی قسم کے سوال واعتراض کرنے کی اجازت نہیں۔

چونکہ صیغے سماعی ہیں اسطرح تثنیہ جمع سالم مکسر وغیرہ کے صیغے بنائے جاسکتے ہیں۔

صرف کبیر صفت مشبھہ کی گردان:

شَرِیْفٌ	شَرِیْفَانِ	شَرِیْفُوْنَ	
شِرَافٌ	شُرُوْفٌ	شُرُفٌ	شُرُفٌ
شُرَفَاءُ	شُرْفَانٌ	شِرْفَانٌ	
اَشْرَافٌ	اَشْرِفَاءُ	اَشْرِفَةٌ	
شَرِیْفَةٌ	شَرِیْفَتَانِ	شَرِیْفَاتٌ	
شَرَائِفُ	شُرَیْفٌ	شُرَیْفَةٌ	

صفت مشبہ کے سماعی اوزان مشہورہ

وزن	مثل	معنی	وزن	مثل	معنی
فَعْل"	صَعْب"	سخت، دشوار	فَعُول"	رَؤُف"	مہربان
فِعْل"	صِفر"	خالی	فَعَا ل"	جَبَان"	بزدل
فُعْل"	صُلْب"	سخت	فِعَال"	هِجَا ن"	نیک عورت
فَعَل"	حَسَن"	نیک	فُعَال"	شُجَا ع"	بہادر
فَعِل"	خَشِن"	کھردرا	فَعَّا ل"	بَرَّا ق"	چمکنا
فِعَل"	دِيَم"	پراگندہ	فُعَّا ل"	کُبَّا ر"	بزرگ
فِعِل"	بِلِز"	بزرگ	فَعْلیٰ	عَطْشیٰ	پیاسی عورت
فُعَل"	حُطَم"	نامہربان	فُعْلیٰ	حُبلیٰ	حاملہ عورت
فُعُل"	جُنُب"	ناپاک	فَعَلیٰ	حَیَدیٰ	حمار
اَفْعَل"	اَبْیَضُ	سفید	فَعْلَا ن"	عَطْشَا ن"	پیاسا مرد
فَیْعِل"	جَید"	عمدہ	فُعْلَا ن"	عُرْ یَا ن"	برہنہ مرد
فَا عِل"	ضَا مِر"	باریک	فَعَلَا ن"	حَیَو ان"	جاندار
فَعِیل"	رَحِیم"	مہربان	فَعْلَاءَ	حَمْرَاءَ	سرخ عورت
فَعَا ل"	وَضَا ع"	بے طاقت	فُعَلَاءَ	عُشَرَاءَ	دس ماہ کی حاملہ اونٹنی

فائدہ:- سیّد ، جیّد اصل میں سیو د ، جیو د تھے۔

فائدہ۔ یہ اوزان مشتے نمونہ از خروارے کے تحت ہیں ورنہ دوسو چالیس (240) سے زائد وزن ہیں جو سب سماعی ہیں

فائدہ۔ صفت مشبہ کی مشہور گردان میں جمع اقصیٰ کا صیغہ شرائف مطابق وزن صوری مفاعل ہے جو اصل میں شرایف تھا۔ اس میں وزن صرفی کے اعتبار سے یاء زائدہ الف مفاعل کے بعد آگئی اس کو ہمزہ سے بدل دیا تو شرائف ہوگیا۔

قانون نمبر ۲۸۔ الف مَفَا عِل والا:

عبارت:- حرف علت کہ واقع شود بعد از الف مفا عل آں را بہمزہ بدل کندو جو باً

زائدہ را مطلقاً واصلی را بشرط تقدم حرف علت بر الف مفا عل مگر۔ مَعَائب مصائب شاذ اند۔

۔چند اہم باتیں:۔ خلاصہ سمجھنے سے پہلے یاد رکھیں فائدہ (۱): کہ وزن تین قسم پر ہے۔صرفی ،صوری ،عروضی (۱) ۔صرفی وہ وزن ہے جس میں تین باتوں کا تفصیل سے لحاظ کیا جاوے۔ا۔تعداد حروف ۲۔حرکات وسکنات ۳۔ زائدہ اصلی۔جیسے یضرب بروزن یفعل۔مضروب۔بروزن مفعول۔(۲)۔صوری وہ وزن ہے۔جس میں صرف دو باتوں کا لحاظ کیا جاوے۔ا۔تعداد حروف ۲۔حرکات وسکنات۔اور اصلی زائدہ کا کوئی اعتبار نہ کیا جاوے۔جیسے ضوارب بروزن مفاعل۔اکابر بروزن مفاعل۔۳۔عروضی وہ وزن ہے۔جس میں صرف ایک بات کا لحاظ کیا جاوے یعنی تعداد حروف کا۔جیسے مضروب۔بروزن۔مفیعل مضروب" بروزن فِعلاَل"۔ فائدہ (۲) اس قانون میں وزن صوری کا اعتبار بھی کیا گیا ہے۔فائدہ (۳) یعنی مفاعل سے مراد ہر وہ جمع اقصی کا صیغہ ہے۔جس میں پہلے اور دوسرے حرف پر فتحہ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصی ہو اس کے بعد دو حروف بچیں۔پہلے پر کسرہ اور دوسرے پر اعراب جاری کیا گیا ہو۔جیسے ضوارب۔شرائف ۔مضارب۔اضارب۔جعافر۔عناصر۔خنادِرُ۔حجامر وغیرہ یہ سب کلمات بروزن مَفَاعِل کہلائیں گے۔

خلاصہ حصہ اول: ہر وہ حرف علت جو واقع ہو الف مفاعل کے بعد اور وہ کلمہ وزن صوری کے اعتبار سے بروزن مفاعل ہو۔جبکہ وزن صرفی کے اعتبار سے وہ حرف علت زائد ہو تو مطلقاً یعنی اس الف سے پہلے کوئی حرف علت ہو یا نہ ہو۔ہر حال میں اس حرف علت کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے اور اگر وہ حرف علت وزن صرفی کے اعتبار سے اصلی ہے یعنی عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔تو اس کو ہمزہ سے بدلنے کے واسطے ایک اور شرط بھی ضروری ہے کہ اس الف سے پہلے ایک اور حرف علت ہو ورنہ حکم جاری نہ ہوگا۔**شرائط ومثال احترازی:**۔ حرف علت الف مفاعل کے بعد ہو۔اس سے اَوَاعِدُ،مَدَاعِوُ خارج ہوا۔۲۔کلمہ مفاعل کے وزن پر ہو۔مُقَاوِم"۔ مُبَایِع" خارج ہوئے ۔کیونکہ مُفاعل ہے نہ کہ مَفَاعلُ۔[۱] ۳۔اگر الف کے بعد حرف علت وزن صرفی کے اعتبار سے اصلی ہو تو اس الف سے پہلے ایک اور حرف علت کا ہونا ضروری ہے۔اس سے مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ خارج ہوا۔**حکم:**۔ اگر تمام شرائط پائی جائے تو اس حرف علت کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

مثال مطابقی:۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ا۔حرف علت بعد از الف مفاعل زائدہ ہو اور الف مفاعل سے پہلے کوئی حرف علت نہ ہو جیسے شریف کی جمع شَرَایِفُ، عجوز کی جمع عجاوِز، رسالة کی جمع رسائل کو شرائِف، رسائِل عَجَائز پڑھنا واجب ہے۔۲۔قبل از الف حرف علت بھی ہو۔جیسے طویل کی جمع طَوَایِلُ کو طَوَائِل پڑھنا واجب ہے۔۳۔بعد از مفاعل حرف علت اصلی ہو اور قبل از الف مفاعل بھی حرف علت ہو جیسے قاوِلٌ کی

---

[۱] اس طرح طَوَاوِیسُ خارج ہوا کیونکہ یہ مَفَاعِلُ کے بعد نہیں بلکہ مفاعیل کے بعد ہے۔

قواوِل کو قَوَائِل اور بَــا یع" کی جمع بَوَ ایَع کوبَوَائِعُ پڑھنا واجب ہے۔ خلاصہ حصہ دوئم :۔ مگر دو مثالیں شاذ ہیں۔ مُـصِیْبَةٌ" کی جمع مَـصَـا یِـبُ ،مُـعَـیُـبٌ" کی جمع مَعَا یِبُ ۔ان کو مصا ئب اور معا ئب پڑھا جا تا ہے۔ یہ شاذ ہیں۔ فائدہ:۔شُرَیِّف ، شُرَیِّفَة جو تصغیر کے صیغے ہیں ان کو شَرِیْفٌ،شَرِیْفَة" سے بنایا تو شُرَیْیِف" ، شُرَیْیِفَة" ہوا۔ بعدہٗ پہلے یاء کو دوسرے میں مدغم کیا تو شُرَیِّف" ، شُرَیِّفَة" ہوا۔[1]

بحث ثلاثی مزید فیہ

فائدہ:۔ ثلاثی مزید فیہ ہر وہ کلمہ ہے۔ جس کی ماضی کے پہلے صیغے میں تین حرف اصلی ہوں اور ان کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔[2] فائدہ:۔ ثلاثی مزید فیہ کا پہلا باب اِفْعَا ل ہے جس کی ماضی اَفْعَلَ اور مصدر اِفْعَا ل" ہوگا جبکہ بعض صرفیوں کے نزدیک اِفْعَلَة" بھی آتا ہے۔ فائدہ:۔اس کے شروع میں ہمزہ قطعی زائدہ ہے جو مصدر ماضی امر میں حذف نہیں ہوگا۔ فائدہ:۔اور اس کا مضارع بناتے وقت حرف اتین مضموم لگائیں گے۔ عین کلمہ کو کسرہ، لام کلمہ پر ضمہ اعرابی جاری کر دیا تو اَفْعَلَ سے یُأَفْعِلُ، تُأَفْعِلُ، أُءَ فْعِلُ، نُأَفْعِلُ ہو جائیگا۔ مگر واحد متکلم کے

---

[1] فائدہ: صفت مشبہ اسم فاعل اور اسم جامد کے جو صیغے جمع مکسر کے ہونگے۔ وہ سب سماعی اوزان ہیں۔ اور مقرر و متعین نہیں اب تک جو اسم دفاعل وصفت مشبہ کی گردان میں اوزان پڑھے ہیں یہ شہرت کی بنا پر بطور نمونہ کے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ تمام اوزان ہر مادہ سے آنا ضروری نہیں اور صرف یہی کچھ اوزان بھی نہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی جمع مکسر کے اوزان موجود ہے۔ مثلاً فعیل جیسے عَبْدکی جمع عَبِیْد" اور فعیل کی جمع فَعَالیٰ یَتَا میٰ جمع یتیم کی اسطرح فُعَالیٰ جیسے سُکَا رٰی جمع سَکْران فُرَا دٰی جمع فرید کی۔ فائدہ نمبر۲:۔ افعل صفتی (یعنی لون وعیب والے مادہ سے آنیوالے صفت مشبہ کا صیغہ کہ جسکی مؤنث فعلاء آئیگی۔ اسکی جمع مکسر فُـعْـل" کے وزن پر آئیگی۔ جیسے اسـود، اعـور، احـور سے سُـوْدٌ، عُـوْر" ،حُـمْـر" ،زُرْقٌ حُـوْ ر"۔

[2] ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حرف ایک ہوگا۔ یا دو یا تین ہونگے۔ اگر ایک ہو تو وہ شروع میں ہوگا یا نہیں اگر شروع میں ہوگا تو اس باب کا نام افعال ہے۔ جس کی ماضی افعل آتی ہے۔ جیسے اکرم۔ اور اگر درمیان میں ہو اور حرف اصلی کی جنس میں سے ہو تو اس باب کا نام تفعیل ہے۔ ماضی فَعَّلَ آئے گی۔ جیسے صَرَّفَ اور اگر ایسا نہ ہو تو اس باب کا نام مفاعلہ ہے۔ ماضی فاعل آئے گی۔ جیسے ضـــــــــارب اور اگر دو حرف زائدہ ہوں تو اس کی دو حالتیں ہیں۔ دونوں حرف شروع میں زائدہ ہونگے۔ تو اس باب کا نام انفعال ہے۔ ماضی انفعل جیسے انصرف اور اگر دونوں شروع میں زائدہ نہ ہوں ان میں سے کوئی حرف اصلی کی جنس میں سے ہوگا یا نہیں اگر ہے تو عین کلمہ کی جنس میں سے ہوگا۔ تو اس باب کا نام تفعل ہے ماضی تفعل جیسے تصرف اور اگر لام کلمہ کی جنس میں سے زائدہ حرف ہو وہ باب افعلال ہے۔ ماضی افعل جیسے احمر اور اگر کوئی حرف بھی کسی حرف اصلی کی جنس میں سے نہ ہو تو پہلے تا اور پھر الف ہوگا تو اس کا نام تفاعل ہے۔ اس کی ماضی ہمیشہ تفاعل ہوگی۔ جیسے تضارب یا پہلے ہمزہ اور بعد از فا تاء ہوگا۔ تو اس باب کا نام افتعال ہے۔ ماضی افتعل جیسے اکتسب اکتسابا اور تین حرف اصلی کے علاوہ تین حرف زائد ہوں۔ پھر تینوں حروف شروع میں زائد ہوں گے تو اس باب کا نام استفعال ہے۔ ماضی استفعل جیسے استخرج۔ اگر شروع میں زائدہ تینوں نہ ہوں۔ کوئی حرف اصلی کی جنس میں ہوگا یا نہیں۔ اگر عین کلمہ کی جنس میں ہو تو اس باب کا نام افعیعال ہے۔ ماضی افعوعل جیسے احدودب۔ احدیدابا۔ یا لام کلمہ کی جنس میں ہوگا میں سے ہوگا۔ تو اس باب کا نام افعیلال ہے ماضی افعال جیسے احمار۔ احمیرارا اور اگر حرف اصلی کی جنس میں سے کوئی حرف زائدہ نہ ہو تو اس باب کا نام افعوال ماضی افعول جیسے اجلوذ، اجلواذ کل باب ۱۲ ہوئے۔ فائدہ:۔ بعض حضرات تقسیم اس طرح کرتے ہیں۔ ثلاثی مزید کے وہ ابواب جن کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوگا۔ وہ سات ہیں۔ اور جن کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ ہوگی وہ دو ہیں۔ اور باقی ان کے علاوہ تین ہیں۔ تو کل بارہ ہوئے۔ (سرور الفواد من خیر الزاد)

صیغے میں چونکہ دو ہمزہ زائد شروع میں جمع ہو گئے۔ اور ایسا ہونا کلام عرب میں مکروہ ہے۔ تو دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیا تو اُفْــعِــلُ ہو گیا۔ پھر مضارع کے باقی صیغوں سے بھی باب کے تمام صیغوں کی شکل ایک جیسی بنانے (طَرْ داً لِلْبَا بُ) کے لئے ہمزہ قطعی کو خلاف قانون حذف کریں گے۔ تو مضارع یُفْعِلُ، تُفْعِلُ، اُفْعِلُ، نُفْعِلُ کے وزن پر آئے گا۔ فائدہ:۔ گویا کہ تین کام نئے ہوئے۔ (۱)۔ حرف اتین مضموم لگانا۔ (۲)۔ ہمزہ کو گرانا۔ (۳)۔ آخر کے ماقبل کو کسرہ دینا۔ ہر ایک کی تفصیل اور ان کے بارے قوانین آرہے ہیں۔

قانون نمبر ۲۹ ہمزہ وصلی قطعی والا:۔

عبارت:- ہر ہمزہ زائدہ کہ واقع شود در اول کلمہ وصلی باشد یا قطعی۔ حکم وصلی ایں کہ در درج کلام و بمتحرک شدن ما بعد بیفتدر و حکم قطعی عکس ایں است۔ ہمزہ قطعی نہ قسم است۔ ہمزہ باب افعال۔ واحد متکلم۔ اسم تفضیل و جمع اعلام۔ بنا و فعل تعجب۔ واستفہام و ندا وما سوائے ایشاں وصلی است۔

خلاصہ (حصہ اوّل):۔ ہر ہمزہ زائدہ جو واقع ہو جائے کلمہ کے شروع میں وہ دو قسم پر ہے۔ (۱)۔ ہمزہ وصلی۔ (۲)۔ ہمزہ قطعی۔ ہمزہ وصلی کا حکم یہ ہے کہ درمیان کلام میں آجائے تو گر جاتا ہے۔ یا مابعد اس کا متحرک ہو تب بھی گر جاتا ہے۔ شرائط مع مثال احترازی: ہمزہ زائدہ ہو اس سے اَذِنَ، اَمَرَ خارج ہوئے۔ ۲۔ کلمہ کے شروع میں ہو اس سے شُرَ فَا ءُ خارج ہوا۔ مثال مطابقی:۔ اَلْحَمْدُ کے شروع میں فَا ملائی ہمزہ وصلی گر گیا۔ فَا لْحمد ہو گیا ۔اِضْرِبْ کے شروع میں فَا لائے تو فَا ضْرِبْ ہو گیا۔ مابعد متحرک کی مثال قُلْ اصل میں اُقْوُلْ تھا۔ واؤ کی حرکت قاف کو دی تو اُقُوْلُ ہو گیا پھر بقانون التقاء حصہ پنجم واؤ حذف ہو گیا تو اس کو قُلْ پڑھنا واجب ہے۔ اور ہمزہ قطعی کا حکم یہ ہے کہ۔ درمیان میں آجائے تب بھی یا مابعد متحرک ہو تب بھی حذف نہیں ہوتا۔ جیسے اَنْعَمْتَ، اَءَ نْذَرْتَهُمْ، ہمزہ قطعی نو قسم پر ہے۔ ا۔ ہمزہ باب افعال کا جیسے اکرم۔ ۲۔ واحد متکلم کا جیسے اَضْرِبُ، اَقُوْلُ۔ ۳۔ ہمزہ اسم تفضیل کا اَضْرَبُ۔ جمع مکسر کا ہمزہ جیسے اَشْراف"، اَشْرِفَا ءُ۔ ۵۔ ہمزہ عَلَم جیسے اشفاق، اسحاق، اسماعیل۔ ۶۔ ہمزہ بنا کا اِنَّ، اَنَّ، اَنْتَ۔ ۷۔ فعل تعجب جیسے مَـا اَحْسَـنَـهٗ، وَاَحْسِنْ بِـهٖ وغیرہ۔ ۸۔ ہمزہ استفہام کا جیسے ءَ انـذرتهـم۔ ۹۔ ہمزہ ندا کا جیسے اَعَبْدَ اللّٰـهِ۔ خلاصہ (حصہ دوم):۔ ان کے سوا باقی سب وصلی ہونگے۔ فائدہ:۔ ہمزہ وصلی درج کلام میں محض قرأۃ" حذف ہوگا اور کتابت میں باقی رہے گا۔ جیسے فـاضـرِبْ، فالحمد جبکہ مابعد متحرک ہونے سے قرأۃ و کتابت میں حذف ہوگا۔ جیسے اُقْوُلُ سے قُلْ۔ [1]

[1] فائدہ:۔ اگر کلمے کا ابتداء بالساکن ہوگا۔ تو ہمزہ وصل لاحق کرنا ضروری ہے۔ ہمزہ اس واسطے کہ اقوی الحروف ہے اور ابتداء بالاقویٰ اولیٰ ہے۔

تشریح 1 فائدہ:۲۔ہمزہ وصلی کوالف وصل ہمزہ قطعی بھی کہتے ہیں۔کیونکہ ہمزہ جب شروع کلمہ میں ہوتو الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔اوردوسری وجہ یہ بھی ہے۔کہ متقاربان فی المخرج۔یہی وجہ ہے کہ جب الف متحرک کر کے پڑھتے اورتعبیر کرنے کی ضرورت ہوتواسے ہمزہ سے بدل دیتے ہیں۔ فائدہ:۔۳لغت کی مشہور کتاب الصحاح میں کہا گیا ہے۔کہ الف دوقسم پر ہے۔(۱)لینہ۔(۲)۔متحرکہ۔پھرلینہ کوالف اورمتحرک کوہمزہ کہتے ہیں۔یہی وجہ ہے۔کہ وہ فقہا جن پرمخفی سے مخفی راز پوشیدہ نہیں ہوتے۔ان پراتنا واضح بات کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے کہ آیا عربی میں مستعمل حرف کتنا ہیں۔حتیٰ کہ انہوں نے کہہ دیا کہ کل ۲۸حرف ہیں۔ث فائدہ:۴۔محققین حضرات فرماتے ہیں کہ اس قانون کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہمزہ قطعی ہمزہ وصلی سے زیادہ ہیں۔پس مناسب یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کے مقامات منحصر کردیئے جاویں۔تاکہ معلوم ہوکہ ان کے علاوہ ہمزہ قطعی ہے۔فائدہ:۔۵لہٰذا محققین فرماتے ہیں کہ کسی کلمہ کی ابتدا بغیر حرکت کے ناممکن ہے۔الہٰذا اگر اول کلمہ متحرک ہوتو مطلوب حاصل ہوا۔لیکن اگرابتداء والاحرف ساکن ہوتو ہمزہ وصلی کی ضرورت پیش آوے گی۔یہ صورت اسماء میں بھی پیش آسکتی ہے۔اورافعال وحروف میں بھی۔فائدہ:۶۔لہٰذا اسماء میں ابتداء بالساکن کی دوصورتیں ہیں۔(۱)۔ سماعی۔(۲)۔قیاسی۔سماعی کے دس اسماء ہیں۔(۱)۔ابن "اس کا اصل بَنَو" ہے۔مثل جَمَل" اوراس کی جمع مکسر ابناء ہے۔(یادرکھیں کہ افعال" عام طور پر فَعل" کی جمع ہوتی ہے)لہٰذا آخر سے لام کلمہ کوخلاف قانون حذف کر کے فاکلمہ کوساکن کیا۔اوراس پرھمزہ وصلی داخل کر کے اعراب عین کلمہ پر جاری کر کے اِبْن" بنادیا۔(۲)۔اِبْنة" جواصل میں بَنَوَة"مثل شَجَرَة" تھا۔اور یہ مؤنث ہے۔اِبْن" کی اس پرابن والی تعلیل غیر قیاسی جاری ہوئی۔ (۳)۔اِبْنُم" یعنی اِبْن"اس میں محض تاکید ومبالغہ کے لئے میم زائد ہے۔جیسے زرقم بمعنی ازرق میں ہے۔اور یہ میم لام کلمہ کے عوض نہیں ہے۔جیسا کہ فَم" میں ہے۔ورنہ لام کلمہ کومحذوف نہیں بلکہ ثابت کے حکم میں ماننا ہوگا۔پھرہمزہ وصلی کی ضرورت بھی نہ رہے گی۔فائدہ:۔۷اِبْنُم" کی نون اعراب میں میم کے تابع ہوگی۔لہٰذا رفعی حالت میں اسے بھی مرفوع نصبی میں منصوب جری میں مجرور پڑھیں گے۔جیسے هذا ابنُم" رایت ابنماً مررت بابنِم۔ (۴)۔اسم"۔(۵)۔اِست"۔جس کا اصل سَتَه"مثل جَمَل" جمع مکسر اَستاه" ہے۔(۶)۔اثنان۔(۷)۔اثنتان ان کا اصل ثنیان ثنیتان مثل جَمَلانِ شَجَرَتَان ہے۔(۸)۔امرء" (۹)۔امرءة"۔فائدہ:۔اس میں ایک اورلغت بھی ہے۔مَرْء" مَرْءَة"۔اوربعض اوقات تخفیفاً مَر" مَرَة"بھی پڑھ لیتے ہیں۔(۱۰)۔ اَیْمُنُ اللهِ(سیبویہؒ کے نزدیک اس کا ہمزہ وصلی ہے۔جبکہ کوفیوں کے نزدیک ہمزہ اس کا قطعی ہے۔لیکن کثرۃ استعمال کی وجہ سے تخفیفاً حذف کردیا جاتا ہے۔تاہم عربیوں نے اس کلمہ میں بہت تصرفات تغیرات کئے ہیں۔اوراسے اَیْمُن، اِیْم، اَمُ تینوں میں بفتح الھمزۃ و کسرھا بھی پڑھتے ہیں۔)۔فائدہ:۔۸۔معلوم ہوا کہ ان اسماء کے تثنیہ ابنان ابنتان ابنمان امراء ان امرء تان اسمان استان میں بھی ہمزہ وصلی ہوگا۔فائدہ:۔۹۔ وہ اسماء کہ جن میں قیاسی طور پرہمزہ وصلی ہوگا۔وہ ہروہ مصدر ہے۔کہ جس کی فعل ماضی میں ہمزہ کے بعد چار یازیادہ حرف ہوں۔(لہٰذا اکرم اکراماً کا ہمزہ قطعی ہوگا)اوروہ مصادر(۱۱)ہیں۔(۱)۔انفعال۔(۲)۔افتعال۔(۳)۔استفعال۔(٤)۔افعلال۔(٥)۔افعیلال۔(٦)۔افعیعال۔ (۷)۔افعوال۔(۸)۔افعلّال۔(۹)۔افعنلال۔(۱۰)۔افعُّل۔(۱۱)۔افاعُل۔ فائدہ:۱۰۔افعال میں سے ان گیارہ مصادر کی ماضی اورامر میں بھی ہمزہ وصلی ہوگا۔اورثلاثی مجرد کے امر میں ہمزہ وصلی ہوگا اگراس کے ف یاع میں تعلیل نہ ہو۔ورنہ ہمزہ کی ضرورت نہ ہوگی۔جیسے عِدْ، قُلْ،سَلْ فائدہ۔ اَهْرَاق،اَسْطاعَ کے ذریعے اعتراض نہیں کرسکتے ان کی ماضی میں ہمزہ کے بعد چار حرف ہیں۔لہٰذا یہ ہمزہ وصلی ہونا چاہیے۔ کیونکہ اَهْرَاقَ اصل میں اَرَاقَ اَسْطَاعَ اصل میں اَطَاعَ ہے۔اورخلاف قانون ھا اورسین کا اضافہ کیا گیا ہے۔لہٰذا ہمزہ کے بعد تین حرف ہوئے اورہمزہ قطعی ہوا۔فائدہ:۱۲۔حرف میں سے صرف حرف تعریف اَلْ اَمْ کا ہمزہ وصلی ہوگا۔فائدہ:۱۳۔ہمزہ وصلی قطعی کے وجہ تسمیہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ہمزہ قطعی چونکہ درمیان کلام میں باقی وثابت رہتا ہے۔لہٰذا تلفظ میں ماقبل مابعد سے جدا منقطع ہوجاتا ہے۔لہٰذا قطعی کہلاتا ہے۔بعض نے یوں کہا کہ وصلی چونکہ ساکن حرف کے بولنے کے واسطے وصیلہ ووصال وذریعہ بنتا ہے۔اس واسطے اسے وصلی کہتے ہیں۔اس وجہ سے امام خلیل بن احمد اسے سلّم اللسان یعنی زبان کی سیڑھی کہتے ہیں۔فائدہ:۱۴۔چونکہ ابتداء بالسکون کودور کرنے کے لئے حرکت کسرہ عام طور پراستعمال ہوتی ہے۔۔

قانون نمبر ۳۰:- ماضی چہار حرفی والا:-

عبارت:- ہر باب که ماضی او چہار حرفی باشد ودرمضارع معلوم او حرف اتین را حرکت ضمه مے دہند وجوباً۔ **خلاصہ:-** ہروہ باب کہ جس کی ماضی چارحرفی ہوتو مضارع، جحد، نفی، امر، نہی کے معلوم کے صیغوں میں حرف اتین کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔ اور وہ کل چار ابواب ہیں۔ (۱)افعال (۲)۔تفعیل (۳) مفاعله (۴) فعلله **مثال مطابقی:-** اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ، صَرَّفَ سے یُصَرِّفُ، ضَارَبَ سے یُضَارِبُ، دَحْرَجَ سے یُدَحْرِجُ وغیرہ۔۔ **بناء:-** اَکْرِمْ اَکْرِمَا الخ امر حاضر کے چھ صیغوں کو مضارع مخاطب معلوم کے چھ صیغوں سے بنائیں گے۔ توان کا اصلی معلوم کریں گے۔ یعنی تُـاَکْرِمُ الخ تو تاء مضارعت کو حذف کرنے کے بعد ہمزہ قطعی متحرک ہے تو کسی چیز کا اضافہ کیے بغیر امر بن جائیگا فقط آخر میں وقف کرینگے تو واحد مذکر مخاطب کا ایک صیغہ سے ضمہ اعرابی اور چار صیغوں کے آخر سے نون اعرابی حذف کرینگے اور چونکہ جمع مؤنث مخاطبات کے آخر میں نون ضمیری بنی ہے تو اس میں تبدیلی نہیں آئیگی تو اَکْرِمْ الخ امر حاضر بن جائیگا ﴿۲﴾

بقیہ ۱ اور کہا جاتا ہے کہ الساکن اذا حرك حرك بالکسر لہٰذا ہمزہ وصلی کو مکسور لاتے ہیں۔ (بتغیر قلیل از جار بردی)۔ فائدہ:۱۵۔ ہاں اگر ہمزہ وصل کے بعد ساکن حرف کے بعد والا حرف اصلی طور پر مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم لائیں گے۔ جیسے اغـزی۔ جو اصل میں اغزوی تھا۔ بخلاف ارموا کا ہمزہ وصلی مکسور ہے۔ کیونکہ یہ اصل میں ارمیو تھا۔ اور میم کا ضمہ اصلی نہیں۔ بلکہ تعلیل کے بعد حاصل ہوا ہے۔ عارضی ہے۔ فائدہ:-۱۶۔ انطلق بہ مثلاً ماضی مجہول از انفعال و افتعال وغیرہ کو ضمہ اس وجہ سے دیا گیا کہ بے شک مجہول کا صیغہ معلوم سے بنتا ہے۔ اور عارضی ہے۔ مگر اس انـطـلـق کی ذات کے اعتبار سے ساکن کا مابعد مضموم بضمہ اصلیہ ہے۔ لہٰذا ہمزہ بھی مضموم رہے گا۔ فائدہ ۱۷:۔ حرف تعریف کا ہمزہ مفتوح ہے۔ سیبویہ تو اسے ہمزہ قطعی کہتے ہیں۔ اور وجہ حذف کثرت استعمال بتاتے ہیں۔ سیبویہ کے علاوہ باقی حضرات اسے ہمزہ وصلی فرماتے ہیں۔ اور اس کا فتحہ کثرت استعمال بتاتے ہیں۔ کیونکہ کثرت استعمال تخفیف کا تقاضا کرتی ہے۔ جیسے من میں کثرت استعمال کی وجہ سے نون مفتوح پڑھا جاتا ہے۔ جبکہ آگے معرف باللام ہو جیسے من المسجد الحرام۔ فائدہ:۱۸۔ ایمن کا ہمزہ وصلی بھی مفتوح ہے۔ کیونکہ اسم جامد غیر متصرف بغیر قسم کے کہیں استعمال نہیں ہوتا۔ لہٰذا حرف تعریف کے مشابہ ہو گیا۔ اور اسے بھی مفتوح پڑھا گیا ہے۔ فائدہ:-۱۹۔ ہمزہ وصلی کو درج کلام میں ثابت رکھنا بغیر ضرورت شعری کے درست نہیں۔ (از جار بردی صفحہ ۱۱۰۔ وشافیہ صفحہ ۱۷)۔ فائدہ:۲۰۔ لفظ اللہ کا ہمزہ وصلی ہے۔ مگر جب لفظ یا ندائیہ داخل ہو تو قطعی بن جاتا ہے۔ فائدہ ۲۱۔ اور اعلام میں للیسع علیہ السلام کا ہمزہ وصلی ہے جو کہ شاذ ہے۔

۲ سوال:- جب باب کی ماضی چارحرفی ہوگی اسکے مضارع وغیرہ میں حرف اتین کو ضمہ کیوں دیتے ہیں؟ جواب:- مجرد و مزید فیہ کے معلوم کے صیغوں میں تا کہ فرق واضح ہو ورنہ آپس میں ملتبس ہو جاتے جیسے یَضْرِبُ یُکْرِمُ۔ سوال:- اس کے برعکس کیوں نہیں کیا؟ جواب:- اصل حرکات میں فتحہ ہے لانہ خفیف و الخفة مطلوب فی الکلام۔ سوال:- مجرد کو فتحہ کیوں؟ جواب:- مجرد بھی اصل ہے لہٰذا اصل کو اصل دیا۔ سوال:- پانچ چھ حرفی ماضی

اگلے قانون سے پہلے چند اہم باتیں:

فائدہ(۱):-اب تک ماضی سے مضارع بن گیا۔ باقی مضارع مجہول، اسم فاعل، مفعول، جحد نفی، امر نہی اور اسم ظرف کو بنانے کے قواعد گزر چکے ہیں۔ان کو دیکھ لیا جائے۔فائدہ(۲):-باب تفعیل دوسرا باب ہے۔جس کی ماضی فَعَّلَ کے وزن پر آئیگی۔اس کا مصدر عام طور پر تفعیل کے وزن پر آئیگا۔لیکن بعض اوقات تَفْعِلة" جیسے تبصرة ہوگا۔اور بعض اوقات تَفْعَال جیسے تکرار، تِفْعَال، تبیان، تلقان ،فَعَال، سَلام، فِعَّال، کِذَّاب" بھی آتے ہیں۔فائدہ(۳):-باب مُفاعَلة تیسرا باب ہے۔جس کی ماضی ہمیشہ فَاعَلَ کے وزن پر آئیگی۔یعنی فا کلمہ کے بعد الف زائدہ ہوگا۔جبکہ مصدر عام طور پر مفاعَلة بفتح العین جیسے مضاربة" اور فِعَال" مثل جہاد"، نکاح"، قتال"، فیعال" جیسے قِیتال" بھی آتا ہے۔فائدہ(۴):-چوتھا باب تَفَعُّل جس کی ماضی ہمیشہ تَفَعَّلَ آئیگی۔اس کی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہوگی۔جو پورے باب میں جاری رہے گی۔جبکہ عین کلمہ مشدد ہوگا۔فائدہ(۵):-پانچواں باب تَفَاعُل ہے۔ماضی تَفَاعَلَ اس کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہوگی۔اور فا کلمہ کے بعد الف زائدہ ہے۔فائدہ(۶):-چھٹا باب اِفتِعال ماضی اِفتَعل ہے۔شروع میں ہمزہ وصلی مکسور زائدہ فا کلمہ کے بعد عین کلمہ سے پہلے تاء زائدہ ہوگی۔

بقیہ ۲

کے مضارع کو فتحہ کیوں دیا؟ جواب:-چونکہ وہاں مجرد کے ساتھ التباس کا امکان نہیں لہٰذا اصل کی طرف رجوع کیا اور فتحہ دیا۔سوال:-التباس تو محض باب افعال کے مضارع کا مجرد کے ساتھ آتا تھا؛ باقی باب تفعیل، مفاعلہ ،فعللہ میں التباس مجرد کے ساتھ بالکل نہیں اس۔لئے کہ ثلاثی مجرد کا کوئی باب ایسا نہیں کہ جس میں عین کلمہ مکرر ہو یا الف زائدہ ہو یا فاء کلمہ مضارع میں متحرک ہو تو ان تین ابواب کے مضارع میں حرف اتین کو ضمہ کیوں؟ جواب:-ماضی چار حرفی ہونے میں مناسبت کی وجہ سے ان تین ابواب کو باب افعال پر محمول کیا ہے۔سوال:-باب افعال کو ان پر محمول کر کے ان کو بھی فتحہ دیدیتے اور اس کو بھی تو ایسا کیوں نہیں کیا؟ جواب:-اصل غرض التباس سے بچنا تھا تو اس طرح کرنے سے اصل غرض حاصل نہ ہوتی۔سوال:-باب افعال ایک ہے قلیل ہے جبکہ تفعیل، مفاعلہ، فعللہ تین ہیں کثیر ہیں اور ہمیشہ قلیل کو کثیر پر محمول کیا جاتا ہے۔آپ نے یہ کیا کر دیا کہ قلیل پر کثیر کو محمول کر دیا۔ جواب:-حمل امر سماعی ہے کبھی کثیر کو قلیل پر اور کبھی قلیل کو کثیر پر محمول کر دیتے ہیں اس میں قیاس کا کوئی دخل نہیں جبکہ عام طور پر اس میں طردیۂ کا اعتبار ہوتا ہے کہ کلمات کی شکل ایک جیسی بن جاوے۔جیسے یَعِدُ پر تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ کو محمول کیا جاتا ہے۔یا اُکْرِمُ پر یُکْرِمُ تُکْرِمُ نُکْرِمُ کو محمول کیا جاتا ہے۔ فائدہ:-حمل میں چار چیزیں ضروری ہیں۔(۱)۔محمول علیہ۔(۲)۔محمول بہ۔(۳)۔محمول فیہ۔(۴)۔وجہ حمل۔اور اس مقام پر محمول علیہ باب افعال محمول بہ تفعیل مفاعلہ فعللہ محمول فیہ ضم حرف اتین وجہ حمل ماضی کا چار حرفی ہونا ہے۔

فائدہ (۷):- ساتواں باب اِنفعال ہے ماضی انفعل شروع میں ہمزہ وصلی مکسور اور نون ساکن زائدہ ہونگے۔
فائدہ (۸):- آٹھواں باب استفعال ماضی اِستفعل شروع میں ہمزہ وصلی مکسور وسین ساکن اور تاء مفتوحہ زائدہ ہوں گے۔ فائدہ (۹):- نواں باب اِفعلال جس کی ماضی اِفعلّ ہے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور اور لام کلمہ مکرر لائیں گے۔ تو لام کلمہ مشدد ہو جائیگا۔
فائدہ (۱۰):- دسواں باب افعیلال ماضی اِفعالّ یعنی شروع میں ہمزہ وصلی مکسور، بعد از عین کلمہ الف اور آخر میں لام زائدہ ہوگا جو مشدد ہوگا۔ فائدہ (۱۱):- گیارہواں باب اِفعِوّال ماضی اِفعوّل شروع میں ہمزہ وصلی مکسور اور بعد از عین دو واؤ مشدد زیادہ کریں گے۔ فائدہ (۱۲):- بارہواں باب افعیعال ماضی اِفعوعَل شروع میں ہمزہ وصلی مکسور اور تکرار عین کلمہ کے ساتھ ساتھ دو عینوں کے درمیان واؤ ساکن زائد کریں گے۔ فائدہ (۱۳):- مؤخر الذکر دونوں ابواب قلیل الاستعمال ہیں۔ فائدہ (۱۴):- رباعی مجرد کا صرف ایک ہی باب ہے۔ فَعْلَلَہ، ماضی فعلل دَحْرَجَ اور مصدر بعض اوقات فِعلال جیسے دِحراج اور بعض اوقات فَعلال جیسے وَسْواس بھی آتا ہے۔ اور بعض اوقات فَعْلَلیٰ جیسے قَهْقری اسی طرح فُعْلُلی اور فُعْلُلاءُ بھی آتا ہے مگر کم۔ فائدہ (۱۵):- اور رباعی مزید کے کل تین باب ہیں۔ (۱) تفعلل جس کی ماضی تفعلل ہے۔ تا زائدہ مطردہ شروع میں ہوگی۔
فائدہ (۱۶):- دوسرا باب اِفعنلال ماضی افعنلل جیسے احرنجم آئیگی۔ یعنی شروع میں ہمزہ وصلی مکسور زائدہ اور بعد از عین کلمہ نون ساکن زائدہ ہوگا۔ فائدہ (۱۷):- تیسرا باب اِفعِلّا لُ ہے۔ ماضی اِفْعَلَلّ جیسے اِقْشَعَرَّ، اِجْرَهَدَ یعنی شروع میں ہمزہ وصلی مکسور زائدہ اور آخر میں دوسرے لام کلمہ کی جنس میں سے لام زائدہ کر کے مشدد کردیں گے۔ فائدہ (۱۸):- یہ کل بائیس ابواب ہوگئے۔ جن میں چھ ثلاثی مجرد کے اور بارہ ثلاثی مزید فیہ کے ایک رباعی مجرد کا تین رباعی مزید فیہ کے ثلاثی مجرد کے علاوہ باقی سولہ ابواب میں سے نو (9) ابواب ایسے ہیں جن میں ہمزہ وصلی ہے۔ ان کی ماضی امر اور مصدر میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا جبکہ ماضی مجہول میں مضموم ہوگا اور تین باب وہ ہیں جن کی ماضی میں تاء زائدہ مطردہ ہوگی۔ (۱)۔ تفعُّل۔ (۲)۔ تفاعُل۔ (۳)۔ تَفَعْلُلُ۔

قانون نمبر ۱۳ ماضی مجہول نمبر ۲ والا

عبارت۔ ہرباب کہ دراول ماضی او تائے زائدہ مطردہ باشد در ماضی مجہول او حرف اول وثانی راضمہ وماقبل آخر راکسرہ مے دہند وجوباً۔
خلاصہ۔ ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہو تو ماضی معلوم سے مجہول بناتے وقت ماضی معلوم کے حرف اول وثانی کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے۔ (اور یہ کل تین باب ہیں دو (۲) ثلاثی مزید فیہ کے

تفعل و تفاعل اور ایک رباعی مزید فیہ کا تفعلل)۔**مثال مطابقی** :-تضارب سے تُضورب۔ تصرف سے تُصُرِّفَ اور تَدَحرَجَ سے تُدُحرِجَ الخ۔

قانون نمبر ۳۲: تاء زائدہ مطردہ والا:-

عبارت:- ہر باب کہ در اوّل ماضی او تاء زائدہ مطردہ باشد درمضارع معلوم او ماقبل آخر را بر حال مے دارند وجوباً و اگر تاء زائدہ مطردہ نہ باشد کسرہ مے دہند وجوباً سوائے ابواب ثلاثی مجرد۔

خلاصہ (حصہ اوّل):- ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہو تو مضارع بناتے وقت آخر کے ماقبل کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔**مثال مطابقی** :-تَصَرَّفَ سے یتصرَّفُ۔تَضَارَبَ سے یَتَضَارَبُ ، تَدَحرَجَ سے یَتَدَحرَجُ ۔**خلاصہ (حصہ دوم):-** اگر تاء زائدہ مطردہ نہ ہو تو مضارع ،جحد نفی ،امر ،نہی کے معلوم کے صیغوں میں آخر کے ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے۔وہ کل ۱۳ اباب ہیں۔**مثال مطابقی** :-اَکرَمَ سے یُکرِمُ ،صَرَّفَ سے یُصَرِّفُ ،ضارب سے یُضَارِبُ، اِکتَسَبَ سے یَکتَسِبُ۔**خلاصہ (حصہ سوم):-** ثلاثی مجرد کے آخر کے ماقبل کی حرکت کے بارے کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ بلکہ سماع پر موقوف (یعنی ماضی خواہ کسی وزن پر ہو مضارع معلوم میں آخر کے ماقبل کبھی فتحہ ،کبھی کسرہ ،کبھی ضمہ آئے گا) ہیں۔**مثال مطابقی** :- جیسے ضرب یضرب ،نصر ینصر ،علمَ یعلم وغیرہ

قانون نمبر ۳۳ تاء مضارعت والا:-

عبارت: -ہر تائے مضارعت کہ داخل شود برتائے تفعل، تفاعل ،تفعلل درمضارع معلوم او حذف یکے جائز است۔ **خلاصہ:** -ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہوگی۔(اور وہ کل تین باب ہیں۔ تفعل، تفاعل ،تفعلل)۔ اس پر اگر تاء مضارعت داخل ہوجائے تو مضارع جحد نفی ،امر ،نہی کے ،معلوم کے صیغوں میں کسی ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔جبکہ مجہول میں جائز نہیں ہے۔

مثال مطابقی: - تَتَصَرَّفُ سے تَصَرَّفُ ،تَتَضارب سے تَضارَبُ، تَتَدَحرَجُ سے تَدَحرَجُ ،تفکھون ، تَنَا زعون تنزل، تَمَيَّزُ وغیرہ [1]

---

[1] فائدہ (۱):- لہٰذا ابی یا بی والے قانون اور اس قانون کے پیش نظر ایسے کلمات کو چار طرح پڑھنا جائز ہے۔ ۱۔ تَتَصرف۔ ۲۔ تِتَصَرف۔ ۳۔ تَصَرَّف۔ ٤۔ تِصَرَّفُ۔ فائدہ (۲):- جناب علامہ سیبویہؒ اور بصریین دوسری تاء کو حذف کرتے ہیں لان الاولیٰ علامة المضارع والعلامة لا تحذف جبکہ علامہ ابن ہشام اور کوفی حضرات پہلی تاء کو حذف کرتے ہیں لان الثانية مفيد للمعنى مثل المطاوعة فلو حُذِفَتْ لا يحصل المعنى ولان الثانية علامة الباب و رعاية الباب اولیٰ و اَهَمُّ۔ فائدہ (۳):- تفعل ،تفاعل، تفعلل کے مضارع میں جب تاء مضارعت داخل ہو اور اس سے پہلے کوئی متحرک حرف متصل ہو یا ساکن غیر صحیح ہو تو پہلی تاء کو ساکن کر کے دوسری تاء میں ادغام کرنا جائز ہے۔ جیسے فتتزل کو فتنزل ، قال تتنزل کو قال تنزل اور قالو تتنزل کو قالو تنزل پڑھنا جائز ہے۔ ہاں تتنزل بغیر اتصال کلمہ اور لم تتنزل میں درست نہیں ہے۔ (از شافیہ صفحہ ۱۵۹)

قانون نمبر۳۴: ماضی مجہول نمبر۳ والا:-

عبارت:- ہر باب که در اوّل ماضی او ہمزہ وصلی باشد در ماضی مجہول او حرف اوّل و ثالث را ضمه ما قبل آخر را کسرہ مے دہند وجوباً۔

خلاصہ:- ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو اس کی ماضی مجہول بناتے وقت پہلے اور تیسرے حرف کو ضمہ اور آخر کے ماقبل حرف کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔ مثال مطابقی:- انصرف سے اُنْصُرِفَ، استخرج سے اُسْتُخْرِجَ وغیرہ۔ (ملحوظہ اس کے بعد دوبارہ تمام ابواب صحیح علاوہ افعلال، افعیلال و افعلّال ما اجرء قوانین سنناضروری ہیں۔

قوانین افتعال

قانون نمبر۳۵: اتخذ یتخذ والا:-

عبارت:- ہر واؤ یاء غیر بدل از ہمزہ که واقع شود مقابله فاء کلمه باب افتعال، تفعل، یا تفاعل آں را تا کردہ در تاء ادغام مے کنند درافتعال وجوباً و در تفعل وتفاعل جوازاً مگر اتخذ، یتخذ شاذاند۔

خلاصہ:- ہر وہ واؤ اور یاء جو ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو اور باب افتعال، تفعل یا تفاعل کے فاءکلمہ کے مقابلہ میں آجائے۔ تو اس واؤ اور یاء کو تاء کرنا افتعال میں واجب اور تفعل، تفاعل میں جائز ہے۔ پھر تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ شرائط مثال احترازی:- (۱)۔ واؤ یا یاء ہو۔ اس سے اکتسب، اقتحم، تصرف، تضارب خارج ہوئے۔ (۲)۔ ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو۔ اِیْتَمَرَ، اُوْتُمِنَ (جو اصل میں اِئْتَمَرَ، اُئْتُمِنَ تھے) خارج ہوئے۔ (۳)۔ ان ابواب کے فاکلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ اس سے اِقْتَوَدَ، اِشْتَوَقَ، تَصَوَّرَ، تَبَيَّنَ خارج ہوئے۔ (۴)۔ انہیں ابواب افتعال، تفعل یا تفاعل کے فاءکلمہ کے مقابلہ میں ہو اس سے اوعد، اَيْسَرَ، وَعَدَ خارج ہوئے۔

حکم:- تو ایسی واؤ اور یاء کو تاء سے بدلنا باب افتعال میں واجب اور تفعل، تفاعل میں جائز ہے۔ پھر تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:- باب افتعال کی مثال جیسے اوتصل ، او کو تاء کیا تاء کو تاء میں ادغام کیا تو اتصل بن گیا۔ اِيتَسَرَ سے اِتَّسَرَ تفعل کی مثال تَوَحَّدَ سے اِتَّحَدَ، تَيَمَّنَ سے اِتَّمَّنَ تفاعل کی مثال تواعد سے اتاعد، تیامن سے اتّامن ۔ فائدہ:- چونکہ باب افتعال کے متعلق عربیوں کا اتفاق ہے لیکن باب تفعل، تفاعل میں بعض عربی قانون کا حکم جاری کرتے ہیں مگر اکثر عربی یہ قانون جاری نہیں کرتے تو افتعال میں یہ قانون وجوبی اور تفعل، تفاعل میں جوازی ہوا۔

خلاصہ (حصہ دوم):- مگر اتخذ ، یتخذ جو اصل میں اء تخذ تھا۔ ہمزہ کو یاء سے تبدیل کیا پھر یاء کو تاء کیا۔ بعد ازاں تاء کا تاء میں ادغام کیا تو اتّخذ ، یتخذ الخ بن گیا۔ تو یہاں یاء ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے لیکن پھر بھی قانون جاری ہوا ہے۔ لہٰذا یہ شاذ ہے۔ (1) فائدہ:- باب تفعل و تفاعل میں بعد از ابدال جب پہلے تاء کو ساکن کر کے دوسرے تاء میں ادغام کرینگے تو ابتداء بالسکون محال ہونیکی وجہ سے مجبوراً ماضی معلوم، امر حاضر معلوم اور مصدر میں ہمزہ وصلی مکسور اور ماضی مجہول میں ہمزہ وصلی مضموم لائینگے۔

قانون نمبر ۳۶: سین شین جیم والا:-

عبارت:- اگر یکے از سین ،شین که واقع شود مقابله فا کلمه باب افتعال تائے وے را جنس فاکلمه کرده جواز اجنس را در جنس ادغام مے کنند وجوباً و نزد بعض در جیم نیز ۔ خلاصہ (حصہ اوّل):- اگر سین، شین میں سے کوئی حرف واقع ہو جائے باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلے میں تو تاء افتعال کو فاکلمہ کی جنس کرنا جائز پھر جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:- اِسۡتَمَعَ بھی جائز ہے۔ اور اِسَّمَعَ بھی۔ اس طرح شین کی مثال اِشۡتَبَہَ بھی جائز اور اِشَّبَہَ بھی جائز ہے۔ خلاصہ (حصہ دوم):- اگر باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلے میں جیم آجائے تو تاء افتعال کو فاکلمہ کی جنس کرنا جائز پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ لیکن یہ بعض کے نزدیک ہے۔ مثال مطابقی:- اِجۡتَمَعَ کی تاء کو جیم کیا ۔ پھر ادغام کیا تو اِجَّمَعَ ہو گیا۔

قانون نمبر ۳۷: صاد، ضاد، طا، ظا والا:-

عبارت:- اگر یکے از صاد ، ضاد ،طا، ظا که واقع شود مقابله فا کلمه باب افتعال تائے وے را طا کنندوجوباً پس اگرمقابله فا کلمه طا است ادغام واجب است اگرظا است اظهار یك طرفه دو طرفه جائز است ۔یعنی طا را ظا کردن و عکس او واگر صاد ضاد باشد اظهار و ادغام یك طرفه یعنی طا را صاد ،ضاد کردن جائز است ۔ونه عکس او۔ ونزد سیبویه عکس ایں نیز جائز است۔ خلاصہ (حصہ اوّل):- اگر صاد، ضاد، طا، ظا میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائے تو تاء افتعال کو طا کرنا واجب ہے۔

---

(1) فائدہ (۱):- مگر علم الصیغہ والے اور علامہ بیضاویؒ کے نزدیک یہ اصل میں تخذ ، یتخذ سے مشتق ہے جو کہ صحیح کا صیغہ ہے نہ کہ مہموز الفاء۔ لہٰذا ان کے نزدیک یہ کلمہ شاذ نہیں۔ فائدہ (۲):- مگر بندہ کے نزدیک اس مثال کو شاذ کہنے کو ایک اور بھی مثال موجود ہے۔ جیسے لَمۡ یَتَّزِرُ جو کہ اَزَرَ سے ماخوذ ہے تو معلوم ہوا کہ ایک کی بجائے دو مثالیں شاذ ہیں۔ اور دوسری مثال میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش بھی نہیں ہے۔

مثال مطابقی :- صاد کی مثال اِصتَبر۔ تاء کو طا کیا اِصطَبر ہو گیا۔ ضاد کی مثال اِضتَرَبَ پھر اِضطَرَبَ۔ طا کی مثال اطتلب سے اِطْطَلَبَ اور ظا کی مثال اِظْتَلَمَ سے اِظطَمَ۔ خلاصہ (حصہ دوم):- اگر باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلے میں طا ہے تو ادغام واجب ہے۔ مثال مطابقی۔ جیسے اِطْطَلَبَ الخ سے اِطَّلَبَ' یَطَّلِبُ الخ جیسے عبدالمطلب خلاصہ (حصہ سوم):- اگر باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلے میں ظا ہے تو اظہار یک طرف ادغام دو طرفہ جائز ہے۔ مثال مطابقی :- اظہار جیسے اِظْطَلَمَ اور ادغام دو طرفہ یعنی طا کو ظاء کر کے ادغام کرنا یا اس کے برعکس دونوں جائز ہیں۔ یعنی اِظَّلَمَ بھی جائز اور اِطَّلَمَ بھی جائز ہے۔ خلاصہ (حصہ چہارم):- اگر صاد، ضاد ہو تو اظہار و ادغام یک طرفہ جائز ہے۔ یعنی طا کو صاد، ضاد کرنا جائز ہے۔ اس کے برعکس صاد، ضاد کو طا کرنا جائز نہیں ہے۔

مثال مطابقی :- اِصطبر سے اِصَّبر اسی طرح اِضطرب سے اِضَّرَبَ پڑھنا جائز ہے۔ مگر اِطَّبرا اور اِطَّرَبَ جائز نہیں ہے۔ خلاصہ (حصہ پنجم):- ہاں امام سیبویہ کے نزدیک اس کے برعکس بھی جائز ہے۔ یعنی اِطَّبرَ، اِطَّبرَبَ بھی جائز ہے۔ [1]

قانون دال، ذال، زا ولا:-

عبارت:- اگر یکے از دال، ذال، زا کہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ باب افتعال تائے وے را، دال کردہ و در دال ادغام مے کنند وجوباً و ذال مثل ظا و زا مثل صاد، ضاد است۔

خلاصہ (حصہ اوّل):- اگر دال، ذال اور زا میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلہ میں آ جائے تو تاء افتعال کو دال کرنا واجب ہے۔ مثال مطابقی :- دال کی مثال اِدْتَغَمَ۔ تا کو دال کیا تو اِدْدَغَمَ ہوا۔ ذال کی مثال اِذْتَکَرَ سے اِذْدَکَر اور زا کی مثال اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ ہوا۔ خلاصہ (حصہ دوم):- اگر فا کلمہ کے مقابلے میں دال ہو تو دو (۲) دالیں جمع ہونیکی وجہ سے ادغام واجب ہے۔ مثال مطابقی :- اددغم سے دال کو دال میں ادغام کیا اِدَّغَمَ ہوا۔ خلاصہ (حصہ سوم):- اگر ذال واقع ہو جائے تو اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔ اظہار کی مثال یعنی ذال اور دال دونوں ظاہر پڑھیں گے۔ مثل ظا اذدکر ادغام کی مثال دال کو ذال کر کے ادغام کیا تو اِذَّکَرَ ہو گیا۔ اور اگر ذال کو دال کر کے ادغام کیا تو اِدَّکَرَ ہو گیا۔ یہ ادغام دو طرفہ ہوا۔ هَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ، وَادَّکَرَ۔

خلاصہ (حصہ چہارم):- اگر زا واقع ہو جائے تو اظہار و ادغام یک طرفہ ہے۔ مثل صاد، ضاد جیسے اِزْدَجَرَ اور دال کو زا کر کے ادغام کیا تو اِزَّجَرَ ہو گیا ہاں اس کے برعکس زا کو دال کر کے ادغام کرنا جائز نہیں ہے۔

---

[1] ان چار حروف کو فن تجوید و قراءۃ میں حروف مطبقہ کہا جاتا ہے۔

قانون نمبر ۳۹: ثاوالا:-

عبارت:-اگر ثا واقع شود در مقابله فا کلمه باب افتعال اظهار یك طرفه ادغام دو طرفه جائز است ۔ مگر تاء را ثا کردن اولیٰ است ۔خلاصہ:-اگر باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں ثاء واقع ہو جائے تو یک طرفہ اظہار یعنی دونوں حرفوں کو بغیر کسی تبدیلی کے پڑھنا بھی جائز ہے۔اور ادغام دوطرفہ جائز ہے یعنی تاء کو ثاء یا برعکس کرنا جائز ہے،، مگر تاء کو ثاء سے بدلنا بہتر ہے۔مثال مطابقی:-اظہار کی مثال جیسے اِثْتَبَتَ اور ادغام کی دونوں صورتیں جائز ہیں۔مگر تاء کو ثاء کرنا زیادہ بہتر ہے جیسے اِثَّبَتَ، اِتَّبَتَ۔ فائدہ:-اگر باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں تاء آجائے تو بغیر کسی تبدیلی کے ادغام واجب ہے جیسے تبع سے اِتبع ،اتباعاً الخ۔

قانون نمبر ۴۰: عین افتعال والا:-

عبارت:-اگر یکے از ده حروف مذکوره بالا که واقع شود مقا بله عین کلمه باب افتعال تائے وے راجنس عین کلمه کرده جوازاً ادغام بنقل حرکت و حذف حرکت مے کنند وجوباً و اگر تاء واقع شود ادغام جا ئز است. و اگر یکے از حروف مذکوره بالا واقع شود مقابله فا کلمه باب تفعل یا تفا عل تائے آنها را جنس فا کلمه کرده جوازاً ادغام بحذف حرکت مے کنند وجو باً و اگر تاء باشد ادغام جائز است ۔خلاصہ (حصہ اوّل):-اگر ان دس حروف یعنی س،ش،ص،ض،ط،ظ،د،ذ،ز،اورث میں سے کوئی حرف واقع ہو جائے باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلہ میں تو اس تاء افتعال کو عین کی جنس کرنا جائز ہے۔جب جنس کر دیا تو ادغام واجب ہے۔جو دو طرح سے ہوتا ہے۔(۱)۔نقل حرکت۔(۲)۔حذف حرکت۔مثال مطابقی:-اِکْتَسَبَ، اِنْتَشَرَ، اِخْتَصَمَ وغیرہ۔یعنی کسی قسم کی تبدیلی نہ بھی کریں تو جائز ہے۔لیکن اگر تاء کو ان مذکورہ حروف کی جنس کر دیں تو بھی جائز ہے لیکن پھر ادغام کرنا واجب ہے۔پھر اس ادغام کی دو صورتیں ہیں۔(۱)۔ان دو حرفوں میں سے پہلے کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیں اور ادغام کریں۔ہمزہ وصلی حذف ہو جائے گا تو خَصَّمَ ہو جائے گا۔(۲) ان دو حرفوں میں سے پہلے حرف کی حرکت کو حذف کر دیں تو فاء کلمہ ساکن اور وہ حرف بھی ساکن جمع ہونے سے التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو جائے گا۔جس سے حصہ ہشتم کے تحت پہلے ساکن یعنی فاء کلمہ کو حرکت کسرہ دیں گے اور ہمزہ کو حذف کر کے ادغام کریں گے تو خِصَّمَ ہو جائے گا۔یہ دونوں طریقے جائز ہیں۔یعنی اِکسَّبَ،اِنشَّرَ، اِخصَّمَ بن گیا اور پھر

یقیناً ہمزہ وصلی ماضی اور امر کے صیغوں میں گر جائے گا۔اور کَسَّبَ، نَشَّرَ، خَصَّمَ بن گیا۔یہی حال ہے مثلاً احتضر ،احتطب، انتظر، ابتدع، ابتذل، امتثل وغیرھا کا۔خلاصہ (حصہ دوم):۔اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں تاء ہو تو ایک جنس کے دو حرف آ گئے۔مگر یہاں ادغام واجب نہیں بلکہ جائز ہے۔مثال مطابقی:۔اِقْتَتَلَ، بنقل حرکت قَتَّلَ بحذف حرکت قِتَّلَ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔خلاصہ (حصہ سوم):۔اگر دس حروف مذکورہ بالا میں سے کوئی حرف باب تفعل یا تفاعل کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں آ جائے تو ان کی تاء کو فاء کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے۔اگر جنس کر دیا تو ادغام بحذف حرکت واجب ہے۔فائدہ:۔یاد رکھیں ماضی، مصدر اور امر کے صیغوں میں ابتدا بالسکون پڑھنا محال ہے۔جس کی وجہ سے مصدر، امر، ماضی معلوم میں ہمزہ وصلی مکسور اور ماضی مجہول میں ہمزہ وصلی مضموم لگانا ضروری ہے۔مثال مطابقی:۔تَسَمَّعَ اور تَسَامَعَ، تَشَبَّهَ، تَشَابَهَ اسی طرح بغیر کسی تبدیلی کے پڑھنا جائز ہے اور تبدیلی کے ساتھ اِسَّامَعَ، اِسَّمَّعَ، اِضَّرَّبَ پڑھنا جائز ہے۔یہی حال ہے تَصَرَّفَ، تَطَهَّرَ، تَظَاهَرَ، تَدَثَّرَ، تَدَارَكَ، تَزَمَّلَ، تَزَاجَرَ وغیرھا کا۔خلاصہ (حصہ چہارم):۔اگر تفعل یا تفاعل کے فا کلمہ کے مقابلہ میں تاء ہو تو ادغام واجب نہیں بلکہ جائز ہے۔مثال مطابقی:۔تَتَرَّكَ، تتارك، اِتَّرَّكَ، اِتَّارَكَ وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ [1]

---

[1] الفوائد الرافعہ:۔فائدہ (۱):۔سیبویہؒ کے نزدیک ان دو ابواب میں جیم کا بھی یہی حکم ہے۔جیسے تجمع، تجامع کو اجّمع اجامع پڑھنا جائز ہے۔فائدہ (۲):۔اس قانون اور پچھلے قوانین کا لحاظ اور خیال کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔کہ باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ان حروف سے کوئی حرف آ جائے تو ماضی معلوم اور مجہول میں تین تین صورتیں پڑھنا جائز ہے۔ ۱۔اِخْتَصَمَ۔۳،۲۔خَصَّمَ۔خِصَّمَ۔ مجهول اختصم ، خُصِّمَ، خِصِّمَ۔ فائدہ (۳):۔جبکہ بعض صرفی اس حال میں ہمزہ کو حذف نہیں کرتے۔تو اس طرح دو صورتیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ ۱۔اِخَصَّمَ۔ ۲۔اِخِصَّمَ۔۳۔ اُخِصِّمَ۔ ٤۔اُخُصِّمَ۔فائدہ (۴):۔اور مضارع معلوم میں اگر حرف اتین یا ہو تو چار طرح پڑھنا جائز ہے۔۱۔یختصم۔ ۲۔یختَصِم۔ ۳۔ یَخَصِّمَ۔ ٤۔یَخِصِّم۔فائدہ (۵):۔اور اگر حرف اتین یا نہ ہو تو آٹھ طرح سے پڑھنا جائز ہے۔ تختصِم۔ تختصِم۔ تختصِم۔ تِختصِم۔ تُختصِم۔ تَختَصِّم۔ تَخِتصِّم۔ تِختَصِّم۔ تِخِتصِّم۔ فائدہ (٦):۔اور مضارع مجہول میں تین طرح پڑھنا جائز ہے۔ یُختَصَم۔یُخَصَّم۔یُخِصَّم۔ فائدہ (۷):۔اسم فاعل میں چار طرح پڑھنا جائز ہے۔مختصِم۔مختصِم۔مَخَصِّم۔مُخِصِّم۔ فائدہ (۸):۔اس طرح اسم مفعول میں بھی چار طرح پڑھنا جائز ہے۔مُخْتَصَم۔مخَصَّم۔مخَصَّم۔مخِصَّم۔اور نزد بعض میم کی مناسبت سے مُخُصَّم۔بھی جائز ہے۔فائدہ (۹):۔فعل،جحد نفی امر نہی مثل مضارع کے ہیں۔فائدہ (۱۰):۔تاہم واحد متکلم میں،جحد نفی موکد بالن ناصبہ معلوم میں قانون یسئل کے تحت اٹھارہ طرح پڑھنا جائز ہے۔۱۔لم اختصِم۔۲۔لم اَختَصِم۔۳۔لم اِختصَم۔٤۔لم اِختَصَم۔٥۔لم اِختَصِم۔٦۔لم اَخَصِّم۔۷۔لم اِخصم۔۸۔لم اخصم۔۹۔لم اخصم۔۱۰۔لم اختصم۔۱۱۔لم اختصم۔۱۲۔لم اختصم۔۱۳ لم اخصم۔۱٤۔لم اخصم۔۱۵۔لم اخصم۔۱٦۔لم اخصم۔۱۷۔لم اخصم۔۱۸۔لم اخصم۔ فائدہ (۱۱):۔جبکہ فعل، جحد و نفی مجہول واحد متکلم میں آٹھ طرح پڑھنا جائز ہے۔

۱۔لم اختصم۔۲۔لم ختصم۔۳۔لم اخصم۔٤۔لم اخصم۔٥۔لم خصم۔٦۔لم خصم۔۷۔لم خصم۔۸۔لم خصم۔ فائدہ(۱۲):۔امر حاضر کے ہمزہ کا حکم ماضی جیسا ہے۔یعنی پانچ طرح پڑھنا جائز ہے۔اختصم۔خصم۔خصم۔اخصم۔اخصم۔اس پر باقی حروف کو قیاس کرلیں۔

فائدہ (۱۳):۔واحد متکلم فعل امر غائب معلوم موکد بانون خفیفہ کے ہمزہ میں چار احتمال ہیں۔ لَا۔ لِا۔لِیَ۔ لِی تاء صاد یعنی اظہار میں دو احتمال ہیں۔ یعنی قانون حلقی کا اعتبار کریں یا نہ صاد مشدد یعنی ادغام میں دو احتمال یعنی بنقل حرکت و حذف حرکت تو چار کو چار میں ضرب دینے سے سولہ(۱٦)احتمال بنتے ہیں۔ پھر بقانون نون خفیفہ در حالت وقف مزید (۱٦) احتمال اور بوقت اتصال بحرف ساکن یعنی بوقت اتصال معرف باللام حذف نون خفیفہ بقانون التقائے ساکنین حصہ پنجم مزید سولہ(۱٦)احتمال بنتے ہیں۔لہٰذا صرف اسی ایک صیغہ میں ان قوانین مذکورہ وآئندہ کا لحاظ کیا جائے تو(٤۸)احتمال اس طرح ہیں۔جیسا کہ نقشہ سے واضح ہے۔

نقشہ

موزون	بقانون	موزون	بقانون
۱۔ لَا خْتَصِمَنْ	براصل خود	۱۔ لَا خْتَصِمَاً	.
۲۔ لَا خْتَصِّمَنْ	بقانون حلقی	۲۔لَا خْتَصِّمَاً	.
۳۔لَا خَصِّمَنْ	عین افتعال بنقل حرکت	۳۔لَا خَصِّمَا	.
٤۔ لَا خِصِّمَنْ	عین افتعال بحذف حرکت	٤۔لَا خِصِّمَاً	.
٥۔ لا خْتَصِمَنْ	الی یا لی فقط	٥۔ لا خْتَصِمَا	.
٦۔ لا خْتَصِّمَنْ	الی۔وحلقی	٦۔ لا خْتَصِّمَاً	.
۷۔ لا خَصِّمَنْ	الی عین افتعال بنقل حرکت	۷۔لا خَصِّمَاً	.
۸۔ لا خِصِّمَنْ	الی۔عین افتعال بحذف حرکت	۸۔لا خِصِّمَاً	.
۹۔ لِیَخْتَصِمَنْ	سوال فقط	۹۔لِیَخْتَصِمَا	.
۱۰۔ لِیَخْتَصِّمَنْ	سوال حلقی	۱۰۔لِیَخْتَصِّمَا	.
۱۱۔ لِیَخَصِّمَنْ	سوال عین افتعال بنقل حرکت	۱۱۔لِیَخَصِّمَاً	.
۱۲۔ لِیَخِصِّمَنْ	سوال عین بحذف حرکت	۱۲۔لِیَخِصِّمَاً	.
۱۳۔ لِیَخْتَصِمَنْ	الی وسال	۱۳۔لِیَخْتَصِمَاً	.
۱٤۔ لِیَخْتَصِّمَنْ	الی۔سال۔حلقی	۱٤۔لِیَخَصِّمَاً	.
۱٥۔ لِیَخَصِّمَنْ	الی۔سال۔عین بنقل حرکت	۱٥۔ لِیَخَصِّمَاً	.
۱٦۔ لِیَخِصِّمَنْ	الی۔سال۔عین بحذف حرکت	۱٦۔لِیَخِصِّمَا	.
		۱۔لَا خْتَصِمَ الْعَدُوَّ	.
		۲۔لَا خْتَصِّمَا الْعَدُوَّ	.
		الخ	اسی طرح باقی چودہ احتمال بنائیں۔
		بقانون التقائے ساکنین حصہ پنجم	نون خفیفہ حذف ہوجائیگی وجوبا

فائدہ(۱٤):۔باب تفعل،تفاعل میں اس قانون اور باقی قوانین کا خیال کرتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ماضی معلوم ومجہول میں دوطرح پڑھنا جائز ہے۔تَصَرَّف، تُصُرِّف، اصَّرَف، اُصرف۔فائدہ(۱٥):۔جبکہ مضارع معلوم میں حرف اتین اگر تا ہو تو چھ طرح سے تَتَصرف۔ تِتَصرف۔تُصُرف۔تِصَّرَّف۔تَصَرَّف۔تِصرّف۔فائدہ(۱٦):۔اور اگر حروف اتین یا ہو تو دو طرح سے یتصرف۔یصّرف۔ اگر ہمزہ ونون ہو تو چار طریقوں سے اَتَصــرف۔اِتَصــرف۔اَصّــرف۔اِصّــرف۔فائدہ(۱۷):۔جبکہ مضارع مجہول میں صرف دوطریقوں سے یُتَصرف۔یُصّرّف۔ فائدہ(۱۸):۔اسی طرح فاعل ومفعول میں دوطرح سے مُتَصرف۔مُصّرف ۔ فائدہ(۱۹):۔ جبکہ ان تینوں ابواب کے مصادر کو دو دوطرح پڑھنا جائز ہے۔ اِکْتِسَاب، کِسَّاب۔ تَـصَـرُّف"، اِصَّرُّف"، تَضَارُب۔اِضَارب"۔ فائدہ(۲۰):۔باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں سین شین جیم میں سے کوئی حرف ہو تو مصدر میں دوطرح اِسْتِمَاع۔ اِسّماع وغیرہ۔اگر طا ہو تو ایک طرح جیسے اِطّلاع۔اگر ظا فاء کلمہ کے مقابلے میں ہو تو تین طرح جیسے اظطلام، اِظّلام، اِطّلام ۔اگر ص یا ض ہو تو جمہور کے نزدیک مصدر کو دوطرح یعنی اِصطبار، اصبار، اضطراب، اضّراب ۔جبکہ سیبویہؒ کے نزدیک تیسری طرح اطبار ، اطراب پڑھنا بھی جائز ہے۔

قانون نمبر ۱۴ شمسی قمری والا:-

عبارت:-اگر یکے از یا زدہ حروف مذکورہ بالا ورا ونون واقع شود بعد الف لام تعریف لام راجنس ایشاں کردہ وجوباً وادغام مے کنند وجوباً اگر یکے از ایشاں بعد از لام ساکن غیر تعریف واقع شود لام راجنس ایشاں کردہ جوازاً ادغام مے کنند وجوباً سوائے را چرکہ دریں جا واجب است۔

خلاصہ (حصہ اوّل):-اگر ان گیارہ حروف مذکورہ بالا س، ش، ص، ض، ط، ظ، د، ذ، ز، ت، ث اور راء ونون میں سے کوئی ایک حرف لام تعریف یعنی اَلْ بروزن ھَلْ کے بعد آ جائے تو لام کو اس حرف کی جنس کرنا واجب اور جنس کا جنس میں ادغام کرنا بھی واجب ہے۔مثال مطابقی:-الرّحمٰن، الشّمس، الصّادق، الطّارق، الظّاھر، الرّشید وغیرہ پڑھنا واجب ہے۔خلاصہ (حصہ دوم):-اگر مذکورہ حروف میں سے کوئی ایک حرف لام ساکن غیر تعریف کے جیسے ھل، بل، سل، قل وغیرہ کے بعد آ جائے تو لام کو اس حرف کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:-ھَلْ ضَرَبَ کو ھَضَّرَبَ پڑھنا جائز ہے خلاصہ (حصہ سوم):-سوائے را کہ اس سے پہلے اگر لام ساکن غیر تعریف بھی آ جائے تو لام کو راء کرنا بھی واجب اور را ادغام کرنا بھی واجب ہے۔ -قُلْ رَبِّ زِدْنی کو قُرَّبِّ زِدْ نی اور بل رفعه اللّٰہ کو بَرَّفعه اللّٰه پڑھنا واجب ہے۔حاشیہ۱:سوال:- آپ نے کہا کہ را میں ادغام کرنا واجب ہے تو بَلْ رَانَ میں ادغام کیوں نہیں کیا؟ جواب:- یہاں چونکہ سکتہ واجب ہے۔گویا

حاشیہ۱: فائدہ (۱):-اَلْ یا لام ساکن کو کتابت میں باقی رکھنا ضروری ہے۔فقط تلفظ میں تبدیلی ہوگی۔فائدہ (۲):- کل حروف عربی میں استعمال ہونے والے انتیس ہیں ان میں سے لام سمیت ۱۴ حروف شمسی ہیں۔لام کے علاوہ کو شاعر نے یوں جمع کیا ہے۔

تا وثا ودال وذال و نون زا راھم تو آر
سین وشین صاد وضاد وطا وظا وراھم شمار
جبکہ باقی حروف قمری یہ ہیں۔
الف وبا جیم و حا وخا وکاف ومیم وا
عین و غین فاء و قاف وکاف ھا خوانی ہمزہ یا

فائدہ (۳):- حروف شمسی کو شمسی اس لئے کہتے ہیں۔کہ شمس کا معنی ہے سورج۔جس طرح سورج کے طلوع ہونے سے ستارے چھپ جاتے ہیں۔اسی طرح ان حروف کے آنے سے لام تعریف کا چھپ جاتا ہے۔اور حروف قمری کو قمری اس لیے کہتے ہیں قمر کا معنی ہے چاند۔کہ جس طرح چاند کے آنے سے ستارے باقی رہتے ہیں۔اسی طرح حروف قمری کے آنے سے لام تعریف کا باقی رہتا ہے۔دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ قرآن مجید میں کئی مقامات میں والشمس والقمر اکٹھے آتے ہیں۔اور الشمس میں حکم جاری ہوا ہے۔اور القمر میں نہیں اس لئے قانون کو شمسی قمری والا کہا گیا ہے۔فائدہ (۴):-لام تعریف ہو یا ساکن غیر تعریف ان کے بعد اگر لام متحرک آ جاوے تو ادغام واجب ہے۔جیسے اَلْ لا ہ' سے اللّٰہ۔اور قل للمومنین۔تو چونکہ یہ حکم مضاعف کا ہے۔اس واسطے حروف شمسیہ میں لام کو شمار نہیں کیا۔فائدہ (۵):-لام تعریف اور لام ساکن غیر تعریف میں تین طرح سے فرق ہے۔۱۔لام تعریف اسم نکرہ کو معرفہ بناتا ہے۔اور دوسرا لام معرفہ نہیں بناتا ۲۔لام تعریف کسی کلمہ اسم کے شروع میں ہوتا ہے۔جیسے الحمد، المدینہ جبکہ لام ساکن غیر تعریف کسی کلمہ کے آخر میں ہوتا ہے۔جیسے قُلْ، ھَلْ، بَلْ، سَلْ۔۳۔لام تعریف سے پہلے ہمزہ ہوتا ہے۔لام غیر تعریف کے شروع میں ہمزہ نہیں ہوتا۔

کہ لام ساکن کے متصل رانہیں ہے۔لہٰذا تبدیل بھی نہیں کیا۔ فائدہ:۔اس طرح ثلاثی مزید کے بارے میں جاری ہونے والے قوانین بیان ہو گئے ان کی ماضی اور تمام مشتقات کے بنانے کا طریقہ وہی ہے۔جو پہلے قوانین میں بیان ہو چکا ہے۔فائدہ:۔باب نہم افعلال اور دہم افعیلال ہے۔رباعی مزید فیہ کا تیسرا باب اِفعِلّال ہے۔ ان کے آخر میں چونکہ دو حروف ایک جنس کے اکٹھے آتے ہیں۔اس لئے یاد رکھیں کہ اگر دو حروف ایک جنس کے اکٹھے آجائیں تو ان میں سے کوئی ایک متحرک ہوگا۔اور ایک ساکن ہوگا۔یا دونوں متحرک ہونگے۔اگر پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام واجب ہے۔یعنی پہلے کو دوسرے میں داخل کر کے مشدد کر دیں گے۔جیسے مَـدْدٌ" کو مَـدّ" ۔اور اگر پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دیکھیں گے کہ سکون عارضی ہے، یا اصلی۔اگر سکون اصلی ہو تو ادغام جائز نہیں جیسے احمر رن ۔اور اگر سکون عارضی ہو یعنی کسی عامل کے آنے سے پیدا ہوا ہو تو ادغام جائز ہے۔جیسے لم یَمْدُدْ مثل لم ینصر ۔پھر ادغام بنقل حرکت ہوگا۔پہلی دال کی حرکت میم کو دے دیں گے لم یمد دہو جائیگا۔ التقائے ساکنین کے حصہ ہفتم کے تحت کوئی مناسب حرکت دے دیں گے۔(۱)۔فتحہ دیں گے لِاَنَّ الْـفَتْـحَةُ اَخفُّ الْحَرَكات ۔(۲)۔یا کسرہ دیں گے۔لِاَنَّ السَّاكِنَ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ ۔یا ضمہ بوجہ مناسب حرکت ماقبل پھر ادغام کریں گے۔ لم یُمُدَّ، لم یَمُدِّ، لم یَمُدُّ، لم یَمْدُدْ ہو جائے گا۔تو گویا چار صورتیں بن گئیں۔اور حذف حرکت کی مثال لم یحمر رتو اس میں فتحہ یا کسرہ تو دیتے ہیں۔لیکن ضمہ نہیں اس طرح تین صورتیں ہو گئیں۔اور اگر دونوں حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا۔بنقل حرکت یا بحذف حرکت واجب ہے۔بحذف حرکت جیسے اِحْمَرَرَ سے اِحْمَرَّ بنقل حرکت جیسے یَمْدُدُ سے یَمُدُّ ۔باقی شرائط و تفصیل مضاعف کے قوانین میں ہوگی۔

قانون نمبر ۴۲ لَمْ یَحْمَرَّ والا:۔

عبارت:۔در ہر مضارع مضموم مشدد اللام بوقت دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم سه وجه خواندن جائز است. بشر طیکه عین کلمه مضموم نباشد و گرنه چار وجه ۔خلاصہ:۔ہر وہ باب کہ جس کے مضارع کا آخری حرف مشدد مضموم ہو۔اس پر کوئی عامل جازم داخل ہووے یا امر بناتے وقت اسے تین طرح پڑھنا جائز ہے۔بشرطیکہ عین کلمہ مضموم نہ ہو۔ورنہ چار طرح پڑھنا جائز ہے(اور یہ حکم مضارع کے پانچ صیغوں میں جاری ہوگا۔ا۔واحد مذکر غائب۔۲۔واحد مؤنث غائبہ۔۳۔واحد مذکر مخاطب۔۴۔واحد متکلم۔۵۔جمع متکلم)شرائط و مثال احترازی:۔(۱)۔مضارع کا آخری حرف مشدد ہو اس سے یَـضْـرِبُ خارج ہوا۔۲۔عامل جازم داخل ہو یا اس سے امر کی بناء کریں اس سے لَا یَحْمَرُّ خارج ہوا۔حکم:۔مضموم العین میں چار اور غیر میں تین طرح پڑھنا بقانون التقاء حصہ ہشتم جائز ہے۔

مثال مطابقی:- جیسے یَحْمَرُ سے لَمْ یحمرَّ لم یَحْمِرّلم یَحْمَرِرْ ۔من یشاقق ۔یَمُدُّ سے لَمْ یُمُدِّ لَمْ یُمُدُ دُ اِحَمِرَّ اِحْمَرِ رْ ۔مُدَّ ۔مُدُّ ۔مُدِّ ۔اُمدُدُ۔

ملحوظہ:- ان قوانین کے بعد ترتیب وار ثلاثی مزید رباعی مجرد و مزید فیہ کے جمیع ابواب کی صرف صغیر و صرف کبیر ابواب الصرف سے یاد کر کے سنانا ہے۔ترتیب یوں ہے۔

صرف صغیر باب اوّل ثلاثی مزید فیه صحیح بروزن افعال چوں الاکرام بزرگی و تعظیم دادن

〃	دوم	〃	〃	تفعیل چوں التصریف گردانیدن
〃	سوم	〃	〃	مفاعله چوں المضاربة بایکدیگرزدن
〃	چہارم	〃	〃	تفعل چوں لتقبل قبول کردن
〃	پنجم	〃	〃	تفاعل چوں التضارب بایکدیگرزدن
〃	ششم	〃	〃	افتعال چوں الاکتساب کسب کردن
〃	ہفتم	〃	〃	انفعال چوں الانصراف باز گردیدن
〃	ہشتم	〃	〃	استفعال چوں الاستخراج طلب خروج کردن
〃	نہم	〃	〃	افعیلال چوں الاحمرار سرخ شدن
〃	دہم	〃	〃	افعیلال چوں الاحمیر ار سخت سرخ شدن
〃	یازدہم	〃	〃	اِفعِوال چوں الاجلواذ شتا فتن
〃	دوازدہم	〃	〃	افعیعال چوں الاحدید اب کوزپشت شدن

صرف صغیر باب اوّل رباعی مجرد صحیح بروزن فَعْلَلَه چوں الدحرجة سنگ غلط نیدن

〃	باب اوّل	رباعی مزید فیہ صحیح	تفعلل چوں التدحرج سنگ غلطیدن و گردیدن
〃	دوم	〃	افعنلال چوں الا حرنجام انبوه شدن اشتر برآب
〃	سوم	〃	اِفْعِلّا ل چوں الا قشعرارُ موئے برتن خاستن

مصادر باب اوّل از ثُلاثی مُجرّد " فَعَلَ يَفْعِلُ "

اَلثَّلْبُ ملامت کرنا، عیب لگانا
اَلْجَذْبُ کھینچنا
اَلْجَلْبُ ہانک کر لے جانا
اَلْجُلُوْبُ
اَلْحَصْبُ کنکر سے مارنا
اَلْحَضْبُ آگ میں لکڑی ڈالنا
اَلْحَطْبُ لکڑ چننا
اَلْخَرْبُ ہلاک کرنا
اَلْخَشْبُ ملانا
اَلْخَضْبُ رنگین کرنا
اَلشَّذْبُ چھال چھیلنا
اَلضَّرْبُ مارنا
اَلصَّلْبُ سولی دینا
اَلضِّحَابُ
اَلْعَصْبُ لپیٹنا، موڑنا، بٹنا، باندھنا

اَلْعَضْبُ قطع کرنا
اَلْغَصْبُ زبردستی لے لینا
اَلْغَلْبُ
وَالْغَلَبُ
وَالْغَلَبَةُ غالب ہونا
وَالْغُلُبَةُ
وَالْغُلُبِّى
اَلْقَسِيْبُ پانی جاری ہونا
اَلْقَشْبُ زہر پلانا
اَلْقَصْبُ ٹکڑے کرنا
اَلْقَضْبُ کاٹنا
اَلْقَطْبُ ترش روئی کرنا
وَالْقُطُوْبُ
اَلْقَلْبُ پلٹ دینا، دل پے مارنا
اَلْكَذِبُ
اَلْكِذْبُ
اَلْكَاذِبَةُ
اَلْمَكْذُوْبُ جھوٹ بولنا
اَلْكِذَّابُ
اَلْمَكْذُوْبَةُ
اَلْكَسْبُ حاصل کرنا

اَلنَّحِيْبُ رونے میں آواز بلند کرنا
اَللَّسْبُ سانپ کا ڈسنا
اَلنَّذْرُ
وَالنُّذُوْرُ نذر ماننا
اَلنَّسَبُ
وَالنِّسْبَةُ نسبت بیان کرنا۔نسب دریافت کرنا
اَلنَّعْبُ
اَلنَّعِيْبُ
اَلنُّعْبَانُ کوے کا کاؤں کاؤں کرنا
اَلنَّعَبَانُ
اَلتَّنْعَابُ
اَلنُّعَابُ
اَلْهَفْتُ خفت کی وجہ سے
اَلْهَفَاتُ اڑنا
اَلنَّتْحُ
وَالنُّتُوْحُ پسینہ نکلنا
اَلْحُتُوْدُ اقامت کرنا
اَلْحَرْدُ ارادہ کرنا
اَلْحِقْدُ
وَالْحَقْدُ کینہ رکھنا

مصادر باب دوم از ثلاثی مجرّد " فَعَلَ يَفْعُلُ "

اَلْحَرْزُ	حفاظت کرنا	اَلرُّقُوْبُ	نگہبانی کرنا	اَلْقَحْبُ	کھانسنا
اَلْحَزْبُ	سخت ہونا	وَالرُّقُوْبُ		اَلْقُحَابُ	
اَلْحَسْبُ	شمار کرنا	وَالرِّقَابَةُ		اَلْقَرْبُ	تلوار کو میان میں داخل کرنا
اَلْحُسْبَانُ		وَالرِّقْبَانُ		اَلْكَتْبُ	لکھنا
اَلْحِسَابَةُ		وَالرِّقْبَةُ		اَلْكِتَابُ	
اَلْحِسَابُ		اَلسُّكُوْبُ	پانی بہنا	اَلْكِتْبَةُ	
اَلْحِسْبَةُ		اَلسَّكْبُ	پانی بہانا	اَلْكِتَابَةُ	
اَلْحَظُوْبُ	موٹا ہونا	وَالتِّسْكَابُ		اَلْكَرْبُ	تنگ کرنا
اَلْحَلْبُ	دوہنا	اَلْعَقْبُ	ایڑی مارنا	اَلْكَلْبُ	گھوڑے کو مہمیز مارنا
وَالْحِلَابُ		اَلْعُكُوْبُ	اونٹوں کا بھیڑ کرنا	اَللَّتْبُ	چپکنا
				وَاللُّتُوْبُ	

مصادر بابِ سوم از ثلاثی مجرد " فَعِلَ يَفْعَلُ "

اَلتَّرَبُ	محتاج ہونا	اَلْجَنَابَةُ	ناپاک ہونا	اَلذَّرْبُ	تلوار تیز کرنا
وَالْمَتْرَبُ		اَلْحَدَبُ	مہربان ہو، کبڑا ہونا	وَالذَّرَابَةُ	
اَلتَّعَبُ	مشقت میں پڑنا	اَلْحَرَبُ	سخت غضبناک ہونا	وَالذُّرُوْبَةُ	
اَلتَّغَبُ	ہلاک ہونا	اَلْحَصَبُ	کھسرا کی بیماری میں	اَلذَّهَبُ	سونے کی کان میں
اَلْجَرَبُ	خارش والا ہونا		مبتلا ہونا		بہت سا سونا پا کر حیران ہونا
اَلْجَشَبُ	موٹا ہونا	اَلْخَصَبُ	سرسبز ہونا	اَلرَّجَبُ	تعظیم کرنا
اَلْجَشَرُ	کھانسنا	اَلْخَنَبُ	کمزور ہونا	اَلرَّغْبُ	خواری و ذلت سے مانگنا
اَلْجَنَبُ	مائل ہونا	اَلْخَنَثُ	ہیجڑا ہونا	وَالرَّغْبَةُ	

مصادر بابِ چہارم ازثلاثی مجرد " فَعَلَ یَفْعَلُ "

اَلْجَفْسُ بدہضمی ہونا
وَالْجِفَاسَةُ
اَلذَّهَبُ جانا
وَالذُّهُوْبُ
اَلرَّعْبُ خوف کرنا
وَالرُّعْبُ
اَلزَّعْبُ برتن کو بھرنا
اَلسَّحْبُ زمین پر گھسیٹنا

اَلسَّحْتُ حرام مال کمانا
اَلصَّفْحُ روگردانی کرنا
اَلنَّحْبُ رونے میں آواز بلند
وَالنَّحِيْبُ کرنا
اَلنَّحِيْتُ پیچش ہونا
اَلْبَحْثُ کھودنا
اَلدَّغْتُ گلا گھونٹ کر مار ڈالنا
اَلدَّغْشُ تاریکی میں داخل ہونا
اَلرَّغْثُ ماں کا دودھ پینا
اَلرَّغْسُ بہت دینا
اَلرَّغْفُ گندھے ہوئے آٹے کا پیڑہ بنانا

اَلْجَدْحُ گھولنا
اَلْجَرْحُ زخمی کرنا
اَلْجَزْحُ حصہ دینا
اَلْجَلْحُ اوپر کے حصے کو چر جانا
اَلْجَمْعُ سرکشی کرنا
اَلْجُمُوْحُ
اَلرَّدْحُ ثابت قدم رہنا
اَلرُّزُوْحُ لاغری کی وجہ سے
وَالرَّزَاحُ گر جانا
اَلرَّزْخُ نیزہ چبھونا
اَلرَّشْحُ برتن کا ٹپکنا

مصادر بابِ پنجم ازثلاثی مجرّد "فَعِلَ یَفْعِلُ"

اَلْحِسْبَانُ گمان کرنا
وَالْمَحْسِبَةُ

اَلنِّعْمَةُ خوشحال ہونا

اَلْهَبْصُ جلد باز ہونا

مصادر بابِ ششم ازثلاثی مجرّد فَعُلَ یَفْعُلُ

اَلْجُدُوْبَةُ قحط ہونا
اَلْجَنَابَةُ ناپاک ہونا
اَلْخَطَابَةُ واعظ ہونا
اَلرُّطُوْبَةُ تر ہونا
اَلرَّحَابَةُ جگہ کشادہ ہونا
وَالْمَرْحَبَةُ

اَلشَّقَاحَةُ قبیح ہونا
اَلصَّبَاحَةُ چہرے کا روشن ہونا
اَلصَّرَاحَةُ خالص ہونا
وَالصُّرُوْحَةُ
اَلْفَسَاحَةُ وسیع ہونا

اَلشَّعَارَةُ جاننا، سمجھنا
اَلطَّهَارَةُ پاک ہونا
اَلْعُسْرُ دشوار ہونا
وَالْمَعْسُوْرُ
اَلْعُقْرُ بانجھ ہونا
وَالْعَقَارَةُ

مصادر بابِ اوّل از ثُلاثی مزید فیہ

اَلْاِتْرَابُ کم مال والا ہونا
اَلْاِحْطَابُ لکڑی چُننا
اَلْاِخْنَابُ ہلاک ہونا
اَلْاِتْعَابُ تھکانا
اَلْاِحْقَابُ پیچھے سوار کرنا
اَلْاِذْنَابُ گناہ کرنا
اَلْاِتْغَابُ ہلاک کرنا
اَلْاِخْزَابُ ویران کرنا
اَلْاِذْهَابُ سونے کی قلعی کرنا
اَلْاِثْرَابُ ملامت کرنا
اَلْاِخْصَابُ سرسبز ہونا
اَلْاِرْحَابُ تعظیم کرنا
اَلْاِجْدَابُ بارش نہ ہونے سے خشک ہونا
اَلْاِخْطَابُ نزدیک ہونا
اَلْاِرْطَابُ تر کرنا
اَلْاِجْرَابُ اونٹوں میں خارش پھیلنا
اَلْاِخْلَابُ کیچڑ والا ہونا
اَلْاِرْغَابُ رغبت دلانا
اَلْاِحْدَابُ کُبڑا ہونا
اَلْاِرْکَابُ سواری دینا

مصادر بابِ دُوم از ثُلاثی مزید فیہ

فائدہ۔تصریف اصل میں تَصَرْرُفاً بروزن تَفَعْعُلٌ (بدورا) تھا کیونکہ مصدر میں فعل والے حروف کا ہونا واجب ہے، بس دوسری را کو یا سے تبدیل کیا ان دو را میں سے ایک را بالاتفاق زائد ہے۔ابن مالکؒ اور ابن عصفورؒ کا مختار مذہب یہ ہے کہ پہلی زائد ہے کیونکہ ماضی میں ساکن ہے اور ساکن حرف پر حکم زیادتی کا بہتر ہے۔متحرک حرف سے ابن حاجبؒ اور یونسؒ کا مختار مذہب یہ ہے کہ دوسری را زائد ہے کیونکہ زیادتی کی احتیاج دوسری را کے تلفظ کے وقت پڑی۔امام سیبویہؒ کے ہاں ان دو (را) میں سے ہر ایک میں زیادتی کا احتمال ہے۔(تدریج الاوانی شرح الزنجانی بحوالہ (نجاد الصرف)

اَلتَّتْرِيْبُ خاک ڈالنا
اَلتَّرْتِيْبُ مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا
اَلتَّثْقِيْبُ روشن کرنا، سوراخ کرنا
اَلتَّجْرِيْبُ آزمانا
اَلتَّجْرِبَةُ
اَلتَّجْلِيْبُ چیخنا چلانا
اَلتَّجْنِيْبُ دور ہونا

اَلتَّسْرِيْبُ گروہ گروہ بھیجنا
اَلتَّسْلِيْبُ ناتمام بچہ گرانا
اَلتَّشْرِيْبُ پانی پلانا
اَلتَّضْرِيْبُ بہت مارنا
اَلتَّطْرِيْبُ گانا، سُر نکالنا
اَلتَّطْنِيْبُ خیمہ لگانا
اَلتَّعْجِيْبُ تعجب میں ڈالنا

اَلتَّلْقِيْبُ لقب دینا
اَلتَّنْحِيْبُ نذر ماننا
اَلتَّنْصِيْبُ رکھنا
اَلتَّنْقِيْبُ خوب اچھی طرح کھود کرید کرنا
اَلتَّنْكِيْبُ الگ ہونا
اَلتَّهْذِيْبُ جلدی کرنا، شاخ تراشی کرنا، درست کرنا
اَلتَّهْرِيْبُ بھگانا

مصادر بابِ سوم از ثُلاثی مزید فیہ

اَلْمُجَاذَبَۃُ کسی سے کشمکش کرنا
وَالْجِذَابُ
اَلْمُجَانَبَۃُ پہلو میں چلنا
اَلْمُحَاسَبَۃُ حسابات کی جانچ کرنا
اَلْمُخَاطَبَۃُ باہم گفتگو کرنا
اَلْمُلَاعَبَۃُ باہم کھیلنا
اَلْمُرَاقَبَۃُ نگہبانی کرنا
اَلْمُشَارَبَۃُ ساتھ پینا
اَلْمُشَاغَبَۃُ جھگڑا کرنا

وَالضِّرَابُ تلوار مارنا
اَلْمُعَاقَبَۃُ پیچھے آنا
وَالْعِقَابُ
اَلْمُغَاضَبَۃُ غضب پر برانگیختہ کرنا
اَلْمُغَالَبَۃُ ایک دوسرے پر غلبہ کرنا
وَالْغِلَابُ کوشش کرنا
اَلْمُکَاتَبَۃُ خط وکتابت کرنا
اَلْمُنَاسَبَۃُ مشابہ ہونا
اَلْمُنَاقَبَۃُ مناقب پر فخر کرنا
اَلْمُحَادَثَۃُ گفتگو کرنا

اَلْمُعَالَجَۃُ وَالْعِلَاجُ مشق کرنا، مریض کا علاج کرنا
اَلْمُرَابَحَۃُ نفع دینا
اَلْمُرَاجَحَۃُ جھکنے میں غالب ہونے کے لئے مقابلہ کرنا
اَلْمُسَافَحَۃُ بدکاری کرنا
اَلْمُصَالَحَۃُ صلح کرنا
وَالصِّلَاحُ
اَلْمُقَارَحَۃُ روبرو کرنا
اَلْمُکَاشَحَۃُ دشمنی کرنا
اَلْمُنَاصَحَۃُ ایک دوسرے کو نصیحت کرنا

مصادر بابِ چہارم از ثُلاثی مزید فیہ

اَلتَّثَقُّبُ سوراخ کرنا
اَلتَّسَرُّبُ پانی سے بھر جانا
اَلتَّشَرُّبُ جذب کرنا
اَلتَّشَعُّبُ متفرق ہونا
اَلتَّطَرُّبُ خوشی پر برانگیختہ کرنا
اَلتَّعَتُّبُ ایکدوسرے پر اظہار ناراضگی کرنا
اَلتَّعَجُّبُ تعجب کرنا

اَلتَّغَضُّبُ غضبناک ہونا
اَلتَّغَلُّبُ غلبہ کرنا
اَلتَّقَلُّبُ پلٹنا
اَلتَّکَذُّبُ بتکلف جھوٹ بولنا
اَلتَّزَلُّجُ پھسلنا
اَلتَّلَقُّبُ لقب پانا
اَلتَّلَهُّبُ آگ بھڑکنا
اَلتَّنَسُّبُ ہم نسب ہونے کا دعویٰ کرنا

اَلتَّحَدُّثُ گفتگو کرنا
اَلتَّحَنُّثُ گناہوں سے نفرت کرنا
اَلتَّرَبُّثُ دیر کرنا
اَلتَّرَعُّثُ عورت کا بالی پہننا
اَلتَّشَبُّثُ چمٹنا
اَلتَّبَرُّجُ اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلنا

مصادر باب پنجم از ثلاثی مزید فیہ

اَلتَّجَانُبُ دور ہونا
اَلتَّحارُبُ جنگ کی آگ بھڑکانا
اَلتَّراکُبُ تہ بتہہ ہونا
اَلتَّضَارُبُ ایک دوسرے کو مارنا
اَلتَّشَاجُبُ خلط ملط ہونا
اَلتَّعَاتُبُ ایک دوسرے پر ناراضگی کا اظہار کرنا
اَلتَّعاقب ایک دوسرے کے پیچھے ہونا
اَلتَّقارُبُ ایک دوسرے کے قریب ہونا
اَلتَّکاذُبُ ایک دوسرے کو جھوٹا کہنا
اَلتَّناسُبُ باہم مشابہہ ہونا
اَلتُّخَافُتُ پوشیدہ رکھنا
اَلتَّھافُتُ لگاتار گرنا
اَلتَّحَادُثُ باہم گفتگو کرنا

اَلتَّخارُجُ آپس میں تقسیم کرنا
اَلتَّعارُجُ بتکلف لنگڑا بننا
اَلتَّمازُجُ باہم ایک دوسرے کو ملانا
اَلتَّسامُحُ نرمی برتنا
اَلتَّسافُحُ بدکاری کرنا
اَلتَّفاصُحُ بتکلف فصیح ہونا
اَلتَّمادُحُ ایک دوسرے کی تعریف کرنا
اَلتَّناجحُ پے در پے درست ہونا
اَلتَّناصُحُ ایک دوسرے کو نصیحت کرنا
اَلتَّناسُخُ ایک دوسرے کو محو کرنا
اَلتَّباعُدُ ایک دوسرے سے دور ہونا
اَلتَّجاھُدُ کوشش کرنا
اَلتَّحاسُدُ ایک دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرنا
اَلتَّرافُدُ باہم مدد کرنا

اَلتَّعَاقُدُ ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرنا
اَلتَّعَاھُدُ حلیف بننا
اَلتَّفاقُدُ بعض کا بعض کو کھونا
اَلتَّماجُدُ باہم فخر کرنا
اَلتَّناشُدُ ایک دوسرے کے سامنے شعر پڑھنا
اَلتَّبادُرُ جلدی کرنا
اَلتَّباشُرُ ایک دوسرے کو خوشخبری دینا
اَلتَّحاسُرُ فخر کرنا
اَلتَّحادُرُ اترنا
اَلتَّحاقُرُ اپنے آپ کو ذلیل کرنا
اَلتَّخازُرُ نگاہ تیز کرنے کیلئے پلکوں کو سمیٹنا
اَلتَّخاصُرُ اپنی کمر پر ہاتھ رکھنا
اَلتَّدابُرُ باہم دشمنی کرنا

مصادر باب ششم از ثلاثی مزید فیہ

اَلِاجتِهادُ کوشش کرنا	اَلِادِّراسُ پڑھنا	اَلِاستِبارُ تجربہ کرنا
اَلِاجتِباذُ کھینچنا	اَلِادِّراکُ ملنا	اَلِاستِحارُ صبح کے وقت نکلنا
اَلِاجتِهارُ تعداد میں بہت سمجھنا	اَلِادِّخالُ داخل ہونا	اَلِاستِتارُ چھپنا
اَلِاجتِبارُ فقر کے بعد مستغنی ہونا	اَلِادِّغامُ ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا	اَلِاستِلامُ چھونا
اَلِاجتِرافُ کل یا اکثر حصے کو لے جانا	اَلِاذِّخارُ وقت ضرورت کے لئے چھپا رکھنا	اَلِاشتِهارُ مشہور ہونا
اَلِاجتِزالُ خوش ہونا	اَلِاذِّکارُ یاد کرنا	اَلِاشتِمالُ جلدی کرنا
اَلِاجتِرامُ گناہ کرنا	اَلِازهارُ روشن ہونا	اَلِاشتِغالُ مشغول ہونا
اَلِاجتِراحُ کمانا	اَلِازِّعابُ کاٹ لینا	اَلِاصطِحابُ حفاظت کرنا
اَلِادِّلاجُ پوری رات چلنا	اَلِازِّجارُ منع کرنا	اَلِاصطِرابُ دودھ کو جمع کرنا
اَلِادِّماجُ مضبوط گڑ جانا	اَلِازدِلافُ قریب ہونا	اَلِاصطِلابُ ہڈیوں سے گودہ نکالنا
اَلِاضطِرابُ متحرک ہونا	اَلِازدِراعُ بونا	اَلِاصطِلاحُ رضامند ہونا
اَلِاضطِمارُ مل جانا	اَلِاطِّلاعُ جاننا	اَلِاعتِصامُ ہاتھ سے پکڑنا
اَلِاضطِباعُ بازو ظاہر کرنا	اَلِاطِّعامُ مزیدار ہونا	اَلِانتِسابُ نسب ظاہر کرنا
اَلِاضطِبانُ بغل اور پہلو کے درمیان اٹھنا	اَلِاظِّفارُ کامیاب ہونا	اَلِابتِداعُ ایجاد کرنا
	اَلِاظِّلامُ ظلم برداشت کرنا	اَلِانتِشارُ پھیلنا
اَلِاطِّلابُ تکلف کے ساتھ ڈھونڈنا	اَلِاجتِذابُ کھینچنا	اَلِانتِظارُ انتظار کرنا
اَلِاطِّفاحُ جھاگ نکالنا	اَلِاعتِذالُ اپنے آپ کو ملامت کرنا	اَلِاعتِذارُ عذر بیان کرنا
اَلِاطِّباخُ اپنے لیے پکانا	اَلِاحتِطابُ لکڑی چننا	اَلِاحتِرازُ بچنا
	اَلِاختِطابُ منگنی کرنا	اَلِاقتِصادُ درمیانہ روی کرنا

مصادر بابِ ہفتم از ثُلاثی مزید فیہ

اَلْاِنْجِذَابُ کھینچ جانا — اَلْاِنْصِلَاتُ آگے نکل جانا — اَلْاِنْشِرَاحُ کشادہ ہونا

اَلْاِنْزِقَابُ سوراخ میں آنا — اَلْاِنْبِعَاثُ بھیجا جانا — اَلْاِنْعِقَادُ گرہ لگنا

اَلْاِنْسِحَابُ گھسٹنا — اَلْاِنْدِلَاثُ خودسر ہونا — اَلْاِنْجِرَادُ ننگا ہونا

اَلْاِنْسِرَابُ سوراب میں داخل ہونا — اَلْاِنْفِرَاثُ جی متلانا — اَلْاِنْعِمَادُ ستون کے بل کھڑا ہونا

اَلْاِنْسِكَابُ پانی بہنا — اَلْاِنْبِعَاجُ برس کر کھل جانا — اَلْاِنْقِصَادُ ٹوٹنا

اَلْاِنْشِمَارُ تیز چلنا — اَلْاِنْبِلَاجُ روشن کرنا — اَلْاِنْفِرَادُ تنہا ہونا

اَلْاِنْصِهَارُ پگھلنا — اَلْاِنْدِرَاجُ ختم ہو جانا — اَلْاِنْتِبَارُ

اَلْاِنْعِقَارُ کونچیں کٹ جانا — اَلْاِنْفِجَارُ بکثرت آجانا — اَلْاِنْقِشَارُ چھل جانا

اَلْاِنْفِطَارُ پھٹنا — اَلْاِنْكِدَارُ تیز دوڑنا

اَلْاِنْكِسَارُ ٹوٹنا

مصادر بابِ ہشتم از ثُلاثی مزید فیہ

اَلْاِسْتِعْجَابُ تعجب کرنا — اَلْاِسْتِفْتَاحُ کھولنا — اَلْاِسْتِنْجَادُ دلیر ہونا

اَلْاِسْتِحْقَابُ ذخیرہ کرنا — اَلْاِسْتِقْبَاحُ برا سمجھنا — اَلْاِسْتِنْشَادُ شعر پڑھنے کو کہنا

اَلْاِسْتِحْلَابُ دودھ نکالنا — اَلْاِسْتِفْلَاحُ کامیاب ہونا — اَلْاِسْتِنْفَادُ نیست و نابود کرنا

اَلْاِسْتِخْلَابُ خراش لگانا — اَلْاِسْتِمْلَاحُ ملیح سمجھنا — اَلْاِسْتِحْصَادُ جتھا بننا

اَلْاِسْتِرْهَابُ خوف دلانا — اَلْاِسْتِمْتَاعُ فائدہ اٹھانا — اَلْاِسْتِحْمَادُ حمد کی طرف بلانا

اَلْاِسْتِصْعَابُ مشکل ہونا — اَلْاِسْتِنْبَاحُ بھونکانا — اَلْاِسْتِرْشَادُ راہ راست پانا

اَلْاِسْتِضْرَابُ سفید اور گاڑھا ہونا — اَلْاِسْتِخْرَاطُ پھوٹ پھوٹ کر رونا — اَلْاِسْتِطْرَادُ فریب دینے کے لئے شکست کو ظاہر کرنا

اَلْاِسْتِطْرَابُ بہت خوش ہونا — اَلْاِسْتِفْرَاخُ کبوتر کو بچے نکالنے کیلئے لینا — اَلْاِسْتِحْجَارُ پتھر کی مانند ہونا

اَلْاِسْتِعْتَابُ رضامند ہونا

اَلِاسْتِعْذَابُ میٹھا و خوشگوار ہونا　اَلِاسْتِھْرَاجُ رائے کا قوی ہونا　اَلِاسْتِحْرَازُ محفوظ جگہ میں آجانا

اَلِاسْتِغْرَابُ نادر پانا　اَلِاسْتِجْرَاحُ فاسد ہونا　اَلِاسْتِحْسَانُ اچھا جاننا

اَلِاسْتِنْصَاتُ خاموش کھڑا ہونا　اَلِاسْتِبْعَادُ دور ہونا　اَلِاسْتِخْبَارُ خبر دریافت کرنا

اَلِاسْتِخْرَاجُ استنباط کرنا　اَلِاسْتِعْضَادُ پھل چننا　اَلِاسْتِضْعَافُ ضعیف سمجھنا

اَلِاسْتِدْرَاجُ قریب کرنا، فریب دینا　اَلِاسْتِفْرَادُ تنہا کام کرنا　اَلِاسْتِعْقَابُ عیوب و نقائص کو طلب کرنا

اَلِاسْتِفْسَادُ تباہی چاہنا

اَلِاسْتِعْلَاجُ کھال کا موٹا ہونا　اَلِاسْتِمْجَادُ بزرگی طلب کرنا　اَلِاسْتِغْلَابُ غالب ہونا

اَلِاسْتِصْبَاحُ چراغ جلانا

مصادر بابِ نہم از ثلاثی مزید فیہ

اَلِاکْمِتَاتُ گھوڑے کا کمیت ہونا　اَلِاشْھِبَابُ سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہونا　اَلِارْفِتَاتُ چورہ ہونا

اَلِاخْرِجَاجُ سیاہ و سفید رنگ والا ہونا　اَلِاخْضِرَارُ سبز ہونا　اَلِارْمِقَاقُ کمزور ہونا

اَلِامْلِحَاحُ مینڈھے کا سیاہ و سفید ہونا　اَلِاصْفِرَارُ پیلا ہونا　اَلِارْمِکَاکُ دبلا پتلا ہونا

اَلِارْبِدَادُ خاکستری رنگ والا ہونا　اَلِاغْبِرَارُ گرد آلود ہونا　اَلِاخْضِلَالُ تر ہونا

اَلِارْمِدَادُ　اَلِارْقِطَاطُ سیاہ و سفید داغوں والا ہونا　اَلِامْذِلَالُ سست ہونا

اَلِابْلِقَاقُ سیاہ و سفید داغوں والا ہونا　اَلِالْمِظَاظُ نیچے کے ہونٹ پر سفیدی والا ہونا　اَلِادْلِمَامُ چمکدار سیاہ ہونا

اَلِازْرِقَاقُ نیل گوں ہونا　اَلِادْھِمَامُ گھوڑے کا سیاہ ہونا

اَلِاحْمِرَارُ سرخ ہونا　اَلِارْثِمَامُ ناک کے کنارے پر سفید داغ والا ہونا

اَلِاتْحِمَامُ سخت سیاہ ہونا

اَلِازْلِمَامُ جلدی کوچ کرنا

مصادر بابِ دہم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِشْهِبَابُ سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا
اَلْاِسْخِيتَاتُ زخم کے ورم کا ہلکا ہونا
اَلْاِكْمِيتَاتُ گھوڑے کا کمیت ہونا
اَلْاِبْلِيجَاجُ ظاہر ہونا
اَلْاِلْهِيجَاجُ گڈمڈ ہونا
اَلْاِخْرِيجَاجُ سیاہ وسفید رنگ والا ہونا
اَلْاِرْغِيدَادُ دودھ کا گاڑھا ہونا
اَلْاِبْهِيرَارُ رات کا دراز ہونا

اَلْاِحْمِيرَارُ بتدریج بہت سرخ ہونا
اَلْاِخْضِيرَارُ سبز ہونا
اَلْاِسْمِيرَارُ گندم گوں ہونا
اَلْاِصْحِيرَارُ سرخی مائل مٹیالے رنگ والا ہونا
اَلْاِصْفِيرَارُ زرد رنگ ہونا
اَلْاِغْفِيرَارُ روئیں دار ہونا
اَلْاِرْمِيزَازُ متحرک ہونا
اَلْاِمْلِيسَاسُ چکنا ہونا
اَلْاِقْطِيرَادُ خشک ہونے لگنا
اَلْاِرْقِيطَاطُ سیاہ وسفید داغ والا ہونا

اَلْاِرْمِيقَاقُ کمزور ہونا
اَلْاِزْرِيقَاقُ نیلگوں ہونا
اَلْاِخْضِيلَالُ تر ہونا
اَلْاِدْهِيمَامُ گھوڑے کا سیاہ ہونا
اَلْاِزْرِيمَامُ غضبناک ہونا
اَلْاِشْعِينَانُ چکٹ جانا اور غبار آلود ہونا
اَلْاِحْزِيزَامُ اکٹھا ہونا

مصادر بابِ یازدہم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِجْلِوَّادُ تیز جانا
اَلْاِعْلِوَّاطُ اونٹ کی گردن سے لٹک کر سوار ہونا

مصادر بابِ دوازدہم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِحْدِيدَابُ کبڑا ہونا
اَلْاِخْشِيشَابُ سخت ہونا
اَلْاِعْذِيذَابُ خوشگوار ہونا
اَلْاِعْشِيشَابُ زمین کا سرسبز ہونا
اَلْاِعْصِيصَابُ سخت ہونا
اَلْاِغْلِيلَابُ گھنا ہونا
اَلْاِخْضِيضَارُ سبز ہونا

اَلْاِحْمِيمَاضُ کھٹا ہونا
اَلْاِحْرِيرَافُ ایک جانب جھکنا
اَلْاِحْقِيقَافُ ٹیڑھا ہونا
اَلْاِخْرِيرَاقُ پھٹنا
اَلْاِخْلِيلَاقُ بوسیدہ ہونا
اَلْاِغْرِيرَاقُ ڈبڈبا آنا
اَلْاِحْلِيلَاكُ سخت سیاہ ہونا

اَلْاِخْضِيضَالُ تر ہونا
اَلْاِخْشِيشَانُ غضبناک ہونا، کھردرا ہونا
اَلْاِحْدِيدَاقُ گھیرنا
اَلْاِخْضِيضَابُ سرسبز ہونا
اَلْاِعْزِيزَافُ آمادہ ہونا
اَلْاِحْزِيزَاءُ اکٹھا ہونا

مصادر بابِ اوّل رُباعی مُجرّد

اَلزَّفْقَلَةُ تیز دوڑنا
اَلْحَسْبَلَةُ حَسْبِیَ اللّٰہ کہنا
اَلتَّحْتَحَةُ حرکت دینا
اَلتَّرْجَمَةُ ترجمہ کرنا
اَلسَّرْدَقَةُ پردہ لگانا
اَلْحَدْقَلَةُ دیکھنے میں آنکھ پھرانا
اَلشَّمْخَرَةُ تکبر کرنا
اَلضَّرْغَمَةُ شیر جیسا کام کرنا
اَلزَّعْبَعَةُ پریشان ہونا

اَلسَّرْطَعَةُ گھبراہٹ کی وجہ سے تیز دوڑنا
اَلسَّغْلَبَةُ بہت زخموں والا ہونا
اَلْقَرْصَعَةُ سکڑنا
اَلْمَرْهَمَةُ زخم پر مرہم کرنا
اَلْبَعْثَرَةُ بکھیرنا
اَلدَّهْقَنَةُ قوم کا کسی کو چوہدری بنانا

اَلْحَظْرَبَةُ مظبوط بٹنا
اَلْحَزْرَفَةُ آمادہ ہونا
اَلْحَرْجَلَةُ لمبا ہونا
اَلْفَرْثَطَةُ آہستہ سے گرنا
اَلصَّهْرَجَةُ لیپنا
اَلْحَمْلَقَةُ آنکھیں پھاڑ کر تیز نظر سے دیکھنا
اَلدَّلْمَزَةُ بڑا لقمہ لینا
اَلدَّهْمَسَةُ سرگوشی کرنا
اَلزَّرْدَبَةُ گلا گھونٹنا

مصادر بابِ اوّل رُباعی مزِیدفیہ

اَلتَّدَعْلُبُ
اَلتَّعَرْقُبُ حیلہ کرنا
اَلتَّدَحْرُجُ لڑھکنا
اَلتَّبَخْتُرُ متکبرانہ چال چلنا
اَلتَّبَعْثُرُ الٹا پلٹا جانا
اَلتَّزَعْفُرُ زعفران سے رنگا ہوا ہونا
اَلتَّعَصْفُرُ زرد رنگ سے رنگا ہوا ہونا
اَلتَّغَشْمُرُ غضبناک ہونا

اَلتَّجَرْمُزُ لوٹنا
اَلتَّعَتْرُفُ بزرگی ظاہر کرنا
اَلتَّحَذْلُقُ حذاقت کی ڈینگ مارنا
اَلتَّزَنْدُقُ بے دین ہونا
اَلتَّدَمْلُكُ چکنا ہونا
اَلتَّصَعْلُكُ فقیر ہونا
اَلتَّبَرْنُسُ برنس پہننا
اَلتَّدَرْبُسُ آگے بڑھنا
اَلتَّسَرْبُلُ کرتہ پہننا
اَلتَّجَرْثُمُ اوپر سے نیچے گرنا

اَلتَّحَذْلُمُ جلدی کرنا
اَلتَّدَهْقُنُ چوہدری بننا
اَلتَّقَرْفُصُ کپڑون میں لپیٹنا
اَلتَّعَشْكُلُ کھجور کے بہت شاخ ہونا
اَلتَّفَرْقُعُ انگلیوں کا چٹخنا
اَلتَّقَرْمُصُ گڑھے میں چھپنا
اَلتَّقَلْفُعُ چھل جانا
اَلتَّقَرْفُصُ کپڑوں میں لپٹنا

مصادر بابِ دوم رُباعی مزِید فیہٖ افعنلال

اَلْاِدْرِنْمَاجُ الدخول فی الشیٔ	اَلْاِحْرِنْمَاسُ خاموش ہونا	اَلْاِبْرِنْشَاقُ خوش ہونا
اَلْاِبْلِنْذَاحُ	اَلْاِعْرِنْکَاسُ جمع ہونا	
اَلْاِسْلِنْطَاحُ وسیع ہونا	اَلْاِعْلِنْکَاسُ سیاہ ہونا	اَلْاِ دِرِنْفَاقُ تیز چلنا
اَلْاِحْرِنْفَاشُ سوجنا	اَلْاِبْرِنْدَاءُ لامر الاستعداد	اَلْاِحْرِنْجَامُ جمع ہونا
اَلْاِسْجِنْفَارُ	اَلْاِقْرِنْفَاطُ سمٹنا	اَلْاِخْرِنْمَاصُ خاموش ہونا
اَلْاِصْعِنْرَارًا پیچ وتاب کھانا	اَلْاِھْبِنْفَاعُ رانوں کو پیٹ سے ملاکر سرین پر بیٹھنا	اَلْاِخْزِنْطَامُ ناک بلند کرنا
اَلْاِحْرِنْفَارُ اکٹھا ہونا		اَلْاِسْلِنْطَاعُ چت لیٹنا
اَلْاِقْعِنْفَازُ کودنے کو تیار شخص کی بیٹھک بیٹھنا	اَلْاِھْرِنْمَاعُ جلدی رونے والا ہونا' تیز چلنا (نون کو میم سے بدل کر ادغام کر کے اِھْرَمَّعَ پڑھتے ہیں)	

مصادر بابِ سوم رُباعی مزِید فیہٖ اِفْعِلَّالٌ

اَلْاِجْلِعْبَابُ بستر پر دراز ہونا	اَلْاِزْمِھْرَارُ سخت سردی والا ہونا	اَلْاِشْمِعْلَالُ پھسلنا
اَلْاِزْلِعْبَابُ گھرا گھرنا	اَلْاِسْبِکْرَارُ دراز ہو کر لیٹنا	اَلْاِضْمِحْلَالُ نیست ونابود ہونا
	اَلْاِسْمِدْرَارُ نگاہ کمزور ہونا	اَلْاِطْرِخْمَامُ تاریک ہونا
اَلْاِسْلِحْبَابُ راستہ کا سیدھا واضح دراز ہونا	اَلْاِسْمِقْرَارُ بہت گرم ہونا	اَلْاِدْرِھْمَامُ بڑی عمر والا ہونا
اَلْاِجْرِھْدَادُ تیز چلنا	اَلْاِشْمِخْرَارُ طویل ہونا	اَلْاِدْلِھْمَامُ سخت تاریک ہونا
اَلْاِسْمِعْدَادُ غصہ سے بھر جانا	اَلْاِکْفِھْرَارُ سخت تاریک ہونا	اَلْاِسْلِھْمَامُ رنگ بدل جانا
اَلْاِسْمِغْدَادُ زخم کا سوجنا	اصعِرّاراً پیچ وتاب کھانا	اَلْاِطْلِخْمَامُ غرور کرنا
اَلْاِصْمِقْرَارُ بہت کھٹا ہونا	اَلْاِسْبِغْلَالُ کپڑے کا پانی سے تر ہونا	اَلْاِدْرِعْفَافُ صف سے نکل کر آگے بڑھنا
اَلْاِبْذِقْرَارُ متفرق ہونا		
اَلْاِسْمِعْطَاطُ سخت غضبناک ہونا		اَلْاِصْلِخْدَادُ سیدھا کھڑا ہونا

قوانین مہموز

فائدہ:- حرف علت کی بیماری درست کرنے کو تعلیل یا اعلال کہتے ہیں۔ ہمزہ کی بیماری کو درست کرنے کو تخفیف یا تسہیل کہتے ہیں۔ جبکہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے آجائیں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں داخل کر کے مشدد پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔ فائدہ:- اگر کہیں تعلیل و تخفیف میں مقابلہ ہو جائے تو تعلیل کو تخفیف پر ترجیح دیں گے۔ اگر تعلیل و ادغام میں مقابلہ ہو جائے تو ادغام کو ترجیح دیں گے۔ اور اگر ادغام و تخفیف میں مقابلہ ہو جائے تو ادغام کو ترجیح دیں گے۔ ایسا کرنے کو باعث تحریک سے تعبیر کرینگے۔ یعنی حرکت دینے کی وجہ۔ فائدہ:- مصنف ارشاد نے صحیح کے بعد معتل بعدہٗ مہموز و مضاعف کا ذکر کیا ہے۔ جبکہ اکثر صرفی پہلے مہموز اور پھر معتل کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ہونا بھی یوں ہی چاہیے۔ اور ہم بھی یوں ہی کرتے ہیں۔ فائدہ:- مہموز ہر وہ کلمہ ہے جس کے فاعین یا لام کے مقابلہ میں ہمزہ آجائے۔ اور وہ تین قسم پر ہے۔ مہموز الفاء، مہموز العین، مھموز اللام ان کے قوانین آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ چنانچہ پہلا قانون یاخذ والا ہے۔

قانون نمبر ۴۳ یاخذ والا:-

عبارت:- ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ما قبلش متحرك باشد ہمزہ در دیگر کلمہ و ما سوائے ہمزہ مطلقاً آن ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نہ باشد۔ خلاصہ:- ہر ہمزہ جو ساکن ہو مظہر ہو ماقبل متحرک ہو اور اس کے ماقبل ہمزہ نہ ہو اگر ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو تو ایسے ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔ بشرطیکہ حرکت دینے کی وجہ موجود نہ ہو۔ شرائط و مثال احترازی:- (۱) ہمزہ ساکن ہو اس سے سَئَلَ خارج ہوا۔ (۲)۔ مظہر ہو اس سے سَئَّلَ خارج ہوا۔ (۳)۔ ماقبل متحرک ہو اس کی مثال احترازی نہیں ملتی (جس صاحب کو ملے مطلع فرمائے)۔

(۴)۔ اس کے ماقبل ہمزہ نہ ہو۔ اگر ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو۔ اس سے اَءْ مَــنَ خارج ہوا۔ (۵)۔ حرکت دینے کی وجہ موجود نہ ہو۔ اس سے یَاْمُمُ خارج ہوا۔ کیونکہ ہمزہ تخفیف کو جبکہ تضعیف ادغام کو چاہتی ہے۔ اور ان دو میں سے ایک ہی بات ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ادغام کو ترجیح دیں گے۔ اور یَـؤُمُّ ہو جائیگا۔ تو ہمزہ ساکن نہ رہے گا۔ اسی طرح یَاْوُلُ خارج ہوا۔ کیونکہ ہمزہ تخفیف کا اور واؤ تعلیل کا تقاضا کرتی ہے اور دونوں کو راضی کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا

تعلیل کو ترجیح دیں گے۔ اور واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیں گے تو یَـاْوُلُ بن جائے گا۔ اب ہمزہ ساکن نہیں رہے گا۔ بَلکہ متحرک ہو گیا۔ حکم :- تو ایسے ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔
مثال مطابقی :- اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱)۔ ہمزہ ساکن ہو۔ مظہر ہو۔ کلمہ ایک ہو یَـاْخُذُ کو یَـاخُذُ۔ یُؤْمِنُ کو یُـومِنُ۔ مِئْخَذ کو مِیخَذ" پڑھنا جائز ہے۔ (۲)۔ ماقبل اس کا ہمزہ نہ ہو اور کلمہ بھی ایک نہ ہو۔ وَامُرْ کو وَامُرْ۔ اَلّـذِءْ تُمِنَ کو اَلّـذِیْ تُمِنَ پڑھنا جائز ہے۔ (۳)۔ ہمزہ ساکن ہو ماقبل ہمزہ ہو مگر کلمہ ایک نہ ہو۔ بلکہ دو ہوں جیسے یَقْرَءُ ءْ ذَرُ سے یَقْرَءُ وْذَرُ۔ بِالْقَارِءِءْ ذَرُ سے بِالْقَارِءِیْذَرُ۔ لَنْ یَّقْرَءَ ءْ ذَرُ سے لَنْ یَّقْرَ آذَرُ پڑھنا جائز ہے۔

قانون ۴۴ ایمان والا :-

عبارت :- ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش دیگر ہمزہ متحرک باشد ازان کلمہ آں ہمزہ ساکن رابوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجو باً۔ بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نہ باشد۔ پس اگراول ہمزہ وصلی باشد در درج کلام مے افتد و ہمزہ ثانی بصورت خود عود مے کند وجوباً۔ مگر کُل۔ مُرْ۔ خُذْ شاذاند۔

خلاصہ (حصہ اوّل) :- ہر وہ ہمزہ جو ساکن ہو، مظہر ہو (مدغم نہ ہو)، ماقبل اس کا دوسرا ہمزہ متحرک ہو۔ کلمہ بھی ایک ہو۔ حرکت دینے کی وجہ موجود نہ ہو۔ تو ایسے ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔
شرائط و مثال احترازی :- (۱)۔ ہمزہ ساکن ہو اس سے اَءَادِمُ خارج ہوا۔ (۲)۔ مظہر ہو اس سے اُءِّیَ خارج ہوا۔ (۳) ماقبل اس کے دوسرا ہمزہ متحرک ہو اس سے یَأْخُذُ مَا خَذ" خارج ہوا۔ (۴)۔ دونوں ہمزوں کا کلمہ ایک ہو اس سے لَنْ یَّقْرَءَ اذْرُ خارج ہوا۔ (۵)۔ حرکت دینے کی وجہ موجود نہ ہو اس سے اَءْمُمْ، اَءْوُلُ خارج ہوا۔ ان کی تفصیل گذشتہ قانون میں گزر چکی ہے۔ حکم :- اگر تمام شرطیں پائی جائیں تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابقی :- اَءْمَنَ کو آمنَ، اُءْمِنَ کو اُوْمِنَ، اِءْمَانٌ" کو اِیْمَانٌ" پڑھنا واجب ہے۔ خلاصہ (حصہ دوئم) :- اگر پہلا ہمزہ وصلی ہو اور درمیان کلام میں آجائے تو گر جاتا ہے۔ دوسرا ہمزہ اپنی اصلی صورت میں واپس آجاتا ہے۔ مثال مطابقی :- اُءْتُـمِـنَ سے اس قانون کے تحت اُوْتُمِنَ پڑھنا واجب ہے۔ اس سے پہلے الذی ملا تو ہمزہ وصلی گر جائیگا۔ تو اب واؤ سے بدلا ہوا ہمزہ دوبارہ ہمزہ بن جائیگا۔ تو اَلَّذِ ئْتُمِنَ ہو جائے گا۔ اب بے شک بقانون یاخذ اَلَّذِیْ تُمِنَ پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اِءْذَنْ سے

ایذن (صیغہ فعل امر) پڑھنا واجب ہے لیکن جب یَقُوْلُ ملے گا تو ہمزہ وصلی حذف ہونے سے یاء پھر ہمزہ کی طرف لوٹ آئے گی۔ تو یَقُولُ ءْذَنْ۔ بے شک بقانون یَا خذ سے یَقُوْلُوْذَنْ پڑھنا جائز ہے۔

خلاصہ (حصہ سوئم): مگر تین ابواب کے امر حاضر معلوم ایسے ہیں۔ ان میں سب شرائط پائے جانے کے باوجود دوسرے ہمزے کو واؤ سے بدلنے کی بجائے حذف کر دیتے ہیں (خلاف قانون) اور پہلا ہمزہ مابعد متحرک ہونے سے حذف ہو جاتا ہے۔ **مثال مطابقی:**۔ اُءْ کُلْ، اُءْ مُرْ، اُءْ خُذْ سے کُلْ، مُرْ، خُذْ پڑھنا شاذ ہے۔

فائدہ:۔ ان میں سے کُلْ، خُذْ الخ کے تمام صیغوں میں ہر حال میں حذف ہمزہ ثانی خلاف قانون واجب ہے اور پہلا ہمزہ مابعد متحرک ہونے سے حذف ہو جائیگا۔ لیکن امر یامر کے امر حاضر معلوم مُرْ میں تفصیل ہے۔ کہ اگر شروع کلام میں آ جائے تو حذف کریں گے جیسے مُرُوْا صِبْیَا نَکُمْ بِا لصَّلٰوۃِ لیکن اگر درمیان کلام میں آئے تو حذف نہیں کرتے جیسے وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِا لصَّلٰوۃِ۔ [1]

قانون نمبر ۴۵ سوال والا:۔

عبارت:۔ ہر ہمزہ مفتوح کہ ما قبلش مضموم یا مکسور باشد ہمزہ در دیگر کلمہ و ما سوائے ہمزہ مطلقاً ہمزہ مفتوحہ را بوفق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند جوازاً۔

خلاصہ:۔ ہر ہمزہ جو مفتوح ہو ما قبل اس کا مضموم یا مکسور ہو۔ ما قبل اس کا ہمزہ نہ ہو اگر ما قبل ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو۔ اور ہمزہ ما قبل نہ ہو تو مطلقاً یعنی خواہ کلمہ ایک ہو یا دو ہوں تو اس مفتوح ہمزہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف

---

[1] صاحب علم الصیغہ نے ان کو شاذ ہونے سے بچانے کی بڑی کوشش کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ دراصل ہم ان تین کلمات میں قلب مکانی کرتے ہیں۔ تو جب قلب مکانی کرینگے تو یسئل والا قانون وجوباً لگائیں گے۔ تو کُلْ، خُذْ وجوباً پڑھیں گے۔ اور مُرْ میں قلب اور عدم قلب دونوں جائز ہیں۔ لہٰذا قلب کی صورت میں ہمزہ وجوباً حذف ہوگا۔ چنانچہ اُمُـوْ رُ نہیں کہہ سکتے۔ اور عدم قلب کی صورت میں حذف نہ ہوگا۔ فائدہ:۔ قلب مکانی حروف میں تقدیم و تاخیر کو کہتے ہیں۔ اس کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں اور یہ دنیا کی ہر زبان میں رائج ہے۔ جیسے خاندان اور مطلب کی بجائے دان خان، مطبل کہتے ہیں۔ فائدہ:۔ اور عربی زبان میں قلب مکانی بکثرت واقع ہوتا ہے۔ (۱)۔ کبھی تو فاء کو عین اور عین کو فاء کی جگہ لیجا کر جیسے آدُر"، دار" کی جمع اَدْء ر" میں جو اصل اَدْوُر" تھی۔ واؤ بقانون وُعِد ہمزہ بنا۔ اور قلب مکانی سے فاء کی جگہ پہنچ کر بقانون ایمان آدُر" ہوا۔ لہٰذا آدُر" بروزن اَعفُل" ہو (۲)۔ اور کبھی عین کو لام کی جگہ لیجا کر جیسے قَوْس" کی جمع قُوُوْس" سے قُسِیّ" کہ سین واؤ کی جگہ اور واؤ سین کی جگہ چلا گیا تو قُسُوْوٌ ہوا۔ پھر بقانون دُعِیَ" و یا مشدد قُسِیّ" مثل دِلِی" بروزن فلوع" ہوا۔ (۳)۔ اور کبھی لام کو فاء کی جگہ فاء کو عین کی جگہ، عین کو لام کی جگہ لیجا کر قلب مکانی کرتے ہیں۔ جیسے اشیاء جو اصل میں شیاء تھا۔ جو شی" کا اسم جمع ہے۔ جیسے نعماء نعمۃ کا اسم جمع ہے۔ اور اشیاء بروزن افعال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اشیاء غیر منصرف ہے۔ اور افعال کے وزن پر ہونے کی صورت میں اس میں منع صرف کا کوئی سبب نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا اس کی اصل بروزن فعلاء قرار دی گئی ہے۔ کہ ہمزہ ممدودہ سبب قائم مقام دو سببوں کے ہے۔ اور بعد از قلب اشیاء بروزن لَفْعَا ہو گیا ہے۔ فائدہ:۔ صرفیوں نے لکھا ہے۔ کہ قلب مکانی اس کلمہ کے دوسرے مشتقات سے پہچانا جاتا ہے۔ جیسے آدُر" کہ اس کی واحد دار" جمع دُور" اور تصغیر دُوَیرَۃ" سے معلوم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قُسی میں کہ لفظ قوس و تقوس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اصل میں قووس ہوگا۔ اسی طرح قلب نہ مانا جاوے منع صرف بغیر سبب کے لازم آ جاوے جیسے اشیاء میں۔ (فافہم و تفکر و احفظ)

علت سے بدلنا جائز ہے۔ شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔ ہمزہ مفتوح ہو اس سے لَئُم خارج ہوا۔(۲)۔ ماقبل مضموم یا مکسور ہو اس سے سَئَلَ خارج ہوا۔(۳)۔ ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو اس سے "اُءَ یْدِم" خارج ہوا۔ حکم:- تو ایسے مفتوح ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

مثال مطابقی:- اس کی تین صورتیں ہیں۔(۱)۔ ہمزہ مفتوح ہو۔ ماقبل مضموم یا مکسور ہو کلمہ بھی ایک ہو جیسے سُئَوال "کو سُوَال"، قُرِءَ کو قُرِیَ، کُفُئواً کو کُفُواً، مِئَر "کو مِیَر" پڑھنا جائز ہے۔(۲) ہمزہ مفتوح ہو ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ ماقبل ہمزہ نہ ہو۔ کلمہ ایک نہ ہو۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کو اَللّٰہُ وَکْبَرُ پڑھنا جائز ہے۔ مِنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ کو مِنَ اللّٰہِ یَکْبَرُ پڑھنا جائز ہے۔(۳)۔ ہمزہ مفتوح ہو ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ ماقبل ہمزہ ہو۔ لیکن کلمہ ایک نہ ہو۔ یَقْرَاُ اَحْمَد کو یَقْرَءُ وَحْمَد، بِالْقَارِیءِ اَحمد کو بِالْقَارِءِ یَحْمَدُ پڑھنا جائز ہے۔ اسیطرح لِاَضْرِبُ واحد متکلم کو لِیَضْرِبُ پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر ۴۶ آئمہ والا:-

عبارت:- ہر دو ہمزہ متحرك اگر جمع شوند در یك کلمه اگر یکے از ایشاں مکسور باشد ثانی را بیا بدل کنند وجو باً سوائے آئمة که دریں جا جائز است۔ اگر ہیچ یکے مکسور نه باشد ثانی را بواؤ بدل کنند وجو باً مگر مثل اکرم شاذ است۔

خلاصہ (حصہ اوّل):- دو ہمزے متحرک ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں۔ اگر ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزے کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔ دو ہمزے ہوں اس سے سَئَلَ خارج ہوا۔(۲)۔ دونوں متحرک ہوں اس سے اَءْمَنَ، سَئَّلَ خارج ہوا۔(۳)۔ کلمہ ایک ہو اس سے یَقْرَءُ اَحْمَد، اَءَ نْتُمْ، اَءِ نَّا، اَءَ نْذَرْتَهُمْ خاج ہوئے۔(۴)۔ دونوں اکٹھے ہوں اس سے اَقْرَءُ خارج ہوا۔(۵)۔ ان میں سے کوئی ایک مکسور ہو۔ اس سے اَءَادِمُ خارج ہوا۔ حکم:- ان دو ہمزوں میں سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابقی۔ جَایِءٌ "قَائِل" والے قانون کے تحت جَاءِءٌ ہوا پھر اس قانون کے تحت دوسرے ہمزے کو یاء سے بدل دیا تو جَاءِیٌ ہوگیا۔ اب یدعو والے قانون کے تحت یاء کا ضمہ حذف ہوا تو جَائِیْنٌ ہوا۔ التقاء ساکنین حصہ پنجم کے تحت جَاءٍ ہوا۔ اسی طرح اَئِیْدُ کو اَیِیْدُ پڑھنا واجب ہے۔ خلاصہ حصہ سوئم۔ اگر پہلی چار شرطیں پائی جائیں مگر پانچویں شرط نہ پائی جائے تو ایسی صورت میں دوسرے ہمزے کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ بشرطیکہ

دوسرے ہمزہ کی حرکت فتحہ ہو۔مثال مطابقی:-اءَ دِمُ ، أءَ یْدِمُ" کواَوَادِمُ ، اُوَیْدِمُ" پڑھنا واجب ہے۔

خلاصہ(حصّہ چہارم)۔مثل

اُکْرِمُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع از باب اِفعال شاذ ہے۔یعنی یہاں ہمزے کو واؤ سے تبدیل کرنے کی بجائے حذف کر دیتے ہیں۔فائدہ:- مثل اُکْرِمُ سے مراد ہر وہ کلمہ ہے جو باب افعال کے فعل مضارع،جحد نفی،امر ونہی کے واحد متکلم کا صیغہ ہو نہ کہ فقط اُکْرِمُ۔اس لئے عبارت میں مثل کے لفظ کا اضافہ کیا ہے۔

قانون نمبر ۲۷ یسئل والا:-

عبارت:-ہر ہمزہ متحرک کہ ما قبلش ساکن مظہر قابل حرکت با شد سوائے یاء تصغیر ونون انفعال واؤ یا یاء مدہ زائدہ در یک کلمہ حرکت آں ہمزہ رانقل کردہ ما قبل دادہ جوازاً ہمزہ را حذف کنند وجوباً۔ مگر رای ر ء یتہ واری 'اراءۃ کہ در افعال ایں دو باب نقل حرکت واجب است مگر مراۃ۔ کماۃ شاذ اند۔ خلاصہ(حصّہ اوّل):-ہر وہ ہمزہ جو متحرک ہو ما قبل اس کا ساکن ہو مظہر ہو قابل حرکت ہو۔اس کا ما قبل یائے تصغیر نہ ہو۔نون انفعال کی نہ ہو۔ ما قبل اس کا واؤ یا مدہ زائدہ ایک کلمہ میں نہ ہو۔تو اس ہمزہ کی حرکت کو نقل کر کے ما قبل کو دینا جائز اور ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔ہمزہ متحرک ہو یُؤْمِنُوْنَ خارج ہوا۔(۲)۔ما قبل ساکن ہو۔ سَئَلَ خارج ہوا۔(۳)۔ما قبل مظہر ہو مدغم نہ ہو۔ سَئَّلَ خارج ہوا۔(۴)۔قابل حرکت ہو سَائِلٌ" خارج ہوا۔ کیونکہ الف کبھی بھی کسی کو قبول نہیں کرتا۔(۵)۔ما قبل یائے تصغیر کی نہ ہو۔مُسَیْئِلَۃٌ"خارج ہوا۔(۶)۔ما قبل نون انفعال کی نہ ہو۔ اِنْئَمَرَ خارج ہوا۔(۷)۔ما قبل واؤ مدہ زائدہ ایک کلمہ میں نہ ہو۔ خَطِیْئَۃٌ" ، مَقْرُوْئَۃٌ"خارج ہوا۔حکم:-تو ایسے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دینا جائز ہے۔ہاں اگر نقل حرکت کر دی تو پھر اس ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:-اس کی سات صورتیں ہیں۔(۱)۔ساری شرائط پائی جائیں اور کلمہ ایک ہو۔ جیسے یَسْئَلُ کو یَسَلُ۔(۲)۔دو کلمے ہوں۔ قَدْ اَفْلَحَ کو قَدَ فْلَحَ پڑھنا جائز ہے۔اسی طرح لَمْ اَضْرِبْ ، لَنْ اَضْرِبَ سے لَمَضْرِبْ لَنَضْرِبَ۔(۳)۔اگر ما قبل واؤ یا یائے مدہ نہ ہوں۔بلکہ لین ہو تو قانون جاری کر دیں گے جیسے جَیْئَلٌ"کو جَیَلٌ"اور حَوْءَبٌ"کو حَوَبٌ"پڑھنا جائز ہے۔(۴)۔ما قبل مدہ زائدہ نہ ہو۔اگر اصلی ہو تو قانون جاری کر دیں گے جیسے یَسُوْءُ کو یَسُوُ اور یَجِیْئُ کو یَجِیُ پڑھنا جائز ہے۔(۵)۔ہم نے کہا تھا واؤ مدہ زائدہ

ایک کلمہ میں نہ ہو۔ ہاں اگر دوسرے کلمہ میں ہوں تو قانون جاری کریں گے۔ جیسے ضَرَبُوا اَحْمَدَ کو ضَرَبُوَحْمَدَ اور اِضْرِبِیْ اَحْمَدَ کو اِضْرِبِ یَحْمَدَ پڑھنا جائز ہے۔ (۶)۔ ہم نے کہا کہ نون انفعال اس کے ماقبل نہ ہو۔ لہٰذا اگر کوئی دوسرا نون ساکن ہو۔ تو قانون جاری کرینگے۔ جیسے مَنْ اَبُوكَ کو مَنْبُوكَ، لَنْ اَضْرِبَ کو لَنَضْرِبَ پڑھنا جائز ہے۔ (۷)۔ ہم نے کہا کہ یائے تصغیر کے بعد نہ ہو۔ لہٰذا اگر کسی دوسرے یاء کے بعد ایسا ہمزہ ہوا تو قانون جاری کردینگے۔ جیسے اِرْضَیِ اَخَاكَ کو اِرْضَیَخَاكَ اور شَیْءٌ کو شَیٌ پڑھنا درست ہے۔
خلاصہ (حصّہ دوئم):۔ مگر دو باب ایسے ہیں۔ جن کے افعال کے صیغوں میں یہ قانون جوازی نہیں بلکہ وجوبی لگتا ہے۔ یعنی نقل وحرکت واجب ہے۔ وہ دو باب رَایَ یَرٰی اَرٰی۔ یعنی افعال قلوب میں سے ان کے افعال کے صیغوں میں قانون وجوبًا لگے گا۔ ہاں ان کے اسماء کے صیغوں میں نقل حرکت جائز ہے۔ واجب نہیں۔
خلاصہ (حصّہ سوئم):۔ مگر دو مثالیں ایسی ہیں۔ جن میں ہمزے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں۔ اور ہمزہ کو گراتے نہیں۔ بلکہ باقی رکھتے ہیں۔ مثالیں عبارت میں گزر چکی ہیں۔ یعنی کَمَاۃٌ، مَرَاۃٌ۔ [1]

قانون نمبر ۴۸ قانون خَطِیْئَة والا:۔

عبارت:۔ ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از یائے تصغیر یا واؤ و یا ئے مدہ زائدہ در یک کلمہ آں ہمزہ راجنس ما قبل کردہ جوازاً ادغام مے کنند وجوباً۔ خلاصہ:۔ ہر ہمزہ جو واقع ہو جائے یائے تصغیر کے بعد یا واؤ یا مدہ زائدہ جو ایک کلمہ میں ہوں اس کے بعد تو اس ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز اور جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:۔ خَطِیْئَة کو خَطِیَّة، مَقْرُوْءَة کو مَقْرُوَّة، مَسِیْئَلَة کو مُسَیِّلَة پڑھنا جائز ہے۔ فائدہ (۱)۔ کلمہ موضوع علی التضعیف ہر وہ کلمہ ہے کہ جس کو واضع نے وضع ہی مکرر (دوگنا) کیا ہو۔ مضاعف کے بغیر۔ فائدہ (۲):۔ اور وہ عین کلمہ مکرر ہوگا۔ تو اس کے تین ابواب ہیں۔ (۱)۔ تفعیل۔ (۲)۔ تفعل۔ (۳)۔ افعیعال۔ اور لام کلمہ موضوع علی التضعیف و مکرر ہو اس کے بھی تین ابواب ہیں۔ (۱)۔ افعلال۔ (۲)۔ افعیلال۔ (۳)۔ اِفْعِلَّال۔ تو کل چھ ابواب موضوع علی التضعیف ہوئے۔ ان کے علاوہ کوئی کلمہ مکرر حرف زائد آ گیا۔ تو اسے غیر موضوع علی التضعیف کہیں گے۔

---

 [1] فائدہ:۔ جو اصل میں مَلَكٌ تھا۔ جمع مَلَائِكُ مَلَائِکہ اس میں کثرت استعمال کی وجہ سے نقل وحرکت وحذف ہمزہ واجب ہے۔

قانون نمبر ۴۹ قرء ی والا:۔

عبارت:۔ ہر دو ہمزہ کہ جمع شوند در کلمہ غیر مو ضوع علی التضعیف اول ساکن ثانی متحرک باشد۔ ثانی را بیا بدل کنند وجو باً۔ **خلاصہ:۔** ہر دو ہمزے جو واقع ہو جائیں۔ کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں پہلا ساکن ہو۔ اور دوسرا متحرک ہو تو دوسرے کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

شرائط و مثال احترازی:۔ (۱)۔ دو ہمزہ ہوں اس سے سَئَلَ خارج ہوا۔ (۲)۔ کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں ہوں۔ اس سے سَئَّلَ خارج ہوا۔ (۳)۔ پہلا ساکن ہو اس سے اَءِ مَنَ خارج ہوا۔ (۴)۔ دونوں اکٹھے ہوں اس سے "اَقْرَاء" خارج ہوا۔ **مثال مطابقی:۔** "قِرْءُ ء" کو "قِرْءُ ی" پڑھنا واجب ہے۔

قانون نمبر ۵۰ سال والا:۔

عبارت:۔ ہر ہمزہ متحرکہ منفرد ہ را کہ ما قبلش نیز متحرک باشد بآ ن حرکت بوفق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند جوازاً نزد بعض۔ **خلاصہ:۔** ہر وہ ہمزہ جو متحرک ہو، اکیلا ہو، ما قبل متحرک ہو، حرکت دونوں کی ایک ہو، تو ایسے ہمزہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔ بعض کے نزدیک۔ **شرائط و مثال احترازی:۔** ہمزہ متحرک ہو۔ (۱)۔ یُؤْمِنُوْنَ خارج ہوا۔ (۲)۔ اکیلا ہو اَءَ ادِمُ خارج ہوا۔ (۳)۔ ما قبل متحرک ہو یَسْئَلَ خارج ہوا۔ (۴)۔ حرکت دونوں کی ایک جیسی ہو سُئِلَ خارج ہوا۔

حکم:۔ تو ایسے ہمزہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔ **مثال مطابقی:۔** سَاَلَ کو سال، بِئْسَ کو بِیسَ پڑھنا جائز ہے۔ [1]

قانون نمبر ۵۱ اخفش والا:۔

عبارت:۔ ہر ہمزہ منفرد مکسور کہ ما قل حرکت مضموم باشد و مضموم بعد از کسرہ بواؤ یا بدل کنند جوازاً نزد اخفش۔ **خلاصہ (حصہ اوّل):۔** ہر وہ ہمزہ جو اکیلا ہو، مکسور ہو، ما قبل اس کا مضموم ہو تو اس ہمزہ کو واؤ سے بدلنا جائز ہے۔ **شرائط و مثال احترازی:۔** (۱)۔ ہمزہ اکیلا ہو اس سے "اُءَ یْدِم" خارج ہو۔ (۲)۔ مکسور ہو اس سے لَئُومَ خارج ہوا۔ (۳)۔ ما قبل مضموم ہو اس سے سَئِمَ خارج ہوا۔

حکم:۔ تو ایسے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا جائز ہے۔ **مثال مطابقی:۔** سُئِلَ کو سُوِلَ پڑھنا جائز ہے۔

---

[1] فائدہ:۔ اس قانون میں چوتھی شرط کہ اس ہمزہ اور ما قبل کی حرکت ایک ہو۔ علامہ اخفش کی شرط ہے۔ ورنہ باقی حضرات کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے لہٰذا باقی حضرات کے نزدیک سَئِمَ کو سَام اور لَؤُمَ کو لَام پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر۵۲ آلئٰنَ والا:۔

عبارت:۔ ہر ہمزہ وصلی مفتوح کہ داخل شود برآں ہمزہ استفہام بالف بدل شود وجوباً۔ بمع باقی داشتن التقائے ساکنین۔ خلاصہ:۔ ہروہ ہمزہ جووصلی ہو۔مفتوح ہو۔اس پر ہمزہ استفہام کا داخل ہو۔تواس ہمزہ وصلی کوحذف کرنے کی بجائے الف سے بدلناواجب ہے۔پھرالتقائے ساکنین علی غیرحدہٖ ہونیکے باوجود حصّہ پنجم کے تحت الف کوحذف کرنے کی بجائے اسے حصہ نہم کے تحت باقی رکھناواجب ہے۔ (ف۱) شرائط ومثال احترازی:۔(۱)۔ہمزہ وصلی ہو۔ اَءَ نْـذَرْتَهُـمْ خارج ہوا۔(۲)۔مفتوح ہو۔ اِكْتَسَبَ خارج ہوا۔(۳)۔اس پرہمزہ استفہام کاداخل ہوا۔(۴)۔ اَلْحَمْدُ یااَفَالْحَمْدُ ، جَاءَ الْحَسَنُ خارج ہوا۔حکم:۔تو ایسے وصلی ہمزہ کوحذف کرنے کی بجائے الف سے بدلناواجب ہے۔اورالتقائے بساکنین علی غیرحدہٖ ہونیکے باوجودحصہ پنجم جاری نہیں کرینگے۔بلکہ بسبب عارضہ باقی رکھیں گے۔ مثال مطابقی:۔ءَ اَلْئٰنَ کو آلْئٰنَ اور آاَللّٰہُ کو آللّٰہُ پڑھناواجب ہے۔

قانون نمبر۵۳ تخفیف ہمزہ والا:۔

عبارت:۔ ہر کلمہ کہ درآں زیادہ از دو ہمزہ جمع شوند تخفیف کردہ مے شود در دوم و چہارم باقی برحال باشد۔ خلاصہ:۔ ہروہ کلمہ جس میں دوسے زیادہ ہمزے جمع ہوجائیں تو حسب قوانین سابقہ تخفیف کی جائے گی۔دوسرے اور چوتھے ہمزہ میں باقی کواپنے حال پرچھوڑدیں گے۔حکم:۔واضح ہے۔ مثال مطابقی:۔جیسے ایک بناوٹی مثال ہے اَءْءُءٌ" بروزن سَفَرْجَل" پہلے اوردوسرے کوایک کلمہ شمارکرکے ائیمۃ والے قانون کے تحت اَوْءُءٌ"ہوجائیگا۔پھرتیسرے اورچوتھے کوایک کلمہ تصورکرکے قَرِءُیٌ"والے قانون کے تحت چوتھے ہمزہ کویاء سے بدلیں گے۔تواَوْءُیٌ پڑھناواجب ہے۔ (ف۲)

(ف۱) تاکہ انشاءاورخبرمیں فرق واضح ہو۔

(ف۲) ملحوظات:۔(۱)۔ہمزہ اگرمتحرک ہو ماقبل اس کا بھی متحرک ہوتواس ہمزے کواپنی یاماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنانہیں۔بلکہ بودے کرپڑھنےکو تسہیل یابین بین کہتے ہیں۔پھربین بین دوقسم پرہے۔(۱)۔بین بین قریب یعنی ہمزہ کی اپنی حرکت کے موافق پیداہونے والے حرف علت اوراس ہمزہ کی بودے کرپڑھناجیسے سـئـل کویا کی بودے کرپڑھنا۔(۲)۔بین بین بعیدیعنی ہمزہ کوماقبل کی حرکت کےموافق پیداہونے والےحرف علت اورخودہمزہ کی بودے کرپڑھناجیسے سئل کوواؤ کی بودے کرپڑھناباقی تفصیل کتب قرأت میں ملاحظہ فرمائیں۔

ابواب مہموز الفاء ثلاثی مجرد ومزید فیہ:-

صرف صغیر	باب اوّل ثلاثی مجرد مہموز الفاء	بروزن فَعَلَ یفعِل	چوں اَلْاَزْدُ تراشنا
	باب دوم	بروزن فعل یفعُل	چوں اَلْاَمْرُ حکم دینا
	باب سوم	بروزن فِعل یفعَل	چوں اَلْاَمْنُ بےخوف ہونا
	باب چہارم	بروزن فَعَل یفعَل	چوں اَلْاِ لَاہَۃُ پوجا کرنا
	باب پنجم	بروزن فَعُلَ یفعُل	چوں اَلْاَدَبُ ادیب ہونا
صرف صغیر	باب اوّل ثلاثی مزید فیہ	بروزن افعال	چوں اَلْاِیْمَانُ تصدیق کرنا
	باب دوم	بروزن تفعیل	چوں اَلتَّاْدِیْبُ ادب سیکھانا۔
	باب سوم	بروزن مفاعلہ	چوں اَلْمُوءَ اخذۃ گرفت کرنا
	باب چہارم	بروزن تفعُل	چوں التادُّبُ ادب سیکھنا
	باب پنجم	بروزن تفاعل	چوں اَلتَّآمُرُ باہم مشورہ کرنا
	باب ششم	بروزن افتعال	چوں اَلْاِیْتِمَانُ امین بنانا
	باب ہفتم	بروزن انفعال	چوں اَلْاِنْئِطَارُ مڑنا ٹیڑھا ہونا
	باب ہشتم	بروزن استفعال	چوں الا ستیجارُ اجرت پرلینا

بقیہ ۲ ہمزہ کے لکھنے کے اصول:-

(۱)۔ہمزہ جب شروع کلمہ میں آتا ہے۔الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔جیسے اسماء، اکرام، اُسامہ ۔(۲)۔اور اگر ابتداء میں تو آئے لیکن کسی حرف کے ساتھ متصل ہو تو بھی الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔جیسے با جمل، یا جمل، ولا، فضل مگر لئلا ولئن میں اس کی وہی ہیت ہے۔جو وسط کلمہ میں ہوتی ہے۔اور یہ کثرت استعمال کے باعث ہے۔(۳)۔اگر ہمزہ وصل بعد فا یا واؤ کے واقع ہو تو اس کو کتابۃ میں حذف کر دیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے بعد بھی ہمزہ ہو جیسے فاتنی، واذن لی۔(۴)۔اگر ہمزہ درمیان میں واقع ہو اور ساکن ہو تو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے لکھا جائیگا۔جیسے بأس، بؤس، بئس ۔(۵)۔اور جب ہمزہ وصل کے بعد بدلا ہوا ہو۔پھر اثنائے کلام میں اصل کی طرف لوٹا دیا گیا ہو۔تو وہ حرف کی شکل میں لکھا جائیگا۔جس کی طرف وہ بدلا گیا ہو۔جیسے یا رجل ائذن اور ھذا الذی اوتمنت علیہ۔(۶)۔ہمزہ متحرک درمیان میں آنے والا اپنی حرکت کے موافق حرف کی شکل میں لکھا جائے گا۔چاہے اس سے پہلے ساکن ہو یا متحرک۔جیسے لؤم، رؤف، سأل۔اگر مفتوح اور بعد ضمہ یا کسرہ کے بقیہ حاشیہ ۲: واقع ہو تو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف کی صورت میں لکھا جائیگا۔ سئوال، رئال، مؤنث ۔اگر ہمزہ الف اور یاء کے درمیان واقع ہو تو اس کو ہمزہ اور یاء دونوں صورتوں میں لکھنا جائز ہے۔جیسے بقاءی یا بقائی راءی یا رائی ۔اگر ہمزہ الف اور ضمائر میں یاء کے علاوہ کسی اور کے درمیان واقع ہو اور مکسور یا مضموم ہو تو اپنی حرکت کے موافق حرف کی شکل میں لکھا جائیگا۔اور مفتوح ہو تو ہمزہ کی صورت میں۔جیسے بقائوہ، بقائہ، بقاءہ ۔اگر ہمزہ کلمہ کے آخر میں ہو اور اس کا ما قبل ساکن ہو تو ہمزہ کی صورت میں لکھا جائیگا۔جیسے جزء، شیئ، فسیئ اور اگر ما قبل متحرک ہو تو اس کی حرکت کے موافق حرف کی شکل میں لکھا جائیگا۔جیسے ھَبَؤَ، لکا ظمی ۔اگر ہمزہ طرف میں واقع ہو اور اس کے ساتھ تاء تانیث لاحق ہو اور ہمزہ سے پہلے حرف صحیح ساکن ہو تو ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جائیگا۔جیسے نَشْأۃ اور اگر متحرک ہو تو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف کی صورت میں لکھا جائیگا۔جیسے فئتہ، لؤلؤۃ ۔اگر ما قبل معتدل ہو تو یاء کے بعد یاء کی شکل میں اور الف اور واؤ کے بعد ہمزہ کی صورت میں لکھا جائے گا۔جیسے ۔ طیئتہ، بریئتہ، قراءۃ، صلاءۃ، مرر ءۃ، سوءۃ ۔

ملحوظہ:- ان فوائد کے معلوم ہونے اور یاد کرنے کے بعد مہموز الفاء والعین والام ثلاثی مجرد ومزید فیہ کے ابواب صغیر وکبیر یاد کرائے جائیں۔

ابواب مہموز العین ثلاثی مجرد مزید فیہ:۔

صرف صغیر	باب اوّل ثلاثی مجرد مہموز العین	بروزن فَعَلَ یفعِل	چوں اَلزَّأرُ شیر کا چنگھاڑنا
	باب دوم	بروزن فعِل یفعِل	چوں اَلسَّأمُ اکتا جانا
	باب سوم	بروزن فعَل یَفعَلُ	چوں السُّؤَالُ پوچھنا
	باب چہارم	بروزن فعِلَ یفعِلُ	چوں اَلبُؤسُ سخت حاجت مند ہونا
	باب پنجم	بروزن فعُلَ یَفعُلُ	چوں اَللُّؤمُ ذلیل ہونا
صرف صغیر	باب اوّل ثلاثی مزید فیہ مہموز العین	بروزن افعال	چوں اَلاَسْئَامُ اکتا دینا
	باب دوم	بروزن تفعیل	چوں اَلتَّسْئِیلُ سوال کرانا
	باب سوم	بروزن مفا علہ	چوں اَلْمُسَاءَ لَۃُ ایک دوسرے سے سوال کرنا
	باب چہارم	بروزن تفعل	چوں اَلتَّرَؤُّسُ سردار ہونا
	باب پنجم	بروزن تفا عل	چوں اَلتَّسَا ءُ لُ ایک دوسرے سے سوال کرنا
	باب ششم	بروزن افتعال	چوں اَلْاِلْتِئَامُ دو چیزوں کا ملکر ایک ہوجانا
	باب ہفتم	بروزن انفعال	چوں اَلْاِنْطِئَاسُ واپس ہونا
	باب ہشتم	بروزن استفعال	چوں الا سترءَ اف مہربان ہونا

ابواب مہموز اللام ثلاثی مجرد مزید فیہ:۔

صرف صغیر	باب اوّل ثلاثی مجرد مہموز اللام	بروزن فَعَلَ یَفعِلُ	چوں اَلْھِنَا ءُ خوشگوار ہونا
	باب دوم	بروزن فعِل یفعَل	چوں البرا ءۃ چھٹکارا پانا
	باب سوم	بروزن فعُل یفعُل	چوں اَلدَّنَا ءَ ۃُ کم ظرف گھٹیا ہونا
	باب چہارم	بروزن فعل یفعَلُ	چوں اَلْقِرَا ۃ پڑھنا
	باب پنجم	بروزن فعُل یفعُل	چوں الجُرءَ ۃُ دلیر ہونا

صرف صغیر			
باب اوّل ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام	بروزن افعال	چوں اَلْاِبْرَاءُ بری ہونا	
باب دوم	بروزن تفعیل	چوں اَلتَّبْرِئَةُ بری کرنا	
باب سوم	بروزن مُفاعلہ	چوں اَلْمُفَاجَاةُ اچانک آجانا	
باب چہارم	بروزن تفعُّل	چوں اَلتَّبَرُّءُ بری ہونا	
باب پنجم	بروزن تفاعُل	چوں اَلتَّوَاطُؤُ موافق ہونا	
باب ششم	بروزن افتعال	چوں اَلْاِجْتِرَاءُ دلیر ہونا	
باب ہفتم	بروزن انفعال	چوں اَلْاِنْطِفَاءُ چراغ کا بجھنا	
باب ہشتم	بروزن استفعال	چوں اَلْاِسْتِبْرَاءُ بیزاری طلب کرنا	

قوانین مثال

فائدہ(۱):۔ کسی کلمہ کی اصل معلوم کر کے اس میں موجود حرف علت پر قانون کا حکم جاری کرنے کی کیفیت اور طریقہ بیان کرنے کو صرفی حضرات اس کلمہ کی تعلیل کرنا کہتے ہیں۔ فائدہ (۲):۔ حرف علت کے اعلال وتعلیل کی چار صورتیں ہیں۔(۱) قلب وابدال یک حرف بحرف دیگر (۲) حذف حرف علت۔(۳) امکان یعنی حذف حرکت آں حرف علت۔(۴) نقل حرکت بما قبل یا بما بعد۔ [1] فائدہ (۳):۔ مثال واوی کا پہلا باب فعل یفعل جیسے اَلْوَعْدُ والْعِدَۃُ والمیعادُو الوعیدُ وغیرہ۔(وعدہ کرنا) اس کے کئی مصادر ہیں۔ان میں سے دو میں تعلیل کی جاتی ہے۔(۱)۔عِدَۃ"۔(۲)۔ مِیْعَاد"۔ تعلیل عِدَۃ اصل میں وِعْد" تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل تھا۔ نقل کر کے مابعد کو دے کر واؤ کو حذف کر دیا۔ بعدہٗ اس واؤ محذوفہ کے عوض آخر میں تا متحرکہ بفتح ما قبل لائے تو عِدَۃ" ہو گیا۔ گویا کہ دو کام نئے ہوئے۔ نقل حرکت وحذف واؤ اور اس کا عوض۔

قانون نمبر ۵۴ عِدَۃ" والا

عبارت:۔ ہر واوے که واقع شود مقابله فا کلمه مصدر یکه بروزن فِعْلٌ باشد بشرطیکه مضارع معلومش۔ نیز معلّل وجوباً باشد۔ کسره اش را نقل کرده بما بعد داده آں را حذف کرده عوضش تائے متحرکه در آخرش در آند وجوباً۔ خلاصہ:۔ ہر واؤ جو واقع ہو جائے فاکلمہ کے مقابلہ میں اور صیغہ مصدر کا ہو فِعْل" کے وزن پر ہو بشرطیکہ اس کے مضارع معلوم میں تعلیل وجوبی کی گئی ہو۔ تو اس کے کسرہ کو نقل کر کے مابعد کو دینا۔ واؤ کو حذف کرنا اور آخر میں تائے متحرکہ لانا واجب ہے۔
شرائط ومثال احترازی:۔ (۱) واؤ ہو اس سے یُسْر" خارج ہوا۔(۲) فاکلمہ کے مقابلہ میں ہو اس سے قَوْل" خارج ہوا۔(۳) مصدر ہو وِتْر"، وِزْر" اس سے خارج ہوا۔(۴) فِعْل" کے وزن پر ہو اس سے وَعْدَۃ"، وَصْل"، وِصَال" خارج ہوا۔ (۵) مضارع معلوم میں تعلیل کی گئی ہو اس سے وِسْم" خارج ہوا۔ کیونکہ اس کے مضارع یَوْسُمُ میں تعلیل نہیں کی جاتی۔

---

[1] فائدہ:۔ حرف اصلی کے مقابلہ میں اگر حرف علت آجائے تو اس کلمہ کو معتل کہتے ہیں۔ پھر معتل تین قسم پر ہے۔ یک حرفی، دو حرفی، سہ حرفی۔ فائدہ:۔ پھر معتل یک حرفی تین قسم پر ہے۔ مثال، اجوف، ناقص۔ پھر ہر ایک ان میں سے دو قسم پر ہے۔ واوی، یائی۔ ہر ایک کی مثال اور تعریف گزر چکی ہے۔ فائدہ:۔ حرف علت کی بیماری درست کرنے کو اعلال یا تعلیل کہتے ہیں۔ فائدہ:۔ حرف علت ہمیشہ حرکات ثلاثہ میں اشباع کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی فتح کو کھینچنے سے الف، کسرہ سے یا ضمہ سے واؤ۔ فائدہ:۔ اس لئے واؤ کو اخت ضمہ یا اخت کسرہ الف کو اخت فتحہ کہتے ہیں۔ فائدہ:۔ سب سے ثقیل حرکت ضمہ سب سے خفیف فتحہ اور کسرہ کچھ ثقیل ہے۔ فائدہ:۔ اسی واسطے واؤ اثقل الحروف، الف اخف الحروف یاء محض ایک ثقیل حرف ہے۔
فائدہ:۔ اسماء مشتق اور افعال ومصادر میں الف کبھی اصلی نہیں ہوگا۔ یا زائدہ ہوگی۔ یا مبدل از واؤ یا ہمزہ وغیرہ ہوگا۔

(۶) تعلیل وجوباً کی گئی ہو وَجِل "خارج ہوا کیونکہ اسکے مضارع یَوجَلُ میں تعلیل تو ہے مگر وجوبی نہیں۔ حکم:- تو ایسی واؤ کے کسرہ کو نقل کر کے مابعد کو دینا واجب ہے۔

مثال مطابقی:- وِعد" سے عِدَة"، وِزن" سے زِنَة"، وِصل" سے صِلَة" پڑھنا واجب ہے۔ [1]

قانون نمبر ۵۵ اِقَامَت" والا:-

عبارت:- در مصدر ہر حرفیکه بجز التقائے تنوینی بیفتد عوض ش تائے متحرکه در آخرش در آرند وجوباً. مگر لُغَةٌ، مِئَةٌ شاذاند. خلاصہ (حصہ اوّل):- ہر وہ حرف جو مصدر میں التقائے تنوینی کے بغیر کسی اور وجہ سے گرا ہو۔ تو اس کے عوض آخر میں تاء متحرکہ لانا واجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:- (۱)۔ مصدر ہو مقول' خارج ہوا۔ (۲)۔ التقائے تنوینی کی وجہ سے نہ گرا ہو۔ هُدًى خارج ہوا۔ (۳)۔ حذف ہوا ہو۔ اس سے قیام" خارج ہوا کیونکہ اس میں ابدال ہوا ہے حذف نہیں۔ حکم:- تو اس محذوف حرف کے عوض اس کلمہ کے آخر میں تاء متحرکہ بفتح ماقبل لانا واجب ہے۔ مثال مطابقی:- عِد" سے عِدَة"، زِن" سے زِنَة"، صِل" سے صِلَة"، اِقواماً سے اِقامَةً۔ خلاصہ (حصہ دوم):- لُغَةٌ، مِاَة" اصل میں لُغو"، مِئی" تھے بقانون قال لُغَانٌ، مِئَانٌ بقانون التقائے ساکنین لُغاً، مئاً اور پھر خلاف قانون لُغَة" اور مئة" ہوئے۔ لہٰذا یہ شاذ ہیں۔ حالانکہ اسم جامد ہیں۔ اور التقائے ساکنین تنوینی بھی ہے۔ باوجود اس کے ان میں قانون جاری ہو تو یہ کریلا نیم چڑھا کے مصداق ہیں۔ فائدہ:- اِقامَة" کی اگر کسی کلمہ کی طرف اضافت کردیں تو تاء عوضی کو سماعاً حذف کرنا جائز ہے جیسے وَاِقامَ الصلوة۔ تعلیل:- اسی باب کا دوسرا مصدر ہے۔ میعاد جو اصل میں موعاد تھا۔ واؤ ساکن ماقبل مکسور۔ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا تو میعاد ہوا۔

---

[1] فائدہ (۱):- ہم نے شرط سوم بیان کی تھی۔ کہ وہ صیغہ مصدر کا ہو۔ ورنہ قانون نہیں لگے گا۔ جیسے وِزر"، وِتر" لیکن یاد رکھنا کئی کلمات ایسے ہیں جو اس شرط کے نہ ہونے کے باوجود ان میں قانون جاری کیا گیا ہے۔ جو شاذ ہیں۔ جیسے لِدَة" (ہم عمر)۔ رِقَة (چاندی کا سکہ)۔ جِهَة (جانب گوشہ) جس کی طرف توجہ کی جاوے۔ سِنَة" بعض نے سِنَة" کو مصدر بتایا ہے۔ دیکھیے لغات القرآن (اونگھ) سِمَةٌ (علامت، داغ، اثر) دِكَة" (موٹاپا)۔ رعة (حالت)۔ رِيَةٌ (آگ جلانے کا چیتھڑا) شِيَة (داغ نشان)۔ طِئَة (سہولت ونرمی) جو اصل میں وِلد وِرق"، وجه"، وسن، وسم، ودك، وری، وشی، وطی تھے۔ اسم جامد ہونے کے باوجود ان میں قانون جاری کیا گیا ہے۔ فائدہ (۲):- اس طرح اسم جامد ورف (بھوسہ) کو خلاف قانون رُفَة" بضم الراء پڑھا گیا ہے۔ اس طرح جِهَةٌ و جَهَةٌ اور جُهَةٌ پڑھا گیا ہے۔ فائدہ (۳):- ہم نے شرط چہارم یہ بیان کی کہ کلمہ فِعل کے وزن پر ہو لیکن چند کلمات مصدر اس سے شاذ ہیں۔ دَعَة (ازک مطمئن ہونا، سکون، راحت) طَاءَة" (ازک روندا ہوا ہونا) ضِعَة" (ازف خود کو ذلیل کرنا)۔ سَعَةٌ (ازس وسیع وکشادہ ہونا) جو اصل میں ودع، وطو، وضع، وسع تھے۔ لیکن خلاف قانون ان میں تعلیل کی گئی۔ فائدہ (۴)۔ ضَعَةٌ، سعةٌ کو ضُعَةٌ، سُعَةٌ بھی پڑھا جاتا ہے۔ اور فتحہ کے ساتھ بھی محض حرف حلقی کی شاید رعایت کرتے ہوئے پڑھا جاتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ اسوقت ان کی اصل وِضع وِسع ہو۔

قانون نمبر ۵۶ مِیعَاد" والا

عبارت:- ہر واؤساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فا کلمہ باب افتعال ما قبلش مکسور آں واؤ رابیا بدل کنند وجو باً بشرطیکہ باعث تحریکش مو جود نہ باشد۔ **خلاصہ:-** ہروہ کلمہ جس میں واؤ ساکن ہو مظہر ہو اور باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔ اور ماقبل اس کا مکسور ہو تو اس واؤ کو یا سے بدلنا واجب ہے۔ بشرطیکہ حرکت دینے کی وجہ موجود نہ ہو۔ **شرائط ومثال احترازی:-** (۱)۔ واؤ ساکن ہو اس سے عِوَض" خارج ہوا۔ (۲)۔ مظہر ہو مدغم نہ ہو اس سے اِجلِوَّاذا" خارج ہوا۔ (۳)۔ باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو اس سے اِوْتَصَل خارج ہوا۔ (۴)۔ ماقبل اس کا مکسور ہو اس سے قَوْم" طُوْل" خارج ہوا۔ (۵)۔ حرکت دینے کی وجہ موجود نہ ہو اس سے اِوْزَزَة" (جو ادغام کرنے سے اِوَزَّة" بمعنی بطخ ہو جائے گا)۔ خارج ہوا۔ **حکم:-** تو ایسی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ **مثال مطابقی:-** مِوْعَاد" سے مِیعَاد" ،مِوْزَان" سے میزان پڑھنا واجب ہے۔ **تعلیل:-** وَعَدتَّ اصل میں وَعَدْتَ تھا، دال ساکن تاء متحرکہ جمع ہو گئے تو دال کو تاء کر کے تاء کا تاء میں ادغام کر دیا تو وعدتَّ ہوا۔

قانون نمبر ۵۷ وَعَدت والا

عبارت:- ہر دال ساکن کہ مابعد ش تائے متحرکہ غیر تائے افتعال باشد آں را تا کردہ در تا ادغام مے کنند وجو باً ۔ واگر تاء ساکن قبل ازدال باشد دال شود وجوباً ۔ **خلاصہ (حصہ اوّل):-** ہروہ کلمہ جس میں دال ساکن ہو مابعد اس کے تاء متحرک ہو۔ اور تاء افتعال کی نہ ہو تو ایسی دال کو تاء کرنا تاء کو تاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **شرائط ومثال احترازی:-** (۱)۔ دال ساکن ہو وَغَـدَة" خارج ہوا۔ (۲)۔ مابعد اس کے تاء متحرکہ ہو وَعَدْنَ خارج ہوا۔ (۳)۔ تاء افتعال کی نہ ہو اِدْتَغَمَ خارج ہوا۔ کیونکہ اس میں دال ذال والے قانون کے تحت تاء کو دال سے بدل کر اِدَّغَمَ پڑھنا واجب ہے۔ **حکم:-** واضح ہے۔ **مثال مطابقی:-** کلمہ ایک ہو جیسے وَعَدْتَ سے وَعَدتَّ ،وَجدتَ سے وَجَدتَّ، دو کلمے ہوں جیسے قدتبیَّن کو قد تّبیَّنَ پڑھنا واجب ہے۔
خلاصہ (حصہ دوئم):- دال متحرک سے پہلے اگر تاء ساکن ہو تو تاء کو دال کر کے دال کا دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **مثال مطابقی:-** فلما اَثْقَلَت دَّعَوَاللّٰہ پڑھنا واجب ہے۔

قانون نمبر ۵۸ اُعِد اِشَاح'' والا

عبارت:- ہر واؤ مضموم یا مکسور که واقع شود در اول کلمه و ما بعد ش دیگر واؤ متحرك نه باشد یا مضموم که واقع شود مقابله عین کلمه ہمزه مے شود جوازاً بشرطیکه عین کلمه مشدد و حرکت اومنقول نه باشد وآں کلمه معلل وجو باً نه باشد (مگر احد، اناة، اسماء، تجاه''، تراثاً، تتریٰ، شاذاند) **خلاصہ (حصہ اوّل):-** ہر واؤ جو مضموم یا مکسور ہو۔ کلمہ کے شروع میں ہو اور مابعد اس کے واؤ متحرک نہ ہو تو ایسی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

شرائط ومثال احترازی:- (۱)۔ واؤ مضموم یا مکسور ہو اس سے وَعَدَ خارج ہوا۔ (۲)۔ کلمہ کے شروع میں ہو اس سے یَدْعُوْ خارج ہوا۔ (۳)۔ مابعد اس کے دوسری واؤ متحرک نہ ہو اس سے وُوَیْعِد'' خارج ہوا۔ **حکم۔** تو ایسی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

مثال مطابقی:- وُعِدَ کو اُعِدَ، وُورِیَ کو اُورِیَ، وِشَاح'' کو اِشَاح''، وُقِّتَتْ کو اُقِّتَتْ پڑھنا جائز ہے۔

خلاصہ (حصہ دوئم):- ہر واؤ مضموم جو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو بشرطیکہ عین کلمہ مشدد نہ ہو۔ اور حرکت اس کی نقل ہو کر نہ آئی ہو۔ اس کلمہ میں تعلیل وجوبی نہ کی گئی ہو۔ تو ایسی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

شرائط ومثال احترازی:- (۱)۔ واؤ مضموم ہو اس سے خَوف، عَوف''، قَوْل'' خارج ہوا۔ (۲)۔ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو اس سے یَدْعُوْ خارج ہوا۔ (۳)۔ عین کلمہ مشدد نہ ہو اس تَقَوُّل'' خاج ہوا۔ (۴)۔ عین کلمہ کی حرکت منقول نہ ہو۔ یَسُوْ جو کہ اصل میں یَسْوُءُ تھا خارج ہوا۔ (۵)۔ اس کلمہ میں تعلیل وجوبی نہ کی گئی ہو۔ اس سے یَقُوْلُ، طَوْل''، مَقُوْل'' خارج ہوئے۔ **حکم:-** ایسی واؤ کو بھی ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ **مثال مطابقی:-** دَار'' کی جمع اَدْوُر'' بقانون ھذا اَدْءُر'' اب قلب مکانی کر کے اَءْدُر'' اب اسکو ایمان والے قانون کے تحت آدُر'' پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح خِوَان'' کی جمع خُوُوْن'' کو خُئُوْن'' پڑھنا جائز ہے۔ (از المنجد صفحہ ۳۰۴) [1]

---

[1] **خلاصہ (حصہ سوئم):-** وَحد''، وَنَاة، سماء (تانیث وَسِیْم'') میں پہلے حصے کی پہلی شرط مفقود ہے۔ پھر بھی ہمزہ سے تبدیل کرتے ہیں۔ تو یہ شاذ ہیں۔ اسی طرح وُجَاه''، وُرَاث''، وُکْلَان'' میں واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا چاہیے تھا۔ مگر تاء سے بدل کر تُجَاه''، تُرَاث''، تُکْلَان'' پڑھتے ہیں۔ لہٰذا یہ شاذ ہیں۔ فائدہ:- اور وِتْر'' کی مؤنث وَتْرَیٰ میں قانون جاری نہیں کرنا چاہیے تھا۔ بوجہ پہلی شرط مفقود ہونے کے تاہم پھر بھی واؤ کو بدلتے ہیں۔ ہمزہ سے نہیں۔ بلکہ تاء سے۔ اور تَتْرَیٰ پڑھتے ہیں۔ کر بلا نیم چڑھا کے مصداق۔ فائدہ:- بعض حضرات کے نزدیک پورے باب وَقیٰ یقی میں واؤ کو خلاف قانون تاء سے بدل کر تقیٰ یتقی پڑھتے ہیں۔ فائدہ:- تَیْقُوْر'' من الوقار اصل میں وَیْقُوْر'' تھا شاذ ہے۔ (از جامع البیان ص ۲۸۹ تحت قولہ تعالیٰ تَتْرَیٰ بر حاشیہ جلالین شریف)
فائدہ:- وُخْمَة'' کو تُخْمَة'' بمعنی بدہضمی اس کی جمع تخمات و تُخَم''، اسی طرح وُأدَة'' سے تُودَة'' بمعنی سنجیدگی، متانت۔ وُءْبَة'' سے تُؤبَة'' بمعنی رسوائی، عار، شرم۔ اَوْءَبَ باب افعال سے اَتْأبَ بمعنی غضبناک، کسی کے ساتھ شرمناک بات کرنا، حاجت سے ذلت کے ساتھ پھیر دینا (از المنجد) مُوْءِم'' سے متئم۔ اَوْءَمَ سے اتأم بمعنی جڑواں بچے جننا۔ وقية'' سے تُقَاة'' واؤ کو تاء سے بدل دیا الخ۔ (از تفسیر مظہری تحت قولہ تعالیٰ اتقو اللّٰہ حق تقاتہ۔

تعلیل ۔یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ واؤ واقع ہوگئی یاء حرف اتین مفتوح اور کسرہ لازم کے درمیان اور یہ چیز زبان پر ثقیل ہے۔ تو ثقل سے بچتے ہوئے واؤ کو حذف کر دیا۔ تو یَعِدُ ہو گیا۔ پھر معلوم کے باقی صیغوں میں طرداً للباب واؤ کو حذف کر دیا تو تَعِدُ، اَعِدُ، نَعِدُ ہو گیا۔

قانون نمبر ۵۹ یَعِدُ والا

عبارت:- ہر باب مثل واوی از منع یمنع یا که ما ضی او نیا فته شده باشد یا مضا رع معلومش بروزن یَفْعِلُ باشد ۔ درمضارع معلوم او فاء کلمه را حذف کنند وجو باً واز باب فَعِلَ یَفْعَلُ در دو باب وسیع یسع ، وطئی یطئی ۔خلاصہ (حصہ اوّل):- ہر وہ باب جو مثال واوی کا ہو۔ منع یمنع کے باب سے ہوتو اس کے مضارع ،جحد ،نفی ،امر ،نہی کے معلوم کے صیغوں میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:- یَوْهَبُ کو یَهَبُ ، یَوضَعُ کو یَضَعُ، یَوقَعُ سے یَقَعُ پڑھنا واجب ہے۔خلاصہ (حصہ دوئم):- ہر وہ باب جو مثال واوی کا ہو اس کی ماضی استعمال نہ ہوتی ہو۔ اس کے مضارع ،جحد ، نفی امر ،نہی کے معلوم کے صیغوں میں فاکلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ اور وہ کل دو باب ہیں۔مثال مطابقی:- یَوْذَرُ کو یَذَرُ ، یَوْدَعُ کو یَدَعُ پڑھنا واجب ہے۔خلاصہ (حصہ سوئم):- ہر وہ باب جو مثال واوی کا ہو۔ اور اس کا مضارع معلوم یَفْعِلُ کے وزن پر ہو اس کے مضارع ،جحد ،نفی ،امر ،نہی کے معلوم کے صیغوں میں فاکلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:- یَوْصِلُ کو یَصِلُ ، یَوْعِدُ کو یَعِدُ اور یَوْلِی کو یَلِی پڑھنا واجب ہے۔ خلاصہ (حصہ چہارم):- باب عَلِمَ یعلَم کے وزن پر مثال واوی کے دو باب ایسے ہیں۔ جن کے مضارع ،جحد ، نفی ،امر ،نہی کے معلوم کے صیغوں میں یہ قانون جاری کرنا واجب ہے۔ اور وہ کل دو باب ہیں۔ وسع یَسَعُ ،وطی یَطَئُ ۔فائدہ:- یَوْجُدُ کو یَجُدُ یُوذَرُ سے یُذَرُ ،یُوْدَعُ سے یُدَعُ پڑھنا شاذ ہے۔تعلیل:- اَوْعِدُ اصل میں وَوَاعِدُ بروزن فَوَاعِلُ مثل ضَوَارِبُ تھا دو واؤ کلمہ کے شروع میں آگئیں دونوں متحرک لہٰذا پہلی کو ہمزہ سے بدل دیا تو اَوَاعِدُ ہوا۔

قانون نمبر ۶۰ اَوَاعِدُ والا

عبارت:- دو واؤ متحرک که جمع شود در اوّل کلمه واؤ اولیٰ را بهمزه بدل کنند وجوباً۔
خلاصه :- دو واؤ متحرک ہو ں جمع ہو جائیں کلمه کے شروع میں پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ شرائط ومثال احترازی:- (۱)۔ دو واؤ ہوں۔ دَعْوٌ خارج ہوا۔ (۲)۔ دونوں متحرک ہوں۔ وُوْعِدَ خارج ہوا۔ (۳)۔ دونوں اکٹھے ہوں۔ وَقْوٌ خارج ہوا۔ (۴)۔ کلمہ کے شروع میں ہو۔ قَوِوَ خارج ہوا۔ (۵)۔ کلمہ ایک ہو اس سے وَوَاعَدْنَا خارج ہوا۔ حکم:- تو ایسی دو واؤں میں سے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:- وَوَاعِدُ کو اَوَاعِدُ اور وُوَیْعِدٌ کو اُوَیْعِدٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون نمبر ۶۱ یَوْجَلُ والا

عبارت:- ہر باب مثال واوی از باب علم یعلَم غیر محذوف الفاء باشد۔ در مضارع معلوم او سوائے اصل سه وجه خواندن جائز است۔ چنانچه دریَوْجَلُ ، یَاجَل، یِیْجَل ، یِیْجَل - خواندن جائز است۔ خلاصہ:- ہر وہ باب جومثال واوی کا ہو۔ علم یعلم کے وزن پر ہو۔اور اس کے فاکلمہ کوحذف نہ کیا گیا ہو۔تو اس کے مضارع معلوم کے صیغوں میں اصل کے سوا تین طرح پڑھنا جائز ہے۔شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔باب مثال واوی کا ہواس سے یَسُرَ یَیسر خارج ہوا۔(۲)۔علم یعلم کے وزن پر ہواس سے وَقَعَ یَوْقَعُ خارج ہوا۔(۳)۔فاکلمہ حذف نہ کیا گیا ہواس سے یَسَعُ یَطَئُی خارج ہوا۔ حکم:-اگر تینوں شرطیں پائی گئیں تو مضارع ،جحد،نفی،امر،نہی کے معلوم کے صیغوں میں اصل کے علاوہ ان کلمات کو تین اور طرح پڑھنا جائز ہے۔(۱)۔واؤ کو الف سے بدلنا۔(۲)۔واؤ کو یاء سے بدلنا۔(۳)۔پھر حرف اتین کو کسرہ دینا۔مثال مطابقی:-یوجل کو یاجل ییجل یَیْجلُ یِیْجلَ پڑھنا جائز ہے۔تعلیل:-یُوْسرُ اصل میں یُیْسَرُ مثل یُضْرَبُ تھا۔یاء ساکن ماقبل مضموم تھا۔اس یاء کو واؤ سے بدل دیا تو یو سر ہوا۔

قانون نمبر ۶۲ یُوْسَرُ والا

عبارت:- ہر یاء ساکن مظہر غیر واقع مقابله فاکلمه باب افتعال ما قبلش مضموم آں را بواؤ بدل کنند وجوباً۔ بشرطیکه در جمع افعل ، فعلاء صفتی و فعلیٰ صفتی و در اسم مفعول اجوف یائی نه باشد اگر باشد ضمه ماقبلش را بکسره بدل کنند وجوباً۔ خلاصہ(حصہ اوّل):- ہر وہ یاء جو ساکن ہو مظہر ہو باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلے میں نہ ہو۔ماقبل اس کا مضموم ہو تو ایسی یا کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔یاء ساکن ہو اس سے غُیَب" خارج ہوا۔(۲)۔مظہر ہو زُیِّنَ ، بُیِّنَ خارج ہوا۔(۳)۔باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔ اُیْتِسِرَ خارج ہوا۔(۴)۔ماقبل اس کا مضموم ہو یَیْسِرُ خارج ہوا۔(۵)۔افعل صفتی کی جمع نہ ہو۔جس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر آتی ہے اس سے عُیْن" بُیْض" خارج ہوا۔(۶)۔فُعلٰی صفتی کے وزن پر نہ ہو اس سے حُیکیٰ ، ضُیزیٰ خارج ہوا۔(۷)۔اسم مفعول اجوب یائی کا نہ ہو اس سے مَبْیُوع" خارج ہوا۔حکم:- تو ایسی یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔مثال مطابقی:-یُیْسَرُ کو یُوْسَرُ پڑھنا واجب ہے۔خلاصہ(حصہ دوئم):-(۱)۔ فُعلٰی صفتی (۲)۔ اَفْعَلُ صفتی کہ جس کی مؤنث فِعَلَاءُ کے وزن پر آتی ہو۔اس کی جمع فُعْل" کے وزن پر آتی ہو تو اس کی جمع (۳)۔اسم مفعول اجوف یائی ہو تو ان تینوں کا حکم یہ ہے کہ اس یاء ساکن کو واؤ سے بدلنے کی بجائے اس یاء

کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابقی :-(۱)۔فُعلی صفتی کی مثال جیسے حُیکیٰ سے حِیکیٰ ،ضُیزیٰ کو ضِیزیٰ ۔افعل کی مثال جس کی مؤنث فعلاؤ کے وزن پر ہو اور اس کی جمع فُعل کے وزن پر آتی ہے۔ ابیَض کی مؤنث بَیضَاء کی جمع بِیض" پڑھنا واجب ہے۔(۲)۔اجوف یائی اسم مفعول کی مثال مَبیُوع "کو مَبِیُوع" پھر بقانون التقاء و میعاد مَبِیع" پڑھنا واجب ہے۔ فائدہ:-اگر فُعلی تفضیلی ہو تو اس میں قانون جاری کردیں گے۔ جیسے بُیعیٰ سے بوعیٰ ، طُیبیٰ سے طُوبیٰ پڑھنا واجب ہے اسی طرح اسمی میں بھی پہلا حکم لگے گا۔ جیسے کُیسیٰ کو کوسیٰ پڑھنا واجب ہے۔ فائدہ:- ان قوانین کے خوب یاد کرانے اور سننے کے بعد ابواب مع اجراء قوانین بار بار سنیں۔

صرف صغیر باب اوّل ثلاثی مجرد مثال واوی بروزن فعَل یفعِل چوں الوعد و العدة و المیعاد وعدہ کرنا

------باب دوم------------------فعِل یفعَل چوں الوجل (ڈرنا)۔

------سوم-------------------فعَل یفعَل چوں الوضع (رکھنا)

------چھارم-----------------فعِل یفعِل چوں الورم (سوجنا)

------پنجم------------------فعُل یفعُل چوں الوسم (خوبصورت ہونا)

صرف صغیر باب اوّل ثلاثی مزید فیہ مثال واوی بروزن افعال چوں الایجاب (واجب کرنا)

------دوم----------تفعیل---التوحید (ایک بنانا)

------سوم----------مفاعلہ---المواظبۃ (ہمیشگی کرنا)

------چہارم---------تفعُّل---التوحد (تنہا باقی رہنا)

------پنجم----------تفاعل---التوارث (ایک دوسرے کا وارث ہونا)

------ششم---------افتعال---الاتقاد (روشن ہونا)

------ہفتم---------استفعال---الاستیجاب (مستحق ہونا)

------ہشتم---------انفعال---الانوقاد (روشن ہونا)

صرف صغیر باب اول ثلاثی مجرد مثال یائی بروزن فعَل یفعِل چوں الیُسر والمیسرۃ (جوا کھیلنا)

------دوم----------فعَل یفعَل---الینع (پھل کا پختہ ہونا)

------سوم----------فعِل یفعِل---الیتم (یتیم ہونا)

------چھارم----------فعِل یفعَل---الیُبس (خشک ہونا)

------پنجم----------فعُل یفعُل---الیُسرُ (آسان ہونا)

صرف صغیر باب اول ثلاثی مجرد مثال یائی بروزن افعال چوں الایسار (مالدار ہونا)

------دوم----------تفعیل---التَّیسِیر (آسان کرنا)

------سوم----------مفاعلہ---المُیَاسَرَۃُ (بائیں جانب سے آنا)

------چھارم----------تفعُّل---التَیَسُّرُ (آسان ہونا)

------پنجم----------تفاعُل---التیامن (دائیں طرف سے آنا)

------ششم----------افتعال---الاتسار (آسان ہونا)

------ہفتم----------استفعال---الاستیسار (جوا کھیلنا)

فائدہ:- اجوف کا لغوی معنیٰ پیٹ کی بیماری والا کھوکھلا وسیع کو کھ والا۔ اصطلاح صرف میں ہر وہ کلمہ ہے کہ جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو۔ فائدہ:- اسے معتل العین اور ذو ثلاث بھی کہتے ہیں۔ الف اصلی نہ ہونیکی وجہ سے اجوف دو قسم پر ہے۔ واوی، یائی۔ فائدہ:- اس کا پہلا، مشہور باب از نصر ینصر القول ہے۔ بمعنیٰ گفتن (بولنا، کہنا) اس کی ماضی کا پہلا صیغہ قَالَ (گمان کرنا) اس وقت متعدی بدو مفعول ہوگا۔

تعلیل:- قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ واؤ متحرک بحرکت لازمی ماقبل اس کا مفتوح تھا۔ لہٰذا اسے الف سے بدل دیا تو قَالَ ہوا۔

قوانین اجوف

قانون نمبر۶۳ قَالَ بَاعَ والا:-

عبارت:- ہر واؤ یا متحرك بحركت لا زمی كه ما قبلش مفتوح باشد ازاں یك كلمه بالف مبدل شود وجو باً بشرطیكه آں واؤ یا مقابله فا كلمه و عین كلمه نا قص و در حكم عین كلمه نا قص نه باشد و ما بعد ش مده زائده كه لا زم بود تحقق و سكون اوو حرف تثنیه و الف جمع مؤنث سالم و یا ئے نسبت ونون تاكید نه باشد و آں كلمه بروزن فَعَلَان''، وفَعَلیٰ و بمعنیٰ آں كلمه كه در آں تعلیل نیست نه باشد و عین كلمه ملحق و عین فعل غیر متصرف ۔ وعین كلمه بدل از حرف صحیح نه باشد (مگر لَیس ''غَیَب''، قَوَد''، صَوَر''، خَوَنَة''، آیَة''، رَایَة''، غَا یَة''، شاذاند) ۔خلاصہ:- ہر واؤ یا جو متحرک ہو حرکت لازمی ہو ما قبل اس کا مفتوح ہو کلمہ ایک ہو تو ایسی واؤ یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:- اس کی انیس (۱۹) شرطیں ہیں۔(۱)۔ واؤ یاء متحرک ہوں اس سے قَـوْل ، بَیْـع''، خارج ہوئے۔(۲)۔ حرکت لازمی ہو لَـوِ اسْتَـطَـعْـنَـا ، لَـوِ اکْتَسَبَ، اَوِ امْرَاۃ'' خارج ہوئے۔(۳) ماقبل اسکا مفتوح ہو اس سے یَـقُـوْلُ‘ قِـوَالٌ‘ قُولَ ‘بُیِعَ خارج ہوئے۔(۴)۔ کلمہ بھی ایک ہو سَیَـقُـوْل، لَیَقُولَن خارج ہوئے۔(۵)۔ فاکلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو اس سے تَوَعَّدَ، تَیَسَّرَ، فَوَكَّرَ خارج ہوئے۔(۶)۔ عین کلمہ ناقص کا نہ ہو۔ یعنی لفیف مقرون کا عین کلمہ نہ ہو اس سے قَـوِیَ، حَیِیَ، طَوَیَ خارج ہوئے۔(۷)۔ حکم عین کلمہ ناقص کا نہ ہو۔ یعنی ناقص کا ایسا کلمہ کہ جس کے اندر دو حرف علت ہوں۔ اور دونوں دو لاموں کے مقابلے میں ہوں۔ ایک اصلی اور ایک زائدہ تو ان میں سے پہلا حکم عین کلمہ ناقص کہلاتا ہے۔ لفیف کی طرح ہونے کی وجہ سے جس سے اِدْعَوَوَ، اِرْمَیَیَ خارج ہوا۔ ان کی پہلی واؤ یاء میں قانون جاری نہیں ہوگا۔(۸)۔ اس واؤ یاء کے بعد مدہ زائدہ ایسا کہ جس کا تحقق وسکون لازم ہو۔ وہ نہ ہو اور ایسا مدہ زائدہ صرف اجوف کے صیغے میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یوں کہنا زیادہ بہتر ہے۔ کہ اس کے بعد مدہ زائدہ اجوف کے صیغوں میں نہ ہو۔ اس سے طَـوِیْـل''، غَیُـوْر''، عَـوَان''، بَیَان'' خارج ہوا۔(۹)۔ واؤ یاء کے بعد حرف تثنیہ کا نہ ہو۔ اس سے عَـصَـوَانِ، رَحَیَـانِ، عَـلَـوَیْنِ، مُصْطَفَیْنِ خارج ہوئے۔(۱۰)۔ اس واؤ یاء کے بعد الف علامت جمع سالم کی نہ ہو۔ اس سے عَـصَـوَات''، رَحَیَـات''، ضُـرُبَیَـات'' خارج ہوئے۔(۱۱)۔ ایسی واؤ یاء کے بعد یائے نسبت کی نہ ہو۔ اس سے نَبَـوِیّ''، عَـلَـوِیّ''،

قَرَوِيٌّ" خارج ہوئے۔(۱۲)۔ان کے بعد نون تا کید کا نہ ہو۔لَیُدْعَوُنَّ، اِخْشَیِنَّ، اِرْضَیِنَّ، لَتُرْمَیِنَّ خارج ہوئے۔
(۱۳)۔وہ کلمہ فَعَلَان" کے وزن پر نہ ہو اس سے حَیَوَان"، دَوَرَان" جَوَلَان"، مَوَتَان"، کَرَوَان" خارج ہوئے۔(۱۴)۔وہ کلمہ فَعَلٰی کے وزن پر نہ ہو۔حَیَدیٰ، صَوَریٰ خارج ہوا۔(۱۵)۔وہ کلمہ ایسے کلمہ کے معنیٰ میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ کی گئی ہو۔اس سے عَوِرَ، عَیِنَ، سَوِدَ، بَیِضَ، اِجْتَوَرُ، اِزْدَوَجَ خارج ہوئے۔جو اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ، اِسْوَدَّ، اِبْیَضَّ، تَجَاوَرَ، تَزَاوَجَ کے معنیٰ میں ہیں۔(۱۶)۔وہ واؤیا یاء کلمہ ملحق کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں اس سے قَوْلٌ بَیْعٌ کہ جب ان کا الحاق قَرَبُوْس" کے ساتھ کیا گیا۔تو قَوَلُوْل"، بَیَعُوْع" ہو گئے۔خارج ہوئے۔چونکہ یہ واؤیا عین کلمہ کے مقابلے میں ہیں۔(۱۷)۔وہ واؤیا یاء فعل غیر متصرف کے عین کلمہ کے مقابل میں نہ ہوں اس سے قَوُلَ، بَیُعَ صیغہائے فعل تعجب خارج ہوئے۔کیونکہ فعل تعجب کی تثنیہ جمع مذکر غائب مخاطب متکلم کی طرف گردان نہیں ہوتی تو یہ غیر متصرف ہوا۔(۱۸)۔وہ واؤیا عین کلمہ کے مقابلے میں حرف صحیح سے بدلی ہوئی نہ ہو۔اس سے شَیَرٌ"خارج ہوا۔جو اصل میں شَجَرٌ" تھا۔خلاف قانون جیم کو یا سے بدل دیا جاتا ہے۔(۱۹)۔اس واؤیا کے بعد الف ممدودہ نہ ہو اس سے رُخَوَاءُ، نُهَیَاءُ خارج ہوئے [۱] **حکم**:-تو ایسی واؤیا کو الف سے بدلنا واجب ہے۔**مثال مطابقی**:-
اس کی سات صورتیں ہیں۔(۱)۔ہم نے کہا واؤیا متحرک ہو۔حرکت لازمی ہو۔اور تمام دیگر شرطیں پائی جائیں۔
تو ایسی واو یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔جیسے قَوَلَ، بَیَعَ، دَعَوَ، رَمَیَ، نَیَب"، هُدَیَ"، غَزَوٌ" کو قال، باع، دعا، رمیٰ، ناب، هُدًی، غَزًا پڑھنا واجب ہے۔(۲)۔ہم نے کہا عین کلمہ ناقص کا نہ ہو۔ اگر لام کلمہ ہوگا۔تو قانون جاری کردینگے۔جیسے طُوَیَ، طویٰ، یقوییُ کو یقویٰ، یَحْیَیُ کو یحییٰ، طَوَیَ کو طویٰ پڑھنا واجب ہے۔(۳)۔ہم نے کہا حکم عین کلمہ ناقص کا نہ ہوا گر لام کلمہ ہوگا۔تو حکم لگانا واجب ہے جیسے اِدْعَوَوَ، اِرْمَیَیَ مثل احمرر کو اِدْعَوَا، اِرْمَيَ پڑھنا واجب ہے۔(۴)۔ہم نے کہا کہ اس واؤیا کے بعد مدہ زائدہ اجوف کے صیغے میں نہ ہوں۔ہاں اگر ناقص کے صیغے میں ہوگا۔تو قانون جاری کردیں گے۔جیسے دَعَوُوْا، رَمَیُوْا، یَرْضَوُوْنَ، یَخْشَیُوْنَ، تَرْضَیِیْنَ، تَخْشَیِیْنَ، اُدْعُوُوْنَ، اُرْمُیُوْنَ کو اس قانون کے بعد التقائے ساکنین کا حصہ پنجم لگانے سے دَعَوْ، رَمَوْ، یَرْضَوْنَ، یَخْشَوْنَ، تَرْضَیْنَ، تَخْشَیْنَ، اُدْعَوْنَ، اُرْمَوْنَ یا اُدْعَیْنَ، اُرْمَیْنَ پڑھنا واجب ہے۔
(۵)۔ہم نے کہا ملحق کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو۔لہٰذا اگر لام کلمہ کے مقابلے میں ہو تو حکم جاری کردیں گے۔جیسے فلس کا الحاق دحرج کے ساتھ کیا تو فَلْسَی کو فَلْسٰی پڑھنا واجب ہے۔

---

[۱] فائدہ:- حرکت عارضی تین قسم پر ہے۔(۱)۔کسی حرف سے کسی جوازی قانون کے تحت منتقل ونقل ہو کر آئے جیسے حَوَبٌ"، جَیَلٌ" جو اصل میں حَوْءَبٌ"، جَیْئَلٌ" تھے۔بقانون یسئل حوب جیل ہوئے۔(۲)۔التقائے ساکنین کی وجہ سے حصہ ہشتم وغیرہ کوئی حرکت آئے جیسے اَوِامْرَاۃ، لَوِاکتسب، لَوِاسْتَطَعْنَا جو اصل میں اَوْامراء ة، لَوْاکتسب، لَوْاستطعنا تھے۔بقانون ہمزہ وصلی قطعی والتقاء حصہ ہشتم اس طرح واؤ متحرک ہوئی۔(۳)۔موافقت کی وجہ سے جیسے ضابطہ ہے۔ہر وہ کلمہ جو فَعْلَة" کے وزن پر ہو اجوف کے بغیر اس کی جمع فَعَلات آتی ہے۔جیسے ثَمْرَةٌ سے ثَمَرَات"۔ہاں اگر اجوف کا صیغہ ہو تو اس کی جمع فَعْلات آئیگی۔جیسے جَوْزَة، بیضة سے جَوْزَات، بَیْضَات وغیرہ۔لیکن صحیح کی موافقت کے پیش نظر عین کلمہ کو فتح دے کر جَوَزات، بَیَعات پڑھتے ہیں۔تو یہ حرکت عارضی ہے۔

(۶)۔ہم نے کہا کہ فعل غیر متصرف کے عین کلمہ کے مقابلے میں واؤ یا نہ ہوں۔اگر فعل غیر متصرف کے لام کلمہ کے مقابلے میں ہونگے تو حکم جاری کر دینگے۔جیسے مَا اَدْعَوَہ، مَا اَرْمَیَہ، صیغہائے فعل تعجب۔فعل غیر متصرف کو مَا اَدْعَاہ، مَا اَرْمٰہ پڑھنا واجب ہے۔(۷)۔ہم نے کہا وہ واؤ یا عین کلمہ کے مقابلے میں حرف صحیح سے بدلی ہوئی نہ ہو۔اگر لام کلمے کے مقابلے میں حرف صحیح سے بدلی ہوئی ہو۔تو حکم جاری کر دیں گے۔جیسے دَسَّسَ، دَلَّلَ، رَبَّبَ کے آخری سین، لام، ب کو خلاف قانون یا سے بدل دیتے ہیں۔اب دَسّٰی، دَلّٰی، رَبّٰی پڑھنا واجب ہے۔حاشیہ۱:تعلیل:۔قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا۔بقانون قَالَ قَالْنَ ہوا۔پھر بقانون التقاء حصہ پنجم قَلْنَ مندرجہ ذیل قانون کے تحت قُلْنَ ہوا۔تاکہ پتہ چلے کہ یہ اجوف واوی مکسور العین کا صیغہ ہے۔

قانون نمبر ۶۴ قُلْنَ طُلْنَ والا

عبارت:۔ہر واؤ غیر مکسور کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فا کلمہ را حرکت ضمہ مے دہند وجوباً۔ خلاصہ:۔ہر واؤ جو غیر مکسور ہو ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف میں الف ہو کر گر جائے تو ایسے کلمہ کے فا کلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔شرائط و مثال احترازی:۔(۱)۔واؤ ہو اس سے بِعْنَ خارج ہوا۔(۲)۔غیر مکسور ہو اس سے خِفْنَ خارج ہوا۔ (۳)۔ماضی معلوم ہو اس سے یَخُوفْنَ خارج ہوا۔(۴)۔ثلاثی مجرد میں ہو اس سے اَقُوَمْنَ خارج ہوا۔(۵)۔اجوف میں ہو اس سے دَعَوْتُ خارج ہوا۔(۶)۔الف ہو کر گر جائے قَالَ خارج ہوا۔حکم:۔تو ایسے کلمہ کے فا کلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔

مثال مطابقی:۔قَوَلْنَ سے قَالْنَ۔التقائے ساکنین کے تحت قَلْنَ اور اس قانون کے تحت قُلْنَ پڑھنا واجب ہے۔
تعلیل:۔خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا۔بقانون قَالَ خَافْنَ التقائے ساکنین حصہ پنجم کے تحت خَفْنَ ہوا۔پھر فا کلمہ کو کسرہ دیا گیا۔تاکہ پتہ چلے کہ یہ باب مکسور العین فی الماضی ہے۔تو خِفْنَ ہوا۔

حاشیہ۱:خلاصہ(حصہ دوئم):۔مگر لَیْسَ جو اصل میں لَیِسَ تھا۔قَوَد، صَوَر، خَوَنَۃ، غَیَب وغیرہ چند مثالیں ایسی ہیں۔جن میں وجوبی شرائط موجود ہونے اور تمام عدمی شرائط کے مفقود ہونے کے باوجود حکم جاری نہیں کیا جاتا۔یہ شاذ ہیں۔اسی طرح آیۃ، غایۃ، رایۃ، جو اصل میں اَوَیَۃ، رَیَیَۃ، غَیَیَۃ تھے۔عین کلمہ ناقص یعنی لفیف مقرون کا صیغہ ہونے کے باوجود ان میں عین کلمہ پر قانون لگا کر واؤ کو الف سے بدلا گیا ہے۔تو یہ شاذ ہیں۔
آیۃ بمعنیٰ علامت غایۃ(بمعنیٰ انتہا)۔رایۃ(بمعنیٰ جھنڈا) فائدہ:۔صور ایک مقام کا نام ہے۔جیسا کہ متنبی کہتا ہے۔

ولاح لها صور والصباح ولاح الشغور والضحىٰ

ترجمہ:۔ان اونٹوں کے سامنے مقام صور اور صبح ایک ساتھ ظاہر ہوئے۔اور مقام شغور اور چاشت ایک ساتھ(واؤ بمعنیٰ مع کے ہے)
(از دیوان متنبی مترجم صفحہ ۱۸) سوال:۔آپ نے پندرھویں شرط کی مثال احترازی عَوِرَعِینَ کو اِعْوَرَّ اِعْیَنَّ کے معنی میں کیوں کہا۔حالانکہ عَوِرَ عَیِنَ مجرد ہیں

قانون نمبر ۶۵ خِفْنَ بِعْنَ والا

عبارت:- ہر واؤ مکسور ویاء مطلقاً که در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شده بیفتد فا کلمه او حرکت کسره می دہند وجوباً۔ خلاصہ:- ہر واؤ جو مکسور ہو اور یاء مطلقاً مضموم ہو یا مکسور یا مفتوح ماضی معلوم میں ہو ثلاثی مجرد میں ہو۔ اجوف میں الف ہو کر گر جائے تو فا کلمہ کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔ شرائط و مثال احترازی:- (۱) واؤ مکسور ہو اس سے قَوُلْنَ، طَوُلْنَ خارج ہوا۔ (۲) ماضی میں ہو اس سے یَطُوحْنَ خارج ہوا۔ (۳) ماضی معلوم میں ہو اس سے قُولْنَ خارج ہوا (۴)۔ ثلاثی مجرد ہو۔ اس سے اَبَیْعْنَ خارج ہوا۔ (۵) الف ہووے لَیِسْنَ خارج ہوا۔ (۶)۔ الف ہو کر گر جائے خَافَتْ اس سے خارج ہوا۔

حکم :ایسے کلمہ کے فاء کلمہ کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔ مثال مطابقی :-خَوِفْنَ سے خَافْنَ پھر خَفْنَ پھر بقانون ھذا خِفْنَ اسی طرح بَیَعْنَ سے بِعْنَ وغیرہ۔ تعلیل :-قِیْلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔ اس حالت میں کسرہ واؤ پر ثقیل تھا۔ بعد از سلب حرکت ماقبل اس کسرہ کو ماقبل کو دے دیا اور واؤ کو یاء سے بقانون میعاد بدل دیا تو قِیْلَ ہو گیا

قانون ۶۶ قِیْل والا

عبارت:-در فُعِلَ حقیقی یا حکمی از اجوف که ماضی معلوم او معلّل وجوباً باشد نقل حرکت و حذف و اشمام و در تَفعُلِینَ از ناقص نقل حرکت و اثبات وے جائز است۔

خلاصہ حصہ اول:- ہر وہ کلمہ جو اجوف سے فُعِلَ کے وزن پر ہو حقیقتاً یا حکماً اور اس کے ماضی معلوم میں تعلیل وجوبی کی گئی ہو تو اس فُعِلَ کو تین طرح پڑھنا جائز ہے۔

شرائط و مثال احترازی:- (۱)۔فُعِلَ کے وزن پر خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً ہو اس سے اُقْوِمَ۔ اُسْتُقْوِمَ خارج ہوا۔ (۲)۔اجوف میں ہو۔اس سے دُعِوَ۔رُمِیَ خارج ہوا۔(۳)۔ماضی معلوم میں تعلیل وجوبی کی گئی ہو۔اس سے سُوِدَ۔عُیِنَ اُخْتُوِرَ۔اُزْدُوِجَ۔خارج ہوئے۔حکم:-تمام شرائط پائی جائیں تو فُعِلَ کو تین طرح پڑھنا جائز ہے۔

مثال مطابقی:- (۱)۔نقل حرکت کے ساتھ قُوِلَ سے قِیْلَ۔خُوِفَ سے خِیْفَ۔بُیِعَ سے بِیْعَ۔حکمی کی مثال اُخْتِیْرَ سے اُخْتِیْرَ۔اُنْقُوِدَ سے اُنْقِیْدَ۔(۲)۔حذف کے ساتھ قُوِلَ سے قُوْلَ ۔خُوِفَ سے خُوْفَ۔بُیِعَ سے بُوْعَ۔اور حکمی کی مثال اُخْتُوْرَ اور اُنْقُوْدَ۔(۳)۔اشمام کے ساتھ اُنقود ،اُختور پڑھنا۔فائدہ۔قاریوں ونحویوں کے نزدیک ہونٹ کے ساتھ بغیر آواز نکالے ہوئے حرکت کی طرف اشارہ کرنے کو اشمام کہتے ہیں۔(طریقہ وتفصیل قراء حضرات سے سیکھیں)۔

خلاصہ حصہ دوئم:- ہر وہ کلمہ جو تَفعُلِینَ کے وزن پر ہو۔اور ناقص ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں۔(۱)۔نقل حرکت۔(۲)۔اثبات۔اثبات کی مثال تَدعُوِینَ ۔تَنہُیِینَ ۔نقل حرکت کی مثال التقائے ساکنین کی وجہ سے پہلا مدہ گر جائے گا۔ تَدْعِیْنَ، تَنْہِیْنَ بن جائے گا۔دونوں صورتوں میں پڑھنا جائز ہے۔

(ف) تعلیل:- یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا۔ واؤ پر ضمہ ثقیل تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دیا تو یَقُوْلُ الخ ہوا۔

قانون نمبر ۶۷ یَقُوْلُ والا:-

عبارت:- ہر واؤ یا ء مضموم یا مکسور متوسط یا در حکم متوسط در اصل سلامت نمانده باشد. ودر ناقص ثلاثی مجرد مطلقاً در فعل متصرف باشد یا در متعلقات وے۔ بجز فُعِلَ حقیقی یا حکمی از اجوف و تفعلین از ناقص حرکت آں واؤ یا نقل کرده ما قبل مے دہند وجوباً بشرطیکه واؤ و یا بدل از ہمزه با بدال جوازی و ضمه و کسره آنہا منقول از ہمزه وماقبل از ہمزه وما قبل آنہامفتوح و الف نه باشد۔ و مصدر باب تفعیل بروزن تفعیل و کلمه ملحق نه باشد مگر معیوب مَدْیُوْن، مشیون، مغیوط شاذاند۔ خلاصہ:- ہر واؤ و یاء مضموم یا مکسور ہو۔ متوسط یا حکم متوسط میں ہو۔ اور باقی شرائط پائی جاویں۔ ایسی واؤ و یاء کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے۔ شرائط ومثال احترازی:- (۱)۔ واؤ و یاء مضموم یا مکسور ہو۔ یُقْوَلُ، یُبْیَعُ، یَخْوَفُ خارج ہوا۔ (۲)۔ متوسط یا حکم متوسط میں ہو۔ (متوسط یعنی عین کلمہ کے مقابلے میں ہو۔ حکم متوسط یعنی ہو تو لام کلمہ کے مقابلے میں لیکن اس کے بعد کوئی اور حرف علت مدہ زائدہ ہو) اس سے دَعْوٌ، رَمْیٌ خارج ہوا۔ اور دَلْوٌ، یُوَسْوِسُ خارج ہوئے۔ (۳)۔ اصل میں سلامت نہ رہی ہو۔ یعنی اس کی ماضی میں تعلیل وجوبا کی گئی ہو۔ اس سے مَسْوُوْدٌ، مَبْیُوْضٌ، مَعْوُوْرٌ، مَعْیُوْنٌ وغیرھم (تقریبا فرضی مثالیں) خارج ہوئیں۔ کیونکہ ان کے فعل ماضی میں قانون جاری نہیں ہوا۔ (ہاں اگر حکم متوسط میں ہے۔ یعنی ناقص ثلاثی مجرد عام ہے۔ خواہ ماضی میں تعلیل وجوباً ہوئی ہو یا نہ)۔ (۴)۔ فعل متصرف یا اُس کے متعلقات میں ہو۔ (فعل متصرف کہ جس کی گردان پوری ہوتی ہے۔ جیسے ماضی، مضارع، امر، نہی، نفی جحد متعلقات یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، ظرف، تفضیل) اس سے اَقْوِلُ بِہٖ، اَبْیِعُ بِہٖ صیغہائے فعل تعجب خارج ہوئے۔ جو کہ غیر متصرف ہیں۔ (۵)۔ فُعِلَ

گردان پوری ہوتی ہے۔ جیسے ماضی، مضارع، امر، نہی، نفی جحد متعلقات یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، ظرف، تفضیل) اس سے اَقْوِلُ بِہٖ، اَبْیِعُ بِہٖ صیغہائے فعل تعجب خارج ہوئے۔ جو کہ غیر متصرف ہیں۔

(ف) فوائد:- (۱)۔ فعل از اجوف میں جہاں تین صورتیں جائز ہیں۔ وہ ماضی کے پہلے پانچ صیغوں میں ہیں۔ لیکن ماضی کے باقی صیغوں میں ذرا تفصیل ہے۔ اگر اجوف واوی ہے۔ اور ماضی معلوم غیر مکسور العین ہے۔ تو باقی صیغوں میں حذف حرکت بہتر ہے۔ یعنی قُلْنَ، طُلْنَ۔ الخ اور اگر ماضی مکسور العین ہے یا اجوف یائی ہے۔ تو اس میں نقل حرکت زیادہ بہتر ہے۔ یعنی خِفْنَ، بِعْنَ پڑھنا بہتر ہے۔ فائدہ:- اسی طرح قُلْنَ کے تین صیغے بن جائیں گے۔ (۱)۔ ماضی معلوم اصل قَوَلْنَ۔ (۲)۔ ماضی مجہول اصل قُوِلْنَ۔ (۳)۔ امر حاضر معلوم اصل اُقْوُلْنَ یہی حال بِعْنَ کا ہے۔ خِفْنَ کے دو صیغے بنیں گے۔ ماضی معلوم و ماضی مجہول۔

(۵)۔ فُعِل حقیقی اجوف کے صیغے میں وہ واؤ ویا نہ ہو۔ اس سے قُوِلَ ، بُیِعَ خارج ہوئے۔ کیونکہ ان میں پچھلے قانون کی تینوں صورتیں جائز ہیں۔ (٦)۔ فُعِل حکمی از اجوف نہ ہو اس سے اُنْقُوِدَ، اُخْتُیِرَ خارج ہوئے۔ کیونکہ ان کے احکام بھی مذکورہ بالا قانون سے معلوم ہو چکے ہیں۔ (٧)۔ ناقص کا صیغہ تَفْعُلِیْنَ کے وزن پر نہ ہو۔ اس سے تَدْعُوِیْنَ، تَنْھِیِیْنَ خارج ہوئے۔ ان کا حکم بھی گزر چکا ہے۔ (٨)۔ وہ واؤ ویاء جوازی قانون کے تحت ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو۔ اس سے مستھزیُوْنَ جو اصل میں مُسْتَھْزِؤُنَ تھا۔ خارج ہوا۔ (٩)۔ اس واؤ ویاء کو ضمہ اور کسرہ کسی سے منقول ہو کر نہ آیا ہو اس سے یَحْبُیُوْن ، یَسُوُوْنَ خارج ہوئے جو اصل میں یَحْبئیوُنَ، یَسُوْءُوْنَ تھے۔ (١٠)۔ اس واؤ ویاء کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔ اس سے خَوِفَ ، طَوُلَ ھَیِبَ خارج ہوئے۔ (١١)۔ اس کا ماقبل الف نہ ہو۔ اس سے قَاوِل" بَایِع" خارج ہوئے۔ (١٢)۔ مصدر باب تفعیل کا تفعیل کے وزن پر نہ ہوا۔ اسے تَقْوِیْم"، تَبْیِیْن" خارج ہوئے۔ (١٣)۔ وہ کلمہ ملحق نہ ہو اس سے یَجْھَوِرُ ، یُشَرْیِف خارج ہوئے۔ یہ آخری دونوں شرطیں محض وضاحتی ہیں۔ حکم :۔ ایسی واؤ ویاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کے دینا واجب ہے۔ مثال مطابقی :۔ اس کی سات صورتیں ہیں۔ (١)۔ واؤ ویاء متوسط ہو فعل متصرف ہو ماضی میں سلامت نہ رہی ہو۔ یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ کو یَقْوُلُ ، یَبْیِعُ ، یُقْوِمُ سے یُقِیْمُ پڑھنا واجب ہے۔ (٢)۔ متوسط ہو فعل متصرف کے متعلقات میں نہ ہو۔ ماضی میں سلامت نہ رہی ہو۔ جیسے مَقْوُوْل"، مَبْیُوْع"، مُقْوِم"، مستَقْوِم" کو مَقُوْل" ، مَبِیْع" (بقانون التقائے ساکنین حصہ ہشتم و یوسر حصہ دوئم) اور مقیم مستقیم (بقانون میعاد) پڑھنا واجب ہے۔ (٣)۔ واؤ ویاء حکم متوسط میں ہو فعل متصرف ہو ماضی میں سلامت نہ رہی ہو۔ جیسے دُعِوُوْا، رُمِیُوا ، یَرْمِیُوْنَ کو دُعُوا ، رُمُوا، یَرْمُوْنَ (مع قانون یوسر و التقاء حصہ پنجم) پڑھنا واجب ہے۔ (٤)۔ فعل متصرف کے متعلقات میں ہو حکم متوسط میں ہو ماضی میں سلامت نہ رہی ہو۔ جیسے دَاعِوُوْنَ ، رَامِیُوْنَ کو دَاعُوْنَ ، رَامُوْنَ (مع قانون یوسر و التقاء) پڑھنا واجب ہے۔ (٥)۔ فعل متصرف حکم متوسط میں ماضی میں سلامت ہو۔ خَشِیُوْ، رَضِیُوْ کو خَشُوْا، رَضُوْا (مع قانون یوسر و التقاء)۔ (٦)۔ حکم متوسط میں فعل متصرف کے متعلقات میں اور فعل ماضی میں سلامت ہو۔ جیسے رَاضِوُوْنَ ، خَاشِیُوْنَ کو رَاضُوْنَ، خَاشُوْنَ پڑھنا واجب ہے۔ (٧)۔ حکم متوسط میں ہو ہمزہ سے بقانون جوازی نہیں بلکہ وجوباً بدلی ہوئی ہو جیسے جَایِئُوْنَ مثل بَایِعُوْنَ۔ اجوف یائی و مہموز اللام (بقانون قَائِل" و ائمة وجوبی) کو جَاءُوْنَ (مع قانون یوسر و التقائے ساکنین) پڑھنا واجب) ف تعلیل :۔ یقال الخ اصل میں یُقْوَلُ الخ تھا۔ واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں مفتوح اور ماقبل حرف صحیح ساکن تھا۔ لہٰذا واؤ کی فتح کو نقل کر کے ماقبل کو دیکر واؤ کو الف سے بدل دیا تو یقال الخ ہو گیا۔

قانون نمبر ۶۸ یُقَال والا:-

عبارت:- ہر واؤ یا ء متوسط مفتوح کہ دراصل سلامت نہ ماندہ باشد در فعل متصرف یا متعلقات وے سوائے کلمہ اسم کہ بروزن افعل باشد . ما قبلش حرف صحیح ساکن مظہر قابل حرکت باشد . فتحش رانقل کردہ بما قبل دادہ آں رابالف بدل کنند وجوباً بشرطیکہ آں کلمہ ملحق و بمعنی لو ن و عیب و صیغہ اسم آلہ و بروزن اَفعال نیا شد . مگر استَحوَذَ ، اِستَصوَبَ ،اَغیَلَتُ و اَخیَلَتُ شاذ اند۔ **خلاصہ:-** ہر واوَ یاء متوسط جو مفتوح ہو اور اصل میں سلامت نہ رہی ہو۔ ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن مظہر قابل حرکت ہو اور باقی شرائط موجود ہوں تو ایسی واوَ یاء کی فتح کو نقل کر کے ماقبل کو دینا اور اس واوَ و یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔
شرائط و مثال احترازی:- (۱)۔واوَ و یاء متوسط ہو یعنی عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔اس سے اِنوَعَدَ، اِنیَسَرَ، دُنیَا ، قِنوَان"، بُنیَا ن"، عُنوَان"، صِنوَان" وغیرہ خارج ہوئے۔(۲)۔مفتوح ہو اس سے یَقُولَ ، یَبِیعُ خارج ہوئے۔(۳)۔اصل میں سلامت نہ رہی ہو یعنی اس کی ماضی میں تعلیل وجوباً کی گئی ہو۔اس سے یَقوَدُ ، یَصیَدَ خارج ہوئے۔(۴)۔فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں سے ہو۔اس سے مَا اَقوَلَه ، مَا اَبیَعَہ صیغہائے تعجب خارج ہوئے۔(۵)۔اسم کا کلمہ اَفعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔اس سے اَقوَلُ ، اَبیَعَ ، اَسوَدَ، اَبیَض صیغہائے اسم تفضیل و صفت مشبہ خارج ہوئے۔(۶)۔ماقبل اس کا حرف صحیح ہو اس سے قَیَوَام" خارج ہوا۔کیونکہ اس واوَ مفتوح سے پہلے حرف علت ہے۔(۷)۔ساکن ہو اس سے بَیَان"، سَوَاد" خارج ہوئے۔(۸)۔ماقبل مظہر ہو۔اس سے قَوَّمَ ، زَیَّنَ خارج ہوئے۔(۹)۔ماقبل اس کا قابل حرکت ہو اس سے قَاوَلَ بَایَعَ خارج ہوئے۔(۱۰)۔وہ کلمہ ملحق نہ ہو۔اس سے جَھوَرَ ، شَریَفَ خارج ہوئے۔(۱۱)۔وہ کلمہ رنگ کے معنی میں نہ ہو۔اس سے اِسوَدَّ، اِبیَض خارج ہوئے۔(۱۲)۔عیب کے معنی میں نہ ہو اس سے اِعوَرَّ (بھینگا)،اِعیَنَّ (کانا) خارج ہوئے۔(۱۳)۔اسم آلہ کا صیغہ بھی نہ ہو اس سے مِقوَل"، مِقوَلَة"، مِقوَال" خارج ہوئے۔(۱۴)۔وہ کلمہ اَفعَال کے وزن پر نہ ہو اس سے اَقوَام"، اَفوَاج"، اَعوَان"، اَبیَا ت" خارج ہوئے۔

فائدہ:- حیّیَ ،یحییَ کے مصدر تحیّۃ میں چونکہ اصل میں یاء سلامت ہے۔لہذا تحییۃ" بروزن تَفعِلَة" مثل تبصرۃ" میں پہلی یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دینی چاہیے تھی۔لیکن نقل حرکت کرتے ہیں۔لہذا یہ شاذ ہے۔اور اس تَحیِیَة" کی جمع تَحیّا ت" آتی ہے۔بروزن تفعِلا ت " جیسے اَلتّحیا ت للّٰہِ۔**فائدہ:-** ان میں سے بعض شرائط محض وضاحتی اور اتفاقی ہیں۔احترازی نہیں مثلاً مصدر باب تفعیل کا تفعیل کے وزن پر نہ ہو۔جیسے تقویم کیونکہ اس کی ماضی قَوَّمَ سلامت ہے۔ تعلیل نہیں ہوتی۔اس طرح ملحق کا صیغہ نہ ہو۔جیسے یُجَھوِرُ وغیرہ۔کیونکہ اس کی ماضی جَھوَرَ سلامت ہے۔یقال پر قانون اس پر جاری نہیں ہوا۔
خلاصہ (حصہ دوئم):- مگر مَغیُوطٌ، مَعیُوب"، مَشیُون، مَدیُونٌ۔ باوجویکہ ساری شرطیں پائی جاتی ہیں۔حکم جاری کر کے انہیں مثل مقول پڑھنا چاہیے۔لیکن نہیں پڑھتے تو یہ شاذ ہیں۔

(۱۰)۔وہ کلمہ ملحق نہ ہو۔اس سے جَھْوَرَ ، شَرْيَفَ خارج ہوئے۔(۱۱)۔وہ کلمہ رنگ کے معنی میں نہ ہو۔اس سے اِسْوَدَّ، اِبْيَضَ خارج ہوئے۔(۱۲)۔عیب کے معنی میں نہ ہواس سے اِعْوَرَّ (بھینگا)،اِعْيَنَّ (کانا) خارج ہوئے۔(۱۳)۔اسم آلہ کا صیغہ بھی نہ ہواس سے مِقْوَل"، مِقْوَلَة"، مِقْوَال" خارج ہوئے۔(۱۴)۔وہ کلمہ اَفْعال کے وزن پر نہ ہواس سے اَقْوَام"، اَفْوَاج"، اَعْوَان"، اَبْيَات" خارج ہوئے۔**حکم**:۔اگر تمام شرائط پائی جائیں تو ایسی واؤ و یاء کی فتح کو نقل کر کے ماقبل کو دینا اور اس واؤ و یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔**مثال مطابقی**:۔(۱)۔يُقْوِلُ، يُبْيِعُ، يُخْوِفُ، اَقْوَمَ، اِسْتَقْوَمَ اور مُقْوَم" کو يُقَالُ، يُبَاعُ، يُخَافُ ، اَقَامَ، اِسْتَقَامَ اور مَقَام" پڑھنا واجب ہے۔(۲)۔ہم نے کہا کہ اسم کا کلمہ اَفْعَل کے وزن پر نہ ہو اگر فعل کا کلمہ ہو تو قانون جاری کر دیں گے جیسے اَخْوَفُ واحد متکلم، مضارع معلوم کو اَخَافُ پڑھنا واجب ہے۔(۳)۔متعلقات فعل کی مثال مَقْوَم ،مَطْوَف"، مَطْيَب"،اِسْتِقْوَام" کو مقام ،مطاف، مطاب، استقامة پڑھنا واجب ہے۔(۴)۔آخری شرط کہ وہ کلمہ اَفْعَال" کے وزن پر نہ ہو لہٰذا اگر اِفْعَال' کے وزن پر ہو تو قانون کا حکم جاری کر دینگے جیسے اِقْوَام"، اِبْيَان" سیاقام"، اِبَا ان" پھر بقانون التقاء حصہ ششم ان میں سے کسی ایک الف کو حذف کر کے بقانون اِقَامَة" اِقَامَة" پڑھنا واجب ہے [1]

---

[1] فائدہ:۔بعض حضرات چند شرائط کا اضافہ کرتے ہیں۔مثلاً (۱)۔وہ کلمہ تفعال کے وزن پر نہ ہواس سے بَيَّنَ کا مصدر تَبْيَان" خارج ہوا۔(۲)۔اس کا لام کلمہ معلل نہ ہواس سے يطوی، يقوی خارج ہوئے۔(۳)۔اس کا لام کلمہ علت بھی نہ ہواس سے يَقْوَيَان ، يَحْيَيَان خارج ہوئے۔لیکن ذرا غور کیا جاوے تو ان شرائط کی ضرورت نہیں کیونکہ بَيَّنَ، قَوِيَ ، طَوَىَ، حَيِيَ وغیرہ۔اپنے اصل میں یہ حرف علت سلامت ہیں۔جبکہ ہم نے پہلے شرط لگائی تھی کہ سلامت نہ ہوں۔بلکہ تعلیل ہو چکی ہے لہٰذا ان شرائط کی ضرورت نہیں ہے۔فائدہ:۔ مگر اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَصْوَبَ، اَغْيَلَتْ، اَخْيَلَتْ، اَرْوَحَ میں سب شرائط موجود ہیں۔پھر بھی قانون جاری نہیں ہوتا تو یہ شاذ ہیں اور ان کے شذوذ کو دفع دور کرنے کی صاحب علم الصیغہ نے بہترین انداز میں کوشش کی ہے۔اور فرماتے ہیں۔کہ افعال واستفعال کے معتلات میں تعلیل بھی ہوتی ہے۔جیسے اَقَامَ، اِقَامَة"، استقام، اِسْتِقَامَةً اور تصحیح بھی یعنی تعلیل نہیں ہوتی جیسے اَرْوَحَ، اِرْوَاحًا، استصواب، استصواباً بکثرت آتی ہیں۔(لہٰذا اعتراض ہوا کہ قانون يُقَال کا تقاضا یہ ہے کہ مذکورہ مثالوں میں بھی واؤ کی حرکت ماقبل کو دیکر واؤ و یاء کو الف سے بدلا جاوے پھر تعلیل کیوں نہیں کی گئی؟ باقی صرفیین نے شاذ کہہ کر جواب دیا ہے۔یعنی خلاف قاعدہ عرب سے مسموع ہیں۔عام صرفی چونکہ یہ قاعدہ پوری طرح بیان نہیں کر سکتے اس لئے انہوں نے تمام الفاظ کثیرہ کو شاذ قرار دیا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ قاعدہ میں ایک شرط کے اضافہ سے تمام کلمات صحیح قاعدہ پر منطبق ہو گئے۔اور وہ یہ ہے کہ ہر واؤ و یاء متحرک جس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو اور مصدر میں ملاقی الف نہ ہو اور باقی شرائط موجود ہوں تو حکم جاری کرینگے۔باقی افعال واستفعال کا مصدر جس طرح ان دو وزنوں پر آتا ہے۔اِفعلة" ،استفعلة کے وزن پر بھی آتا ہے۔اور یہ وزن صرف اجوف سے ہی آتا ہے۔اسی طرح اجوف کا افعال، استفعال ان دو وزنوں کے ساتھ مخصوص نہیں۔مصدر اجوف ان دونوں ابواب کا افعال واستفعال کے وزن پر بھی آتا ہے۔جیسا کہ ان ابواب کا تمام صیغہ صحیحہ میں البتہ افعلة ، استفعلة غیر اجوف میں نہیں آتا۔پس اروح، استصوب اور ان کی نظائر کے مصادر افعال واستفعال کے وزن پر ہیں۔واؤ و یاء الف سے ملاقی ہے۔لہٰذا پورے باب میں اعلال نہیں کیا گیا۔اور اَقَام، استقام اور ان کی نظائر کے مصادر چونکہ افعلة ، استفعلة کے وزن پر ہیں۔اور واؤ یاء الف سے ملاقی نہیں لہٰذا پورے باب میں اعلال کر دیا گیا۔پس کوئی کلمہ خلاف قاعدہ نہیں رہا (از علم الصیغہ باب چہارم)۔فائدہ:۔وُقِيَة" میں واؤ کو (خلاف قانون) تاء سے بدل دیا۔

تعلیل:۔قَائِل" اصل میں قَا وِل" تھا واؤ واقع ہوگئی۔الف فَا عِل" کے بعد اور ماضی میں معلّل وجوباً ہے۔لہٰذا واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا تو قَا ئِل" ہو گیا۔

قانون نمبر ۶۹ قائل والا:۔

عبارت:۔ہر واؤ و یاء کہ واقع شود بعد از الف فاعل و دراصل سلامت نہ ماندہ باشد یا اصل او نبا شد آں واؤ یا را بہمزہ بدل کنند وجوباً۔ خلاصہ:۔ہر واؤ و یاء جو واقع ہو جائے الف فاعل کے بعد اور اصل میں سلامت نہ رہی ہو یا اس کی اصل ملتی نہ ہو۔تو اس واؤ و یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔شرائط ومثال احترازی:۔(۱)۔واؤ و یاء الف کے بعد ہو اس سے وَاعِد" ، یَا سِر" خارج ہوا۔ (۲)۔الف اسم فاعل کا ہو اس سے مَقَا وِل، مُبَا یِعُ خارج ہوا کیونکہ یہ الف جمع اقصیٰ کی علامت ہے۔(۳)۔ اصل میں سلامت نہ رہی ہو اس سے عَا وِر" ، عَا یِن" خارج ہوا۔(۴)۔وہ اسم فاعل فَا عِل" کے وزن پر ہو اس سے مُقَا وِل"، مُبَا یِع" خارج ہوا۔(مگر ھُـمَـا مُتَبائنان میں تعلیل سمجھ نہیں آتی از سلم العلوم صفحہ ۱۴) مثال مطابقی:۔قَاوِل" کو قَـائـل" ، بَـایِع" کو بَـائِع" پڑھنا واجب ہے۔اور جس کا اصل نہ ملتا ہو یا قلیل الاستعمال ہو۔اس کی مثال غَـاوِط"، سَـایِف" کو غَـائِـط"، سَـائِف" پڑھنا واجب ہے۔

صرف کبیر اسم فاعل:۔قَا ئِل"، قَائِلان، قَا ئلُونَ، قَا لَۃ"، قُوَّال"، قُيَّل"، قَال"، قُوْل"، قُوْلآء ، قُوْلان"، قِيَال"، اَقْوَال"، قُوُول"، قا ئِلَة"، قا ئلتان، قا ئلات"، قَوَائِلُ، قُوَيِّل"، قُوَيِّلَة"۔

قانون نمبر ۷۰ قُیَّل"والا:۔

عبارت:۔ہر واؤ کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ در جمع از اجوف کہ بروزن فُعَّل" باشد آں رابیا بدل کنند وجوباً۔خلاصہ:۔ہر واؤ جو عین کلمہ کے مقابلے میں آجاوے جمع کے صیغے میں اور وہ جمع فُـعَّـل" کے وزن پر ہو تو ایسی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔شرائط مع احترازی امثلہ:۔ کل شرائط چار ہیں۔دو احترازی، دو اتفاقی وضاحتی۔(۱)۔واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو اس سے وُعَّـ[illegible]" خارج ہوا۔ (۲)۔جمع کا صیغہ فُعَّل" کے وزن پر ہو۔اس سے قَالَۃ" ، قُوَّال"خارج ہوئے۔(۳)۔اجوف کا صیغہ ہو۔

(بقیہ ۲) پھر یاء سے پہلے حرف صحیح ساکن تھا فتحہ نقل کر کے یاء کو الف سے خلاف قانون بدل دیا۔حالانکہ یاء متوسط عین کلمہ کے مقابلہ میں نہیں بلکہ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔کہ اس مصدر سے جتنے افعال آتے ہیں۔ان میں یاء الف سے بدل دی گئی۔جیسے وَقیٰ، وَقَوْا وغیرہ۔ لہٰذا فعل سے موافقت پیدا کرنے کے لئے مصدر میں بھی یاء کو الف سے بدل دیا("طرداللباب "هكذ قال المفسرون تحت قوله تعالیٰ اتقو الله حق تقاته از تفسیر مظہری ج ۲ صفحہ ۳۱۷)۔

(۴)۔جمع ہو یہ شرائط وضاحتی ہیں۔حکم:۔ایسی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔مثال مطابقی:۔جیسے قُوَّل، خُوَّف کو قُیَّل"، خُیَّف" پڑھنا واجب ہے۔از توضیح الجمال اگر چہ نُوَّم" جمع نائمة اس قانون کے خلاف مثال ملتی ہے۔(دیکھیں شافیہ صفحہ نمبر ۶۰)۔تعلیل:۔قِیَال" اصل میں قِوَال جمع قائل تھا۔واؤ آگئی عین کلمہ کے مقابلہ جمع کے صیغہ میں ماقبل اس کا مکسور تھا۔اور واحد میں سلامت نہ تھی لہٰذا اس کو یاء سے بدل دیا تو قِیَال" ہوا۔

قانون نمبر ۷۱ قیال والا:۔

عبارت:۔ہر واؤ کہ واقع شود مقابلہ عین کلمہ در جمع و در واحد سلامت نماندہ باشد ما قبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کنند وجوباً بشرطیکہ لام کلمہ معلّل نہ باشد مگر طِیَال" جمع طَوِیْل" شاذ است۔خلاصہ(حصہ اول):۔ہر واؤ جو واقع ہو جائے مقابلہ عین کلمہ کے جمع کے صیغہ میں اور واحد میں سلامت نہ رہی ہو بلکہ تعلیل ہو چکی ہو اور باقی شرائط بھی موجود ہوں تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔شرائط ومثال احترازی:(۱)واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو اس سے وَصْلَة" ،وُصَّال" خارج ہوئے۔(۲)۔جمع کا صیغہ ہو اس سے خِوَان"، صِوَان" (صیغہائے اسم جامد مفرد) خارج ہوئے۔(۳)۔واحد میں تعلیل وجوباً کی گئی ہو اس سے عِوَار" جمع عَاوِر" خارج ہوا۔(۴)۔ماقبل مکسور ہو اس سے قَالَة"،قُوَّال" خارج ہوئے (۵)۔اس کا لام کلمہ معلّل نہ ہو اس سے رِوَاء"جمع رَوِیَان خارج ہوا (جو اصل میں رِوَایٌ تھا بقانون دُعَاء"، رِوَاء" ہوا اور رَوِیَان بقانون سَیِّد"، رَیَّان" ہوا)۔مثال مطابقی:۔قائل کی جمع قِوَال"، قَائِم" کی جمع قِوَام" کو قِیَال"، قِیَام" پڑھنا واجب ہے۔اس طرح دَار" کی جمع دِوَار" کو دِیَار" پڑھنا واجب ہے۔خلاصہ(حصہ دوئم):۔مگر طَوِیْل" کی جمع طِیَال" جو اصل طِوَال" تھا اس میں واؤ کو یاء سے تبدیل کیا حالانکہ اس کا مفرد معلّل نہیں تو یہ شاذ ہے۔

قانون نمبر ۷۲ قِیَام" والا:۔

عبارت:۔ہر واؤ کہ واقع شود مقابلہ عین کلمہ در مصدر و در فعل سلامت نماندہ باشد ما قبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کنند وجوباً مگر حِوَال مصدر حال شاذ است۔خلاصہ(حصہ اوّل):۔ہر وہ واؤ جو واقع ہو جاوے مقابلہ عین کلمہ کے مصدر کے صیغہ میں اور فعل میں سلامت نہ رہی ہو یعنی ماضی میں قانون وجوباً لگ چکا ہو ماقبل اس کا مکسور ہو تو ایسی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:۔ (۱)۔ واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو اس سے وَصْل ''۔ وِصَال '' خارج ہوئے۔ (مصدر کا صیغہ ہو اس سے عِوَضٌ (اسم جامد) خارج ہوئے۔
(۳)۔ ماقبل مکسور ہو اس سے قُوْل 'طُوْل ' خارج ہوئے۔ (۴)۔ فعل میں سلامت نہ رہی ہو اس سے قَـا وَم کا مصدر قِوَام "خارج ہوا۔ حکم:۔ تو ایسی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:۔ قَامَ، یَقُوْمُ، قِوَامٌ، صَامَ، یَصُوْمُ صِوَاماً کو قِیا ماً، صِیَا ماً اور صَا نَ صِوَانَۃً سے صِیَا نَۃ" پڑھنا واجب ہے۔
خلاصہ (حصہ دوئم):۔ مگر ایک مثال ملتی ہے جس میں تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود قانون جاری نہیں ہوتا جیسے حال یحول کا مصدر حِوَال" آتا ہے۔ اس میں قانون جاری نہیں کرتے اور اسے حِوَال" پڑھتے ہیں یہ شاذ ہے۔

قانون نمبر ۳۷ رِیَاض '' والا:۔

عبارت:۔ ہر واؤ کہ واقع شود مقابلہ عین کلمہ در جمع قبل از الف و در واحد ساکن باشد ما قبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کردہ شود وجوباً مگر جِیَاد" جمع جَوَاد" و ثِیَرَۃ" جمع ثَوْر" شاذ اند۔ خلاصہ (حصہ اوّل)۔ ہر واؤ جو واقع ہو جاوے مقابلہ عین کلمہ کے جمع میں اور واحد میں ساکن ہو۔ جمع میں الف سے پہلے ہو ماقبل اس کا مکسور ہو تو ایسی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔
شرائط ومثال احترازی:۔ (۱)۔ واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو اس سے دُعَاء" خارج ہوا جو کہ اصل میں دُعَاو" تھا۔ (۲)۔ جمع کا صیغہ ہو اس سے صِوَان" خارج ہوا۔ (۳)۔ واحد میں ساکن ہو اس سے طِوَال" جمع طَوِیْل" خارج ہوا۔ (۴)۔ جمع میں الف سے پہلے ہو اس سے عُوْدٌ کی جمع عِوَدَۃ" اور کُوْز" کی جمع کِوَزَۃ" خارج ہوئے۔
(۵)۔ ماقبل اس کا مکسور ہو اس سے قَوْم"، فَوْج"، نُوْر"، قَوْل" کی جموع اَقْوَام"، اَفْوَاج"، اَنْوَار"، اَقْوَال" خارج ہوئے۔ (۶)۔ اس کا لام کلمہ معلل نہ ہو اس سے رَوِیَان" کی جمع رِوَاء" خارج ہوا۔ حکم:۔ تو ایسی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:۔ رَوْضَۃ" کی جمع رِوَاض"، حَوْض" کی جمع حِوَاض" کو رِیَاض"، حِیَاض" پڑھنا واجب ہے۔ خلاصہ (حصہ دوئم):۔ مگر جِیَاد" جمع جَوَاد" تیسری شرط نہ پائے جانے کے باوجود اور ثِیَرَۃ جمع ثَوْر" (بمعنی بیل) چوتھی شرط نہ پائی جانے کے باوجود واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے تو یہ شاذ ہیں۔ تعلیل:۔ قُوَیِّل" و قُوَیِّلَتہ" اصل میں قُوَیْوِل" و قُوَیْوِلَتہ" مثل ضُوَیْرِب" ضُوَیْرِبَتہ" تھے واؤ یاء اکٹھے آ گئے۔ ان میں پہلا ساکن تھا۔ لہٰذا واؤ کو یاء کر کے یاء کا یاء میں ادغام کر دیا۔ تو قُوَیِّل" قُوَیِّلَتہ" ہو گئے۔

قانون ۴۷ "سَیّد". "جَیّد" والا:-

عبارت:- ہر واؤ یاء کہ جمع شوند دریک کلمہ یا حکم وے سوائے اسم کے بروزن افعل یا شد وسوائے کلمہ ملحق واسم ازاسمائے ستہ مکبرہ موحدہ اول ایشاں ساکن لازم غیر بدل با شد آں واؤ رایاکردہ دریا ادغام مے کنندو جو باً سوائے واؤ عین کلمہ بعد ازیائے تصغیر کہ درمکبر متحرک با شد چراکہ آں واؤ رابیابدل کنند جوازاً مگر "حَیْوۃ" شاذاست. خلاصہ:- ہروہ واؤاور یاء جو اکٹھے ہوجاویں حقیقتاً ایک کلمہ میں یاحکماً ایک کلمہ میں اور پہلا ان میں سے ساکن لازم غیر بدل ہوتو ایسی واؤ کو یاء کرنا پھر یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔واؤاور یاء اکھٹے ہوں۔اس سے "مَوْقِی" خارج ہوا۔(۲)۔ایک کلمہ یاحکم ایک کلمہ میں ہوں۔ یعنی مضاف،مضاف الیہ بن رہے ہوں۔اس سے اِضْرِبُوْ، یَا سِراً، اِضْرِبِیْ، وَاجِداًخارج ہوئے۔(۳)۔اسم کاکلمہ افعل کے وزن پرنہ ہواس سے اَیْوَمُ خارج ہوا(جیسے کہا جاتا ہےیَوم" اَیْوَم "مہینہ کاآخری دن)۔(۴)۔وہ کلمہ ملحق کانہ ہواس سے ضَیْوَنْ مثل دحرج خارج ہوا۔(۵)۔وہ کلمہ اسم ازاسمائے ستہ مکبرہ موحدہ مضاف الی غیر یائے متکلم نہ ہو۔اس سے اَبُو یُوسُفُ، اَخُو یَعْقُوبَ ، اَبِیْ وَاجِدٍ، اَخِی وَاجِدٍ خارج ہوئے۔(۶)۔پہلا ان میں سے ساکن ہوطَوِیَ خارج ہوا۔(۷)۔سکون لازمی ہواس سے قَوِیَ(جو اصل میں قوِی تھا۔بقانون حلقی العین قَوْیَ ہوا)خارج ہوا۔(۸)۔واؤاور یاء کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوانہ ہواس سے بُویِعَ مثل ضورب خارج ہوا۔کیونکہ واؤ الف سے بدلی ہوئی ہے۔اسی طرح اِیْوَان"، دِیْوَان" جواصل میں اِوَّان"، دِوَّان" تھے۔خارج ہوئے، کیونکہ یہ یاء واؤ سے بدلی ہوئی ہے۔(۹)۔عین کلمہ کے مقابلے میں یائے تصغیر کے بعدایسی واؤنہ ہوجواپنے مکبر میں متحرک ہو۔اس سے مقوال "کی تصغیر مقیویل خارج ہوا۔اسی طرح مقیول"، مقیو لۃ"، اُقیول تصاغیر مِقول، مقولۃ"، اَقْوَل خارج ہوئے۔حکم:- توایسی حالت میں واؤ کو یاء کر کے یاء کا یاء میں ادغام کرناواجب ہے۔مثال مطابقی:- ایک کلمہ کی مثال جیسے قُوَیْول"، قُوَیْوَلَۃٌ کو قُوَیِّل"، قُوَیِّلَۃ" اس طرح صیغہائے صفت مشبہ هَیْوِن"، صَیْوِت"، سَیْوِد"، جَیْوِد"، صَیْوِبُ کو هَیِّن"، صَیِّت"، سَیِّد"، جَیِّد"، صَیِّب" اور قَیْوِم"بروزن فَیْعِل"، قَیْوُوم"بروزن فَیْعُول"، قَیْوَام'بروزن فَیْعَال صیغہائے مبالغہ کو قَیِّم"، قَیُّوم"، قَیَّام"پڑھناواجب ہے۔اوریَوم" کی جمع اَیْوَام" کو اَیَّام"پڑھناواجب ہے۔حکم:- ایک کلمہ کی مثال جیسے مُسْلِمُوْنَ یائے متکلم کی طرف اضافت کی تومُسْلِمُوْیَ ہوا۔اب اس قانون کے تحت مُسْلِمِیَّ اورآنے والے قانون(یاء مشدد،مخفف)کےتحت مُسلِمی پڑھناواجب ہے۔

خلاصہ (حصہ دوئم):- ہم نے کہا واؤ عین کلمہ کے مقابلے میں ایسی یائے تصغیر کے بعد نہ ہو کہ جو اپنے مکبر کے صیغے میں وہ واؤ متحرک ہو اگر ایسا ہو ا تو ایسی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب نہیں بلکہ جائز ہے۔ جیسے مِقْوَال" کی تصغیر مُقَيْوِل "کو مُقَيِّل" پڑھنا جائز ہے۔ یہی حال اسم آلہ وسطی وکبری واسم تفضیل کی تصغیرات کا ہے۔ خلاصہ (حصہ سوئم):- مگر حَيْوَة" میں سب شرائط موجود ہونے کے باوجود قانون جاری نہیں کرتے تو یہ مثال شاذ ہے۔ [1] فائدہ (۱):- اسی طرح ہم نے کہا وہ واؤ ایسی یاء تصغیر کے بعد نہ ہو جو واؤ مکبر میں متحرک ہو۔ لہٰذا اگر مکبر میں حذف ہوگئی ہو یا کسی دوسرے حرف سے بدل چکی ہو۔ یا کسی قانون کے تحت ساکن ہو چکی ہو۔ تو ایسے کلمات کی تصغیر میں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے مَقُوْل، مَقَال"، مَطْوِح" سے مَطِيْحُ کی تصاغیر مُقَيْوِيْلُ، مُقَيْوِل"، مُطَيْوِح" کو مُقَيِّيْل"، مُقَيِّل"، مُطَيِّع" پڑھنا واجب ہے۔ فائدہ (۲):- واؤ و یاء اسم تصغیر کے لام کلمہ کے مقابل ہو تو بھی قانون وجوبا جاری ہوگا۔ جیسے مُدَيْعِيُو" سے مُدَيْعِيي" پڑھنا واجب ہے۔ تعلیل:- مَقُوْل" اصل میں مَقْوُول" بقانون یقول واؤ کی حرکت ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دی تو التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا۔ تو حصہ ششم کے تحت اخفشؒ کے نزدیک پہلی اور سیبویہؒ کے نزدیک دوسری واؤ کو حذف کیا تو مَقُوْل" ہوا۔ تفصیل گزر چکی ہے۔ تعلیل:- قُوْلَنَّ اصل میں قُلْ تھا۔ جب نون تاکید ثقیلہ ماقبل کے فتح کے ساتھ ملا تو التقائے ساکنین باقی نہ رہا۔ لہٰذا حذف شدہ واؤ اب واپس آگئی تو قُوْلَنَّ ہوا۔

قانون نمبر ۵۷ قُوْلَنَّ والا:-

عبارت:- ہر حرف علت کہ بباعثے بیفتد بوقت دور شدن آں باز آید وجوباً۔

خلاصہ:- ہر حرف علت جو کسی سبب سے گر جائے۔ جب وہ سبب دور ہو جائے تو وہ محذوف حرف واپس آجائے گا۔ مثال مطابقی:- جیسے قُلْ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے ساتھ ملے گا۔ تو آخر مبنی بر فتح ہو جائے گا۔

---

[1] بعض حضرات اس قانون کی شرط نمبر ۲ کہ وہ واؤ یاء حقیقۃً یا حکماً ایک کلمہ میں ہو۔ اس کی مثال احترازی ابو یعقوب دیکر خارج کرتے ہیں۔ اور وضاحت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہاں واؤ اور یاء جدا جدا کلمہ میں ہیں۔ اور حکماً بھی ایک کلمہ میں نہیں۔ پھر مثال مطابقی میں حکمی ایک کلمہ کی مثال مُسْلِمِی دیتے ہیں۔ کہ چونکہ مضاف، مضاف الیہ حکماً ایک کلمہ ہے۔ تو ایسے حضرات محض لکیر کے فقیر بن کر ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ اَبُوْیَعْقُوْبَ بھی حکماً ایک کلمہ ہے۔ لہٰذا اس شرط کی یہ مثال احترازی دینا درست نہیں بلکہ مثال وہ ہے جو ہم نے دی فتفکرو تنبہ و کن من الشا کرین۔

اور التقائے ساکنین ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا وہ واو جو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہوئی تھی۔ واپس آجائے گی تو اسے قُوْلَنَّ پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

(۱) (فائدہ (۱)۔ ط و ع کو جب باب استفعال پر لے جائیں۔ تو سماعی طور پر باب اِستِفعَال کی تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے ما استطاعو سے مَا اسْطَاعُوا۔ لَمْ نَسْتَطِعْ سے لَمْ نَسْطَعْ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ (۲) کان یکون فعل از افعال ناقصہ کے مضارع پر جب کوئی عامل جازم داخل ہو جائے تو جزم کی حالت میں نون ساکن نفس کلمہ یعنی نون مجزوم کو سماعی طور پر حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے لَمْ یَکُ۔ لَمْ تَكُ۔ اِن تَكُ وغیرہ۔ بشرطیکہ اس نون ساکن کے بعد صرف ساکن نہ ہو ورنہ امام سیبویہؒ کے نزدیک نون کو حذف کرنا جائز نہیں ہوگا جیسے لم یکن الذین کفروا۔

فائدہ (۳):۔ س کے بعد جمع ابواب ثلاثی مجرد مزید فیہا اجوف واوی یائی کو تفصیلی طور پر سننا ہے۔ بالخصوص التباسی احتمالی صیغے مثلاً قُلْنَ وغیرہ کو تفصیلی طور پر سمجھنا سمجھانا ضروری ہے۔

صرف صغیر باب اول ثلاثی مجرد اجوف واوی۔ اَلْقَوْلُ کہنا یقین کرنا:۔

قَالَ۔ یَقُوْلُ۔ قَوْلاً۔ فھو۔ قَائِلٌ۔ وَقِیْلَ۔ یُقَالُ۔ قَوْلاً۔ فذاك۔ مَقُوْلٌ۔ لَمْ یَقُلْ۔ لَمْ یُقَلْ۔ لَا یَقُوْلُ۔ لَا یُقَالُ۔ لَنْ یَّقُوْلَ۔ لَنْ یُقَالَ۔ الامر منہ۔ قُلْ۔ لِتُقَلْ۔ لِیَقُلْ۔ لِیُقَلْ۔ والنھی عنہ۔ لَا تَقُلْ۔ لَا تُقَلْ۔ لَا یَقُلْ۔ لَا یُقَلْ۔ الظرف منہ مَقَالٌ۔ مَقَالَان۔ مَقَاوِلُ۔ مُقَیْلٌ۔ والآلۃ منہ۔ مِقْوَلٌ۔ مِقْوَلَان مَقَاوِلُ مُقَیْوِلٌ۔ مِقْوَلَۃٌ۔ مِقْوَلَتَان۔ مَقَاوِلُ۔ مُقَیْوِلَۃٌ۔ مِقْوَالٌ۔ مِقْوَالَان۔ مَقَاوِیْلُ۔ مُقَیْوِیْلٌ۔ افعل التفضیل للمذکر منہ۔ اَقْوَلُ۔ اَقْوَلَان۔ اَقْوَلُوْنَ۔ اَقَاوِلُ۔ اُقَیْوِلٌ۔ والمئونث منہ قُوْلٰی۔ قُوْلَیَان۔ قُوْلَیَاتٌ۔ قُوَلٌ۔ قُوَیْلٰی۔ فعل التعجب منہ۔ مَا اَقْوَلَہٗ۔ واَقْوِلْ بِہٖ۔ وقَوُلَ یا قُوْلَتْ۔

صرف کبیر فعل ماضی معلوم:۔

صیغہ	اصل	قانون
قَالَ	قَوَلَ	قَالَ
قالا	قَوَلَا	قال
قَالُوْا	قَوَلُوْا	قال
قَالَتْ	قَوَلَتْ	قال
قَلْتَا	قَوَلَتَا	قال
قُلْنَ قُلْتَ	قَوَلْنَ	قال التقاء حصہ پنجم قُلنَ طُلنَ
قُلْتُمَا	قَوَلْتَ	قال التقاء حصہ پنجم قُلنَ طُلنَ
قُلْتُمْ	قَوَلْتُمَا	قال التقاء حصہ پنجم قُلنَ طُلنَ
قُلْتِ	قَوَلْتُمْ	قال التقاء حصہ پنجم قُلنَ طُلنَ
قُلْتُمَا	قَوَلْتِ	قال التقاء حصہ پنجم قُلنَ طُلنَ
قُلْتُنَّ	قَوَلْتُنَّ	قال التقاء حصہ پنجم قُلنَ طُلنَ
قُلْتُ	قَوَلْتُ	قال التقاء حصہ پنجم قُلنَ طُلنَ
قُلْنَا	قَوَلْنَا	قال التقاء حصہ پنجم قُلنَ طُلنَ

بقیہ

فعل ماضی مجہول:۔

صیغہ	اصل	قانون
قِیْلَ	قُوِلَ	قیلبقل حرکت و میعاد
قِیْلَا	قُوِلَا	قیل بقل حرکت و میعاد
قِیْلُوْا	قو لوا	قیل بقل حرکت و میعاد
قِیْلَتْ	قولت	قیل بقل حرکت و میعاد
قِیْلَتَا	قولتا	قیل بقل حرکت و میعاد
قُلْنَ	قُوِلْنَ	قیل بحذفحرکت التقاء
قُلْتَ	قُو لْتَ	قیل بحذف حرکت التقاء
قُلْتُمَا	قَولتما	قیل بحذف حرکت التقاء
قُلْتُم	قَولتُم	قیل بحذف حرکت التقاء
قُلْتِ	قُولتی	قیل بحذف حرکت التقاء
قلتُما	قُو لتُما	قیل بحذف حرکت التقاء
قُلتنَ	قولتُنَ	قیل بحذف حرکت التقاء
قُلْتُ	قُلتُ	قیل بحذف حرکت التقاء
قُلْنَا	قُو لنا	قیل بحذف حرکت التقاء

مضارع معلوم:۔ یَقُوْلُ۔یَقُوْلَانِ۔یَقُوْلُوْنَ۔تَقُوْلُ ۔تَقُوْلَانِ۔یَقُلْنَ۔تَقُوْلُ۔تَقُوْلَانِ۔تَقُوْلُوْنَ۔تَقُوْلِیْنَ۔تَقُوْلَانِ تَقُلْنَ۔اَقُوْلُ۔تَقُوْلُ۔
فعل مضارع مجہول:۔یُقَالُ۔یُقَالَانِ۔یُقَالُوْنَ۔تُقَالُ۔تُقَالَانِ۔یُقَلْنَ۔تُقَالُ۔تُقَالَانِ۔تُقالونَ۔تُقَالِیْنَ۔تُقَالا نِ۔تُقَلْنَ۔اُقَالُ۔تُقَالُ۔
اسم فاعل:۔قَائِل"۔قَائلان۔قَائلُوْنَ۔قَالَة"۔قَوّال"۔قُیّل"۔قَال"۔قُوْل"۔قُوْلآءُ۔قُوْلان"۔قِیَال"۔اَقْوَال"۔قُوُوْل"۔قَائِلَة"۔قَائِلَتَان۔قَائلات" ۔قَوائِل"۔قُوَیّل"۔قُوَیّلَة"۔ **فعل جحد مجہول:**۔لَمْ یُقَلْ۔لَمْ یُقَالَا۔لَمْ یُقَالُوْا۔لَمْ تُقَلْ۔لَمْ تُقَالَا۔ لَمْ یُقَلْنَ۔ لَمْ تُقَلْ۔ لَمْ تُقَالَا۔ لَمْ تُقَالُوْا۔ لَمْ تُقَالِیْ۔ لَمْ تُقَالَا۔ لَمْ تُقَلْنَ ۔ لَمْ اُقَلْ۔ لَمْ نُقَلْ۔ **امر حاضر معلوم:**۔قُلْ۔ قُوْلَا ۔ قُوْلُوْا۔ قُوْلِیْ۔ قُوْلَا۔ قُلْنَ۔ الیٰ اخرھا۔

صرف صغیر	باب دوم ثلاثی مجرد اجوف واوی	بروزن فعَل یفعِل	چوں الطوح (ہلاک کرنا)
	باب سوم	بروزن فعِل یفعَل	چوں الخوف (ترسیدنا، ڈرنا)
	باب چہارم	بروزن فعُل یفعُل	چوں الطُوْلُ (لمبا ہونا)
صرف صغیر	باب اوّل ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی	بروزن افعال	چوں الاقامة (کھڑا ہونا)
	باب دوم	بروزن تفعیل	چوں التحویل (منتقل کرنا)
	باب سوم	بروزن مفاعلہ	چوں المقاوَمة (مقابلہ کرنا)
	باب چہارم	بروزن تفعل	چوں التحول (بدل جانا)

بقیہ

	باب پنجم	بروزن تفاعل	چوں التناول (لینا)
	باب ششم	بروزن افتعال	چوں الاجتیاب (عبور کرنا)
	باب ہفتم	برزن انفعال	چوں الانقیاد (تابعدار ہونا)
	باب ہشتم	بروزن استفعال	چوں الاستقامۃ (سیدھا ہونا)
	باب نہم	بروزن افعلال	چوں الاسوداد (سیاہ ہونا)
	باب دہم	بروزن افعیلال	چوں الاسویداد (سخت سیاہ ہونا)
صرف صغیر	باب اوّل ثلاثی مجرد اجوف یائی	بروزن فَعَل یفعِل	چوں اَلْبَیْعُ (خرید وفروخت کرنا)
	باب دوم	بروزن فعَل یفعُل	چوں الغیطُ (گڑھا کھودنا)
	باب سوم	بروزن فعِل یفعَل	چوں اَطّیبُ (عمدہ ہونا)
صرف صغیر	باب اوّل ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی	بروزن افعال	چوں الاطارۃ (اڑانا)
	باب دوم	بروزن تفعیل	چوں التطیبُ (خوشبو لگانا)
	باب سوم	بروزن مفاعلہ	چوں البایَعَۃُ (ایک دوسرے سے خرید وفروخت کرنا)
	باب چہارم	بروزن تفعل	چوں التحیر (حیران ہونا)
صرف صغیر	باب پنجم ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی	بروزن تفاعل	چوں التزاید (زیادہ ہونا)
	باب ششم	بروزن افتعال	چوں الاختیار (پسند کرنا)
	باب ہفتم	بروزن انفعال	چوں الانقیاس (اندازہ ہونا)
	باب ہشتم	بروزن استفعال	چوں الاستنادۃ (فائدہ حاصل کرنا)
	باب نہم	بروزن افعلال	چوں الابیضاض (سفید ہونا)
صرف صغیر	باب دہم ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی	بروزن افعیلال	چوں الابْیِیضَاض" (زیادہ سفید ہونا)

قوانین ناقص

فائدہ:۔اجوف کے بعد ناقص کی بحث شروع کرتے ہیں۔ناقص کا لغوی معنیٰ ہے۔کم ہونا۔گھٹنا۔نامکمل ہونا۔اصطلاح صرف میں ناقص ہر وہ کلمہ ہے۔کہ جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت واؤیایاء ہو۔الف اصلی کبھی نہیں ہوتا۔فائدہ:۔ پھر لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ ہوگا تو ناقص واوی اور یاء ہوگا تو اسے ناقص یائی کہیں گے۔

فائدہ:۔ اس ناقص کو معتل اللام، ذُو اَلاَربَعَہ اور منقوص بھی کہتے ہیں۔**فائدہ:۔** اس کا پہلا باب نصر کے وزن پر مشہور ہے،جس کے مصادر کئی وزن پر آتے ہیں۔ان میں سے ایک دُعاء" ہے۔**فائدہ:۔** اسی باب کے بارے مشہور ہے۔دَعَا ،یَدْعُوْ" دے نٹھے اساں ہل وہیندے ڈٹھے" حالانکہ قانون نہایت آسان ہیں۔لیکن چونکہ قانون صیغوں میں زیادہ لگتے ہیں اس لیے یوں شہرت ہوگئی۔**فائدہ:۔** اس باب کے مشہور اوزان مختلف معانی دینے والے تین اور بھی ہیں۔جیسا کہ شاعر کہتا ہے۔

دَعوَتُ اندر مہمانی دِعوَتُ است اندر نسب

دُعوَتُ اندر حرب با شدانے بزرگِ با حسب

تعلیل:۔ دُعاء" اصل میں دُعَاو تھا۔بروزن فُعال "۔واؤ الف زائدہ کے بعد کلمہ کے آخر میں کنارے پر آ گئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا تو دعاء" ہوگیا

قانون ۷۶ دُعاء" والا:۔

عبارت:۔ ہر واؤ و یا کہ واقع شود بعداز الف زائدہ بر طرف یا در حکم طرف،آں را بہمزہ بدل کنندہ وجوباً۔**خلاصہ**:ہر واؤ یاء جو الف زائدہ کے بعد ہو کنارے پر (یعنی بالکل آخر میں) یا حکم کنارے پر (یعنی آخر میں تو نہ ہو لیکن اس کے بعد کوئی حرف تثنیہ،جمع کا ہو۔تو ایسی واؤ یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔**شرائط و مثال احترازی۔**(۱) واؤ یاء الف کے بعد ہو اس سے قَوْلٌ خارج ہوا۔(۲) الف زائدہ کے بعد ہو اس سے رَائٌ جو اصل میں رَءْیٌ بروزن فَعْلٌ خارج ہوا۔(۳) طرف یا حکم طرف میں ہو اس سے هِدَایَةٌ،شِکَایَةٌ،دِرَایَةٌ،عَدَاوَتٌ خارج ہوئے۔**حکم۔** تو ایسی واؤ یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔**مثال مطابقی۔**دُعَاوٌ،رِدَایٌ،مِدْعَاوٌ،مِرمَایٌ کو دُعَاءٌ،رِدَاءٌ،مِدْعَاءٌ،مِرمَاءٌ پڑھنا واجب ہے۔

تعلیل ۔ دُعِیَ اصل میں دُعِوَ ماضی مجہول کا صیغہ تھا۔ واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں آ گئی ماقبل مکسور تھا لہذا واؤ کو یاء سے بدل دیا تو دُعِیَ ہوگیا۔

قانون ۷۷ دُعِیَ والا

عبارت۔ ہر واؤ کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ ماقبلش مکسور باشد آں واؤ را بیابدل کنند وجوباً۔ **خلاصہ**۔ ہر واؤ جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو، ماقبل اس کا مکسور ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے۔

شرائط و مثال احترازی:- (۱)۔ واؤ لام کلمہ کے مقابلے میں ہو اس سے عِوَض "، حِوَل" خارج ہوئے۔ (۲)۔ ماقبل اس کا مکسور ہو اس سے دَعْو"، دَلْو"، رَخْو خارج ہوئے۔ **حکم**:- تو ایسی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ **مثال مطابقی**:- دُعِوَ، رَضِوَ کو دُعِیَ، رَضِیَ پڑھنا واجب ہے۔

قانون ۷۸ بنی طے والا:-

عبارت:- ہر یاء که واقع شود در آخر فعل مفتوح بفتح غیر اعرابی و ما قبلش مکسور باشد. کسره ما قبلش را بفتحه بدل کرده جوازاً یا را بالف بدل کنند وجو باً. برلغت بنی طے ۔ خلاصہ:- ہر یاء جو واقع ہو جائے فعل کے آخر میں اس طرح کہ مفتوح ہو اور فتحہ غیر اعرابی کے ساتھ اور اس کا ماقبل مکسور ہو، تو ماقبل کے کسرہ کو فتحہ کے ساتھ بدلنا جائز ہے۔ پھر یاء کو الف کے ساتھ بدلنا واجب ہے۔ بنی طے کے نزدیک۔ شرائط و مثال احترازی:- (۱)۔ یاء واقع ہو جائے آخر میں پس عُیَب"، غُیَب" خارج ہوئے (۲)۔ فعل کے آخر میں ہو پس اَلدَّاعِیُ، الرَّامِی خارج ہوئے۔ (۳)۔ یاء مفتوح ہو پس یَرْمِیُ خارج ہوا۔ (۴)۔ اس پر فتحہ غیر اعرابی ہو لہذا اس سے لَن یَّرْمِیَ خارج ہوا۔ (۵)۔ ماقبلش مکسور ہو تو رَمَیَ خارج ہوا۔ حکم :- تو ایسی یاء کے ماقبل کسرہ کو فتحہ سے بدلنا بنی طے کے نزدیک جائز ہے۔ اگر بدل دیا تو پھر یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔ مثال مطابقی:- دُعِیَ کو دُعَیَ کرنا جائز، پھر یاء کو الف سے بدل کر دُعیٰ پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح رَضِیَ، خَشِیَ کو رَضیٰ اور خَشیٰ پڑھنا جائز ہے۔ تعلیل:- یَدْعُوْ، تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ، یَرْمِیُ، اَرْمِیُ، نَرْمِیُ اصل میں یَدْعُوُ مثل ینصر، یَرْمِیُ مثل یضربُ تھا۔ واؤ اور یاء پر ضمہ ثقیل تھا لہذا اسے حذف کر دیا تو یَدْعُوْا الخ ہوا۔

قانون ۹۷ یَدْعُوْ، یَرْمِیْ والا:-

عبارت:- ہر واؤ یا مضموم یا مکسور کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ ، بعد از ضمہ یا کسرہ ، حرکت آں راحذ ف مے کنند وجو باً۔ بشرطیکہ درمیان کسرہ واؤ و ضمہ و یا ء نہ باشد اگر باشد در صورت اول نقل حرکت واجب است و درصورت دوم جا ئز است بشرطیکہ آں واؤ یا ء بدل از ہمزہ با بدال جوازی و حرکتش منقول از ہمزہ نہ با شد۔

خلاصہ (حصہ اول):- واؤ و یاء مضموم یا مکسور ہو، لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو جائے ،ضمہ اور کسرہ کے بعد ہو،تو ایسی واؤ اور یاء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔شرائط ومثال احترازی:- (۱)۔واؤ یا یاء مضموم یا مکسور ہوتو اس سے لَن یَّرمِیَ، لَن یَّدْعُوَ خارج ہوئے۔(۲)۔لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو پس قُوِلَ ، بُیِعَ خارج ہوا۔(۳)۔ ضمہ یا کسرہ کے بعد ہو پس اس سے یُدعَوُ ،دَعْوٌ ، رَمْیٌ خارج ہوئے۔(۴)۔کسرہ اور واؤ کے درمیان نہ ہو اس سے رَامِیُون ، دَاعِوُوْنَ خارج ہوئے۔(۶)۔واؤ یا ہمزہ سے جوازی قانون کے تحت تبدیل شدہ نہ ہوں اس سے یَسْتَهزِیُ (جو اصل میں یَستُهزِؤُ تھا) خارج ہوا۔(۷)۔واؤ و یا کی حرکت ،ہمزہ سے منقول ہوکر نہ آئی ہو۔ اس سے یَجِیُ ، یَسُوُ خارج ہوئے۔جو اصل میں یَجِیءُ، یَسُوءُ تھے۔حکم:- تو پھر ایسی واؤ و یاء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:- کی دوصورتیں ہیں۔(۱)۔یَدْعُوُ، تَدْعُوُ، اَدْعُوُ، نَدْعُوُ کو یَدْعُوْ، تَدْعُوْ،اَدْعُوْ، نَدْعُوْ پڑھنا واجب ہے۔اسی طرح یَرمِیُ، تَرمِیُ ، رَخُوُوا، تَرمِیِینَ ، دَاعِوٌ، رَامِیٌ کو یَرمِیْ، تَرمِیْ ، رَخُوا، تَرمِیْنَ ، دَاعٍ، رَامٍ پڑھنا واجب ہے۔(۲)۔ہم نے کہا کہ ہمزہ سے جوازی قانون کے تحت مبّدل نہ ہو۔اگر وجوبی قانون کے تحت مبّدل ہوتو قانون جاری ہوگا۔جیسے جَایِءٌ سے جَایِئٌ پھر جاءِیٌ پھر جَاءِینَ پھر جَاءٍ پڑھنا واجب ہے۔فائدہ:- بعض صرفیوں نے جاءٍ کی تعلیل میں قلب مکانی کا قول کیا ہے۔ یعنی جَایِءٌ میں قلب مکانی کی تو جَاءِیٌ ہوا۔پھر بقانون ھذا جائِیُنْ پھر بقانون التقاء حصہ پنجم جَاءٍ ہوا۔خلاصہ (حصہ دوم):- ہم نے کہا تھا کہ وہ واؤ اور یاء کسرہ اور واؤ کے درمیان نہ ہو لہٰذا اگر ہوتو اس صورت میں حذف حرکت کے بجائے ماقبل کی طرف نقل حرکت کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:-دَاعِوُوْنَ ، رَامِیُوْنَ کو نقل حرکت کے مطابق پہلے دَاعُوُوْنَ، رَامُیُوْنَ پھر دَاعُوْنَ ، رَامُوْنَ پڑھنا واجب ہے۔اسی طرح یَرمِیُوْنَ ، خَشِیُوا، رَضِیُوا، دُعِوُ وغیرہ میں نقل حرکت پھر یو سر پھر التقاء حصہ پنجم کے تحت آخر میں یَرمُوْنَ ،خَشُوا،

رَضُوا ، دُعُوا پڑھنا واجب ہے۔خلاصہ حصہ (سوم):- ہم نے کہا تھا کہ واؤ اور یاء ضمہ اور یاء کے درمیان نہ ہو۔اگر ہو تو اس میں نقل حرکت جائز ہے واجب نہیں۔مثال مطابقی:-تَدْعُوِيْنَ، تَنْهِيْنَ کو ثابت رکھنا بھی جائز ہے۔اور تَدْعِيْنَ اور تَنْهِيْنَ پڑھنا بھی درست ہے۔جیسا کہ قیل والے قانون میں گزر چکا ہے۔تعلیل:-يُدْعىٰ الخ اصل میں يُدْعَوُ تھا۔واؤ اصل ماضی میں تیسری جگہ پر تھی اب علامت مضارع ملنے سے چوتھی جگہ پر ہوگئی اور حرکت ماقبل اس کے مخالف لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدلا پھر بقانون قال یاء کو الف سے بدلا تو يُدْعىٰ ہوگیا۔

قانون ۸۰ صَا عِدْ والا:-

عبارت:-ہر واؤ کہ واقع شود سوم جا چوں صَا عِدْ شود و حرکت ماقبلش مخالفش شود آں را بیا بدل کنند وجو با۔خلاصہ:- ہر واؤ جو واقع ہو جائے تیسری جگہ پر پھر صاعد ہو یعنی چوتھی یا پانچویں یا اس سے آگے کسی جگہ پر آجاوے اور ماقبل کی حرکت مخالف ہو تو اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔واؤ تیسری جگہ پر ہو اس سے اِنْقَوَدَ خارج ہوا کیونکہ اصل یعنی ماضی ثلاثی مجرد قَوَدَ میں واؤ دوسری جگہ پر ہے۔(۲)۔صاعد ہو دَعَوَ خارج ہوا۔(۳)۔اس کے ماقبل کی حرکت اس واؤ کے مخالف ہو اس سے يَدْعُوُ خارج ہوا۔حکم:-جب تمام شرطیں پائی جائیں تو ایسی واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:-يُدْعَوُ کو يُدْعَيُ پھر يُدْعىٰ پڑھنا واجب ہے۔اور یہی حال ثلاثی مزید فیہ کے تمام صیغوں کا ہے۔ملحوظہ (۱):-ہر وہ الف جو ناقص ولفیف کے صیغے میں واؤ سے بدلا ہوا ہو۔اسے الف کی صورت میں اور جو الف یاء سے بدلا ہوا ہو۔اسے الف مقصورہ کی شکل میں لکھا جائیگا۔مثلاً دَعَوَ، دَعَا اور يُدْعَيُ سے يُدْعىٰ۔

(۱) تعلیل:-دُعَاةٌ اصل میں دَعَوَةٌ مثل نَصَرَةٌ ،فَعَلَةٌ صیغہ جمع مکسر اسم فاعل از ناقص تھا۔فاکلمہ کو حرکت ضمہ دے کر قالَ والا قانون جاری کیا تو دُعَاةٌ ہوا۔تاکہ زکوٰۃ، صلوٰۃ، قنوٰۃ مفرد کلمات کے ساتھ التباس نہ رہے۔

---

(۱) ملحوظ (۲):-شِكَايَةٌ جو اصل میں شِكَاوَةٌ ناقص واوی تھا۔اس میں واؤ کو یاء سے بدلنا شاذ ہے۔(از دستور المبتدی صفحہ ۵۴) ملحوظہ (۳):-اسی طرح بِدَايَةٌ اصل میں بداءةٌ مہموز اللام تھا۔خلاف قانون ہمزہ کو یاء سے بدلا ہے۔(بلال)۔

قانون ۸۱ "دُعَاة" والا:-

عبارت:- ہر جمع مکسر از ناقص کہ بروزن "فَعَلَة" باشد۔ فا کلمہ وے را حرکت ضمہ مے دہند وجو باً۔ خلاصہ:- ہروہ جمع مکسر جو ناقص سے فعلة کے وزن پر ہو۔اس کے فاکلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔ شرائط ومثال احترازی:- (۱)۔جمع کا صیغہ ہواس سے صَلوٰۃ، زکوٰۃ، فَتَاۃ" خارج ہوئے کہ یہ مفرد ہیں۔ (۲)۔جمع مکسر ہواس سے رَامُوْنَ، دَاعُوْنَ خارج ہوئے۔ (۳)۔ ناقص کا صیغہ ہواس سے قَوْلَة"، بَیْعة" خارج ہوئے۔ (۴)۔ فَعَلَة" کے وزن پر ہواس سے دِعاء" ، اَدْعَاء" خارج ہوئے۔ حکم:- تو ایسے کلمہ کے فاءکلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے۔ مثال مطابقی:- دَاعٍ، رَامٍ، غَازٍ، حَافٍ، عَارٍ کی جمع دَعَوَة"، رَمَيَة"، غَزَوَة"، حَفَيَة"، عَرَيَة" کو مع قانون قال دُعَاة" ، رُمَاة"، غُزَاة"، حُفَاة"، عُرَاة" اسی طرح رَاوٍ، عَاصٍ کی جمع رَوَيَة"، عَصَيَة" کو رُوَاة" ، عُصَاة" پڑھنا واجب ہے۔ [1] تعلیل:- دِعِيّ" اصل میں دُعُوْو" مثل ضُرُوْب" بروزن فُعُوْل" تھا۔ صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل تھا۔ واؤ واقع ہوگئی۔ کلمہ کے آخر میں کلمہ اسم متمکن تھا۔ ماقبل اس واؤ کا واؤ مدہ زائدہ جمع مکسر کے صیغہ میں تھی۔ لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدلا تو دُعُوْی" ہوا۔ پھر بقانون سَیِّد دُعُیّ" ہوا۔ پھر یاء مشدد کلمہ اسم متمکن کے آخر میں آگئی تو ماقبل والے ضمہ متصل کو وجوباً اور غیر متصل کو جوازاً کسرہ سے بدلا تو دُعِيّ" ، دِعِيّ" ہوا۔

قانون ۸۲ دُعِيّ" والا:-

عبارت:- ہر واؤ لازم غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ما قبلش مضموم باشد یا واؤ مدہ زائدہ باشد در جمع آں را بیا بدل کنند وجو باً و در مفرد ما نع از وجوب اعلال است آں واؤ مدہ زائدہ مگر وقتیکہ ما قبلش دیگر واؤ متحرک باشد مگر مَعْدِیّ"، مَرْضِیّ"، قِنْيَة" شاذ اند۔ خلاصہ (حصہ اوّل):- ہر واؤ جو لازم ہو، ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو واقع ہو جائے اسم متمکن کے آخر میں ماقبل اس کا مضموم ہو، یا واؤ مدہ زائدہ ہو جمع کے صیغے میں تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

---

[1] فائدہ:- محققین حضرات فرماتے ہیں کہ لفظ صلوٰۃ ، زکوٰۃ ، حیوٰۃ"، مِشکوٰۃ، رِبوٰ، قَنوٰۃ" ان سب کلمات کے الف کو واؤ کی کرسی پر بٹھا کر لکھا جاتا ہے۔ اور یہ واؤ معدولہ ہے۔ کیونکہ ان کلمات کو تفخیم کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، ہاں جب ان کی اضافت کی جاتی ہے تو پھر الف کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔

شرائط ومثال احترازی:۔(۱)۔واؤلازم ہو۔اس سے قَـدِیْرٌ جواصل میں قَـدِیْر" تھاخارج ہوا۔(۲)۔ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہواس سے کُفُواً خارج ہوا۔جواصل میں کُفُوءً اتھا۔(۳)۔آخرمیں ہو قُول اور قَـلَنسُوَة" خارج ہوا۔(۴)۔اسم کے آخرمیں ہو،اس سے یَـدْعُوْ خارج ہوا۔(۵)۔اسم متمکن کے آخرمیں ہو۔اس سے هُوَ خارج ہوا۔(۶)۔ماقبل اس کامضموم ہویاواؤزائدہ جمع کے صیغے میں ہو۔اس سے دَعْو" ،غَزْو"، دَلْو"خارج ہوئے،کیونکہ ماقبل ساکن ہے۔ مَـدْ عُـوْو" ، عُلُوٌّ خارج ہوئے،کیونکہ یہ مفرد ہیں۔حکم:۔جب یہ تمام شرائط موجودہوں،توایسی واؤکویاء سے بدلناواجب ہے۔مثال مطابقی:۔دَلْو" کی جمع اَدْلُو"کو اَدْلُی" پھرآنے والے قانون اورالتقائے کےتحت اَدْلِ پڑھناواجب ہے۔مدہ زائدہ کی مثال دَاعٍ کی جمع دُعُـوْو" کودُعُـوُی" پھر بقانون سَید دُعُیّ" اورآنے والےقانون کےتحت دِعِی پڑھناواجب ہے۔[1]

خلاصہ(حصہ دوم):۔لیکن مفردمیں اگرتمام شرائط پائی جاویں لیکن چھٹی شرط جمع کی مفقودہووے توحکم جاری نہیں کرتے۔بلکہ اس میں ادغام واجب ہے۔جیسے مـدعـو وکومـدعـو پڑھناواجب ہے۔اسی طرح مـرجو ، مرخو ، علو پڑھناواجب ہے۔خلاصہ(حصہ سوم):۔اگرماقبل اس کاضمہ نہ ہو۔بلکہ واؤزائدہ مفردکےصیغے میں ہو۔لیکن اس سے پہلے ایک اورتیسری واؤمتحرک ہوتواس آخری واؤکویاء سے بدلناواجب ہے۔جیسے قَوِیَ سےاسم مفعول مَقْوُوٌّکومَقْوُوِیٌ پھربقانون سیدویامشددمَقْوِیّ"پڑھناواجب ہے۔

خلاصہ(حصہ چہارم):۔ مگرمَعْدُوْوٌ ، مَرْضُوْوٌ،قِنْوَةٌ کو معدوٌ" ، مرضوکی بجائے مَعْدِیٌّ" ، مَرْضِیٌّ" ، قِنْیَة" پڑھتے ہیں حالانکہ شرط مفقودہےتویہ شاذ ہیں۔

قانون۸۳یاءمشددمخفف والا:۔

عبارت:۔ہر یـاء مشـدد یاء مخفف كه واقع شود در آخر اسم متمكن ما قبلش اگر يك حرف مضموم باشد ضمه آں را بكسره بدل كنند وجو باً واگر دو باشد چوں دُعُی'' ضـمـه متصل را وجو باً غير متصل را جوازاً۔خلاصہ:۔ہروہ یاجومشددیامخفف واقع ہوجائےاسم متمکن کےآخرمیں ماقبل اس کااگرایک حرف مضموم ہوتواس ضمہ کوکسرہ سے بدلناواجب ہے۔اوراگردوحرف مضموم ہوں توضمہ متصل کوکسرہ سے بدلناواجب اورغیرمتصل کوجائزہے۔

---

[1] فائدہ:۔مصادرباب تفعل وتفاعل ہمیشہ ناقص ولفیف سے اسی طرح پڑھے جائینگے۔یعنی ماقبل ضمہ کوکسرہ سے بدل کرہاں نصبی حالت میں یاء منصوب پڑھاجائے گا۔جیسے تَبَنِّیاً ، تَعَلِّیاً ، التبنیّ ، التعالیٰ اوراگرمرفوع یامجرورہونگے توتنوین کی حالت میں التقاء حصہ پنجم کےتحت یاءحذف ہوجائیگی۔جیسے تَبَنٍّ، تَعَالٍ اوراس پرالف لام یااضافت کی صورت میں التقاءوالاقانون نہیں لگےگا۔بلکہ صرف یدعو والےقانون کےتحت اس کاضمہ وغیرہ حذف ہوگا۔یاءحذف نہیں ہوگا۔جیسے التبنیُ ، التعالیُ۔

شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔یا مشدد یا مخفف ہو اس سے مَدْعُوٌّ خارج ہوا۔(۲)۔یاء آخر میں ہو اس سے زُبِنٌ" خارج ہوا۔(۳)۔اسم ہو اس سے تَخْفِيُ خارج ہوا۔(۴)۔ماقبل اس کا مضموم ہو اس سے ظَبْیٌ" خارج ہو گیا۔باقی یاء مشدد، مخفف ہونا اور اسم کا متمکن ہونا یہ وضاحتی اور اتفاقی شرائط ہیں۔حکم:-تو ایسی یاء کا ماقبل اگر ایک ضمہ ہے تو اسے کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔اور اگر دو حرف مضموم ہو تو متصل ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب اور غیر متصل ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے۔

مثال مطابقی:-ایک ضمہ کی مثال تَعَالُی" کو مع قانون یدعو والتقاء تَعَالٍ، تَبَنِّي" کو مع قانون یدعو والتقاء تبن پڑھنا واجب ہے۔جبکہ نصبی حالت میں یا نہیں گرے گا۔دو ضموں کی مثال دُعُیٌ" کو دِعِیٌ پڑھنا واجب ہے۔اور دِعِي پڑھنا جائز ہے۔تعلیل:-دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوٌ مثل ضَوَارِبُ بروزن فَوَاعِلُ تھا۔صیغہ جمع اقصیٰ ناقص کا فواعل کے وزن پر آ گیا تو تنوین مقدر کو ظاہر کر دیا۔بقانون دُعِيَ دَوَاعِيٌ" ہوا پھر قانون یَدْعُوْ والتقاء، دَوَاعٍ ہوا۔

قانون ۸۴ دَوَاعٍ والا:-

عبارت:-در ہر کلمه جمع اقصی از نا قص ولفیف بغیر الف لام واضافت در حالت رفع و جر تنوین تمکن مقدر را ظاہر کرده شود وجوباً بشرطیکه بروزن فعائل ولام کلمه او مشدد نه باشد۔خلاصہ:-ہر وہ کلمہ جمع اقصیٰ کا ناقص یا لفیف سے جو بغیر الف لام اور اضافت کے ہو تو رفعی اور جری حالت میں اس کی تنوین تمکن (جو غیر منصرف ہونیکی وجہ سے مقدر تھی) کو ظاہر کرنا واجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔جمع کا صیغہ ہو اس سے اَدْعیٰ، اعمیٰ خارج ہوا۔(۲)۔جمع اقصیٰ ہو اس سے دُعَوَاءُ، رُمَيَاءُ خارج ہوا۔(۳)۔ناقص یا لفیف ہو اس سے قَوَائِلُ، بَوَائِعُ خارج ہوا۔(۴)۔الف لام اس پر داخل نہ ہو اس سے اَلدَّوَاعِيُ، اَلْغَوَاشِيُ، اَلرَّوَامِيُ خارج ہوئے۔(۵)۔اس جمع اقصیٰ کی کسی دوسرے کلمے کی طرف اضافت بھی نہ ہو۔اس سے هٰؤُلَاءِ، دَوَاعِيكُمْ خارج ہوا۔(۶)۔حالت رفعی، جری میں ہو اس سے رَأَيْتُ دَوَاعِيَ خارج ہوا، کیونکہ یہ نصبی حالت ہے۔(۷)۔فُعَائِل کے وزن پر نہ ہو اس سے رَخِيَّة" کی جمع رَخَائِو خارج ہو گیا۔(۸)۔لام کلمہ مشدد نہ ہو اس سے مَدْعُوٌّ" کی جمع مَدَاعِي خارج ہوا۔ حکم:-ان شرائط ثمانیہ کے پائے جانے پر مقدر تنوین کو ظاہر کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:-دَوَاعِوُ، رَوَامِيُ، جَوَارِيُ۔(جموع، دَاعٍ، رَامٍ اور جَارِيَة") کو دَوَاعو"، رَوَمِي"، جَوَارِي" ۔رفعی، جری حالت میں پڑھنا واجب ہے۔پھر بقانون یدعو والتقاء دَوَاعٍ، جَوَارٍ، رَوَامٍ پڑھنا واجب ہے۔

(۱) تعلیل:۔لَم یَدْعُ اصل میں یَدْعُو مثل یَنْصُرُ تھا۔جب لَمْ جازمہ جحد یہ شروع میں داخل ہوا۔تو اس نے آخر میں جزم دی اس جزم سے لام کلمہ حذف ہوگیا۔تولم یدعُ بروزن لم یفعُ ہوا۔

قانون ۸۵ لَمْ یَدْعُ والا:۔

عبارت:۔ہر حرف علت که واقع شود در آخر فعل مضارع دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کرده شود وجو جو باً خلاصہ:۔ ہرحرف علت جوواقع ہوجائے فعل مضارع کے آخر میں جب اس پر کوئی عامل جازم داخل ہوجائے یا امر حاضر معلوم بنا کریں تو اس حرف علت کو حذف کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:۔یَدْعُوْ، یُدْعیٰ، یَرْمِیْ، یَخْشیٰ کو لم یَدْعُ، لم یُدْعَ، لم یَرْمِ، لم یَخْشَ اور تدعو، ترمی، تخشیٰ سے امر اُدْعُ، اِرْمِ، اِخْشَ پڑھنا واجب ہے۔تعلیل:۔لِتُدْعَوُنَّ اصل میں لِتُدْعَوُا تھا بقانون صاعد قال والتقاء حصہ پنجم لِتُدْعَوْا ہوگیا جب نون تاکید ثقیلہ لاحق ہوا تو لِتُدْعَوْنَّ ہوگیا۔لہذا واؤ جمع غیر مدہ اور نون تاکید کے درمیان التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا ان میں سے پہلا ساکن غیر مدہ واؤ جمع کی تھی تو بسبب عارضہ اس کو ضمہ دیا تو لِتُدْعَوُنَّ ہوگیا۔تعلیل۔لِتُدْعَینّ اصل میں لِتُدْعَوِی مثل لِتُنْصَرِی تھا۔بقانون صاعد وقال والتقاء حصہ پنجم لِتُدْعَیْ ہوا جب نون ثقیلہ ملا تو لِتُدْعَیْنّ ہوا۔اب التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا تو حصہ ہشتم اور مندرجہ ذیل قانون کے تحت پہلے ساکن یاء واحدہ کو کسرہ دیا تو لِتُدْعَینّ ہوا۔

---

(۱) فائدہ:۔اسم منقوص (یعنی جس اسم کے آخر میں یا ماقبل مکسور ہو) کہ جس پر الف لام داخل ہو تو اس کو رفعی، جری حالت میں (یدعو والے قانون کے تحت جہاں رفع وجر کا حذف کرنا واجب ہے وہاں اس یاء کو کتابت میں حذف کرنا بھی جائز ہے۔جیسے یوم یدعو الداع، یوم التنا دِ، وله الجوار اسی طرح یا ضمیر متکلم جبکہ اس سے پہلے نون وقایہ ہو تو حالت وقف میں اس یاء کو حذف کرنا جائز ہے۔جیسے فَا تقُوْنِ، فَارْ هَبُوْنِ۔

قانون ۸۶ لِتَدْعُوُنَّ والا:۔

عبارت:۔در التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ گر ساکن اول غیر مدہ واؤ جمع باشد آں را حرکت ضمہ مے دہند وجوباً۔ گر ساکن اول غیر مدہ یائے واحدہ باشد اں راحرکت کسرہ مے دہند وجوباً۔ خلاصہ(حصہ اوّل):۔التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہوااوران دو ساکنوں میں سے اگر پہلا ساکن غیر مدہ واؤجمع کی ہوتو اس واؤ کوحرکت ضمہ دیناواجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:۔(۱)۔التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہواس سے اُحْمُوْ رخارج ہوا۔(۲)۔پہلا ساکن غیر مدہ واؤ ہواس سے اِضْرِبُوْ ا القوم خارج ہوا۔حکم:۔توایسی واؤ کوحرکت ضمہ دیناواجب ہے۔

مثال مطابقی:۔لِتَـدْعُـوُ واس پر صاعد، قال، التقاء والا قانون لگاتو لِتَـدْ عَوْا ہوگیا۔اب نون ثقیلہ ملنے سے لِتَـدْعَـوْن ہوگیا۔اب اس قانون کے تحت لِتَـدْ عَـوُ ن پڑھناواجب ہے۔اسی طرح دَعَـوُوْ ا سے دَعَوْا پھر دَعَوُ اللّٰہ پڑھناواجب ہے۔(اور یہ بات التقاءوالے قانون کے حصہ نہم میں گزر چکی ہے)۔

خلاصہ(حصہ دوم):۔اگر پہلا ساکن غیر مدہ یائے واحدہ کی ہوتو اس یاءکوکسرہ دیناواجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:۔(۱)۔التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہواس سے صِیْـرٌ ، خـوَیْصَّ ۃ خارج ہوا۔(۲)۔پہلا ساکن یاغیر مدہ ہو۔اس سے اِضْـرَبِیْنَّ خارج ہوا کیونکہ یہ یاءمدہ ہے لہٰذا حصہ پنجم کے تحت حذف کرناواجب ہے۔(۳)وہ یاءواحدہ مؤنث کی ہواس سے لَتَـرْ مَیَنَّ خارج ہوا کیونکہ یہ یاءنفس کلمہ کی ہے۔حکم:۔ایسی یاءکو حرکت کسرہ دیناواجب ہے۔مثال مطابقی:۔ جیسے لَتُدْعَوِیْ بقانون صاعد، قال والتقاء لِتُـدْعَیْ پھرنون ثقیلہ کے الحاق سے اس قانون کے تحت لِتُدْعَیِنَّ پڑھناواجب ہے۔تعلیل:۔دُعْیٰ مؤنث اَدْعیٰ اسم تفضیل اصل میں دُعْوٰی تھا۔واؤ لام کلمہ کے مقابل آگئی اور لام کلمہ اسم کا فُـعْـلٰی کے وزن پر تھا۔تو واؤ کو یاء سے بدلا تو دُعْیٰ ہو گیا۔

قانون ۸۷ دُعْیٰ ،دنیاوالا:۔

عبارت:۔واؤ لام کلمہ فُعلیٰ اسمی یاء مے شود وجوباً و یاء لام کلمہ فَعلیٰ اسمی واؤ مے شود وجوباً۔ خلاصہ(حصہ اوّل):۔ہروہ واؤجولام کلمہ کے مقابلہ میں ہواوروہ کلمہ فُعلی اسمی ہوتو اس واؤ کو یاء سے بدلناواجب ہے۔شرائط مع مثال احترازی:۔(۱)۔واؤ ہواس سے عُـمْـیٰ خارج ہوا۔(۲)۔واؤ لام کلمہ کے مقابلے میں ہواس سے قُوْلیٰ خارج ہوا۔(۳)۔وہ کلمہ فعلیٰ کے وزن پر ہواس سے غَزْوٰی بروزن فَعلیٰ خارج ہوا۔(۴)۔فعلی اسمی ہواس سے قُصْوٰی خارج ہوا۔یہ فعلی صفتی ہے۔

مثال مطابقی:۔دُعْوٰی، عُلْوٰی، دُنْوٰی کو دُعْیٰ، عُلْیا، دُنْیا پڑھناواجب ہے۔

خلاصہ (حصہ دوم):- ہر وہ یاء جو لام کلمہ کے مقابلے میں ہو اور وہ کلمہ فُعلیٰ اسمی ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔شرائط و مثال احترازی:-(۱)۔یاء ہو اس سے دَعْویٰ خارج ہوا۔(۲)۔وہ یاء لام کلمہ کے مقابل ہو اس سے بَیْعی خارج ہوا۔(۳)۔کلمہ فعلیٰ کے وزن پر ہو اس سے رُمییٰ خارج ہوا۔(۴)۔وہ فعلیٰ اسمی ہو صفتی نہ ہو اس سے صَدْیٰ (پیاسی عورت) فعلیٰ صفتی خارج ہوا۔حکم۔تو ایسی یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔مثال مطابقی :-فتییٰ، تقییٰ، غنییٰ، کَرْیٰ کو فتویٰ، تقویٰ، غنویٰ، کرویٰ پڑھنا واجب ہے (1)

---

(1) فائدہ(۱):-فُعلیٰ اسمی میں جب لام کلمہ کے مقابل واؤ ہو تو یاء ہو جائیگی۔جیسے دنیا ، عُلیا جو اصل میں دُنویٰ، عُلویٰ تھے۔باقی قُصویٰ کی تصحیح یعنی اس میں تعلیل نہ کرنا شاذ ہے۔ہاں فُعلیٰ صفتی میں واؤ برحال رہے گی جیسے غُزویٰ۔فائدہ(۲):-یاء فُعلیٰ اسمی میں ہو یا صفتی میں برحال و سلامت رہے گی کوئی تبدیلی نہیں آئیگی جیسے فُتیا ، قُصیی جو مؤنث ہے اَفتیٰ و اَقصیٰ کی۔فائدہ(۳):-فَعلیٰ (بفتح فاء وسکون عین کلمہ) اسمی میں اگر لام کلمہ یاء ہو تو واؤ ہو جاویگا۔جیسے بقویٰ، تقویٰ ، کرویٰ، غنویٰ جو اصل میں بقییٰ، تقییٰ، کریٰ، غنییٰ تھے۔فائدہ(۴):-اگر فَعلیٰ صفتی ہو اور لام کلمہ کے مقابلہ میں یاء ہو تو وہ یاء سلامت رہے گی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی جیسے صَدْییٰ، رَبییٰ جو مؤنث ہیں صَدْیَان" ، رَبّان" کی۔فائدہ(۵):-اور اگر فَعلیٰ اسمی ہو یا صفتی مگر لام کلمہ کے مقابلہ میں یاء نہیں بلکہ واؤ ہو تو سلامت رہے گی اسمی جیسے دَعْویٰ مثال صفتی جیسے شَہْویٰ۔فائدہ(۶):-بطور سوال و جواب:سوال:-الحیٰوۃ الدنیا اور المنزلۃ العلیا میں دُنیا و عُلیا صفت بن رہے ہیں حالانکہ آپ نے ان کو فُعلیٰ اسمی کہا ہے ان کو تو صفتی ہونا چاہیے۔جواب:-یہ دونوں کلمات بغیر الف لام کے صفت واقع نہیں ہوئے تو معلوم ہوا کہ اصل میں محض اسم ہیں ورنہ ہر حال میں صفت ہوتے۔

فائدہ(۷):-فُعلیٰ (بضم الفاء وسکون العین) چار قسم پر ہے۔

فُعلیٰ

اسمی صفتی

(۱)۔اگر لام کلمہ واؤ ہو تو یاء ہو جاویگا جیسے دنیا ، علیا جو اصل میں دنویٰ، عُلویٰ تھے۔

(۲)۔اگر لام کلمہ یاء ہو تو سلامت رہے گا جیسے فُتیا مؤنث افتیٰ۔

(۳)۔اگر لام کلمہ یاء ہو تو سلامت رہے گا جیسے قُصیا مؤنث اُقصیٰ۔

(۴)۔اگر لام کلمہ واؤ ہو تو سلامت رہے گا جیسے غُزویٰ اسم تفضیل کا مؤنث

فائدہ(۸):-اسی طرح فَعْلیٰ (بفتح الفاء وسکون العین) بھی چار قسم پر ہے۔

فَعلیٰ

اسمی صفتی

(۱)۔اگر لام کلمہ واؤ ہو تو یاء ہو جاویگا جیسے تَقییٰ، بَقییٰ، بَقویٰ

(۲)۔اگر واؤ ہوگی تو سلامت رہے گی جیسے دَعْویٰ

(۳)۔اگر واؤ ہو تو برحال رہیگی جیسے شَہْویٰ

(۴)۔اگر یاء ہو تو سلامت و برحال رہیگی جیسے صَدْییٰ، رَیّا۔

فائدہ:- ناقص واوی کا پانچواں باب ہے۔ فَعُلَ ، یَفْعُلُ چوں الرخوۃ سست ہونا۔ اس کے اسم فاعل کی بجائے صفت مشبہ ہوگی رَخِیو "مثل شَرِیف" بقانون سید رَخِی" پڑھنا واجب ہے۔ تعلیل:- رَخِیّ" کی جمع اقصیٰ رَخَایا ہے۔ جو اصل میں رَخَایِوُ تھا۔ بقانون الف مفاعل رَخَاءِوُ ہوا پھر بقانون دُعِیَ رَخاءِیُ ہوا۔ اس میں ہمزہ الف مفاعل کے بعد اور یاء سے پہلے آ گیا۔ جبکہ مفرد میں ہمزہ نہیں تھا۔ لہٰذا اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلا تو رَخایَیُ ہوا۔ پھر بقانون قال رَخایا ہوا۔ جو لکھنے میں رَخایٰ ہوگا۔ [1]

[1] صرف کبیر صفت مشبہ از ناقص واوی

صیغہ	اصل	قانون
رَخِیّ"	رَخِیو"	سیّد
رَخِیّان	رَخِیْوَان	سیّد
رَخِیُّون	رَخِیْوُوْنَ	سیّد
رِخاء"	رِخاو"	دعاء"
رُخِیّ"	رُخُوْو"	دُعِیّ"، سید، مشدد
رِخ	رُخُوْو"	دُعِیّ" یا مشدد، یدعو التقاء بصورت فتحة رُخِیاً
رُخُو"		براصل خود
رُخَوَاء		براصل خود
رُخْوَان"		براصل خود
رِخْوَان"		براصل خود
اَرْخاء"	اَرْخاو"	دعاء
اَرْخِیاء"	اَرْخِوَاء	صاعد
اَرْخِیَة"	اَرْخِوَة"	صاعد
رَخِیَّة"	رَخِیوَة"	سیّد
رَخِیّتَان	رَخِیوَتَان	سیّد
رَخِیَّات"	رَخِیوَات"	سیّد
رَخَایَا	رَخایُوْ	الف مفاعل، دُعِیَ، رخایا، قال
رُخَیّ"	رُخَیْو"	دُعِیَ، رُخَیّ" (نسیا منسیا)
رُخَیَّة"	رُخَیْوَة"	دُعِیَ، رُخَیّ" (نسیا منسیا)

قانون ۸۸ رَخَا یا خَطَایا والا:۔

عبارت:۔ ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از الف مفاعل قبل از یا و در مفرد قبل از یا نہ باشد آں رابیا مفتوحہ بدل کنند وجو باً۔ مگر آں ہمزہ کہ واؤ واقع شدہ بود در مفرد بعد از الف چہارم جا چراکہ آں ہمزہ را در جمع بواؤ مفتوحہ بدل کنند وجو باً۔ مگر ھَداوٰی شاذ است۔ اس قانون کے دو حصے ہیں۔ **خلاصہ (حصہ اوّل):۔** ہر وہ ہمزہ جو واقع ہو جائے الف مفاعل کے بعد یاء سے پہلے اور مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو یا سرے سے ہو ہی نہ تو اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ **شرائط ومثال احترازی:۔** (۱)۔ ہمزہ الف کے بعد واقع ہو اس سے سَأَل خارج ہوا کیونکہ یہ ہمزہ سین کے بعد واقع ہے۔ (۲)۔ ہمزہ الف مفاعل کے بعد ہو اس سے آدم کی جمع اَءَادِمُ خارج ہوا۔ کیونکہ یہ ہمزہ الف مفاعل سے پہلے واقع ہے۔ اور قائل " خارج ہوا کیونکہ یہ فاعِل " کے الف کے بعد واقع ہے۔ (۳)۔ ہمزہ یاء سے پہلے ہو۔ اس سے شَرائِفُ خارج ہوا۔ کیونکہ یہاں ہمزہ کے بعد فاء ہے یاء نہیں۔ (۴)۔ مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے نہ ہو اس سے جَوائِیُ خارج ہوا جو جمع ہے جَاءِ یَۃٌ کی جو اصل میں جایِئَۃٌ (اجوف یائی ومہموز الام) بقانون قائل و ائیمۃ جاءِ یَۃٌ ہوا۔ **مثال مطابقی:۔** کی دو صورتیں ہیں۔ (۱)۔ سرے سے مفرد میں ہمزہ نہ ہو جیسے رَخَایِوُ (جمع رخیوۃ یعنی رخیۃ) الف مفاعل رَخَاءِ وُ پھر دُعِیَ والے قانون کے تحت رَخَاءِ یُ ہوا۔ اب اس قانون کے تحت رَخَایَیُ۔ بقانون قال رَخَا یَا پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح وَصِیَّۃٌ"، عَطِیَّۃٌ"، ھَدِیَّۃٌ کی جمع وَصَایَا، عَطَایَا، ھَدَایَا پڑھنا واجب ہے۔ (۲)۔ مفرد میں ہمزہ یاء کے بعد ہو اس کی مثال خطِیْئَۃ" اس کی جمع خطایِءُ بقانون الف مفاعل و ائمۃ۔ خطاءِ یُ اب اس قانون کے تحت اور بقانون قال خَطَایَا پڑھنا واجب ہے۔ **خلاصہ (حصہ دوم):۔** ہاں اگر ہمزہ واقع ہو جائے جمع میں اور مفرد میں الف کے بعد واؤ ہو۔ چوتھی جگہ اور ہمزہ مفرد میں نہ ہو۔ تو اس ہمزے کو جمع میں واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرائط امثلہ احترازی:۔ (۱)۔ ہمزہ الف کے بعد واقع ہو اس سے سَأَلَ خارج ہوا کیونکہ یہ ہمزہ سین کے بعد واقع ہے۔ (۲)۔ ہمزہ الف مفاعل کے بعد واقع ہو اس سے اَءَدِم اور قائل " خارج ہوا۔ (۳)۔ ہمزہ جمع میں یاء سے پہلے ہو اس سے فَرَائِدُ، فَوَائِدُ خارج ہوئے۔ (۴)۔ ہمزہ مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو اس سے جَاءِ یَۃ" کی جمع جَوَاءِ یُ خارج ہوا (یہ چاروں شرائط بعینہٖ پہلے حصے والی ہیں) ہاں پانچویں شرط زائد ہے۔ وہ یہ کہ ان چار شرطوں والا ہمزہ ایسی جمع کے صیغے میں ہو کہ جس کے مفرد میں واؤ چوتھی جگہ پر الف کے بعد واقع ہو۔ اس سے رخیوۃ " خارج ہوا۔ (کہ جس کی جمع رَخاءِ یُ ہے) رَخِیوۃ" میں واؤ چوتھی جگہ پر ہے یاء کے بعد لیکن الف کے بعد واقع نہیں۔

مثال مطابقی:- مفرد جیسے اِدَاوَۃٌ میں واوَ چوتھی جگہ الف کے بعد ہے (اداوۃ" بکسر الھمزۃ چمڑے کا چھوٹا برتن از المنجد) کی جمع بقانون الف مفاعل اَدَاءِ وُ پھر بقانون دُعِیَ ، اَدَاءِ یُ اور اس قانون کے تحت ہمزہ واوَ سے بدل کر اَدَاوِیُ پھر بقانون قال اَدَاوٰی پڑھنا واجب ہے۔اسی طرح ھَـرَاوَۃ" کی جمع ھـراوِوُ بقانون الف مفاعل۔ ھَـرَاءِ وُ پھر بقانون دُعِـیُ ھَـرَاءِ یُ سب شرائط موجود ہیں۔لہٰذا اس کو ھَـراوِیُ پھر ھَـرَاوٰی" پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:- ھَـدِیَّۃ" کی جمع ھَـدَاوٰی اس سے پہلے حصہ کی سب شرائط موجود ہیں تو اس میں ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا چاہیے تھا لیکن واوَ مفتوحہ سے بدلا گیا ہے لہٰذا یہ شاذ ہے۔اسی طرح اَسَاوٰی شاذ ہے۔(از دستور المبتدی)

تعلیل۔ رُخَیٌّ، رُخَیَّۃٌ اصل میں رُخَیْوٌ، رُخَیْوَۃٌ بقانون دُعِیَ رُخَیِیٌّ، رُخَیِیَّۃ" ہوئے۔اب تین یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گیے بایں طور کہ پہلی دوسری میں مدغم ہے اور تیسری لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے تو تیسری یاء کو نسیاً منسیاً حذف کر دیا یعنی یوں سمجھیں گے کہ یاء تھی ہی نہیں لہذا اس تیسری یاء والا معاملہ دوسری یاء کے ساتھ کریں گے۔

قانون ۸۹ نَسْیاً مَنْسِیّاً والا:-

عبارت:-ہر جا کہ سہ یا در یك کلمه جمع شوند بایں طور که اول مدغم در ثانی و ثالث مقابله لام کلمه باشد آں ثالث را حذف کنند نسیاً منسیاً بشرطیکه در فعل و جاری مجریٰ فعل نه باشد ہم چنیں اگر دو یا جمع شوند حذف یکے جا ئز است چوں سید که اور اسید'' خواندن جا ئز است۔ خلاصہ (حصہ اوّل):- ہر وہ کلمہ جس میں تین یاء اکٹھے ہو جائیں۔اس طرح کہ پہلا مدغم ہو دوسرے میں اور تیسرا لام کلمہ کے مقابلے میں ہو تو اس تیسرے کو نسیاً منسیاً حذف کرنا واجب ہے۔شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔تین یاء ہوں اس سے حَیِـیٌ خارج ہوا۔(۲)۔ایک کلمے میں ہوں حَیِیُ یُوْ نَس خارج ہوا۔(۳)۔تینوں اکٹھے ہوں اس سے یَحْیِیُ خارج ہوا۔(۴)۔پہلی یاء دوسری یاء میں مدغم ہو اس سے حَیِیٌّ بروزن فَعِیْل" خارج ہوا۔(۵)۔تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلے میں ہو اس سے مَقُوْل کی تصغیر مُقَیِّیل" خارج ہوا۔(۶)۔فعل کا صیغہ نہ ہو اس سے حَیِّیَ خارج ہوا۔(۷)۔جاری مجری فعل نہ ہو اس سے مُـحَیِّـیٌ خارج ہوا (صیغہ اسم فاعل) ف حکم:- تو تیسری یاء کو نسیاً منسیاً حذف کرنا ہے۔ (یعنی یوں سمجھیں کہ گویا یاء تھا ہی نہیں لہٰذا اگر کلمے کے آخر میں ہے تو اس کے حذف کے بعد اس سے پہلے والے حرف پر اعراب جاری کریں گے۔یہی وجہ ہے کہ حذف وجوباً کہنے کی بجائے انداز بدل کر نسیاً منسیاً کہا گیا ہے۔

مثال مطابقی:- رُخَیِّیٌ"، رُخَیِّیَۃ" کو رُخَیٌّ، رُخَیَّۃٌ پڑھنا واجب ہے۔اس طرح رُقَیَّـۃ، سُمَیَّۃ پڑھنا واجب ہے۔

خلاصہ (حصہ دوم):- اگر اسی طرح دو یاء ایک کلمے میں جمع ہو جائیں، یعنی ایک دوسرے میں مدغم ہوں، تو ان میں سے کسی ایک کو گرانا جائز ہے۔ **مثال مطابقی**:- "سَیِّد"، جَیِّد"، هَیِّن"، قَیِّن"، قَیِّم"، قَیُّوم"، سَیَّال"، وَلِّی"، وَصِیَّة"، نَبِّی" کو سَیِد"، جَید"، هَین"، قَین"، قَیم "یا قَیْن"، قَیْم"، سَیَال"، قَیُوم"، نَبِی"، وَلِی"، وَصِیَة" پڑھنا جائز ہے۔

قانون ۹۰ تَسْمِیَة" والا:-

عبارت:- ہر مصدر باب تفعیل از نا قص و لفیف بروزن تَفعِلَةٌ مے آید و جو باً۔

خلاصہ:- ہر مصدر باب تفعیل کا جو ناقص اور لفیف سے ہو اس کا تفعلة " کے وزن پر آنا واجب ہے۔ اور ناقص و لفیف کے علاوہ سے تفعلة" کے وزن پر آنا سماعی ہے۔ **مثال مطابقی**:- سمیٰ، یسمی، تسمِیَة"، قَوّی، یُقَوِّیْ، تَقْوِیَةً، حَیّی، یَحَیّی، تَحِیَةً پھر تَحِیَّةً (جمع تحیات جیسے التحیات) وَصّی، یُوَصِّی، تَوْصِیَةً، وَلیّٰ، یُوَلِّی، تَوْلِیَةً (تولیہ مصدر باب تفعیل ہے)۔

قانون ۹۱ زیادتی فعلا ن والا:-

عبارت:- ہر واؤ یا کہ واقع شود قبل تائے تا نیث یا زیا دتی فَعُلان ما قبلش واؤ مضموم باشد ضمه ما قبلش را بکسره بدل کنند وجو باً۔ وا گر غیر واؤ باشد آں یا را بواؤ بدل کنند وجو باً واؤ برحال خو د باشد۔ خلاصہ (حصہ اوّل):- ہر واؤ یاء جو واقع ہو جائے تائے تانیث سے پہلے یا زیادتی فَعُلانُ سے پہلے اور ماقبل اس کے واؤ مضموم ہو تو اس ماقبل والے واؤ کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔ **شرائط ومثال احترازی**:- (۱)۔ واؤ یا تائے تانیث یا الف نون زیادتی فَعُلان سے پہلے ہو اس سے یَدْعَوَانِ ، تَنْهِیَانِ، طَوَیَ، قَوُوُ خارج ہوا۔ (۲)۔ اس واؤ یا یاء کے ماقبل ایک اور واؤ مضموم ہو اس سے رَضُوَتُ، رَمُیَتُ خارج ہوئے۔ اس طرح قَوُوَتُ خارج ہوا۔ **حکم**:- تو ایسی واؤ اور یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔

خلاصہ (حصہ دوم):- اگر ماقبل اس کے واؤ نہ ہو بلکہ کوئی اور حرف ہو تو یا کو واؤ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔ اور واؤ کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔ **مثال مطابقی**:- نَهُیَتُ، رَخُوَتُ، نَهُیَان"، رَخُوَان" کو

---

(۱) فائدہ:- صاحب کنز النوادر نے ان آخری دو شرائط احترازی کے بجائے ایک وجودی شرط لگائی ہے کہ بشرطیکہ در تصغیر باشد یعنی چھٹی شرط یہ ہے کہ صیغہ تصغیر کا نہ ہو اس سے حَیَیَ مُحَیَّی" خارج ہوئے۔ (جزاهم الله خير الجزا (بلال)

قانون۹۲ رَمُوَ والا:-

عبارت:-ہر یاء که واقع شود در آخر فعل ما قبلش مضموم باشد واؤ شود وجوباً۔

خلاصہ:- ہر یاء جو واقع ہو جائے فعل کے آخر میں ماقبل اس کا مضموم ہو تو ایسی یاء کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔یاء آخر میں ہو یعنی لام کلمہ کے مقابلہ ہو اس سے بُیِعَ،عُیِب"، غُیِب" خارج ہوا۔(۲)۔فعل کے آخر میں ہو اس سے تَبَنِّی أخارج ہوا۔(۳)۔ماقبل اس کا مضموم ہو اس سے خَشِی اور اسی طرح رَمِیَ خارج ہوئے۔حکم:-تو ایسی یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔مثال مطابقی:-نهیَ، رَمیَ صیغہائے تعجب کو نَہُوَ ، رَمُوَ پڑھنا واجب ہے۔

فوائد طاهریه

فائدہ(۱):-ناقص واوی ثلاثی مزید فیہ کے تمام صیغے تین احوال میں سے کسی ایک حال سے خالی نہیں۔

(۱)۔ یا تو آخر میں حرف علت سے پہلے الف زائدہ ہو ۔ جیسے اِعْلاو"، اِعْتَداو" ، اِنْجِلَا و" تو اس وقت بقانون دُعاء اس واؤ یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہوگا۔(۲)۔یا ماقبل ضمہ ہوگا توبقانون دُعِیّ" ویا مشدد اور رفعی جری حالت میں یدعو والا قانون جاری کرنا۔اور بصورت تجرد عن السلام و الاضافت التقاء حصہ پنجم پڑھنا ضروری ہے۔جیسے تَبَنُّواً، تَعَالُواً سے تَبَنِّیاً ، تَعَالِیاً ، تَبَنٍّ، تَعَالٍ، التَّبنِیُ،التَّعَالِیُ ۔(۳)۔اگر ماقبل ضمہ نہ ہو تو بقانون صاعد واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہوگا۔حتیٰ کہ عام طور پر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کے درمیان فرق کرنا دشوار ہوگا۔فائدہ(۲):-لفیف مفروق میں فاء کلمہ میں قوانین مثال۔اور لام کلمہ میں قوانین ناقص و اجوف کا پورا پورا لحاظ کر کے پڑھنا واجب ہے۔فائدہ(۳):-لفیف مقرون میں عین کلمہ تو تقریباً مثل صحیح کے ہے۔اجوف کے قوانین سے بچ جائیگا۔ہاں لام کلمہ پر ناقص کے قوانین کا لحاظ کرنا ضروری ہوگا۔فائدہ(۴)۔ان قوانین کے حفظ کے بعد ناقص واوی یائی ،ثلاثی مجرد مزید فیہ اور اس کے بعد لفیف مفروق ومقرون کے ابواب یاد کرنے ہیں۔[1]

---

[1] صرف صغیر باب اول ثلا ثی مجرد نا قص واوی از باب فعل یفعل چوں الدُّعاءُ خواندن
دَعَا، یَدْعُوْ، دُعَاءً۔ فهو داعٍ ودُعِیَ ، یُدْعیٰ دُعَاءً۔ فذاك مَدْعُوّ"، لَمْ یَدْعُ ،لَمْ یُدْعَ ، لَا یَدْعُوْ،

لَا یَدْعیٰ ، لَنْ یُّدْعُوْ، لَنْ یُّدْعیٰ۔ الامر منہ: اُدْعُ، لِتُدْعَ، لِیَدْعَ، لِیُدْعُ ۔ والنھی عنہ: لَا تَدْعُ، لَا تُدْعُ، لَا یَدْعُ، لَا یُدْعُ۔ الظرف منہ: مَدْعیً، مَدْعَیَان، مَدَاعٍ، مُدَیْعٍ۔ والا لہ منہ: مِدْعیً، مِدْعَیَان، مَدَاعٍ، مُدَیْعٍ، مُدْعَاۃٌ، مِدْعَاتَان، مَدَاعٍ، مُدَیْعِیَۃٌ، مِدْعَاءٌ، مِدْعَاءَان، مَدَاعِیُّ، مُدَیْعِیٌّ، مُدَیْعِیَّۃٌ ۔افعل التفضیل للمذکر منہ ۔اَدْعیٰ ،اَدْعَیَانَ،اَدْعَوْنَ،اَدَاعٍ،اُدَیْعٍ،والمؤنث منہ دُعْیٰ،دُعْیَیَان،دُعْیَیَاتٌ،دُعاً،دُعیً ۔فعل التعجب منہ مَااَدْعَاہُ،وَ اَدْعِ بِہٖ،وَدَعُوَ دُعْوَتُ

صرف کبیر فعل ماضی معلوم

صیغہ	اصل	قانون
دَعَا	دَعَوَ	قال
دَعَوَا	براصل خود	
دَعَوْا	دَعَوُوْا	قال ،التقای ساکنین حصہ پنجم
دَعَتْ	دَعَوَت	قال التقائے ساکنین حصہ پنجم
دَعَتَا	دَعَوَتَا	قال التقائے ساکنین حصہ پنجم

دَعَوْنَ، دَعَوْت، دَعَوْتما، دَعَوْتُم، دَعَوْتِ، دَعَوْتُما، دَعَوْتُن، دَعَوْتُ، دَعَونا، براصل خود ۔ ماضی مجھول: دُعِیَ ، دُعِیاَ، دُعُوْا، دَعِیَتْ، دُعِیَتَا، دُعِیْنَ، دُعِیتَ، دُعِیتما، دُعِیْتُم، دُعِیتِ ، دُعِیْتما، دُعیتنَّ، دُعِیتُ ، دُعینا۔ مضارع معلوم: یَدْعُوْ، یَدْعُوَان، یَدْعُوْنَ ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَان، یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوْن، تَدْعُوِیْنَ، (تَدْعِیْنَ) تَدْعُوَان،تَدْعُوْنَ،اُدْعُوْ، نَدْعُوْ، مضارع مجھول: یُدْعیٰ، یُدْعَیَان، یُدْعَوْنَ، تُدْعیٰ، تُدْعَیَان، یُدْعَیْنَ ، تُدْعیٰ، تُدْعَیَان، تُدْعَوْن، تُدْعَیْنَ، تُدْعَیَان، تُدْعَیْنَ، اُدْعیٰ، نُدْعیٰ

اسم فاعل:-

صیغہ	اصل	قانون
داعٍ	داعِوٌ	صاعد رفعی جری حالت میں یدعو نصبی حالت میں دَاعِیاً
دَاعِیَان	داعِوَان	صاعد نصبی جری حالت میں دَاعِیَیْنِ
داعُوْنَ	دَاعِوُوْنَ	یدعو حصہ دوم التقاء حصہ پنجم
دعاۃٌ	دَعَوَۃٌ	قال، دُعَاۃٌ
دُعَّاءٌ	دُعَّاوٌ	دُعَاءٌ
دُعًّی	دُعَّوٌ	صاعد قال التقاء حصہ پنجم تینوں حالتوں میں ہاں بوقت الف لام اَلدُّعیّ
دَعوٌ	دَعاً	قال التقاء ہر حال میں بصورت الف لام اَلدَّعَا اضافت دَعَاکُم
دُعوٌ	دُعُوٌ	براصل خود
دُعَوَاء	دُعَوَاءٌ	براصل خود
دُعَوَانٌ	دُعَوَانٌ	براصل خود
دِعَاءٌ	دِعَاوٌ	دُعَاءٌ
اَدْعَاءٌ	اَدْعَاوٌ	دُعَاءٌ
دُعِیٌّ	دُعُوْوٌ	دُعِیٌّ، سیّد یا مشدد مخفف
اعیۃٌ	داعِوَۃٌ	صاعد
دَاعِیَتَان	دَاعِوَتَان	صاعد
داعِیَاتٌ	داعِوَاتٌ	صاعد
دوَاعٍ	دواعِوُ	دوَاعٍ صاعد رفعی جری حالت میں یدعو التقاء اور بصورت نصب دواعِیَ،

بصورت الف لام و اضافت دوَاعِیُکُم، دَوَاعِیَکُم، الدَواعِیُ، الدواعِیُ۔

دُرَیْع دُوَیْعو" صاعد یدعو نصبی حالت میں دُوَیْعِیاً، الف لام و اضافت میں الدُّوَیْعِیُ، الدُّوَیْعِیَ، دُوَیْعِیُکُم، دُوَیْعِیُکُم۔

دُوَیْعِیَة" دُوَیْعِوَة" صاعد

اسم مفعول:-

صیغہ	اصل	قانون
مَدْعُوّ"	مَدْعُوو"	فقط ادغام کیا
مَدْعُوّانِ	مَدْعُوانِ	فقط ادغام کیا
مَدْعُوُّوْنَ	مَدْعُو وونَ	فقط ادغام کیا
مَدْعُوَّة"	مَدْعُووت	فقط ادغام کیا
مَدْعُوَّتَانِ	مَدْعُو وتانِ	فقط ادغام کیا
مَدْعُوَّات"	مَدْعُو وات"	فقط ادغام کیا
مُداعِیّ"	مُداعِیُو	سیّد
مُدَیْعِیّ"	مَدَیْعِیُو"	سیّد
مُدَیْعِیَّة"	مُدَیْعِیُوَة"	سیّد

صرف صغیر باب دوم ثلاثی مجرد ناقص واوی بروزن فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلجِثِیُّ زانو پر بیٹھنا۔

سوم	//	//	فِعل یفعَل چوں الرِضْوَان خوش ہونا
چہارم	//	//	فعَل یفعَل چوں المَحْوُ مٹانا
پنجم	//	//	فعُل یفعُل چوں اَلرِّخْوَةُ نرم ہونا، آسان ہونا

صرف صغیر باب اول ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی بروزن اِفعل چوں الاعلاء بلند کرنا

دوم	//	//	تفعیل چوں التَّنجِیَةُ رہائی دلانا
سوم	//	//	مفاعلہ چوں المنا جاہ باہم سرگوشی کرنا
چہارم	//	//	تفعل چوں اَلتَّبَنِّیَ بیٹا بنانا
پنجم	//	//	تفاعل چوں التراضی باہم رضامند ہونا
ششم	//	//	افتعال چوں الاعتداء تجاوز کرنا
ہفتم	//	//	انفعال چوں الا نجلاء ظاہر ہونا
ہشتم	//	//	استفعال چوں الاستدعاء طلب کرنا، چاہنا
نہم	//	//	افعلال چوں اَلاِرْعِوَاء رکنا، باز رہنا
دہم	//	//	افعیعال چوں الاعریراء ننگی پیٹھ پر سوار ہونا

الا حلیلاء حلوہ اور میٹھا سمجھنا

جملہ صرف صغیر باب اول ثلاثی مجرد ناقص یائی بروزن فَعَلَ یَفعِلُ چوں الرمی تیر پھینکنا

دوم	//	//	فَعِلَ یَفعَلُ چوں الخَشیُ ڈرنا
سوم	//	//	فعَل یَفعُل چوں الکنایة کنایہ کرنا
چہارم	//	//	فعَل یَفعَل چوں السعی کوشش کرنا
پنجم	//	//	فعُل یفعُل چوں النهاوة کامل العقل ہونا

صرف صغیر باب اول ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی بروزن افعال چوں الاهداء (ہدیہ دینا)

---------دوم---------تفعیل چوں الترمیۃ (پھینکنا)

---------سوم---------مفاعل چوں المرامات (باہم تیراندازی کرنا)

---------چہارم---------تفعّل چوں التمنی (آرزو کرنا)

---------پنجم---------تفاعل چوں الترامی (ایک دوسرے کو تیر مارنا)

----- ششم // // استفعال چوں الاختفاء پوشیدہ ہونا

------ہفتم // // انفعال چوں الانقضاء پورا ہونا

------ہشتم // // استفعال چوں الاستغنا بے نیاز ہونا

صرف صغیر باب اوّل ثلاثی مجرد لفیف مفروق بروزن فعَل یفعِل چوں الوقی الوقایۃ حفاظت کرنا

دوم //	//		فعِل یفعَل چوں الوَجیُ ننگے پاؤں ہونا
سوم //	//		فعِل یفعِل چوں الوَلْیُ حاکم مقرر کرنا، نزدیک ہونا

صرف صغیر باب اوّل ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق بروزن افعال چوں الایصا وصیت کرنا

دوم //	//	تفعیل چوں التوفیة پوراحق دینا
سوم //	//	مفاعله چوں الموالاة آپس میں دوستی کرنا
چہارم //	//	تفعل چوں التوفی پرہیزگار ہونا
پنجم //	//	تفاعل چوں التوالی پے در پے ہونا، لگاتار ہونا
ششم //	//	افتعال چوں الاتقاء پرہیز کرنا
ہفتم //	//	استفعال چوں الاستیفاء پوراحق لینا

بقیہ

صرف صغیر باب اوّل ثلاثی مجرد لفیف مقرون بروزن فعَل یفعِل چوں اَلطَّی لپیٹنا

-----------دوم-----------فعِل یفعَل چوں القوۃ (قوی ہونا، توانا ہونا)

صرف صغیر باب اول ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون بروزن افعال چوں الاحیاء (زندہ کرنا)

دوم // // تفعیل چوں التسویۃ برابر کرنا

سوم // // مفاعلہ چوں المدَادَاۃ دوا کرنا

چہارم // // تفعل چوں التقوی طاقت ور ہونا

پنجم // // تفاعل چوں التساوی برابر ہونا

ششم // // افتعال چوں الاستواء معتدل و مستقیم ہونا

ہفتم // // انفعال چوں الانزواء گوشہ نشین ہونا

ہشتم // // استفعال چوں الاستحیاء شرم کرنا

قوانین مضاعف

قانون نمبر۹۳ ''دَدَن''، ''بَبَر'' والا:-

عبارت:- ہر گاہ دو حرف متجا نسین اگر جمع شوند در اوّل کلمه ثلا ثی مجرد یا رباعی مجرد مزید فیه ادغام ممتنع بود، و دراول کلمه ثلاثی مزید فیه جا ئز است ۔ مطلقاً سوائے مضارع چراکه درمضارع وقتے جا ئز است که حاجت بہمزه و صلی نیفتد. **فائدہ:-** اس قانون کا نام ''دَدَن''، ''بَبَر'' والا ہے۔اس کے تین حصے ہیں۔ ہر حصہ کے دو درجے ہیں۔خلاصہ اور مثال مطابقی۔

خلاصہ (حصہ اول):- ہر وہ کلمہ کہ جس میں دوحرف صحیح ایک جنس کے کلمہ کے شروع میں آجاویں۔وہ کلمہ ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد یا رباعی مزید فیہ کا ہوتو ادغام بالکل ناجائز ہے۔

صرف صغیر باب اول ثلا ثی مجرد ناقص یائی بروزن فَعَلَ یَفعِلُ چوں الرمی تیر انداختن ، رمیٰ یَرْمِیْ رَمْیاً فهو رَامٍ، ورُمِیَ یُرْ میٰ، رَمْیاً فذاك مَرْمِیّ'' ،لَمْ یَرْمِ ،لَمْ یُرْ مَ، لَا یَرْ مِیْ ،لَا یُرْ میٰ۔ لَنْ یَرْمِیَ لَنْ یُرْ میٰ۔ الامر منه:ارْمِ لِتُرْمَ ، لِیَرْمِ، لِیُرْمَ ۔ والنهی عنه: لَا تَرْمِ ،لَا تُرْمَ ، لَا یَرْمِ ، لَا یُرْمَ ۔ الظرف منه: مَرْ میً، مَرْ مَیَا نِ، مَرَامٍ والالة منه: مِرْ میً، مِرْ مَیَانِ، مَرَامٍ، مُرَیْمٍ، مِرْ مَاۃ''، مِرْ مَا تَانِ، مَرَامٍ، مُرَیْمِیَة''، مِرْ مَا ء''، مِرْ مَاءَ ان، مَرَامِیُّ، مُرَیْمِی''۔ افعل التفضیل للمذ کر منه: اَرْ میٰ، اَرْ مَیَانِ، اَرْ مَوْنَ، اَرَامٍ، وَاُ رَیْمٍ۔ والمونث منه: رُمْیٰ، رُمْیَیَان، رُمْیَیَات''، رُمیً، رُمَیّ۔ فعل التعجب منه: مَا اَرْ ماه، وَاَرْ مِ بِه، رَمُوَیا رَمُوَت۔

فائدہ (۱):- مضاعف کا لغوی معنی ہے دگنا کیا ہوا۔اور اصطلاح میں ہر وہ کلمہ جس کے دوحرف اصلیہ کے مقابلہ میں دوحرف صحیح ایک جنس کے ہوں۔
فائدہ (۲):- پھر اگر اصلی حروف چار ہوں تو مضاعف رباعی اور اگر تین ہوں تو مضاعف ثلاثی۔فائدہ (۳):- مضاعف رباعی کے لیے شرط یہ ہے کہ جو حرف فا کے مقابلہ میں ہو وہی پہلے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔اور جو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو وہی دوسرے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو جیسے زلزل، دمدم ، کبکب ۔فائدہ (۴):- پھر مضاعف ثلاثی جیسا کہ معلوم ہے تین قسم پر ہے۔(۱)۔ ہر وہ کلمہ جو فا عین کے مقابلہ میں دوحرف صحیح ایک جنس کے ہوں۔ جیسے ددن، ببر، ددن بمعنی لہو ولعب، دَدَان بمعنی بے خبر آدمی، کند تلوار، شمشیر براں ضد دیدن'' بروزن فعیل'' ، دَیدان'' بروزن فیعَال ''بمعنی عادت، ببر''، بَبر'' بمعنی شیر ببر، بَبْغَاءُ ،بَبَّغَاءُ ، بَبَغاء بمعنی طوطا، اَلتَّتر بمعنی تاتاری لوگ۔مضاعف ثلاثی نمبر (۲):- ہر وہ کلمہ جس کے عین لام کلمہ کے مقابلہ میں دوحرف صحیح ایک جنس کے ہوں۔جیسے سبب، مدد، سرر، ظُلَل''۔(۳): ہر وہ کلمہ کہ جس کے فا اور لام کے مقابلہ میں حرف صحیح ایک جنس کے ہوں جیسے سدس، ثلث، قلق۔فائدہ (۵):- چونکہ مضاعف رباعی اور مضاعف ثلاثی نمبر (۱) اور (۳) میں کوئی ادغام وغیرہ جیسی تبدیلی نہیں ہوتی، اس واسطے مصنفین اس کو بیان نہیں کرتے ، بلکہ مضاعف نمبر (۲) کی بات ہوگی۔فائدہ (۶):- دوحرف ایک جنس کے جمع ہوں تو ان کو متجانسین اور اگر مخرج ایک ہوں تو انہیں متقاربین یا متماثلین کہتے ہیں۔فائدہ (۷):- ہاں فن تجوید وقرأت میں ذرا مزید وضاحت ہے کہ ادغام تین قسم پر ہے۔(۱)۔ متجانسین ۔(۲)۔متقاربین۔(۳)۔متماثلین یعنی اگر حرف مکرر میں ادغام ہو تو ادغام مثلین کہلائے گا۔جیسے اذهب، اگر ادغام ایسے حرفوں میں ہو کہ جن کا مخرج ایک ہے تو اس کو ادغام متجانسین کہتے ہیں۔جیسے وقالت طائفته ۔اور اگر ایسے دوحروف میں ادغام ہو کہ نہ متجانسین ہوں اور نہ مثلین تو ادغام متقاربین کہلائے گا۔جیسے الم نخلقکم۔ فائدہ (۸):- پہلے حرف کو ساکن کر کے دوسرے حرف میں داخل کرنے اور پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔فائدہ (۹):- پھر ادغام دو قسم پر ہے۔ادغام تام، ادغام ناقص؛ یعنی اگر پہلے حرف کو دوسرے سے بدل کر ادغام کیا ہے؛ تو ادغام تام ہوگا۔جیسے قُل رَّبِ، اور اگر پہلے حرف کی کوئی صفت باقی ہے؛ تو ادغام ناقص کہلائے گا، جیسے من یقول مِنْ وَّال۔
فائدہ (۱۰):- ادغام متجانسین ومتقاربین کتابۃً ظاہر کریں گے۔جیسے وقد دخلوا۔(ملخص از فوائد مکیہ)

تفصیل کیلئے دیکھیں کشف النظر للقاری محمد طاہر رحیمی نور الله مرقده المدفون بجنة البقیع۔

مثال مطابقی :- جیسے دَدَن"، بَبَر" ، ضَضَرَبَ، تَتَدَحْرَجُ ۔خلاصہ (حصہ دوم):-ہاں اگر دوحرف ایک جنس کے ثلاثی مزید کے مضارع امر نہی کے علاوہ شروع میں آجاویں۔تو ادغام مطلقاً جائز ہے۔مطلقاً یعنی ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔جیسے تَتَرَّكَ ۔بروزن تَفَعَّلَ کو اِتَّرَّكَ ، تَصَرَّفَ کو بقانون عین افتعال حصہ سوم، صَصَرَّفَ پھر حذف حرکت کر کے شروع میں ہمزہ وصلی کا اضافہ کر کے اِصَّرَّفَ پڑھنا بھی جائز ہے۔خلاصہ (حصہ سوم):- ہاں اگر مضارع ،جحد نفی ، امر، نہی کے شروع میں ہوں تو ادغام تب درست ہے، کہ ہمزہ وصلی کی ضرورت پیش نہ آوے۔جیسے تَتَتَرَّكُ کو تَتَّرَّكُ ۔ہاں اگر ہمزہ وصلی کی ضرورت پیش آوے تو ادغام ناجائز ہے۔جیسے تَتَصَرَّفُ کی پہلی تاء کو حذف حرکت کے بعد دوسری تاء میں ادغام کرنا جائز نہیں

قانون نمبر۹۴ مدّ شدّ والا:-

عبارت:-اگر ہر دو متجانسین در اول کلمه نباشدواول ساکن ثانی متحرک باشد ادغام واجب است ۔ بوجود پنج شرائط. اول: اینکه آں متجانسین دو ہمزه در کلمه غیر مو ضوع علی التضعیف نه باشد. چنا نچه قر ء ی که در اصل قرء ء بود. دو م اینکه اول متجانسین. ہا ء وقف نه باشد. چنانچه اغزه ہلا ل . سوم اینکه اول متجا نسین مده درآخر کلمه نباشد. چنا نچه فی یوم . چہارم اینکه اول متجا نسین مده مبدل با بدال جا ئز نه باشد. پنجم اینکه ادغام باعث التباس یك وزن قیاسی بدیگر وزن قیاسی نه باشد. چنا نچه قُوْوِلَ وتُقُوْوِل که ملتبس مے شود بقُوِّلَ وتُقُوِّلَ۔

خلاصہ:- ہر وہ کلمہ جس میں دوحرف ایک جنس کے جمع ہوں اور کلمہ کے شروع میں نہ ہوں۔اور پہلا حرف ساکن دوسرا متحرک ہو تو ادغام واجب ہے۔شرائط مع امثلہ احترازی:-(۱)۔دونوں حرف کلمہ کے شروع میں نہ ہوں۔ اس سے دَدَن" بَبَر" خارج ہوئے۔(۲)۔اول ساکن دوسرا متحرک ہو اس سے فَرَرَ خارج ہوا۔(۳)۔دونوں متجانسین دو ہمزہ کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں۔اس سے قَرِءْ یٌ" جو اصل میں قَرِءْ ءٌ" تھا خارج ہوا۔ (۴)۔متجانسین میں سے اول ہائے وقف نہ ہو۔اس سے اُغْزُهْ هِلَالٌ خارج ہوا۔(۵)۔اول متجانسین ہاء سکتہ نہ وہ۔اس سے مَالِيَهْ هَلَكَ خارج ہوا۔(۶)۔اول متجانسین مبدل از حرف بابدال جوازی نہ ہو۔اس سے رِيْيَا، تُوْوِيُ جو اصل میں رِءْيٌ تُؤْوِيُ بروزن فِعْلِی خارج ہوا۔(۷)۔متجانسین میں اول حرف مدہ کلمہ کے آخر میں اور

دوسرا ہم جنس دوسرے کلمہ کے شروع میں نہ ہو۔اس سے قَالُوْ وَمَا لَنَا فِیْ یَوْمٍ خارج ہوئے۔(۸)۔ایک قیاسی وزن کا دوسرے قیاسی وزن کے ساتھ یہ ادغام باعث التباس نہ ہو۔اس سے قُوْوِلَ اور تُقُوْوِلَ خارج ہوئے۔ کہ ادغام کی صورت میں باب تفعل و تفعیل کی ماضی مجہول قیاسی کے ساتھ التباس آتا ہے۔۔حکم:۔واضح ہے کہ پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کرنا واجب ہے۔مثال مطابقی:۔مَدَدَ، شَدَدَ، قُلَلَة، حَجَجَ کو مَدّ، شَدّ، قُلّة، حَجّ پڑھنا واجب ہے۔فائدہ:۔ ہم نے کہا اول متجانسین کلمہ کے آخر میں حرف مدہ نہ ہو۔ ہاں اگر دونوں ایک کلمہ کے آخر میں ہوں تو ادغام واجب ہے۔جیسے مَدْعُوْو، مَرْمُوی کو مَدْعُوّ، مَرْمِیّ پڑھنا واجب ہے۔فائدہ:۔ ہاء وقف کی طرح دو ہمزے دو کلموں میں نہ ہوں جیسے اِمْلَأُ، اِنَاءً۔ اگر ایک کلمہ کے عین کلمہ کے مقابل ہونگے تو ادغام واجب ہے۔جیسے رَءَّاس، سَأَّل وغیرہ۔

قانون نمبر ۹۵ مَدَّ یَمُدُّ والا:۔

عبارت:۔و اگر آں متجانسین ہر دو متحرک باشند ادغام واجب است بوجود نو(۹) شرائط اول اینکه متجا نسین مدغم فیه نباشد۔ چنا نچه حَبَّبَ دوم این که کسے از متجا نسین زائده برائے الحاق نباشد۔ چنا نچه جَلْبَبَ، شَمْلَلَ۔ سوم اینکه اول متجانسین تاء افتعال نباشد۔ چنانچه اقتتل۔ چهارم اینکه متجا نسین دو واؤ در باب افعلال نباشد چنانچه ارعوو بود۔ پنجم اینکه کسی از متجانسین مقتضی اعلال نباشد چنا نچه قَوِیَ که در اصل قَوِوَ بود۔ ششم این که حرکت حرف ثانی عارضی نباشد چنا نچه اُرْدُدِالْقَوْمَ۔ ہفتم اینکه آں متجانسین در دو کلمه نباشد چوں مکننی و اگر در دوکلمه باشند پس اگر ما قبل متحرك یا لین غیر مدغم باشد ادغام جا ئز ورنه متنع۔ ہشتم اینکه آں متجانسین دو یا نباشد چوں حَیِیَ۔ نهم این که در اسم بریکے ازیں پنج اوزان نباشد۔ چوں فَعَل، فِعِل، فُعُل، فِعَل، فُعَل، چوں سَبَب، رِدِد، سُرُر، عِلَل، دُرَر۔ خلاصہ:۔ ہر وہ کلمہ جس میں دو حرف ایک جنس کے متحرک جمع ہو جاویں۔اگر ماقبل ان کا متحرک ہے تو حذف حرکت ورنہ نقل حرکت کے ساتھ ادغام واجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:- (۱)۔متجانسین میں سے اول مدغم فیہ نہ ہو اس سے حَبَّبَ خارج ہوا۔ کیونکہ دوسری باء مدغم فیہ ہے ①۔ (۲)۔متجانسین میں کوئی ایک زائدہ برائے الحاق نہ ہو۔اس سے تجلبب، شملل ②۔ (۳)۔متجانسین میں سے پہلا تاء افتعال نہ ہو اس سے اِقْتَتَلَ خارج ہوا۔ ③۔ (۴)۔متجانسین باب افعلال کی لام کلمہ کے مقابلہ میں دو واؤ نہ ہوں۔اس سے اِرْعَوىٰ جو اصل میں اِرْعَوَوَ تھا خارج ہوا۔ ④

(۵)۔متجانسین میں سے کوئی مقتضی اعلال نہ ہو۔ جیسے قَوِیَ جو اصل میں قَوِوَ تھا۔اسی شرط کی وجہ ابھی گزری ہے۔

(۶)۔حرکت حرف ثانی عارضی نہ ہو۔اس سے اُرْدُدِ الْقُوْمُ خارج ہوا۔ ⑤

(۷)۔متجانسین دو کلموں میں نہ ہوں۔جیسے مکننی ۔(۸)۔وہ متجانسین متحرکین دو یاء نہ ہوں۔جیسے حَيِيَ، رُمَيِّيَانِ۔(۹)۔وہ متجانسین ان مذکورہ ذیل پانچ اوزان میں کسی وزن پر آنے والے اسم میں نہ ہوں۔(۱)۔ فَعَل۔ جیسے مَدَد، سَبَب، لَمَم، فَرَر صیغہ جمع مکسر اسم فاعل۔(۲)۔ فِعِل جیسے رِدِد۔(۳)۔ فُعُل جیسے سُرُر۔(۴)۔ فِعَل جیسے عِلَل۔(۵)۔فُعَل جیسے دُرَر، فُرَر جمع مؤنث مکسر اسم تفضیل۔**حکم:-** بتایا جا چکا ہے کہ اگر ماقبل متحرک ہے۔تو حذف حرکت ورنہ نقل حرکت سے ادغام واجب ہے۔**مثال مطابقی:- حذف حرکت** جیسے مَدَدَ، بَرِرَ، قَلَلَ کو مَدَّ، بَرَّ، قَلَّ، بَارِر، مَادِد، دَابِبَة کو بَارّ، مَادّ، دَابّة پڑھنا واجب ہے۔

نقل حرکت:- جیسے یَمْدُدُ، یَبْرَرُ، یَفْرِرُ کو یَمُدُّ، یَبَرُّ، یَفِرُّ پڑھنا واجب ہے۔ **فائدہ:-** اگر متجانسین کا ماقبل الف مدہ زائدہ ہو جیسے مَادِد یا واؤ مدہ زائدہ ہو جیسے اُحْمُوْرِرَ، حُوْجِجَ یا یاء تصغیر ہو جیسے خُوَیْصِصَة تو پھر نقل حرکت نہیں بلکہ حذف حرکت کے ساتھ ادغام کرنا واجب ہے۔

---

① (باء اول کا اس میں ادغام اصل ہے۔اس اگر دوسری باء کو تیسری میں مدغم کریں تو پہلی میں فک ادغام لازم آئیگا۔جو خلاف اصل ہے)۔

② (اول ملحق تدحرج کے ساتھ دوسرا ملحق دحرج کے ساتھ اس طرح قَرْدَد، ملحق بجعفر، قُعْدُد ملحق بُبرثن خارج ہوئے)۔

③ (اس لئے کہ تاء افتعال لازم الجمع نہیں اس تاء کے ساتھ جو جز کلمہ ہے)

④ سوال:-ارعوىٰ جو اصل میں ارعوو تھا اس میں قانون ادغام جاری کیوں نہیں ہوا؟ جواب:- اس جگہ اعلال وادغام باہم معارض آگئے اور جہاں اعلال اور ادغام باہم معارض ہو جائیں تو اعلال کو مقدم کیا جاتا ہے۔کیونکہ اعلال تخفیف میں اصل ہے۔ادغام تو محض ملحق ہے۔جب تک اصل پر عمل ممکن ہو۔ملحق کی طرف رجوع درست نہیں۔

⑤ (کیونکہ حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہوتی ہے۔جبکہ ادغام متجانسین متحرکین میں تحرک بحرکۃ لازمی شرط ہے۔لہٰذا ایسے مقام پر ادغام جائز ہے نہ کہ واجب ہے)۔

حصہ (دوم):- شرط ہفتم کے خلاف اگر متجانسین دو کلموں میں ہوں۔ پھر اگر ان کا ماقبل متحرک صحیح ہو تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا جائز ہے، واجب نہیں۔ (۲)۔ اسی طرح اگر ماقبل لین غیر مدغم ہو تو بھی ادغام جائز ہے۔ واجب نہیں۔ صورت اول:- جیسے فَعَلَ لَبِد"، ضَرَبَ بَشِير"، لَاتَاءَ نَنَا کو فَعَلَّبِد"، ضَرَبَّشِير"، لَاتَامَنَّا پڑھنا جائز ہے۔ صورت ثانیہ۔ ثَوْبُ بَكْرٍ، عَيْنُ نَضْرٍ کو ثَوْبَّكْرٍ، عَيْنَّضْرٍ پڑھنا جائز ہے۔ قُوْمُ مَالِكٍ، قَوْمَّالِكٍ پڑھنا جائز ہے۔

حصہ (سوم):- ہاں اگر متجانسین کا ماقبل متحرک نہ ہو اور لین غیر مدغم نہ ہو تو ادغام ممتنع ہے۔ مثال مطابقی:- قَدَمُ مَالِكٍ، نَصْرُ رَشِيدٍ، عِلْمُ مَا جِدٍ۔ حصہ (چہارم):- ہاں اگر دو ہمزے دو کلمات میں ہوں تو ادغام ممتنع ہے۔ مثال مطابقی:- قَرَءَ اَبُوكَ۔ [1]

---

[1] فائدہ (۱):- بعض حضرات نے اس قانون کو یوں بیان فرمایا ہے۔ ہر وہ مقام جہاں دو حرف متجانسین ایک کلمہ میں بر سبیل لزوم جمع ہوں۔ اور دونوں متحرک بحرکتہ لازم ہوں۔ تو ادغام واجب ہے۔ (بر سبیل لزوم کہنے سے اِسْتَتَر، اِقْتَتَل خارج ہوئے۔ کیونکہ تاء افتعال تا نفس کلمہ کے ساتھ لازم الجمع نہیں لہٰذا ایسے مقام پر ادغام جائز ہے۔ واجب نہیں۔ پھر ادغام کرنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱)۔ اگر متجانسین کا ماقبل متحرک یا ساکن غیر مدہ ہو تو حذف حرکت سے ادغام واجب ہے۔ جیسے حَبَّ، مَدَّ، حَابَّ، حُوَجَّ، اِحْمَارَّ، اسود، احمور وغیرہ۔ اور اگر ماقبل ساکن غیر مدہ ہو تو نقل حرکت سے ادغام واجب ہے۔ جیسے اَحَبَّ، يَمُدَّ وغیرہ۔ ہاں عَيِىَ، حَيِىَ میں ادغام جائز ہے نہ کہ واجب۔ بلکہ فکِ ادغام کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح اگر حرکت ثانیہ عارضی ہو۔ یعنی سکون لازمی نہ ہو تو ادغام جائز ہے۔ جیسے لم يَمُدُّ، لم يَحْمَرَّ وغیرہ اسی طرح اگر ادغام موجب التباس ہو تو جائز نہیں۔ جیسے پانچ مشہور اوزان۔ سوال:- "مُحَابّ" میں ادغام موجب التباس ہے۔ اسم مفاعل ومفعول وظرف کے درمیان یہ کلمہ مشترک ہے۔ "مد" شد" والے قانون میں حالانکہ آپ نے فرمایا تھا کہ ایک قیاسی وزن کا دوسرے قیاسی وزن کے ساتھ یہ ادغام باعث التباس نہ ہو۔ جواب:- یہ التباس مشتقین کے درمیان ہے جو کلام عرب میں قابل برداشت ہے۔ فائدہ (۲):- مضاعف کے بعض کلمات محض تخفیف کے پیش نظر متجانسین میں سے کسی ایک کو بحرف علت تبدیل بھی کیا جاتا ہے۔ پھر یہ تبدیلی دو قسم پر ہے۔ سماعی جیسے تَقَضَّى البَازِيُّ، دسّها، لم يَتَسَنَّه، اَمْلَيْتُ، قَضَّيْتُ، تَسَرَّيْتُ، تَظَنَّيْتُ۔ جو اصل میں تَقَضَّضَ، دَسَّسَ، لم يَتَسَنَّنَ، اَمْلَلْتَ، قَضَّضْتُ، تَسَرَّرْتُ، تَظَنَّنْتَ تھے۔ قیاسی جیسے دیوان، دینار، قیراط، دیماس جو اصل میں دِوْدَان"، دِنَّار"، سِرَّاز"، قِرَّاط" تھے۔ فائدہ (۳):- متجانسین میں سے بعض کا حذف بھی سماعاً جائز ہے۔ جیسے ظَلْتَ، مَسْتُ، فَظَلْتُمْ، تفكهون۔ جو اصل میں ظَلِلْتُ، مَسِسْتُ، فَظَلَلْتُمْ تھے۔ بلکہ بعض حضرات پہلے نقل حرکت کر کے بعد میں حذف کرتے ہیں۔ اسی طرح ہے۔ قَرْنَ جو اصل میں اِقْرِرْنَ تھا

اَحَسْتُ جواصل میں اَحْسَسْتُ ۔ ظَلْتُ جواصل میں ظَلِلْتُ تھا۔(تفصیل کیلئے دیکھیں جاربردی صفحہ نمبر۲۶۱،شافیہ صفحہ۱۶۱)۔

فائدہ(۴):-ونحو حَبَطٌ، وحِصطٌ، وفُزدُ، وعُدٌّ فی حَبَطْتُ، وحُصْتُ، وفُزتُ، وعُدتُ۔ شاذ" (والتفصیل فی جاربردی صفحہ نمبر۲۵۸،شافیہ صفحہ۱۵۹) فائدہ(۵):-قالو ابَلْعَنْبَر وعَلماء ومِلْماءَ فی بنی العنبر و علی الماء و من الماء واما نحو یتسع و ینقی فشاذ" وعلیه جاء تق الله فینا والکتاب الذی تتلو الخ۔

(جاربردی صفحہ۲۶۱،شافیہ۱۶۱)۔لفظ بلعنبر موجود دیوان حماسہ صفحہ نمبر۱)۔ فائدہ(۶):-عزین گروہ درگروہ جمع ہے۔عِزۃ" کی جو اصل میں عِــــــــــــــــزَو" تھا۔

خلاف قانون باقی محذوفۃ الاعجاز کی طرح آخر سے لام کلمہ کوحذف کر کے عین کلمہ پر اعراب جاری کردیا توعِز" ہوا۔بعض اوقات عوض میں تاء بھی لگاتے ہیں۔توعِزَۃ" بن جاتا ہے۔بروزن فِعَۃ"۔اس کی جمع عِزُون و عزین آتی ہے۔بروزن فِعُون فِعِین ہے۔بعض نے اس کا واحد عِزْ ھَۃ" بھی بتایا ہے۔خلاف قانون جمع مذکر سالم عِزُون آتی ہے۔یعنی اس کا لام کلمہ ھا ہے۔جس طرح سَنَۃ" اور اس کی نظائر کی جمع واؤنون کے ساتھ آتی ہے۔

قانون نمبر۹۶ دینار شیراز والا

عبارت:-ہر اسم که بروزن فِعَّال" باشد سوائے مصدر حرف مدغمش رابیاء بدل کنند وجو باً۔خلاصہ:-ہروہ اسم جوغیر مصدر ہو۔فعال کے وزن پر ہو۔اس کے مدغم حرف کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

شرائط ومثال احترازی:-(۱)۔کلمہ اسم بروزن فِعَّال ہو۔اس سے رِمَّا مَۃ" خارج ہوا۔(۲)۔صیغہ مصدر کا نہ ہو اس سے کِــــــــــــــــذَّاب" خارج ہوا۔حکم واضح ہے۔

مثال مطابقی:-اسم جامد:دِنَّارٌ، شِرَّازٌ، دِوَّان"، اِوَّان" کو دِیْنَار ، شِیْرَاز، دِیْوَان"، اِیْوَان" پڑھنا واجب ہے۔

صرف صغیر باب اول ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی بروزن فَعَل یَفْعِلُ چوں اَلْفِرَارُ (بھاگنا)

دوم // // فعِل یفعَل چوں اَلْعَضُ دانتوں سے چیز پکڑنا

سوم // // فعَل یفعُل چوں اَلْمَدُّ کھینچنا

چہارم /// // فعُل یفعُل چوں اَلْحُبُّ والْمَحَبَّۃُ محبوب ہونا

صرف صغیر باب اول ثلاثی مزید فیہ مضاعف ثلاثی بروزن افعال چوں الامداد (مدد کرنا)

دوم // // تفعیل چوں التقلیل (تھوڑا بتانا)

سوم // // مفاعلہ چوں المُحَابَّۃُ ایک دوسرے سے محبت کرنا

چہارم // // تفعُّل چوں اَلتَّحَبُّبُ محبوب ہونا

پنجم // // تفاعُل چوں اَلتَّحَابُ ایک دوسرے سے دوستی کرنا

ششم // // افتعال چوں اَلِامْتِدَادُ لمبا ہونا

ہفتم // // انفعال چوں اَلِانْسِدَادُ بند ہونا

ہشتم // // استفعال چوں اَلِاسْتِمْدَادُ مدد طلب کرنا

صرف صغیر باب اول رباعی مجرد و مضاعف رباعی بروزن فعللہ چوں الزلزلۃ و الزِلزالُ (ہلا دینا)

صرف صغیر باب اول رباعی مزید فیہ بروزن تفعلل چوں التَّسَلْسُلُ (پیوست ہونا)

رسالہ القواعد المحمودہ

بحث اسم منسوب جمع مذکر، مؤنث سالم:-

قاعدہ:- کسی کلمہ کے آخر میں یائے مشدد کا کسرہ کے بعد لاحق کرنا تاکہ یہ الحاق مدلول کلمہ کے ساتھ کسی چیز کی وابستگی ظاہر کرے نسبت کہلاتا ہے۔ جب اسم منسوب الیہ ثلاثی مکسور العین ہو تو بوقت نسبت عین کو فتح دیا جائے گا۔ جیسے فَخِذ" سے فَخَذِیّ"، مَلِكٌ سے مَلَکِیٌّ اور اگر منسوب الیہ رباعی مکسور العین ہو تو افصح یہی صورت ہے کہ اس کے عین پر بدستور کسرہ رہے۔ جیسے مَشرِق سے مَشرِقی، مغرِب سے مغرِبی، یَثْرِبُ سے یَثْرِبِیٌّ۔ قاعدہ۔ جس لفظ کے آخر میں تائے تانیث ہو نسبت کے وقت اس کا حذف لازم ہے۔ مثلاً ناصرة کی طرف نسبت میں ناصری کہیں گے۔ جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہو اس کی طرف نسبت کرنے کے حسب ذیل قواعد ہیں۔

قاعدہ:- الف مقصورہ اگر تیسرے حرف کی جگہ ہو تو بوقت نسبت وہ واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے عَصاً سے عَصَوِیّ"، فَتیً سے فَتَوِیّ"۔ قاعدہ:- اگر الف مقصورہ چوتھا حرف ہو اور اصلی ہو تو پھر بھی اس کی واؤ سے تبدیلی زیادہ تر زیر عمل ہے۔ جیسے مَرْمیٌّ سے مَرْمَوِیّ" اور حذف بھی روا ہے۔ جیسے مَرْمِیٌّ اور اگر اصلی نہ ہو بلکہ زائدہ ہو خواہ تانیث کے لئے خواہ الحاق کے لئے تو اس میں مختار صورت حذف کی ہے۔ یعنی حُبْلِیٌّ، ذُفْرِیٌّ کہیں گے۔ اور اس کی تبدیلی واؤ سے بھی جائز ہے۔ مثلاً کہیں حُبلَوِیّ" ذُفْرَوِیّ" ہاں الف تانیث کو جب واؤ سے بدل دیں تو اکثر اس سے پہلے الف زائدہ کر دیتے ہیں۔ جیسے طُوبَاوِیُّ، دُنْیَاوِیّ"۔ قاعدہ:- الف مقصورہ اگر ایسے اسم میں واقع ہو جس کا دوسرا حرف متحرک ہو تو وہ الف مقصورہ حذف ہوتا ہے۔ جیسے بَرْدیٰ سے بَرْدِیٌّ اسی طرح اگر کلمہ میں پانچویں جگہ ہو تو بھی الف مقصورہ حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے مُصْطَفیٰ سے مُصْطَفِیّ" بعضوں نے یہاں واؤ سے تبدیلی بھی جائز رکھی ہے۔ گویا مُصْطَفَوِیُّ بھی کہتے ہیں۔ اگر اسم کے آخر میں الف ممدودہ تانیث کیلئے ہو تو اس کی نسبت کے قواعد۔ قاعدہ:- الف ممدودہ کا ہمزہ تانیث کے لئے ہونے کی صورت میں بوقت نسبت واؤ سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے صفراء سے صفراَوِیّ"۔ قاعدہ:- الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال خود رہتا ہے۔ جیسے قُراءً سے قرائی، ابتداء سے ابتدائی۔ قاعدہ:- اگر اصلی نہ ہو تو اس کا رکھنا بھی جائز ہے۔ اور اس کی واؤ سے تبدیلی بھی روا۔ مثلاً رِدَاء سے رِدَائی بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور رِدَاوِی بھی سماء سے سمائی بھی کہنا روا ہے اور سَمَاوِیّ" بھی۔

اسم منقوص کی طرف نسبت کرنے کے قواعد:۔

قاعدہ:۔ یاء اگر تیسری جگہ ہو تو اس کو واؤ سے بدل کر اس کے ماقبل فتح دیتے ہیں۔ جیسے عَمِیَ سے عَمَوِیٌّ، حَیٌّ سے حَیَوِیّ"۔ قاعدہ:۔ اگر چوتھی جگہ ہو تو حذف بھی جائز ہے۔ جیسے قاضٍ و ماضٍ سے قاضِیّ" و ماضِیّ" اور واؤ سے تبدیلی بھی۔ مگر اس صورت میں ماقبل کو فتح ضرور دیا جائے گا۔ یعنی کہا جاوے گا۔ قَاضَوِیّ"، مَاضَوِیّ"۔ قاعدہ:۔ اگر پانچویں جگہ ہو تو حذف کرنا ضروری ہے۔ جیسے مُسْتَعلِی سے مُسْتَعْلِیّ"، معتدی سے مُعْتَدِیّ"۔ قاعدہ:۔ اگر کوئی کلمہ فعیل کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں حرف صحیح ہو تو اس کا وزن اپنی حالت پر باقی رہتا ہے۔ جیسے مسیح سے مسیحی، صلیب سے صلیبی، حدید سے حدیدی۔ قاعدہ:۔ اگر وہ کلمہ ناقص ہے تو ایک یاء کو حذف کر کے دوسرے کو واؤ سے بدل دیں گے۔ اور ماقبل کو فتح دیں گے۔ جیسے غنی، علی سے غَنَوِیّ"، عَلَوِیّ"۔ قاعدہ:۔ اگر فعیلة" کے وزن پر ہو تو مضاعف و معتل نہ ہونے کی صورت میں یاء کو حذف کر کے ماقبل کو فتحہ دیا جائے گا۔ مثلاً مدینة کی طرف نسبت کرنے میں مَدَنِی اور فریضہ کی طرف نسبت کرنے میں فَرَضِی کہیں گے۔ البتہ بعض جگہ یاء کا باقی رکھنا شاذ ہے۔ جیسے طَبِیْعِیٌّ سَلِیْقِیٌّ۔ قاعدہ:۔ اگر مضاعف یا معتل العین ہو تو کچھ حذف نہیں ہوتا۔ مثلاً طویلة، عزیزة کی طرف نسبت کرنے میں کہیں گے۔ طویلی، عزیزی، فُعیل" و فعیلة" کا وہی حکم ہے۔ جو فُعیل" و فُعیلة" کا بیان ہوا۔ جیسے عُقَیْلٌ سے عُقَیلی، قُصَیّ" سے قُصَوِیٌّ، قُلَیْلَة" سے قُلَیْلِیٌّ، اُمَیْمَة" سے اُمَیْمِیٌّ۔ قاعدہ:۔ اگر کسی اسم کے آخر میں چوتھی اور یا پانچویں جگہ واؤ اس سے پہلے ضمہ ہو تو بوقت نسبت واؤ حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے قَلَنْسُوَةٌ سے قَلَنسِی"، تَرْقُوَةٌ سے تَرْقِیٌّ ورنہ واؤ باقی رہے گی۔ جیسے عَدَوّ" سے عَدَوِی"، دلو سے دلوی۔ قاعدہ:۔ اگر کسی اسم کے آخر میں یاء مشدد ہو اور اس سے پہلے دو سے زیادہ حرف ہوں تو یاء کا حذف کرنا ضروری ہے۔ جیسے شافعی کی طرف نسبت کرتے ہوئے شافعی اور اسکندریہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسکندری کہتے ہیں۔ قاعدہ:۔ اگر یاء سے پہلے ایک ہی حرف ہو جیسے حَیّ تو دوسرے حرف کو فتح دے کر تیسرے کو واؤ سے بدل دینا واجب ہوتا ہے۔ جیسے حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ۔ قاعدہ:۔ اگر دوسری یاء واؤ سے بدلی ہوئی ہو تو بوقت نسبت پھر واؤ ہو جائے گی۔ جیسے طَیّ" سے طَوَوِیٌّ۔

قاعدہ:- اگر کوئی کلمہ محذوف الآخر ہو اور صرف دو حرف باقی رہے ہوں تو بحالت نسبت حرف محذوف پھر لوٹ آئے گا۔ جیسے اَب"، اَخ" سے اَبَوِیّ" واَخَوِیّ" لفظ اخت و بنت کی طرف نسبت کرنے میں تاء کو باقی رکھا جاتا ہے۔ جیسے اُختِیٌّ ،بِنتِیٌّ بعض تاء کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اُخَوِیٌّ ، بَنَوِیٌّ اور اِبنَۃٌ کی نسبت کہا جاتا ہے۔ اِبنِیٌّ و بَنَوِیٌّ ، یَد" ، دَم" الفاظ میں محذوف کو لوٹانا فصیح تر ہے۔ گویا کہا جائے گا۔ یَدَوِیّ"، و دَمَوِیّ" اور بغیر واؤ کے نسبت کرنے کو بھی جائز رکھا ہے۔ یعنی کہا جائے گا یَدِیّ"، دَمِیّ" ۔ قاعدہ:- اگر کسی کلمہ میں محذوف کے عوض ہمزہ وصل ہو جیسے اِبنٌ واِسمٌ تو عوض (ہمزہ) کا حذف اور محذوف کو لوٹانا جائز ہے۔ مثلاً بَنَوِیّ، سَمَوِیٌّ کہہ سکتے ہیں۔ اور اِبنِیٌّ واِسمِیٌّ کہنا بھی اسی طرح روا رکھا گیا ہے۔ قاعدہ:- اگر محذوف کے عوض تاء تانیث لائی گئی ہو تو بوقت نسبت اس کو حذف لایا جائے گا۔ جیسے سِنَۃٌ سے سِنَوِیّ" ، لُغَۃٌ سے لُغَوِیّ" اور زِنَۃ" سے وِزنِیّ" ، صِلَۃ" سے وِصَلِیّ" ۔ قاعدہ:- اگر تثنیہ و جمع کی طرف نسبت مقصود ہو تو ان کو مفرد کی شکل میں لا کر نسبت کی جائے گی۔ جیسے عراقین سے عراقی ، مسلمین سے مسلمی یہی حال ان کا ہے۔ جو تثنیہ و جمع کے ساتھ لاحق ہیں۔ جیسے اِثنَینِ سے اِثنِیٌّ و ثِنَوِّی ، عِشرِینَ سے عِشرِیٌّ، اَربَعِینَ سے اَربَعِیٌّ ۔ قاعدہ:- اگر ایسی جمعیں ہیں جن کا مفرد نہیں جیسے ابابیل، وعباد یدیا اگر مفرد ہے تو اس لفظ سے نہیں۔ جیسے نساء تو ہر دو حالت میں بوقت نسبت ان کو اپنے حال پر رکھا جائے گا۔ جیسے مخاطری، مناجذی، نسائی۔ بعض صرفیین کے نزدیک جمع مکسر کی طرف نسبت کرنے میں اس کو بحال خود رکھا جائے گا۔ مثلاً ملائکہ سے ملائکی، ملوك سے ملوکی ، کنانس سے کنانسی ،اس طرح جمع مکسر جو علم ہو اس کی طرف نسبت کرتے وقت اس کو بحال خود رکھا جائے گا۔ مفرد کی طرف اس کو نہیں لوٹائیں گے۔ جیسے انبار سے انباری ، انصار سے انصاری ، اھواز سے اھوازی۔ قاعدہ:- مرکب بنائی میں نسبت کے وقت اس کا آخری جزء حذف کر کے جزء اول کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جیسے بعلبك و معد یکرب کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ بعلی و معدی کبھی بغیر حذف کے پورے مرکب کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ بعلبکی ، معدیکربی اور مرکب اضافی میں جزء اول کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جیسے امراء القیس سے امرئی ، دیر القمر سے دیرائی کبھی جزء آخر کی طرف جیسے عبدالاشھل سے اشھلی، ابوبکر سے بکری ، عبدمناف سے منافی اور کبھی پورے مرکب کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جیسے عین اھل سے عین اھلی، وادی آش سے وادی آشی ، عین حورٍ سے عین حوری۔ مرکب اسنادی میں نسبت جزء اول کی طرف کی جاتی

تابط شرا سے تابطی ، ذر حیا سے ذری۔

رسالہ الفوائد الرشیدہ

فائدہ(۱):۔ مثنیٰ تثنیہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔ فائدہ(۲):۔ کسی اسم واحد کو جب تثنیہ بنانا چاہتے ہیں۔ تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں الف بڑھاتے ہیں۔ اور نصبی جری حالتوں میں یاء ماقبل مفتوح اور آخر میں نون مکسور زائدہ کرتے ہیں۔ جیسے جاء الرَّجُلَانِ ،رایت الرَّجُلَیْنِ، مررت بِالرَّجُلَیْنِ ۔ فائدہ(۳):۔ کوئی عَلَم اگر مرکب اضافی ہو تو اس کے جزو اول (مضاف) کو مثنیٰ لاتے ہیں۔ جیسے عبدَ االلّٰمَـالِكِ۔ فائدہ(۴):۔ اگر مرکب بنائی یا مرکب اسنادی ہو تو ان کو اپنی حالت پر رکھتے ہیں۔ البتہ مذکر ہونے کی صورت میں ان سے پہلے ذَوَا اور مؤنث ہونے کی حالت میں ذَوَاتَا بڑھاتے ہیں۔ جیسے ذَوَا مَعْدِ یکرب ، ذَوَا تَا بعلبكِ، اسی طرح مرکب صوتی میں ان سے پہلے ذَوا اور مؤنث ہونے کی حالت میں ذواتا بڑھاتے ہیں۔ جیسے ذوا سیبویہ ، ذواتا درستویہ، بابویہ ۔ فائدہ(۵):۔ بعض کلمات ایسے ہیں جن کا تثنیہ نہیں آتا وہ یہ ہیں۔ بَعْضٌ، اَجْمَعُ، جَمْعَاءُ، کُلٌّ، اَحَدٌ وغیرھا۔ اسی طرح اَسْمَاءُ ، اَعْوَاد" اور وہ اسم تفضیل جو مِنْ کے ساتھ استعمال ہو۔ فائدہ(۶):۔ اسم منقوص وہ اسم ہے کہ جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو جیسے القاضی ؛ اگر اس میں یاء حذف ہو چکی ہو تو تثنیہ بناتے وقت لوٹ آتی ہے۔ جیسے رامٍ رَمِیَانِ ، داعٍ داعِیَانِ، قاضٍ قاضِیَانِ۔ فائدہ(۷) باقی اسم مقصور و اسم ممدود کا تثنیہ جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ الف مقصورہ والے قانون میں گزر چکا ہے۔ فائدہ(۸):۔ وہ اسماء جن کا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض کچھ نہ ہو تو تثنیہ بناتے وقت ان کا لام کلمہ واپس آ جائیگا۔ جیسے اَب"، اَبَـوَانِ اَخٌ"، اَخَوَانِ حَم" ، حَمَوَان، غَدًا،غدوَان ۔ البتہ یَد" فم" میں واپس نہیں آئیگا۔ بلکہ فَمَانِ یَدَانِ کہیں گے۔ فائدہ(۹):۔ وہ اسماء جن میں محذوف کی جگہ خلاف قانون یا موافق قانون کچھ ہو تو ان کو اپنی صورت پر باقی رکھ کر تثنیہ بنایا جائیگا۔ جیسے س۔ سَنَۃٌ'' سے سَنَتَانِ ابْنٌ''، اسم'' بنت'' سے ابنانِ، اسمانِ بنتانِ۔ فائدہ(۱۰):۔ جمع کا لغوی معنی اس کی سالم مذکر مؤنث مکسر وغیرہ کی طرف تقسیم و تعریفات گزر چکی ہیں۔ تاہم فائدہ کے طور پر یاد رکھیں ۔ جمع مذکر سالم بنانے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اسم تاء تانیث سے خالی ہو مفرد ہو مرکب نہ ہو۔ لہٰذا طلحۃ گو مذکر عَلَم ہے۔ لیکن تاء تانیث کی وجہ سے اس کی جمع واؤ نون کے ساتھ نہیں آئیگی۔ اسی طرح معد یکرب ، بعلبک،

عبد المالك، تابط شرًّا۔ کیونکہ یہ مرکب ہیں نہ مفرد۔ فائدہ (۱۱):۔ ہاں اگر ان کی جمع بنانی ہو تو لفظ ذو کی جمع بنا کر ان کلمات کی طرف اضافت کرینگے۔ جیسے ذَوُوْ مَعْدِ یُکَرِبْ، ذَوُوْ بَعلبكٍ، ذَوُوْ تَابَّطَ شَرًّا۔ فائدہ (۱۲):۔ ہاں چند کلمات ایسے بھی ہیں۔ کہ ان میں یہ شرطیں نہیں پائی جاتیں۔ پھر بھی ان کی جمع واؤ نون کے ساتھ آتی ہے۔ مثلاً اَرْضُوْنَ، عَالَمُوْنَ، عِلِّیُّوْنَ، اَھْلُوْنَ، بَنُوْنَ، سِنُوْنَ۔ فائدہ (۱۳):۔ اسی طرح ہر وہ کلمہ ثلاثی جس کا لام کلمہ حذف کر کے تاء عوض میں لائی گئی ہو۔ اس کی جمع بھی واؤ نون کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے عِضَۃ"، ثُبَۃ"، مِائۃ"، عِزَۃ" سے عِضُوْنَ، ثُبُوْنَ، مِئُوْنَ، عِزُوْنَ (عزین)۔ فائدہ (۱۴):۔ جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو الف اور لمبی تاء ملا کر بنائی جاوے۔ جیسے ثمرات"، شجرات"۔ اگر مفرد کے آخر میں پہلے ہی تاء ہو تو بقانون ضرب بن حذف ہو جاویگی۔ جیسے طالبۃ سے طالبات، مسلمۃ سے مسلمات۔ فائدہ (۱۵):۔ مندرجہ ذیل اسماء سے ان اوزان پر جمع آتی ہے۔ (۱)۔ ثَمْرَۃ"، ثَمرات، شَجَرَۃ" سے شجرات" البتہ امراۃ، شاۃ"، قُلَّۃ"، اَمَۃ"، ملۃ" شَفَۃ" اس سے مستثنیٰ ہیں۔ (۲)۔ ہر وہ اسم جو مؤنث کا علم ہو جیسے زینبُ سے زینبات، مریم سے مریمات۔ (۳)۔ ہر وہ مصدر جو تین سے زائد حرف رکھتا ہو جیسے تعریفات، امتیازات، اختیارات، تصرفات وغیرہ۔ (۴)۔ ہر وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ یا ممدودہ برائے تانیث ہو جیسے صحراء سے صحراوات، حُمّٰی سے حُمّیات اس بارے الف مقصورہ والا قانون مزید دیکھ لیا جاوے۔ مذکورہ اسماء کے علاوہ اس طرح جمع آنا سماعی ہے۔ جیسے سَمَاوات"، اَرْضِیَات"، سِجِلَّات"، حَمَّامَات" سُرَادِقَاتٌ، شَمَالَاتٌ، اُمَّھَات"۔ فائدہ (۱۶):۔ ہاں عجمی معرب الفاظ کی جمع بعض اوقات الف تاء کے ساتھ جیسے تِلْغِرَافَاتٌ اور بعض کی جمع مکسر آتی ہے۔ جیسے اَسَاکِلَ، قنا مل، بطارکہ کرادلتہ۔ فائدہ (۱۷):۔ اگر کوئی کلمہ ثلاثی اور اس کا عین کلمہ صحیح ہو اور وہ فَعْل یا فَعْلَۃ" کے وزن پر ہو تو جمع مؤنث سالم بناتے وقت عین کلمہ پر فتح دینا ضروری ہے۔ جیسے ثمرۃ سے ثمرات، رحمۃ سے رَحَمات، برکۃ سے برکات۔ فائدہ (۱۸):۔ اور اگر وہ فِعْل یا فُعْلَۃ کے وزن پر ہو تو جمع سالم میں عین کلمہ کو فتح دینا۔ ساکن رکھنا یا فا کلمہ کے مثل حرکت دینا سب جائز ہے۔ جیسے کِسْرَۃ" سے کِسَرَات، کِسِرَات"، حُجْرَۃٌ سے حُجَرَات"۔ فائدہ (۱۹):۔ اگر کلمہ اجوف ہو تو بحالت جمع عین کلمہ ساکن ہی رہے گا۔ خواہ فا کلمہ پر کوئی حرکت ہو۔ جیسے جَوْزَۃ" سے جَوْزَات"، بَیْعَۃ" سے بَیْعَات"۔

فائدہ (۲۰):۔ اگر ناقص ہو تو وہ صحیح کی طرح ہے۔ جیسے رِمْیَۃ سے رُمَیَات"، رُقْوَۃ" سے رُقُوَات"، رُقَوَات"، رُقْوَات" ۔ فائدہ (۲۱):۔ ہاں اگر ناقص کاف کلمہ مکسور ہو اور لام کلمہ واوی ہو تو عین کلمہ کو فتح دینا ساکن رکھنا تو جائز ہے۔ لیکن فاکلمہ کی مثل حرکت کسرہ دینا جائز نہیں۔ ہاں جـــــروات شاذ ہے۔ فائدہ (۲۲):۔ اسی طرح فاء کلمہ مضموم ہو اور لام کلمہ یائی ہو تو بھی عین کلمہ کو حرکت میں فاء کلمہ کے ہم شکل کرنا جائز نہیں۔ البتہ فتح دینا یا ساکن رکھنا جائز ہے۔ فائدہ (۲۳):۔ اگر کلمہ مدغم ہو تو جمع بناتے وقت فک ادغام نہیں ہو گا۔ جیسے ضَمَّۃ" سے ضَمَّات"، عِزَّۃ" سے عِزَّات" ۔ فائدہ (۲۴):۔ جمع مکسر تین طریق سے بنائی جاتی ہے۔ (۱)۔ کبھی صرف تبدیلی حرکت سے جیسے اَسَد" سے اُسُد" ۔ (۲)۔ کبھی حرف کے حذف سے جیسے رَسُول" سے رُسُل" ۔ (۳)۔ کبھی حرف کی زیادتی سے جیسے رُجُل" سے رِجَال"۔ فائدہ (۲۵):۔ جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱)۔ جمع قلت۔ (۲)۔ جمع کثرت۔ جمع قلت وہ کہ جس سے تین سے دس تک تعداد معلوم ہو۔ اس کے چار اوزان ہیں۔ (۱)۔ اَفْعَال" جیسے ظُفَر سے اَظْفَار" ۔ (۲)۔ اَفْعُل" جیسے نَفْس" سے اَنْفُس" ۔ (۳)۔ اَفْعِلَۃ" جیسے رغیف سے اَرْغِفَۃ" ۔ (۴)۔ فِعْلَۃ" جیسے فَتیً سے فِتْیَۃ"۔ فائدہ (۲۶):۔ پھر اس اَفْعَال اَفْعُل" کی دوسری جمع منتہی الجموع بھی آتی ہے۔ جیسے اَظْفَار" سے اَظَافِیْر اور اَضْلُع" سے اَضَالِع" ۔ فائدہ (۲۷):۔ جمع قلت پر جب الف لام استغراق کا داخل ہو یا کثرت پر دلالت کرنے والی چیز کی طرف اضافت ہو تو وہ کثرت کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے اَیُّھَا الشیوخ، لَا تَکُونُوا کَالْفِتْیَۃِ، اِحْفَظُو اَنْفُسَکُمْ۔ فائدہ (۲۸):۔ جمع کثرت وہ ہے جو تین سے زیادہ والی غیر النـــهــایــہ کے لئے استعمال ہو۔ فائدہ (۲۹):۔ باقی جمع سالم کی دونوں قسمیں بعض کے نزدیک جمع قلت کے معنی کو مفید ہوتی ہیں۔ اور بعض کے قول پر مطلق جمع کے معنی کو مفید ہیں۔ بلا لحاظ قلت و کثرت۔ فائدہ (۳۰):۔ جمع کثرت کے قیاسی اوزان یہ ہیں۔ (۱)۔ فُعْلَۃ" کی جمع فُعَل" جیسے غُلْبَۃ"، صُورۃ"، صُرَۃ" سے غُلَبٌ 'صُوَرٌ ۔ (۲)۔ فِعْلَۃ" کی جمع فِعَل" جیسے قِطْعَۃ" سے قِطَع"لیکن کبھی فِعْلَۃ" کی جمع فُعَل" بھی آتی ہے۔ جیسے لِحْیَۃ" سے لُحیً، حِلْیَۃ" سے حُلیً ۔ اسی طرح اقصی کے اوزان بھی جمع کثرت کا معنی دینگے۔ فائدہ (۳۱):۔ جمع پھر دو قسم پر ہے۔ جس کی تعریف و تقسیم ہو چکی۔ تاہم ایک اسم جمع دوسری شبہ جمع ہوتی ہے۔ اسم جمع وہ ہے جو جمع کے معنی دے اور اسی مادہ سے اس کیلئے کوئی مفرد نہ ہو جیسے خَیل"، قَوم"، رَهط"، جَیش" ۔ اور شبہ جمع وہ ہے جو جمع کے معنی دے اور اس کے واحد و جمع میں تاء سے تمیز ہو جیسے وَرَق 'اس کا مفرد وَرَقَۃ" ہے، ثَمر اس کا واحد ثمرۃ۔

فائدہ (۳۲):۔اسی شبہ جمع کے قبیل سے ہے۔وہ کہ جس کے واحد و جمع میں یاءِ نسبتی سے فرق و امتیاز ہو جیسے اَلـرُّوْمِـــیُ رومیوں میں سے ایک المجوسی مجوسیوں میں سے ایک۔البتہ پہلا شبہ جمع غیر ذوی العقول کیلئے ہے۔دوسرا ذوی العقول کیلئے۔فائدہ (۳۳):۔اسم جمع و شبہ جمع ہر دو کی جمع مفردات کے طرز پر آتی ہے۔جیسے قَـوْمٌ کی جمع اَقْوَام"، ثَوْب" سےاَثْـوَاب"، رِفْقَة" کی جمع رِفَـق"، نَـجْم" کی جمع اَنْـجُم"، روم کی جمع اَرْوَام"۔فائدہ (۳۴):۔صفت وہ اسم ہے جو کسی ذات کی حالت کو بتائے اس کی پانچ قسمیں ہیں۔(۱)۔اسم فاعل۔(۲)۔اسم مفعول۔(۳)۔صفت مشبہ۔(۴)۔اسم تفضیل۔(۵)۔اوزان مبالغہ۔فائدہ (۳۵):۔صفت کی مؤنث بنا نے کیلئے اس کے آخر میں تاء لگادی جاتی ہے۔جیسے صادق سے صادقة، کاذب سے کاذبة لیکن وہ صفت جو فعلان یا اَفْعَلُ کے وزن پر ہو یا اسم تفضیل ہو اسکی تانیث کے احکام مخصوص ہیں۔فائدہ (۳۶):۔جو صیغہ صفت فعلان کے وزن پر اسکی مؤنث فعلی کے وزن پر آتی ہے۔جیسے عَطْشَان،عَطْشیٰ، سَکْرَان سے سَکْرٰی، ظَمْآن" سے ظَمْآی۔فائدہ (۳۷):۔ مگر بعض کلمات ایسے ہیں کہ ان کی مؤنث تاء کے ساتھ آتی ہے۔جیسے الیان، حبلان، سخنان، صرحان، ضرحان، قشران، مصان، نصران۔فائدہ (۳۸):۔اور بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کی مؤنث فعلیٰ کے وزن پر بھی آتی ہے۔اور تاء کے ساتھ بھی عَطْشَان" سے عَطْشَانَة" و عَطْشیٰ۔فائدہ (۳۹):۔جو صیغہ صفت اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر آتی ہے۔جیسے اَبْیَضُ سے بَیْضَاء، اَسْمَرُ سے سَمْرَاء۔فائدہ (۴۰):۔اسم تفضیل کیلئے مؤنث کا صیغہ فُعْلیٰ ہے جیسے اکبر سے کبریٰ، اصغر سے صغریٰ پھر اگر کلمہ ناقص واوی ہو تو دنیا والے قانون کے تحت یاء سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے اَحْلیٰ سے حُلْیَا، اَدْنیٰ سے دُنْیَا۔فائدہ (۴۱):۔بعض صفات کے صیغے ایسے بھی ہیں جن میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں۔جو حسب ذیل ہیں۔(۱)۔فَعَّالَة" جیسے فَهَّامَة"۔(۲)۔مِفْعَال جیسے مفضال (ہاں میقانة شاذ ہے)۔(۳)۔مفعیل جیسے مِعْطِیْرٌ۔(۴)۔مفعل جیسے مغشم۔(۵)۔فُعَلَة"، فُعْلَة" جیسے رجل ضحکة، امراة ضحکة۔(۶)۔فَعُول بمعنی فَاعِل۔(۷)۔فَعِیْل" بمعنی فاعل جیسے صَبُور، قَتِیْل" (البتہ عَدُوَّة" شاذ ہے)۔فائدہ (۴۲):۔فَعِیْل بمعنی مَفْعول کی مؤنث کبھی تاء کے ساتھ آتی ہے باوجود موصوف کے معروف ہونے کے جیسے خاتمة سعیدة، عاقبة" حمیدة"۔فائدہ (۴۳):۔ کبھی فعیل بمعنی فاعل کی مؤنث بغیر تاء کے آتی ہے۔جیسے اِمْرَأَةٌ عَقِیم"، یحیی العظام و هی رمیم"۔فُعَلَةٌ بفتح العین فاعلی معنی میں مبالغہ کے لئے آتا ہے۔جیسے ضُحَکَة" بہت ہنسنے والا۔هُمَزَة" بہت عیب لگانے والا۔هُزَأَة" بہت ٹھٹھا کرنے والا۔

فائدہ (۴۵):- صیغہ صفت کا اگر ذوی العقول کیلئے ہو چاہے۔ مذکر ہو چاہے مؤنث اس کی صحیح جمع: جمع سالم کی شکل میں آئیگی۔ جیسے رجال، صادِقُونَ، نساء"، صادقَات"۔ فائدہ (۴۶):- جو صیغہ صفت بروزن اَفْعَل، فَعْلَاء، فَعْلَان، فُعْلیٰ ہو یا اسم فاعل ناقص ہو یا فعیل بمعنی مفعول ہو تو ان کے احکام مخصوص ہیں، جو بیان ہوتے ہیں۔(۱)۔ وہ صیغہ صفت جو بروزن افعل فعلاء ہو اس کی جمع قیاسی فُعْل" کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے احمر کی حُمر"، اَعْوَجُ کی عُوْج"، اَحْوَرُ سے حُوْر" ہاں اگر اجوف یائی کا کلمہ ہو تو بقانون یو سر حصہ دوم فاء کلمہ کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔ جیسے اَبْیَض سے بِیْض"، احیف سے حِیْف"، اعین سے عِیْن"، اَغْیَدُ سے غِیْد" وغیرہ۔(۲)۔ جب صفت فعلان فعلیٰ کے وزن پر ہو تو اس کی جمع فُعَالیٰ یا فِعَال کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے سُکَارٰی، حُیَارٰی، سکران و حیران کی جمع اور جِیَاع، غِضَاب"، جَوْعَان و غَضْبان کی جمع۔ (۳)۔ فعیل بمعنی مفعول جب ہلاکت، درد، دکھ، پراگندگی کے معنی دے تو اس کی جمع فَعْلیٰ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے جریح، صریع، قتیل سے جرحی، صَرْعیٰ، قَتْلیٰ، شتیت 'شَتّیٰ۔(۴)۔ اسی طرح فعیل بمعنی فاعل جب معنی میں اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ جیسے مَرِیْض" سے مَرْضیٰ یا فَعِل" کے وزن پر ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ جیسے زمن سے زَمْنیٰ یا فاعل کے وزن پر ہو جیسے هَالِك" کی جمع هَلْکیٰ۔ فائدہ (۴۷):- صفات کی جمع بقیہ اوزان سے تقریباً سماعی ہونے کے باوجود کسی قاعدہ وضابطہ پر مبنی ہیں۔ مثلاً: (۱)۔ فُعَّال" اور فَعَلَة" پر اس اسم کی جمع آتی ہے۔ جو فاعل کے وزن پر ہو اور اس کا دوسرا کلمہ صحیح ہو جیسے زائر صائم کی جمع زُوَّارُ صُوَّامُ اور کاتب ظالم کی جمع کَتَبَۃُ ظَلَمَۃُ ہاں فَعَلَة کا وزن زیادہ تر اس فاعل کی جمع کیلئے ہے۔ جو اجوف ہو اور کسی صنعت وحرفت کے معنی دیتا ہو۔ جیسے سَاقَة"، بَاعَة"، حَاکَة"۔(۲)۔ فُعَّل" کا وزن بھی فاعل کی جمع کیلئے ہے۔ جیسے سَاجِدُ نَائم جَائع" سے سُجَّدُ نُوَّم" جَوَّع" مگر صاحب توضیح الجمال مولانا محمد رفیق رحمۃ اللہ علیہ نے جو قِیَّل" والا قانون کسی صرفی کتاب سے نقل کیا ہے وہ سمجھ سے بالا ہے۔(۳)۔ فُوَاعِلُ فاعلة کی جمع ہے۔ جیسے صاحبة، ضاربة سے صواحب، ضوارب اور فواعل کے وزن پر ہر اس فاعل کی جمع آتی ہے۔ جو اُناث کی صفت سے ہو جیسے عواقر، حوامل طوالق، عاقر حامل طالق کی جمع۔(۴)۔ فعیل بمعنی فاعل کی جمع فُعَلَاءُ جیسے کُرما، علماء۔(۵)۔ افعلاء فعیل کی جمع ہے جو مضاعف یا معتل اللام ہو جیسے غَنِیّ" سے اَغْنِیَاءُ، قَوِیّ کی جمع اَقْوِیَاءُ۔

فائدہ (۴۸):- مذکراسم کی جمع سالم اَفْعَلُوْنَ آتی ہے۔ جیسے اکرمون، اعظمون اور جمع مکسر اَفَاعِلُ کے وزن پر جیسے اصاغر، اکابر۔ فائدہ (۴۹):- مؤنث اسم تفضیل کی جمع سالم "فُعْلَیَات" کے وزن پر جیسے عُظْمَیَات" اور جمع مکسر فُعَل" کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے صُغَر"، کُبَر"۔ فائدہ (۵۰):- صیغہ منتہی الجموع کی صرف جمع سالم آتی ہے۔ جیسے ضوارب کی ضواربات، صواحب سے صواحبات، افاضل کی جمع افاضلون، اکبر کی جمع اقصی اکابر کی جمع سالم اکابرین، لواحقین یعنی جمع اقصی کی جمع مکسر نہیں آتی اس واسطے اسے جمع اقصیٰ کہتے ہیں۔ جمع سالم آسکتی ہے کما مردیکھیے شرح جامی بحث غیر المنصرف۔ الجمع الخ۔

رسالہ الفوائد الحمیدہ

(۱)۔ اسم مرۃ وہ مصدر ہے جو کام کے صرف ایک دفعہ ہونے کو ظاہر کرے۔

(۲)۔ اسم نوع وہ مصدر ہے جو فعل کی ہیئت وقوع بتادے۔

(۳)۔ اسم مرہ ثلاثی مجرد سے فَعْلَة" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ، ضَرْبَةً، اَخَذْتُ، اَخْذَةً۔

(۴)۔ اسم نوع ثلاثی مجرد سے فِعلة کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے وقف، وِقْفَةَ الاَ سَدِ۔ مَشیٰ، مَشْيَةَ المُخْتَالِ۔

(۵)۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے اسم مرہ واسم نوع کا معنی حاصل کرنے کے واسطے اسی باب کے اصل مصدر پر تاء بڑھانی پڑتی ہے۔ جیسے التفتُّ، التفاقَة"، انطلقتُ، اِنْطِلاقة"، حَسَنَ الظلاقة، قبیح المُعَا شَرَةِ۔

(۶)۔ ثلاثی وغیر ثلاثی کے مصادر کے آخر میں جب تاء آجاوے تو اسم مرہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کا لانا ضروری ہے۔ جو وحدت کا معنی دے۔ جیسے ضَرَبْتُه‘، ضَرْبَةً، واحدة، قَا تَلْتُه‘ مقاتلةً، لا غیر ماالتفت، الاالتفاتةً، اَجَبْتُه‘، اِجَابَةً فقط۔

رسالہ الفوائد الجمیلہ

فائدہ (۱):- جیسا کہ شروع کتاب میں کہا گیا تھا کہ مزاج حروف کے اعتبار سے کلمہ اسم وفعل چالیس قسم پر ہے۔ اٹھارہ صورتیں تو وہ جو ہفت اقسام میں مع تعریفات وامثلہ گزری ہیں۔ ۲۲ وہ اقسام ہیں جو مختلطات ومرکبات اور کھچڑی کہلاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں:-

(۱)۔مہموز الفاء اجوف واوی
(۲)۔مہموز الفاء اجوف یائی
(۳)۔مہموز الفاء ناقص واوی
(۴)۔مہموز الفاء ناقص یائی
(۵)۔مہموز الفاء مضاعف ثلاثی نمبر۲
(۶)۔مہموز الفاء لفیف مقرون
(۷)۔مہموز العین مثال واوی
(۸)۔مہموز العین مثال یائی
(۹)۔مہموز العین ناقص واوی
(۱۰)۔مہموز العین ناقص یائی
(۱۱)۔مہموز العین لفیف مفروق
(۱۲)۔مہموز العین مضاعف ثلاثی نمبر۳
(۱۳)۔مہموز اللام مثال واوی
(۱۴)۔مہموز اللام مثال یائی
(۱۵)۔مہموز اللام اجوف واوی
(۱۶)۔مہموز اللام اجوف یائی
(۱۷)۔مہموز اللام مضاعف ثلاثی نمبر۱
(۱۸)۔مہموز اللام لفیف مقرون نمبر۱
(۱۹)۔مثال واوی مضاعف رباعی جیسے وَسْوَسَ
(۲۰)۔مہموز العین مضاعف رباعی
(۲۱)۔مثال یائی مضاعف رباعی یَمْیَمَ
(۲۲)۔مضاعف رباعی ولفیف جیسے قَوْقَاۃ''

فائدہ (۲):۔ مگر ان میں سے بعض اقسام غیر مستعمل ہیں (جیسے نمبر۱۲، نمبر۱۷، نمبر۱۸) تاہم ۱۶ اقسام تو وہ ہیں جن میں تعلیل بھی ہوتی ہے۔تغیر وتبدل بھی بکثرت، باقی میں بہت کم۔فائدہ (۳):۔ مہموز معتل کے ابواب کے متعلق ضابطہ و قانون

یادرکھیں کہ جہاں مہموز و معتل کے قوانین متعارض نہ ہونگے۔وہاں دونوں قسم کے قوانین جاری ہونگے۔ہاں اگر مہموز و معتل کے قوانین متعارض ہوں وہاں معتل کے قوانین کو ترجیح دینگے۔فائدہ (۴):۔ ہمزہ میں مہموز کے قوانین اور متجانسین میں مضاعف کے قوانین پر عمل کیا جائیگا۔لیکن بوقت تعارض مضاعف کے قوانین کو ترجیح ہوگی۔فائدہ (۵):۔ تاہم وہ سولہ (۱۶) ابواب مصنفؒ نے یوں بیان فرمائے ہیں۔

باب اوّل:۔ مہموز الفاء واجوف واوی بروزن نصر ینصر چوں اَلْاَوْبُ (لوٹنا) اس باب کی تعلیلات قال یقول کی طرح ہیں۔

باب دوئم :- مہموز الفاء واجوف یائی بروزن ضرب یضرب چوں اَلْاَیْدُ (طاقتور ہونا) اس باب کی تمام تعلیلات باع یبیع کی طرح ہیں۔

باب سوئم :- مہموز الفاء وناقص واوی بروزن نصر ینصر چوں اَلْاَلْوُ (دیر لگانا، کوتاہی کرنا) مثل دعا یدعو۔

باب چہارم :- مہموز الفاء وناقص یائی بروزن ضرب یضرب چوں اَلْاَدْیُ پہنچانا، ادا کرنا۔ اسی طرح اَلْاِتْیَانُ (آنا) اس باب کے فاء کلمہ پر مہموز اور لام کلمہ پر ناقص کے قوانین جاری کر کے رمیٰ یرمی کی طرح گردان کرنا ہے۔

باب پنجم :- مثال واوی ومہموز العین از ضرب چوں اَلْوَءْدُ (لڑکی کو زندہ در گور کرنا) مثل وعد یعد کے تعلیلات ہونگی۔

باب ششم :- مثال یائی ومہموز العین بروزن علم یعلم چوں اَلْیَاْسُ (ناامید ہونا) یبس ییبس کی طرح گردان ہوگی۔

باب ہفتم :- مہموز العین وناقص واوی از منع یمنع چوں اَلدَّاْوُ (بھیڑیے کا شکار کو دھوکا دینا فریب میں لانا۔ مثل مَحَا یَمْحیٰ تعلیلات ہونگی۔

باب ہشتم :- مہموز العین وناقص یائی بروزن منع یمنع چوں اَلرُّؤْیَةُ (دیکھنا) عین کلمہ پر یسال والا قانون اَفْعَال کے صیغوں پر وجوباً لگے گا۔ جبکہ لام کلمہ پر ناقص والے قوانین جاری ہونگے۔

باب نہم :- مثال واوی ومہموز اللام از منع یمنع چوں اَلْوَبْأُ (ترتیب سے جمانا) مثل وضع یضع اور لام کلمہ پر مہموز کے قوانین جاری ہونگے۔

باب دہم :- اجوف واوی ومہموز اللام بروزن نصر چوں اَلْبُوْءُ (لوٹنا) مثل قال یقول پڑھنا ہے۔

باب یازدہم :- اجوف یائی ومہموز اللام بروزن علم چوں اَلْمِشْیَئَةُ (چاہنا) عین کلمہ پر اجوف کے قوانین کا خیال کر کے پڑھیں۔

باب دوازدہم۔ مہموز الفاء ولفیف مقرون بروزن ضرب چوں اَلْاَوِیُّ (جائے پناہ پکڑنا)، اَوِیًّا واِوَاءً" مثل رمی یرمی گردان کرنی ہے۔

باب سیزدہم:۔ مہموز العین ولفیف مفروق از ضرب چوں اَلْوَءْیُ (وعدہ کرنا) مثل وقی یقی گردان کرنی ہے۔

باب چہاردہم:۔ مہموز الفاء ومضاعف ثلاثی بروزن نصر ینصر چوں اَلْاُبُّ (چاہنا، خواہشمند ہونا، مشتاق ہونا) مثل مَدَّ یَمُدُّ کے گردان کرنی ہے۔ یعنی جہاں تعارض نہ ہو ہمزہ اور مضاعف کے قوانین پر عمل کریں۔ ورنہ صرف مضاعف کے قانون پر۔

باب پانزدہم:۔ مثال واوی ومضاعف ثلاثی از باب علم یعلم چوں اَلْوَدُّ (دوست رکھنا) مثل بَرَّ یَبَرُّ گردان کرنا ہے۔

باب شانزدہم:۔ مثال یائی مضاعف ثلاثی بروزن علم یعلم چوں اَلْیَمُّ (سمندر میں پھینکا جانا)۔

فائدہ (۴):۔ مصنف نے غیر ثلاثی مجرد سے باب اِفْعَال کے وزن پر ایک باب اَلْاِرَاءَۃُ بمعنی دکھانا بیان کیا ہے۔ اس کے اَفْعَال کے عین کلمہ پر یسال والا قانون وجوباً لگے گا۔ اساتذہ کرام ان تمام قوانین کو ساتھ ساتھ سنتے ہوئے تعلیلات جاری کراتے ہوئے توجہ سے پوری کتاب کو سنکر طلبہ کو خوب یاد کرائیں اور صحیح معنی میں صرفی بنادیں۔

الفوائد الثمینہ الزیدیہ لحفظ الرحمن زیدو اَحِبَّائِہٖ

فائدہ(۱):- کسی صیغہ کی حقیقت معلوم کرنا کہ سہ اقسام میں کیا ہے شش اقسام و ہفت اقسام میں کیا ہے۔ کس بحث کا کونسا صیغہ ہے۔ اس میں کیا کیا تعلیلات ہوتی ہیں۔ اس بارے میں قوانین پڑھنے سے پہلے ان عنوانات کے ذیل میں صیغے نکالتے ہیں۔ اس عمل کو تخریج صیغ کہتے ہیں۔

مثلاً:-

نمبر شمار	موزون	مثل	وزن	سہ اقسام	علامت	مادہ	ماضی	شش اقسام	ہفت اقسام	صیغہ وبحث	باب
۱	صادِقُونَ	ضَارِبُونَ	فاعلون	اسم	جمع ہونا	ص۔د۔ق	صَدَقَ	ثلاثی مجرد	صحیح	جمع مذکر سالم اسم فاعل	ن
۲	یَعقِلون	یَضرِبون	یَفعِلون	فعل	حرف اتین	ع۔ق۔ل	عقَل	ثلاثی مجرد	صحیح	جمع مذکر غائبین مضارع معلوم	ض
۳	لا تفقھون	لا تمنَعون	لا تفعَلون	فعل	حرف اتین	ف۔ق۔ہ	فقَہ	ثلاثی مجرد	صحیح	جمع مذکر مخاطبین فعل نفی معلوم	ف
٤	یَخدَعون	یَمنَعون	یفعلون	فعل	حرف اتین	خ۔د۔ع	خدَع	ثلاثی مجرد	صحیح	جمع مذکر غائبین مضارع معلوم	ف
٥	یُؤمنون	یُکرِمون	یُفعِلون	فعل	حرف اتین	ء۔م۔ن	اَءمَنَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز الفاء	جمع مذکر غائبین مضارع معلوم	افعال
٦	سُرُرٌ	شُرُفٌ	فُعُلٌ	اسم	تنوین	س۔ر۔ر	سرر	ثلاثی مجرد	مضاعف ثلاثی	جمع مذکر صفت مشبہ	ك
۷	مَرفوعة	مَضرُوبة	مفعولة	اسم	تنوین	ر۔ف۔ع	رفع	ثلاثی مجرد	صحیح	واحد مؤنث اسم مفعول	ف
۸	اَکواب	اَضرب	اَفعال	اسم	تنوین	ك۔و۔ب	کوب	ثلاثی مجرد	اجوف واوی	جمع مذکر اسم جامد	ف
۹	مَوضوعة	مضروبة	مفعولة	اسم	تنوین	و۔ض۔ع	وضع	ثلاثی مجرد	مثال واوی	واحدمؤنث اسم مفعول	ف
۱۰	مَصفوفة	مضروبة	مفعولة	اسم	تنوین	ص۔ف۔ف	صنف	ثلاثی مجرد	مضاعف ثلاثی	واحد مؤنث اسم مفعول	ن
۱۱	نزَعن	ضرَبن	فَعلن	فعل	ماضی کی گردان	ن۔ز۔ع	نزع	ثلاثی مجرد	صحیح	جمع مؤنث غائبات ماضی معلوم	ف

فائدہ (۲):۔ ثلاثی مجرد کے کچھ قوانین کے بعد ضروری تبدیلی بعض صیغوں میں آئے گی۔ لہٰذا دو عنوان مزید بڑھ جائیں گے۔ (۱)۔ اصل۔ (۲)۔ قانون۔ لہٰذا اساتذہ کرام کو چاہیے کہ اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ اور قانون کو بار بار سنیں تا کہ ازبر ہوں۔ اب گویا تخریج صیغ کے ساتھ ساتھ اجراء قوانین بھی ہو گیا۔

مثلاً:۔

نمبرشمار	موزون	اصل	مثل	وزن	سہ اقسام	علامت	مادہ	ماضی	شش اقسام	ہفت اقسام	صیغہ وبحث	باب	قانون
۱	صادِقَۃٌ	صادقۃٌ	ضارِبۃٌ	فاعلۃٌ	اسم	تنوین	ص۔د۔ق	صدق	ثلاثی مجرد	صحیح	واحد مؤنث اسم فاعل	ض	عائشہ
۲	اَلحافظُ	حافظٌ	ضاربٌ	فاعل	اسم	الف لام	ح۔ف۔ظ	حفظ	ثلاثی مجرد	صحیح	واحد مذکر اسم فاعل	ض	اضافت
۳	خالدَیْنِ	خالدانِ	ضاربانِ	فاعلان	اسم	تثنیہ	خ۔ل۔د	خلد	ثلاثی مجرد	صحیح	تثنیہ مذکر اسم فاعل	د	ثانی اثنین
٤	یَمْبَغیانِ	یَنْبَغِیَانِ	یَنْصَرِفانِ	یَنْفَعِلانِ	فعل	حرف اتین	ب۔غ۔ی	انبغی	ثلاثی مزید	ناقص یائی	تثنیہ مذکر فعل مضارع معلوم	انفعال	باء مطلق حلقی
٥	تِیْتَمِرِیْنَ	تَأْتَمِرِیْنَ	تَکْتَسِبِیْنَ	تفتعلین	فعل	حرف اتین	ا۔م۔ر	امر	ثلاثی مزید	مہموز الفاء	واحد مؤنث مضارع معلوم	افتعال	ابی یابی حلقی
٦	اَلْفَلاح	فَلاحٌ	ذَهابٌ	فعال	اسم	تنوین	ف۔ل۔ح	فلح	ثلاثی مجرد	صحیح	اسم مصدر	ف	اضافت
۷	مِن رَّسُولٍ	رَسُولٌ	غفور	فعول	اسم	تنوین	ر۔س۔ل	رسل	ثلاثی مجرد	صحیح	واحد مذکر صفت مشبہ	ك	یرملون
۸	لِیَغْفِرَ	یَغْفِرُ	یَضْرِبُ	یفعل	فعل	حرف اتین	غ۔ف۔ر	غفر	ثلاثی مجرد	صحیح	واحد مذکر مضارع معلوم	ض	ضمہ اعرابی
۹	لِتُفلِحُوا	تفلِحون	تکرمون	تفعلون	فعل	حرف اتین	ف۔ل۔ح	افلح	ثلاثی مزید	صحیح	جمع مذکر مخاطبین مضارع معلوم	افعال	نون اعرابی
۱۰	اَنْشاءْتُمُوْنا	انشاتم	اکرمتم	افعلتم	فعل	ماضی	ن۔ش۔ء	انشاء	ثلاثی مزید	مہموز اللام	جمع مذکر مخاطبین ماضی معلوم	افعال	انزلتم

فائدہ (۳):- بناؤں کے متعلق جو قانون ہیں۔ جیسے ضربن اربع حرکات، ضربتم ماضی مجہول، مضارع مجہول، اسم فاعل، اسم مفعول، امر حاضر، ماضی چہار حرفی، منع یمنع الف مخالف حرکت، الف مقصورہ وممدودہ والا تقریباً ان کو تخریج صیغ کے وقت جاری کرنا ضروری نہیں۔ ہاں اساتذہ کرام مناسب وقت میں کسی صیغے میں ضرور سُن لیا کریں۔ باقی قوانین سے صیغہ اپنی اصلی حالت چھوڑ کر دوسری حالت اختیار کر چکا ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کو تفصیل سے جاری کرنا ضرری ہے۔ بار بار سننے سے یاد ہونگے۔ لہٰذا پہلے صحیح کے پھر مہموز و معتلات کے صیغے بیان کیے جاتے ہیں۔ فائدہ (۴):- ہاں بعض صیغے ایسے بھی ہیں کہ جن میں ایک کی بجائے کئی صیغے بننے کے احتمال ہیں۔ ان کو احتمالی صیغے کہا جاتا ہے۔ مثلاً تَصفُوْنَ اصل میں تَوْصِفُوْنَ مثال واوی کا صیغہ بھی بن سکتا ہے۔ بقانون یعد وحلقی العین تَصفُوْنَ مثل تَعدُوْنَ ہوا۔ اور مثل ترمون اصل میں تَصفِیُوْنَ بھی بن سکتا ہے۔ از ناقص بقانون یدعو حصہ دوم والتقاء حصہ پنجم تَصفُوْنَ ہووے۔ لہٰذا ایسے صیغوں کے بعد نمبر لگا دینگے۔ یعنی اتنے عدد احتمالی صیغے بناؤ۔ فائدہ (۵):- ہاں یہ بات یاد رکھیں جو احتمالی صیغہ بنائیں مثلاً چار حرفی کلمہ ہے۔ اس میں سے دو حروف کو لے کر صیغہ بناتے ہو تو باقی دو کا بھی کوئی قانونی صیغہ بن جاوے وہ دو حرف ضائع اور بے قانون نہ رہیں۔ اور جو آپ بنا رہے ہیں۔ وہ بھی قانون کی تمام شرائط کا پورا پورا لحاظ کر کے بناویں۔ فائدہ (۶):- بعض اوقات صیغہ پڑھنے میں کچھ اور، اور لکھنے میں کچھ اور طرح لکھا جاتا ہے۔ لیکن برائے تشخیذ پڑھنے والی حالت پر لکھا جائیگا۔ مثلاً فَبْحَثُوا حالانکہ اسے فَا بْحَثُوا لکھنا چاہیے تھا۔ لیکن ہم کبھی کبھی پہلی صورت پر لکھیں گے۔ فائدہ (۷):- جب علم صرف کا اصل مقصد وغرض ہی صیغہ کی پہچان ہے اور یقیناً صیغہ کی صحت، وزن کی صحت پر موقوف ہے اور یہ بھی یقیناً معلوم ہو چکا ہے کہ وزن کی صحت حروف اصلیہ اور حروف زوائد کی معرفت پر موقوف ہے۔ تو اس بارے ضرور یاد رکھیں کہ حروف زوائد کی پہچان کے عموماً تین طریقے ہیں۔ (۱):- اشتقاق یعنی ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کی فرع ہونا۔ یہ طریقہ افعال اور اسماء مشتقہ میں استعمال ہوگا۔ جس کے واسطے واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم کے صیغہ اور مادہ کو معیار قرار دیا گیا ہے۔ جیسے مضروب، مضراب، یضربون، مُضَیرِیْب" وغیرہ کو ثلاثی مجرد کہیں گے۔ اس لئے کہ ان کی ماضی ضَرَبَ ہے۔ اور وہ ثلاثی مجرد ہے۔ اور یُکْرِمُ، مُتَصَرِّف" وغیرہ کو ثلاثی مزید کہیں گے کیونکہ ماضی اکرم تصرف ثلاثی مزید ہے اور ان میں ہمزہ یا تاء اور عین کلمہ میں ایک راء زائد ہیں۔

اوردحرج، یُدَحرِج رباعی مجرد کیونکہ ماضی کے پہلے صیغہ دَحْرَج میں چار حرف اصلی ہیں اور کوئی زائد نہیں ہے۔ محرنجم کو رباعی مزید کہیں گے۔ اس لئے کہ ان کی ماضی تدحرج میں تاءاحرنجم میں ہمزہ اور نون زائد ہیں۔ اسی طرح مزید صیغوں کے ذریعہ اصلی زائد کا فرق معلوم ہو جاویگا۔ (۲):۔ عدم نظیر یعنی کسی حرف کو اصلی قرار دینے کی صورت میں وہ کلمہ مشہور اوزان عرب سے خارج ہو جاتا ہو تو وہ حرف زائد ہوگا۔ جیسے قَرَنْفُل" بروزن فَعَنْلُل" کا نون ہے۔ (۳):۔ غلبہ یعنی حروف زوائد میں سے کوئی حرف ایسی جگہ واقع ہو کہ وہ ایسی جگہ میں اکثر زائد ہوتا ہے۔ تو وہ حرف بھی زائد قرار دیا جائیگا۔ بشرطیکہ کوئی مانع اور رکاوٹ نہ ہو۔ جیسے حِمَار" بروزن فِعَال کا الف۔ فائدہ (۸):۔ عدم نظیر اور غلبہ یہ دونوں طریقے اسماء جوامد میں استعمال ہوتے ہیں۔ ہاں عدم نظیر کا استعمال ذرہ تھوڑا ہے اور غلبہ کا استعمال کثیر ہے۔ فائدہ (۹):۔ اسماء جوامد میں حروف زائد کی پہچان کے واسطے مفردہ صیغے کو اور مفرد کیلئے تصغیر کو عام طور پر معیار قرار دیا جاتا ہے۔ فائدہ (۱۰):۔ جو حروف بطور غلبہ کے زائد ہوتے ہیں ان کا مجموعہ سَأَلْتُمُونِيهَا ہے یعنی انہیں حروف میں سے ہی کوئی زائد ہوگا۔ ان کے علاوہ کوئی حرف زائد نہیں ہوگا۔ یہ نہ سمجھنا کہ یہ حروف جہاں بھی نظر آئیں وہ زائد ہونگے۔

فائدہ (۱۱):۔ ترتیب وار ان حروف کے زائد ہونے کے مواقع تحریر کیے جاتے ہیں۔ (۱):۔ سین کی زیادتی باب استفعال کے ساتھ قیاسی ہے۔ البتہ کسی اسم جامد میں بھی تاء زائدہ سے پہلے کبھی زائد آتی ہے۔ جیسے اِسْتَبْرَق" بروزن اِسْتَفْعَل"۔ (۲):۔ ہمزہ جو اسم جامد میں شروع کلمہ میں زائد آجاتا ہے جبکہ ہمزہ کے علاوہ تین حرف اصلی ہوں جیسے اِصْبَع" بروزن اِفْعَل" ہاں اگر ہمزہ کے علاوہ دو یا چار یا پانچ حرف اصلی ہو تو ہمزہ اصلی ہوگا۔ جیسے اِبِل" بروزن فِعِل" اور اِصْطَبْل" بروزن فِعْلَلّ" اور اِبْرِيْسَم" بروزن فِعْلِيْلَل"۔ (۳) لام یہ کسی کلمہ کی ابتداء یا درمیان میں زائد نہیں ہوتی ہاں چند کلمات کے آخر میں بہت کم ملتی ہے۔ جیسے زَيْد" سے زَيْدَل" بروزن فَعْلَل"۔ (۴):۔ تاء مطوّلہ (ت) کلمہ کے آخر میں زائد ہوتی ہے۔ جبکہ ماقبل واو یا یاء مدہ زائد ہو جیسے عَنْكَبُوت" بروزن فَعْلَلُوت" یا عِفْرِيت" ہاں اس کے زائد ہونیکے واسطے ایک اور شرط بھی ہے کہ اس کے سوا تین حرف اصلی موجود ہوں۔ وگرنہ یہ تاء اصلی ہوگی۔ جیسے هَرُوْت" بروزن فَعُوْل" هَرِيْت" بروزن فَعِيْل" ہاں تاء مدورہ (ۃ) ہمیشہ کلمہ کے آخر میں ہوگی اور زائد ہوگی۔ جیسے جَنَّة"، شَاة"، عِزَة"، سَعَة"

(۵):۔ میم شروع کلمہ میں عموماً زائد ہوتی ہے جیسے مَدْیَن" بروزن مَفْعَل"، مِنْخَر" بروزن مِفْعَل" البتہ کبھی کبھی درمیان کلمہ اور آخر میں بھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے دُلَامِص" بروزن فُعَامِل"، شَرْقَم" بروزن فَعْلَم"۔

(٦):۔ واو جب ساکن ہو اور اس کے علاوہ تین حرف اصلی ہو تو واو زائد ہوگی خواہ مدہ ہو یا غیر مدہ جیسے عِمُود" بروزن فَعُوْل" جَوْهَر" بروزن فَوْعَل" ہاں بعض اوقات واو متحرک بھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے جَدْوَل" بروزن فَعْوَل" ہاں ابتداء کلمہ میں اصلی ہوگی جیسے وَرَنْتَلٌ بروزن فَعَنْلَل"۔(۷):۔ نون درمیان کلمہ میں تب زائد ہوگی کہ جب تیسری جگہ واقع ہو ساکن ہو جیسے قَرَنْفُل" بروزن فَعَنْلُل" ہاں اگر آخر کلمہ میں ہو تو پہلی شرط یہ ہے کہ مدہ زائدہ کے بعد ہو اور دوسری شرط یہ ہے کہ نون کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں۔ جیسے سُلْطَان" بروزن فُعْلَان"، زَيْتُون" بروزن فَعْلُوْن"، غِسْلِيْن" بروزن فِعْلِيْن" اور اگر نون کے علاوہ تین حرف اصلی سے کم ہو تو نون اصلی ہوگا جیسے دُخَان" بروزن فُعَال"، لِسَان" بروزن فِعَال" ہاں بہت کم ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوسری جگہ پر زائد ہوتی ہے جیسے جِنْدَب" بروزن فِنْعَل"۔(۸):۔ یاء اگر ساکنہ ہو تو اکثر تین حرف اصلی کے ساتھ زائد ہوتی ہے۔ خواہ مدہ ہو جیسے دِيْبَاج" بروزن فِيْعَال" یا غیر مدہ ہو جیسے دَيْسَم" بروزن فَيْعَل" ہاں اگر یاء کے علاوہ تین حرف اصلی نہیں تو اس وقت یاء اصلی ہوگی۔ جیسے دِيْوَان" بروزن فِعْلَان"، مَيْدَان" بروزن فَعْلَان" اسی طرح یاء متحرکہ ہو تو شروع کلمہ میں زائد ہوتی ہے۔ جیسے يَلْمَع" بروزن يَفْعَل"، يَنْبُوْع" بروزن يَفْعُوْل" بشرطیکہ اس کے بعد الف نہ ہو گر نہ وہ یاء اصلی ہوگی جیسے يَا قُوْت"، يَا فُوْت" بروزن فَاعُوْل"۔ ہاں اگر غیر ثلاثی کلمہ ہے تو اول میں آنے والی یا اصلی ہوگی۔ جیسے يَسْتَعُوْر" بروزن فَعْلَلُوْل"۔(۹): اسماء جامد میں اس کا زائد ہونا معلوم نہیں ہوا۔ افعال و اسماء مشتقہ میں کبھی کبھی زائد ہوتی ہے جیسے اَهْرَاقَ يُهْرِيْقُ فهو مُهْرِيْق"۔(۱۰):۔ الف اسماء جامدہ میں ہمیشہ زائد ہوتا ہے۔ خواہ درمیان کلمہ میں ہو جیسے حِمَار" بروزن فِعَال" یا آخر میں ہو جیسے طُوْبیٰ بروزن فُعْلیٰ۔ شرط صرف یہ ہے کہ الف کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں۔ ورنہ اصلی ہوگا جیسے دَار"، عَصَا، رَحیٰ بروزن فَعَل"۔ فائدہ (۱۲):۔ جب کسی کلمہ کی ابتداء اور آخر والی زیادتی کا تعارض آجاوے تو آخر والی زیادتی معتبر ہوگی کیونکہ زیادتی کا محل اصل میں آخر کلمہ ہے۔ جیسے اِنْسَان" بروزن فِعْلَان"، مَيْدَان" بروزن فَعْلَان" سے بات واضح ہو جاتی ہے۔ فائدہ (۱۳):۔ واضح ہو کہ اہل فن نے جستجو کر کے اس مسئلہ پر کافی تحقیق کی ہے اور بعد از تحقیق و تدقیق یہ معلوم ہوا کہ حرف زائد کبھی فاء کلمہ سے پہلے بھی ہوتا ہے۔ جیسے اِصْبَع" بروزن اِفْعَل" اور کبھی فاء کلمہ کے بعد عین سے پہلے جیسے كَوْكَب" بروزن فَوْعَل" اور کبھی عین کلمہ کے بعد جیسے حِمَار" بروزن فِعَال" اور کبھی لام کلمہ کے بعد جیسے فِرْسِن" بروزن فِعْلِن"۔ فائدہ (۱۴):۔ طلبہ کی آسانی کے واسطے اسماء جامدہ کے چند صیغے دیئے جاتے ہیں خواہ شش اقسام میں وہ کلمہ ثلاثی ہو یا رباعی یا خماسی وہ یہ ہیں:۔

صیغہائے جوامد از ثلاثی مزید فیہ:-

نمبرشمار	موزون	وزن	ترجمہ	نمبرشمار	موزون	وزن	ترجمہ
١	اِصْبَعٌ	اِفْعَلٌ	انگلی	١١	خَفَيْفَدٌ	فَعَيْعَلٌ	ایک پرندہ
٢	اَفْكَلٌ	اَفْعَلٌ	کپکپی	١٢	جِرْيَالٌ	فِعْيَالٌ	شراب
٣	يَرْمَعٌ	يَفْعَلٌ	پھرکی	١٣	ذِهْيُوطٌ	فِعْيُولٌ	ایک جگہ کا نام
٤	تُنْفُلٌ	تُفْعُلٌ	لومڑی	١٤	فِرْنَاسٌ	فِعْنَالٌ	چوہدری
٥	مِنْخَرٌ	مِفْعَلٌ	ناک	١٥	عَقَنْقَلٌ	فَعَنْعَلٌ	ریت کا بڑا ٹیلہ
٦	نَرْجِسٌ	نَفْعِلٌ	دخیل	١٦	هَبَيَّخٌ	فَعَيَّلٌ	بے وقوف
٧	زَيْنَبٌ	فَيْعَلٌ	ایک خوشبودار درخت	١٧	فِرْسِنٌ	فِعْلِنٌ	اونٹ کے کھر کا کنارہ
٨	شَأْمَلٌ	فَأْعَلٌ	بادِ شمالی	١٨	طَرْفَاءُ	فَعْلَاءُ	ایک درخت
٩	جِنْدَبٌ	فِنْعَلٌ	ٹڈی	١٩	جَدْوَلٌ	فَعْوَلٌ	نالہ
١٠	غَدَوْدَنٌ	فَعَوْعَلٌ	نیند	٢٠	عُرُنْدٌ	فُعُنْلٌ	سخت پیٹھ

نمبرشمار	موزون	وزن	ترجمہ	نمبرشمار	موزون	وزن	ترجمہ
٢١	زُرُقُم"	فُعُلُم"	سانپ	٤٠	اِنسان"	فِعْلَان"	حیوان ناطق
٢٢	تَرْقُوَةٌ	فَعْلُوَة"	ہنسلی کی ہڈی	٤١	سُلْطُوْع	فُعْلُوع"،فُعْلُول"	چکنا پہاڑ
٢٣	خُنَافِس"	فُنَاعِل"	شیر	٤٢	حَيُّوت"	فَعُّول"	نرسانپ
٢٤	خَيْشُوم"	فَيْعُول"	ناک کی جڑ	٤٣	عِفْرِيت"	فِعْلِيت"	سخت خبیث
٢٥	قِنْعَاس"	فِنْعَال"	موٹا اونٹ	٤٤	غِسْلِين"	فِعْلِين"	پیپ
٢٦	قُصَيْرىٰ	فُعَيْلىٰ	بغیر دم کا سانپ	٤٥	اِسْحِمَان"	اِفْعِلَان"	ایک پہاڑ کا نام
٢٧	تَعْضُوض"	تَفْعُول"	سیاہ زیادہ میٹھا کھجور	٤٦	تَرَكَضَاءُ	تَفَعْلَاءُ	تکبر سے چلنے کا طریقہ
٢٨	تِمْثَال"	تِفْعَالٌ	صورت	٤٧	تَرَنَمُوت"	تَفَعَلُوتٌ	خوش آوازی سے گانا
٢٩	حِنْطَأْو"	فِنْعَلُو"	پیٹو	٤٨	حَوْصَلَاءُ	فَوْعَلَاءُ	گھونسلہ
٣٠	جَلَاوِيخ	فَعَاوِيل"	گہری وادی	٤٩	قُمَّحَان"	فُعَّلَان"	زعفران
٣١	كَرَابِيس	فَعَايِيل	چھت کے اوپر پلائے خانہ	٥٠	مَرْمَرِيس"	فَعْفَعِيل"	سخت مکّار
٣٢	بُرَحَايَا	فُعَلَايَا	ایک جگہ کا نام	٥١	دِيكَسَاءُ	فِيعَلَاءُ	بکریوں کا ریوڑ
٣٣	رَهَبُوتىٰ	فَعَلُوتىٰ	خوف	٥٢	خَنَفْقِيق"	فَنَعْلِيل"	چالاک عورت
٣٤	اُسْطُوَانَة"	فُعْلُوَانَة"	کھمبا	٥٣	يَنَابَعَآءُ	يَفَاعِلَاءُ	ایک جگہ کا نام
٣٥	اَبَابِيل	فَعَاعِيل	پرندوں کا ایک گروہ	٥٤	خَنْدَقُوقىٰ	فَنْعَلُولىٰ	ایک بوٹی کا نام
٣٦	مُكَوَرّىٰ	مُفَعَلّىٰ	کمینہ	٥٥	بَرْدَرَايَا	فَعْلَعَايَا	ایک جگہ کا نام
٣٧	مُزَيْقِيَاءُ	فُعَيْلِيَاءُ	نام ہے ایک بادشاہ کا	٥٦	مَرْجَانٌ	فَعْلَان"	ایک قسم کا قیمتی پتھر
٣٨	فَوْضُوضىٰ	فَعْلُولىٰ	شریک	٥٧	اِهْجِيرَاءُ	اِفْعِيلَاءُ	عادت
٣٩	كُذُبْذُبَان"	فُعُلْعُلَان"	بڑا جھوٹا	٥٨	يَقْطِينٌ	يَفْعِيل"	بیل والی نباتات

صیغہائے جوامد از رباعی مزید فیہ

نمبرشمار	موزون	وزن	ترجمہ	نمبرشمار	موزون	وزن	ترجمہ
٥٩	خُنبُعْثَةٌ	فُنعُلَلَةٌ	جڑ	٧٨	قَرَبُوس”	فَعَلُول”	زین کے آگے بلند حصہ
٦٠	کَنَهْبَل”	فَنَعْلَل”	ایک درخت	٧٩	کَنَهْوَر”	فَعَلْوَل”	تہ بہ تہ بادل
٦١	دَوْدَمِس”	فَوْعَلِل”	خطرناک سانپ	٨٠	قِرْطَاس”	فِعْلَال”	کاغذ
٦٢	شُمَّخْر”	فُعَّلْل”	متکبّر مرد	٨١	قِنْطَار”	فِعْلَال”	کثیر مال
٦٣	عِلَّکْد”	فِعَّلْل”	موٹا	٨٢	حَبَرْکیٰ	فَعَلْلیٰ	چیچڑی
٦٤	جُخَادِبٌ	فُعَالِلٌ	ایک قسم کی ٹڈی	٨٣	سِبَطْریٰ	فِعَلْلیٰ	متکبرانہ چال
٦٥	حُبَارِجُ	فُعَالِلُ	نرسرخاب	٨٤	هِنْدَلیٰ	فِعْلَلیٰ	ایک سبزی کا نام
٦٦	سَمَیْدَع”	فَعَیْلَل”	فیاض سردار	٨٥	سُلَحْفِیَةٌ	فُعَلْلِیَةٌ	کچھوا
٦٧	فَدَوْکَس”	فَعَوْلَل”	شیر	٨٦	قَمَحْدُوَة”	فَعَلْلُوَةٌ	سر کے پچھلے حصے میں اٹھی ہوئی جگہ
٦٨	قَرَنْفُل”	فَعَنْلُل”	لونگ	٨٧	هَنْدَوِیل”	فَعْلَوِیل”	موٹا
٦٩	قِنْدِیل”	فِعْلِیل”	فانوس	٨٨	عَنْکَبُوت”	فَعَلْلُوت”	مکڑی
٧٠	غُرْنَیْق”	فُعْلَیْل”	ایک آبی پرندہ	٨٩	زَعْفَرَان”	فَعْلَلَانٌ	کیسر
٧١	فِرْدَوْس”	فِعْلَوْل”	سرسبز وادی	٩٠	خَنْدَقُوق”	فَعْلَلُول”	ایک سبزی کا نام
٧٢	یَعْسُوب”	فَعْلُول”	شہد کی مکھیوں کا بادشاہ	٩١	بَرْنَسَاءُ	فَعْلَلَاءُ	ابن آدم
٧٣	هَیُوْکَریٰ	فَعُوْلَلیٰ	میدان بعد از اختتام جنگ	٩٢	خَیْتَعُوْر”	فَیْعَلُوْل”	چمک
٧٤	مَنْجَنِیْق”	فَنْعَلِیْلٌ	جنگ میں قلعوں کی دیواروں پر پتھر پھینکنے کی مشین	٩٣	شَمْنَصِیر”	فَعْنَلِیل	ایک پہاڑ کا نام
٧٥	جُنَادِبیٰ	فُعَالِلیٰ	ایک قسم کی ٹڈی	٩٤	کُنَابِیْل	فُعَالِیْل	ایک جگہ کا نام
٧٦	عُرَیْقُصَان”	فُعَیْلُلَان”	ایک قسم کی نباتات	٩٥	عَبَوْثَرَانٌ	فَعُوْلَلَانٌ	ایک خوشبودار بوٹی
٧٧	زَنْبُوْر”	فَعْلُوْل”	بھڑ	٩٦	جُخَادِبَاءُ	فُعَالِلَاءُ	ٹڈی

صیغہائے جوامد از خماسی مزید فیہ

نمبر شمار	موزون	وزن	ترجمہ	نمبر شمار	موزون	وزن	ترجمہ
۹۷	غَضْرَفُوط"	فَعْلَلُول"	گرگٹ	۱۰۳	خُزَعْبِيل"	فُعَلِّيل"	باطل
۹۸	قِرْطَبُوس"	فِعْلَلُول"	ناقہ ء بزرگ	۱۰۴	قَبَعْثَرَى	فَعَلَّلَى	بچہ شتر لاغر
۹۹	دُرْدَاقِس"	فُعْلَالِل"	گدی پر ابھری ہوئی ہڈی	۱۰۵	مِغْنَاطِيس	فِعْلَالِيل	ایک قسم کا باجہ
۱۰۰	قَرْعَبْلَانَة"	فَعْلَلَّانَة"	ایک قسم کا کیڑا	۱۰۶	مَرْزَنْجُوش"	فَعْلَنْلُول"	ایک قسم کی سبزی
۱۰۱	سَمَرْطُول"	فَعَلْلُول"	طویل مضطراب	۱۰۷	خَنْدَرِيس"	فَعْلَلِيل"	پرانی شراب
۱۰۲	سَلْسَبِيل"	فَعْلَلِيل"	نرم	۱۰۸	اِبْرِيسَم"	فِعْلِيلَل"	ریشم

فائدہ (۱۵):- ہاں برائے تشحیذ اذہان چند احتمالی صیغے لکھے جاتے ہیں۔ لیکن یہ صیغے طلبہ سے اس وقت پوچھیں جب طالب علم مکمل کتاب پڑھ لے کیونکہ بعض احتمالی صیغہ جات میں مثال اجوف و ناقص مہموز ثلاثی رباعی مجرد مزید فیہ کے قوانین بھی لگ رہے ہیں۔

احتمالی صیغہ جات

صیغہ (۱) غَوَاشٍ

غَوَاشٍ کے (۲۹) احتمال ہیں:-

	اصل	وزن	مثل	قوانین
۱۔	غَوَاشِيُ	فَوَاعِلُ	ضوارِبُ	يدعو، دواعٍ ،التقاء
۲۔	غَوَاشٍ	فَعَالٍ	ذهابٍ	حالت جری
۳۔	غَوَىَ	فَعَلَ	طَوَىَ	قالَ
۴۔	غَوَءَ	فَعَلَ	قَرَءَ	سال
۵۔	غَوْءَ یَ	فَعْلَلَ	دحرجَ	قال، يسئل
۶۔	اِغْاوَوَ		اِحْمَرَّ	يسئل قال همزه وصلى
۷۔	غَوِیَ"		ضَرَبَ"	قال اضافت الىٰ (مثلِ عِلمٍ) شِیءٍ۔ بعده' وقف كيا تو شِنُ هوا
۸۔	اِوْغِیْ	اِفْعَلُ (امر لفيف)		يَعِدُ همزه وصلى لم يَدْعُ
۹۔	اِغْاوُ			ناقص واوى مهموز العين لم يدْعُ يَسْئال همزه وصلى

	اصل	وزن	مثل	قوانین
۱۱۔	اِغْثَیُ		ناقص یائی	مہموزالعین لم یدع یسال ھمزہ وصلی
۱۲۔	وَاشِیٌ		ضاربٌ	یدعو، التقاء
۱۳۔	وَاشِنٌ		ضاربٌ	حالت وقف (اسم فاعل)
۱۴۔	واشِینَّ		قَاتِلِنَّ(امر حاضر مفاعلہ نون حفیفہ)یدعو،التقاء	
۱۵۔	اِوْشِنْ		اوعد مثال	یَعِدُ ھمزہ وصلی
۱۶۔	اِشْینَّ		اِبِیعْ اجوف یائی	یَقُولُ، اَلتقاء
۱۷۔	اِشُوِن		اِطْوِحْ(اجوف واوی یقول ،التقاء وصلی قطعی)	
۱۸۔	اِوْشِینِ(شِنُ)		اوْقِینْ لفیف مفروق امر نون خفیفہ یَعِدُ، یَدعُوُ التقاء	
۱۹۔	اِشْئِنْ (شِنُ)		ازئر مہموز العین	یسئل وصلی قطعی
۲۰۔	اِشْئِینْ (شِنُ)		اِضْرِبَنْ واحد مؤنث امر نون خفیفہ از مہموز العین نا قص یا ئی یدعو،التقاء ،یسئل ھمزہ وصلی	
۲۱۔	اِوْشِیُ(شِ)		اِضْرِبُ اوقی قِ لفیف مفروق	یعد ، لم یدع
۲۲۔	اِشْئِیُ (شِ)		اِضْرِبُ مہموز العین ناقص یائی	لم یدع، یسئل وصلی قطعی
۲۳۔	اِشْئِوُ (شِ)		اضرب مہموز العین ناقص واوی	لم یدع، یسئل وصلی قطعی
۲۴۔	اِوْنِیُ (نِ)		ق لفیف مفروق یعِد	لم یدع ،یسئل ھمزہ وصلی
۲۵۔	اِنْئِیُ (نِ)		ق مہموز العین ناقص واوی	لم یدع ، یسئل ،ھمزہ وصلی
۲۶۔	اِنْئِوُ (ن)		ق مہموز العین ناقص واوی	لم یدع ،یسئل ھمزہ وصلی
۲۷۔	شِنْءٌ		علمٌ مہموز للام	یسئل ، حالت وقف
۲۸۔	غَوَاشِنُ		ضَوَارِبُ" جمع غَاشِنَة" ثلاثی مجرد حالت وقف	
۲۹۔	غَوَاشِنُ		جَعَافِرُ جمع غَوْشَن" رباعی مجرد حالت وقف	

صیغہ(۲)اَنْ تَدَارَکَ کے(۱۹)احتمال ہیں:-

	اصل	صیغہ	قوانین
۱۔	تَدَارَكَ	ماضی معلوم از تفاعل	ان مصدریه حالت وقف
۲۔	تدارَكْ	امر حاضر معلوم	ان مصدریه حالت وقف
۳۔	تَتَدارَكُ	واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم تاء مضارعت	
٤۔	تَتَدَارَكُ	واحدمؤنث غائب مضارع معلوم تاء مضارعت	
۵۔	اَتَدَارَكُ	واحد متکلم مضارع معلوم	ابی ،دخولِ ان یسئل حلقی
٦۔	اُتَدَارَكُ	واحدمتکلم مضارع مجهول	دخولِ ان ، یسئل حلقی
۷۔	نَتَدَارَكُ	جمع متکلم مضارع معلوم	دخول همزه استفهام یسئال حلقی
۸۔	نُتَدَارَكُ	جمع متکلم مضارع مجهول	ابی۔دخول همزه واستفهام حلقی
۹۔	اَنِتَ	واحد مذکر ماضی معلوم مثل شَرُفَ عَلِمَ حلقی	
۱۰۔	دَارَكَ	واحد مذکر ماضی معلوم	
۱۱۔	دَوَرَ	واحد مذکر ماضی معلوم از اجوف واوی	قال
۱۲۔	دَيَرَ	واحد مذکر ماضی معلوم از اجوف یائی	قال
۱۳۔	دَاَرَ	واحد مذکر ماضی معلوم از مهموز العین	سال
۱٤۔	تَدْوَرُ	واحد مؤنث غائب مضارع معلوم از اجوف یائی سال	
۱۵۔	تَدْوَرُ	واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم از اجوف واوی یقال بدخول ان ،اَنْ تَدَرا	
۱٦۔	تَدْيَرُ	واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم از اجوف یائی یقال بدخول ان، اَنْ تَدار	
۱۷۔	تَدْيَرُ	واحد مؤنث غائب مضارع معلوم	یقال بدخولِ ان، اَنْ تَدار
۱۸۔	اِكْتَئِ	واحد مذکرامرحاضر معلوم	لم یدع یسئل همزه وصلی حالت وقف
۱۹۔	اَنْتَ دَارَكَ" انت مبتداء الگ صیغہ دارك" بروزن فَاعَلَ "الگ صیغہ وقف سے اَنْتَ دَارُكَ		

صیغہ(۳) بَدِّلِیْ کے۲۳احتمال

	اصل	مثل	قوانین
۱۔	بَدِّلِیْ	صَرِّفِیْ	براصل خود
۲۔	بَدِّلِنْ		نون خفیفه
۳۔	ابتَدِلِیْ		عین افتعال بنقل حرکت وصلی قطعی
٤۔	ابتَدِلِنْ		عین افتعال بنقل حرکت نون خفیفه
٥۔	بَدْدِلِیْ	دَحْرِجِی	
٦۔	بَدْدِلِنْ	دَحْرِجِنْ	نون خفیفه
۷۔	بَدِّ وْ	صَرِّفْ واوی	لم یدع
۸۔	بَدِّیْ	صَرِّفْ یائی	لم یدع
۹۔	اِبْتَدِوْ	اِکْتَسِبْ	ناقص واوی عین افتعال لم یدع
۱۰۔	اِبْتَدِیْ	اِکْتَسِبْ	ناقص یائی عین افتعال لم یدع
۱۱۔	اِبْوُدْ(بَدْ) اِخْوَفْ		اجوف واوی یقال، التقاء
۱۲۔	اِبْیَدْ (بَدْ) اِهْیَبْ		اجوف یائی یقال، التقاء
۱۳۔	اِبْئَدْ (بَدْ) اِسْئَلْ		مهموز العین یسال وصلی
١٤۔	اِوْدِیْ (دِیْ) اِوْقِیْ		لفیف مفروق یَعِدُ، لم یَدْعُ
۱٥۔	اِوْلِیِیْ (لِیْ) اِوْقِیِیْ		لفیف مفروق یَعِدُ یدعو التقاء
۱٦۔	اِوْلِینْ (لِیْ) اِوْقِینْ		لفیف مفروق یعد ،یدعو التقاء نون خفیفه
۱۷۔	اِلْوِءْ		اجوف واوی مهموز اللام یقول وصلی یاء خذ
۱۸۔	اِلْیِئِیْ (لِیْ) اِضْرِبْ واحد مذکر		اجوف یائی مهموز اللام یقول وصلی یاء خذ
۱۹۔	اِوْلِئِیْ (لِیْ) اِضْرِبْ		مثال واوی مهموز اللام یعد وصلی یاء خذ
۲۰۔	اِدْءِلِیْ(دِلِیْ)		مهموز العین یسئل وصلی
۲۱۔	اِدْءلِنْ (دِلِیْ)		مهموز العین یسئل وصلی نون خفیفه
۲۲۔	اِوْدِلِیْ		مثال واوی یعد وصلی
۲۳۔	اِوْدِلِنْ		مثال واوی یعد وصلی نون خفیفه

فائدہ:- اسی طرح بَدِّ لُوا بَدِّلَا کے بھی کئی احتمال بن سکتے ہیں۔

صیغہ (۴):- اِنَّھَا کے ۱۷ احتمال ہیں:-

	اصل	مثل	ہفت اقسام	قانون
۱۔	اِنْ نَھَیَ	رَمَیَ	ناقص یائی	قال
۲۔	اِنْ نَھَوَ	دَعَوَ	ناقص واوی	قال
۳۔	اِنْ نَھَاَ	قَرَءَ	مہموز اللام	سَالَ
٤۔	اِنْنَھَیَ	اِنْصَرَفَ	ناقص یائی	قال
٥۔	اِنْنَھَوَ	اِنْصَرَفَ	ناقص واوی	قال
٦۔	اِنْنَھَاَ	اِنْصَرَفَ	مہموز اللام	سال
۷۔	اِنْ نَھَیَأُ	ان نَھَیَبُ	اجوف یائی	یقال التقاء یا خذ
۸۔	اِنْ نَھُوَءُ	ان نَخْوَفُ	اجوف واوی	یقال التقاء یا خذ
۹۔	اِءْ نِنَ	اِضْرِبْ اِفْرِرْ	مہموز الفاء مضاعف ثلاثی	لم یحمرَّ
۱۰۔	اَیْنَنَ	بَیْعَنَ	مہموز الفاء اجوف یائی	قال التقاء خفن بِعْنَ
۱۱۔	اَوِنَنَ	خَوِفْنَ	مہموز الفاء اجوف واوی	قال التقاء خفن بِعْنَ
۱۲۔	اِھْیَأْ	اِھْیَبْ	اجوف یائی ومہموز اللام	یقال التقاء یا خذ
۱۳۔	اِھْوَءْ	اِخْوَفْ	اجوف واوی مہموز اللام	یقال التقاء یا خذ
۱٤۔	اِوْھَأْ	اِوْضَعْ	مثال ومہموز اللام	یعد یاخذ
۱۵۔	اِوْءِ نَنَ	اِوْعِدْنَ	مثال ومہموز العین	یَعِدُ ھمزہ وصلی
۱٦۔	نَھِیَ	خَشِیَ	ناقص یائی	بنی طی قال
۱۷۔	نَھِوَ	رَضِوَ	ناقص واوی	بنی طے قال

صیغہ (۵) فَبُهَا کے (۹) احتمال

	اصل	مثل	مادہ	قانون
۱۔	فَبُهَا	عَلِمَا شَرُفَا	ف ب ہ	حلقی العین
۲۔	بَهِیَ	عَلِمَ	ب ہ ی	حلقی العین بنی طے قال باتصال فاء حلقی العین
۳۔	بَهِوَ	عَلِمَ	ب ہ و	حلقی العین بنی طے قال باتصال فاء حلقی العین
٤۔	بُهِیَ	عُلِمَ	ب ہ ی	بنی طی قال باتصال حرف فاء حلقی العین
٥۔	بُهِوَ	عُلِمَ	ب ہ و	دُعِیَ بنی طی قال حلقی العین
٦۔	اِفْئَیْ	اِعْلَمْ	ف ء ی	یَسْاَلُ لم یدع همزه وصلی ۔ فَ
۷۔	اِفْئَوْ	اِعْلَمْ	ف ء و	یَسْاَلُ لم یدع همزه وصلی ۔ فَ
۸۔	اِوْلِیْ	اِضْرِبْ	و ب ی	لم یَدْ عُ یَعِدُ وصلی ۔ بِ
۹۔	اِوْهَاْ	اِمْنَعْ	و ہ ء	یَعِدُ همزه وصلی یاء خذ ۔ هَا

پھر آخری تینوں صیغے ملکر حلقی العین والا قانون لگا تو فَبُهَا ہوا۔

صیغہ (۶) اِقْتَدُوْا (۶) احتمال

	اصل	مثل	مادہ	قانون
۱۔	اِقْتَدَوُوا	اِکْتَسَبُوْا	ق د و	صاعد قال التقاء
۲۔	اِقْتَدَیُوا	اِکْتَسَبُوْ	ق دی	قال التقاء
۳۔	اِقْتَدَدُوا	اِحْمَرَرُوا	ق ت د	دال ثانیہ کو تخفیفاً مثل وَسْهَا یاء سے بدل کر قال پھر التقاء والا قانون جاری ہوا، تو یہ بغیر افتعال کے ہوا۔
٤۔	اِقْتَیْ	اِعْلَمْ اِخْشَیْ	ق ت ی	لَمْ یَدْعُ
٥۔	اِقْتَوْ	اِعْلَمْ اِرْضَوْ	ق ت و	لم یدع
٦۔	اِدْءَیُوا	اِمْنَعُوا	مہموز العین ناقص یائی د ء ی	قال التقاء یسال وصلی

صیغہ (۷) لَمْ سَمْ (۲۷) احتمال:-

	اصل	مثل	مادہ	قانون
۱۔	لَمْسَمْ	دَحْرَجَ	ل م س م	ماضی میں وقف کیا
۲۔	لَمْسَمٌ	جَعْفَرٌ	ل م س م	اسم جامد میں وقف کیا
۳۔	اِسْئَمْ	اِعْلَمْ	ل ء م	امر حاضر یسال وصلی
٤۔	اِلْوَمْ	اِعْلَمْ	ل و م	امر حاضر یقال التقاء وصلی
۵۔	اِلْیَمْ	اِعْلَمْ	ل ی م	امر حاضر یقال التقاء وصلی
٦۔	اِسْوَمْ	اِعْلَمْ	س و م	امر حاضر یقال التقاء وصلی
۷۔	اِسْ یَمْ	اِعْلَمْ	س ی م	امر حاضر یقال التقاء وصلی
۸۔	اِسْئَمْ	اِعْلَمْ	س ء م	امر حاضر یسال وصلی
۹۔	لَمْ اَسْئَمْ	لَمْ اَعْلَمْ	س ء م	جحد معلوم ابی یابی یسال ۲ بار حلقی العین
۱۰۔	لَمْ اُسْئَمْ	لَمْ اُعْلَمْ	س ء م	جحد مجہول یسال ۲ بار حلقی العین
۱۱۔	لَمْ اَسْوَمْ	لَمْ اَخْوَفْ	س و م	جحد معلوم یقال یسال ابی یابی حلقی العین
۱۲۔	لَمْ اُسْوَمْ	لَمْ اُخْوَفْ	س و م	جحد مجہول یقال یسال حلقی العین
۱۳۔	لَمْ اَسْیَمْ	لَمْ اَذْهَبْ	س ی م	واحد متکلم جحد معلوم ابی یابی یقال التقاء یسال حلقی
۱٤۔	لَمْ اُسْیَمْ	لَمْ اُذْهَبْ	س ی م	واحد متکلم جحد مجہول ابی یابی یقال التقاء یسال حلقی
۱۵۔	لَ مِسْأَمٌ	مِضْرَبٌ	س ء م	اسم آلہ ولام تاکید یسال حلقی العین وقف
۱٦۔	لَ مُسْأَمٌ	مُکْرَمٌ	س ء م	اسم ظرف افعال تاکید یسال حلقی العین وقف
۱۷۔	لَ مُسْأَمٌ	مُکْرَمٌ	س ء م	اسم مفعول تاکید یسال حلقی العین وقف

	اصل	مثل	مادہ	قانون
۱۸۔	لَ اِلْئَیْ	اِعْلَمْ	ل ء ی	امر حاضر از سِ لم یَدْ عُ یسال ہمزہ وصلی
۱۹۔	لَ اِلْئَوْ	اِعْلَمْ	ل ء و	امر حاضر از سِ لم یَدْ عُ یسال ہمزہ وصلی
۲۰۔	مِ اِمْئِیْ	اِضْرِبْ	م ء ی	امر حاضر ازض لم یَدْ عُ یسال ہمزہ وصلی
۲۱۔	مِ اِمْئِوْ	اِضْرِبْ	م ء و	امر حاضر ازض لم یَدْ عُ یسال ہمزہ وصلی
۲۲۔	سَ اِسْئَیْ	اِعْلَمْ	س ء ی	امر حاضر از سِ لم یَدْ عُ یسال ہمزہ وصلی
۲۳۔	سَ اِسْئَوْ	اِعْلَمْ	س ء و	امر حاضر از سِ لم یَدْ عُ یسال ہمزہ وصلی
۲۴۔	مِ اِوْمِیْ	اِوْقِیْ لفیف مفروق	و م ی	امر حاضر از سِ لم یَدْ عُ یسال ہمزہ وصلی

غرضیکہ ان چار امور لَ مِ سَ مِ کو ملا کر حلقی العین والا قانون اور وقف کیا تو لَمْ سَمْ ہو گیا۔ فافہم و کن من الشاکرین۔

	اصل	مثل	مادہ	قانون
۲۵۔	مُ اُمْئُوْ	اُنْصُرْ	م ء و	امر حاضر ازن لم یدع یسال ہمزہ وصلی
۲۶۔	مُ اُمْئُیْ	اُنْصُرْ	م ء ی	امر حاضر ازن لم یدع یسال ہمزہ وصلی

غرضیکہ لَ مُ سَ مُ کو ملانے اور حلقی العین اور وقف کرنے سے لَمْ سَمْ ہو گیا۔

۲۷۔ لَمِسَ لَمَسَ عَلِمَ شَرُفَ — ن م ص — ماضی معلوم حلقی العین پھر مُ امر حاضر ملنے سے اور وقف کرنے سے لَمْ سَمْ ہو گیا۔

صیغہ (۸) اَنْ تَقَطَّعْ کے (۱۵) احتمال:۔

	اصل	مثل	مادہ	صیغہ و بحث	قانون
۱۔	اَنْ تَتَقَطَّعَ	اَنْ تَتَصَرَّفَ	ق ط ع	واحد مؤنث غائب مضارع معلوم	تاء مضارعت وقف
۲۔	اَنْ تَتَقَطَّعَ	اَنْ تَتَصَرَّفَ	ق ط ع	واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم	تاء مضارعت وقف
۳۔	اَنْ اَتَقَطَّعَ	اَنْ اَتَصَرَّفَ	ق ط ع	واحد متکلم مضارع معلوم	ابی یابی یسال حلقی وقف

	اصل	مثل	مادہ	صیغہ و بحث	قانون
٤۔	اَنْ اُتَقَطَّعَ	اَنْ اتصّرف	ق ط ع	واحد متکلم مضارع مجہول	ابی یابی یسال حلقی وقف
٥۔	اَنَتَقَطَّعُ	اَنتقطَّعُ	ق ط ع	جمع متکلم مضارع معلوم	ابی یابی حلقی وقف
٦۔	اَنُتَقَطَّعُ	اَنتصرَّف	ق ط ع	جمع متکلم مضارع مجہول	حلقی العین وقف
٧۔	اَنْ تَقَطَّعَ	اَنْ تَقَطَّعَ	ق ط ع	واحد مذکر غائب ماضی معلوم	وقف
٨۔	اَنْ تَقَطَّعْ		ق ط ع	واحد مذکر امر حاضر معلوم	وقف
٩۔	اِوْ ءَن	اِمْنَعْ	و ء ن	واحد مذکر امر حاضر معلوم	یعد وصلی
١٠۔	اِءْوَنْ	اِعْلَمْ	ء و ن	واحد مذکر امر حاضر معلوم	یقال التقاء وصلی
١١۔	اِءْیَنْ	اِعْلَمْ	ء ی ن	واحد مذکر امر حاضر معلوم	یقال التقاء وصلی
١٢۔	اَنِتَ	شَرُفَ عَلِمَ	ا ن ت	واحد مذکر ماضی معلوم	حلقی
١٣۔	قَطَّعَ	صَرَّفَ	ق ط ع	واحد مذکر ماضی معلوم	وقف
١٤۔	اِوْءَیْ	اِمْنَعْ	و ء ی	واحد مذکر امر حاضر معلوم	یعد وصلی لم یدع
١٥۔	اِنْئِیْ	اضرب	ن ء ی	واحد مذکر حاضر معلوم	یسال لم یدع وصلی

صیغہ(۹) لَنْ تَعَجَّبُ کے(۱۷)احتمال:۔

	اصل	مثل	مادہ	صیغہ و بحث	قانون
١۔	لَنْ تَتَعَجَّبَ	لن تتصرف	ع ج ب	واحد مؤنث غائبہ	تاء مضارعت وقف
٢۔	لَنْ تَتَعَجَّبَ	لن تتصرف	ع ج ب	واحد مذکر مخاطب	تاء مضارعت وقف
٣۔	لَنْ اَتَعَجَّبَ	لَنْ اَتَصَرَّفَ	ع ج ب	واحد متکلم معلوم	ابی یسال حلقی وقف
٤۔	لَنْ اُتَعَجَّبَ	لَنْ اُتَصَرَّفَ	ع ج ب	واحد متکلم مجہول	یسال حلقی وقف

	اصل	مثل	مادہ	صیغہ وبحث	قانون
۵۔	لَ نَتَعَجَّبُ	نَتَصَرَّفُ	ع ج ب	جمع متکلم مضارع معلوم	ابی حلقی وقف
۶۔	لَ نُتَعَجَّبُ	نَتَصَرَّفُ	ع ج ب	جمع متکلم مجہول معلوم	حلقی وقف
۷۔	اِلْئَنْ	اِسْاَلْ	ل ء ن	واحد مذکر امر حاضر	یسال وصلی
۸۔	اِلْوَنْ	اِخْوَفْ	ل و ن	واحد مزکر امر حاضر	یقال التقاء وصلی
۹۔	اِلْیَنْ	اِهْیَبْ	ل ی ن	واحد مزکر امر حاضر	یقال التقاء وصلی
۱۰۔	لَنْ تَعَجَّبْ	خَفْ تَصَرَّفْ	ع ج	امر حاضر وماضی	
۱۱۔	لَنْ تَعَجَّبْ			دو امر ملے	
۱۲۔	لُنْتَ	شَرُفَ عَلِمَ	ل ن ت	ماضی حلقی	
۱۳۔	عَجَّبَ	صَرَّفَ	ع ج ب	ماضی حلقی	
۱۴۔	اِلْئَیْ	اِمْنَعْ	ل ء ی	امر حاضر	یسال وصلی لم یدع لَ
۱۵۔	اِلْئَوْ	اِمْنَعْ	ل ء و	امر حاضر	یسال وصلی لم یدع لَ
۱۶۔	اِنْئِیْ	اِضْرِبْ	ن ء ی	امر حاضر	یسال وصلی لم یدع نِ
۱۷۔	اِنْئِوْ	اِضْرِبْ	ن ء و	امر حاضر	یسال وصلی لم یدع ف

پھر لَ نِ تَعَجَّبُ امور ثلثہ کے اجتماع وحلقی العین قانون کے بعد لَنْ تَعَجَّبَ ہوا۔

صیغہ (۱۰) اِضْرِبُوْ کے (۹) احتمال:۔

	اصل	مثل	مادہ	صیغہ وبحث	قانون
۱۔	اِضْرِبُوْا	بر اصل خود	ض ر ب	جمع مذکر امر حاضر معلوم	
۲۔	اِضْرِبُنْ	بر اصل خود	ض ر ب	جمع مذکر با نون خفیفہ	نون خفیفہ

	اصل	مثل	مادہ	صیغہ و بحث	قانون
۳۔	اِءْ یِضْ	اِضْرِبْ	ء ی ض	واحد مذکر امر حاضر	یقول التقاء وصلی اِضْ
٤۔	اِءْ وِضْ	اِضْرِبْ	ء و ض	واحد مذکر امر حاضر	یقول التقاء وصلی اِضْ
٥۔	اِوْاِضْ	اِضْرِبْ	و ء ض	واحد مذکر امر حاضر	یعد وصلی اِضْ
٦۔	اِوْرِیْ	اِضْرِبْ	و ر ی	واحد مذکر امر حاضر	یعد لم یدع رِ
٧۔	اِوْبِیُوْا	اِضْرِبُوْا	و ب ی	جمع مذکر امر حاضر	یعد یدعوالتقاء بُوْ
٨۔	اِوْبِیُنْ	اِضْرِبُنْ	و ب ی	جمع مذکر امر حاضر بانون خفیفہ	یعد یدعوالتقاء نون خفیفہ بُنْ سے بُوْ
٩۔	اُبْوُءْ	اُنْصُرْ	ب و ء	واحد مذکر امر حاضر	یقول التقاء یاخذ بُوْ

اِضْ رِبُوْ امورِ ثلثہ کے اجتماع سے اِضْرِبُوْ ہوا۔

صیغہ (۱۱) ضُرِبُوْ کے (۷) احتمال:۔

	اصل	مثل	مادہ	صیغہ و بحث	قانون
۱۔	ضُرِبُوْ	مثل مشہور	ض ر ب	جمع مذکر ماضی مجہول	
۲۔	اُضْ ءُوْ	اُنْصُرْ	ض ء و	واحد مذکر امر حاضر	یسال وصلی لم یدع ضُ
۳۔	اُضْ ءُیْ	اُنْصُرْ	ض ء ی	واحد مذکر امر حاضر	یسال وصلی لم یدع
٤۔	اِوْ رِیْ	اِضْرِبْ	و ر ی	واحد مذکر امر حاضر	یعد وصلی لم یدع رِ
٥۔	اِوْ بِیُوْ	اِضْرِبُوْ	و ب ی	جمع مذکر امر حاضر	یعد یقول التقاء بُوْ
٦۔	اِوْ بِیُنْ	اِضْرِبُنْ	و ب ی	جمع مذکر بانون خفیفہ	یعد یقول التقاء نون خفیفہ بُوْ
٧۔	اُبْوُءْ	اُنْصُرْ	ب و ء	واحد مذکر امر حاضر	یقول التقاء وصلی یاخذ

ضُ رِبُوْ امورِ ثلثہ کے ملنے سے ضُرِبُوْ ہوا۔

خاتمہ برلطیفہ

مَنِّ مَنَّ مَنْ مُنَّ مِنْ مَنْ مَنَّ مَنْ مَنَّ مَناً عَلَى الناسِ

صیغہ	اصل	صیغہ	قانون
مَنِّ	مَنّیْ	واحد مذکر امر حاضر	لم یدع والہ
مَنَّ	مَنَنَ	واحد مذکر ماضی معلوم	مَدَّ والہ
مَنْ		اسم موصول	
مُنَّ	مُنِنَ	واحد مذکر ماضی مجہول	مَدَّ والہ
مِنْ		حرف جار	
مَنْ		موصولہ	
مَناً	مَنناً	اسم مصدر	شَدّ" والہ

صیغھائے ثلاثی مجرد ومزید فیہ:-

لَاتَجحَدُوا (۲)	مَا مُوْ رِیْنَ	اِنْ تُعْرِضُوا	اِرْجِعِیْ (۲)	مَسْفُوْ حاً
اَلْمَوَاعِیْدُ	وَجَبْتِیْ	مَوْسُوْمِیْنَ	سُجَّدًا	زُلْفیٰ
اُبْعُدُوا (۲)	لَتُسْئَلُنَّ	اَلتَّهْلُكَةُ	اُدْخُلُوا	مِحْرَاب"
لَایَنْکِحْنَ	اَلْمَخَادِیْمُ	اِعْلَمْ (بغیرامر)	قَرِیْبِیْ	خَزَنَتُهَا
فَبَلَغْنَ	اَلْمَدْرَسَةُ	یَخْدَعُوْنَ	خَالِدَیْنِ	حَامِدًا زَیْدٍ
اُنْظُرْ نَا	اَلْمَكْتَبَةُ	مَرَض"	كَرِهْتُمُوْهُ	اَلَّا تَعْدِلُوا
مَرْصُوْص"	اَصْدِرُ	اَلِیْم"	اِبْلَعِیْ	سَمِعَ حَمْدَهُ
لَا تَحْزَنُوا (۲)	تَكْتُمَنَ	عَظِیْمُوْ	وَهْجُرْهُمْ	لَنَسْفَعاً

كَثِيْرِيْنَ	اَنِضْرِ بَّعْصَاكَ	عَذَاب"	لَاتَحْمِلُ	فَرْهَبُوْنُ
اَلْمَعْدُوْدَاتُ	فَمْبُتُوْا(٢)	مَنْطِق"		
اَلنَّازِعَاتُ	لَاحِقَات"	اَلْمَرْجِعُ		
لَاتُتْرُكُوْا(٢)	قُرْآن"	فَرْكَعُوْا(٢)	لَا تَلْبِسُوْا	يَسْفِكُ
فَرْشْنَاهَا	فَعْمَلُوْا	يَعْرِفُوْنَ	قَبَائِلُ	
لَا تَشْعُرُوْنَ	نَعْبُدُ	اُسْكُنْ		
لَا تَجْعَلْنَا(٤)	حَامِدِىْ نَاصِرِ	لَا قُتَلَنَّكَ		
تُمْنَعِيْنَ	اَتَدْخُلِىْ	لَاتَجْعَلْنَا	المُفْلِحُوْنَ	
فَبْحَثُوْا(٢)	شَاكِرَازَيْدِ	اَلْمَغْضُوْبُ	قُلُوْبِهِمْ	
فَاعْلَمْ	رَاكِبُوْ الطَّيَّارَة			
يَلْعَبْنَ	هَلَكَة"	رَيْب"	اَبْصَارُهُمْ	
آمِنِيْنَ	صَاغِرِيْنَ	هَدَيَا	عَظِيْم"	
فَدْخُلِىْ(٢)	عُبَّاد"	يُؤْمِنُوْنَ	يُخَادِعُوْنَ	
اُكْتُبْنَّ	اَلْمَنَازِلُ	اَلْغَيْبُ	مَرَض"	
فَلْيَضْحَكُوْا(٢)	مَرْدُوْا	يُنْفِقُوْنَ	مُصْلِحُوْنَ	
جَامِحَات"	اَنْتَطْرُدَ			
سَيَجْعَلُ	فَلْيَرْحَمُوْا	اُنْزِلَ		

صیغہائے ثلاثی مزید

اَلا فْتِتَاحُ	مُعْتَمِدِیْنَ	اَنِ ادَّارَکَہٗ (۲)	مُدْھَامَّتَانِ
لَانُصَعِّرْ	فَلْیَتَوَکَّلِ	تَفَسَّحُوْا(۳)	اَلْمُقَنْطَرَۃُ
فَطَلِّقُوْھُنَّ	حَافِظُوْا(۳)	فَکَبِّرُوْا(۲)	اَللِّزَامُ
لَا تُخَافِتُ	اَلْمُتَّکِّلُوْنَ	مُسَخَّرَاتٌ	قِتَالٌ
یُخَادِعُوْنَ	مُحَاکَمَہٗ	لَاُصَلِّبَنَّکُمْ	مُنَشَّرَۃً(۴)
لِیَشْتَرِکُوْا	اَلِانْسِدَادُ	عُلِّمْنَا	فَقَاتِلُوْا
اَعْلِنُوْا(۲)	اَسْلِمُوْا(۲)	مُتَقَلَّبُوْنَ	فَعْتَزِلُوْ النِّسَاءَ
لِتُکْمِلُوْا	یُذْھِبْنَ	لَنْ فَجَرَتْ	مُجَّھِدِیْنَ
فَنْسَلَخَ	لَاُدْخِلَنَّکُمْ	وَلْیَتَلَطَّفْ	اَلِانْصِرَامُ
لَاتَبْدِیْلَ	اَکْرِمِیْ	مُنْفَطِرٌ	یَتَفَجَّرُ
عَلَّمْتَنَا	لَاتُعْجِبْکَ	مُقَدَّرُوْنَ(۲)	تَشَقَّقُ
مُشَّابِھَاتٌ	تَبَارَکْتَ	اِقْتَرَبَتْ	اَلْمُصَّدِّقِیْنَ
مُحْکَمَاتٌ	مُسْلِمِیْنَ	مُزْدَجَرْ	فَاصَّدَّقَ
یَتَخَبَّطُہٗ	لِیُنْفِقْ	فَسَّمَعُوْا(۲)	اَلْمُھَیْمِنُ
زُحْزِحَ	جَادِلْھُمْ	فَسْتَغْفِرِیْ(۲)	فَلْیَتَفَکَّرُوْا
یَتَرَبَّصْنَ	عُوْقِبْتُمْ	نَسْتَنْسِخُ	مُنْتَخَبِیْنَ
مُتَکَلِّمِیْنَ	بَاعِدْ	فَعْتَرَفُوْا	تَشْرِیْقَاتٌ
مُذَبْذَبِیْنَ	قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ	فَطَّھَّرُوْا(۲)	حَاجَجْتُمْ

لِلْمُطَلَّقٰتِ	لَاتُصَاحِبْنِیْ	فَدَّبَّرِیْ(۲)	الْمُذَاکَرَہ
اُحصِنَّ	لایُنازِعُنَّك	فَلَمْ تِسَّمَّعُوْا	الْمُذَاکَرَہ (۳)
مُسافِحِیْنَ	تَقَاسموا(۳)	فَکُبْکِبُوْا	اَسْتَکْبَرْتَ
تَشَابَهَتْ	التَّخاصُمُ	الْمُزَّمِلُ	اَنْ تِسْتَبْدِلوا
مُتَعَلِّمِیْنَ	اَنْ تَدَارَكُ(۱۹)	المدَّثِّر	مُتَکَبِّرَات
مُضارَعَة	لاتبَدَّلُوْا	مُدَّکِرُ	جَاهِدُوْا(۲)
لَنِجْتَهِدَنَّ۔	الْمُفَسِّرِیْنَ(۲)	الْمَرْجِع	لِمُصْلِحِیْنَ
رَابِطوہُ (۲)	فَتَّحُدُوْا	لا تِعْجَلُوْا	عَاهَدُوْا
اِسْتَحْفِظُوْا(۲)	اِذَادَّارَکوا	اَلْمُتَقَدِّ مِیْنَ	تَنْبِیْهَا
لا تِسْتَحْسِرُوْنَ	مُمَزَّق(۲)	مُسْتَرْشِدِیْنَ	لا تِجَّمَّعُوْا(۲)
اَسْتَطْعما	مُحَارِبِیْنَ	الْمُتَطَهِّرِیْنَ	لَاتِعِذِّرِالْیَوْمَ
اَسْتَغْفَرْتَ	مُتَزَنْدِقِیْنَ	فَقْتَصِرِیْ(۲)	فَتَخَلَّدُ
لِیَنْطَلِقوا(۲)	فَاَعَلِّمُکُمْ	مُرْتَبِطِیْ(۲)	مُجَّمِعِیْهِ
لِیَستخلِفَنَّهُمْ(۲)	لِیَستَخْرِجوا(۲)	لِیُطْلِعَکُمْ	لَعَذَّبْنَا(۲)
اَنْصِتُوْا(۲)	لَیُصْبِحُنَّ	تَشَاوُرُ	الْمُقَطَّعَات(٤)
سَنِسْتَدْرِجُهم	اَنْ تِکَبَّرُوْا	لا تُواعِدُوهن	فَلْیَسْتَعْفِفُ
وَازَّیَّنَتْ	اَنْ تَقْسِمُوْا	ان تِسْتَرْصِعُوْا	الْمُزَحْزَحَه
فَصَّبِرْنَ	الفِرَاق	فَمَتِّعُوهن	لِاَ خْتِصَاصِهٖ
بِمُشْرِکِیْهِ	لا تُمسِکُوا	مُهاجِرَات	مُتَفَرِّدَات"
فَاطَّلَعَ	لا تُعلِّمُوْ نَهُنَّ	فارْسَلُون(٤)	فَتَعَلَّقِیْ(۲)

لَسّ كَنّ	المتبادِر	اِنظارُهم	لِاتصرّف
فَدّارءُ تم	فلا يُظهِرُ	لم يتعرّضوا	لِتعارفوا
فَختلفُوا	المُكاتبِين	سَترجعُونَ	يَتلاوَمُون
لَيُخالِفُنّ	لِيَتكبّروا	فتربّصوا(۳)	فعا تِبُوهم(۲)
مُسَحِّرِيْنَ	اَلْمُنخنقَهُ	لا تُباشِرُوهُنّ	فَتّ جَتّ
مُحلِّقِينِ	لَا تُحمِّلْنا	فيُضاعِفُه	لَتّ لَتُّ
فكثِّروا(٤)	الِا رتِداعُ	فَستَعصَم	لَزدَجِرَتِی
مُعانِدِينَ	لا تُواخِذْنا(۲)	مُصنَّفَهُ	لَنْ تَعَجّبُ(۱۱)
تَشْرِيْحات	المُستَحسِنُ	فَلَاقَطِعَنّ	تَشبّهِيْنَ
المُحَدِّثِين۔	اَعْتِبارات"	مُقارَعَتِها	فَتّاسَرْتُمُوهُم
اَلْمُتفهِّمِينِ	وَدّكَرَ	لَاتبرّجْنَ	اَضْرِبُ(۲)
فَجّنبُوا	لَيصّدّعُونَ	اَحْصِنّ	مُقْنِعِی رُؤُ سِهِمُ
مُشّارِكات"	يَدّخِرُونَ	فَنفلَقَ	لَيُبَدِّ لَنَّهُمْ
مُعْلِنَات	اَصْطفَيْنا	تَبصِرَه	لَتذْكّرِيْنَ
لَا تُفَارِقُوهم	اَن يّطّوّفَ	فَتَوَكّلُ	لَيُمكِّنَنّ
لا تَبا غَضُوا(۲)	تِصّعّدُونَ	لَتّ سِرُ	لَنِدّغُمُ(۲)
مُقَصّرِيْنِ(۲)	تِزْدَرِی	لَتّ قَانُ	مَنْ فَطَرَ(۲)
حَصْحَصَ	اَلْمُطّوّفِيْنِ	كَلامًا	لَمْ اِسّمِمُ
اِشْمَازّتْ	اِذاتّسَقُ	فَلَنْ اُكَلِّمَ	لَتُّ مِنْتنّ

اَلْمُمَّغِطُ　يَصطَرِخُونَ　لَسُوِدَّتُ　لَمَنسَبٌ

لَيُسرِفُنَّ　اَلْمُهَيمِنُ　لَسُئِلُ　بِمُصرِخِيَّ

مُتَحَرِّكَات　مُضطَرِبِينَ　لَتَّ لَيتَ　اَستِلْذَاذَا

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا　اَلْمُصَيطِرُ　اَمُطَّلِعُوهُ　مُتَّصِلِينَ

المُرَاسَلَهُ　وَاصطَنَعتُكَ　فَشَزَّفَ　مُتَحَقِّقُونَ

مُتَحَكِّمِينَ　لِيُمَحِّصَ　لا تَعِذِّرُ　اَلْمُزَّجِرَات

مُتَبَدِّلِينَ　سَلاماً　لَقِتِّلُ　فَدَّاخَلتُمُ

اَنْ يَتَحَاكَمَا　اَخطَانَا　لَيَزَّجُرُنَّ　بَدِّلِي(٩)

فَلَيُغَيِّرُنَّ　تَقَقَطَّعَتُ　لَنُدَّغِمُ(٢)　تَرَغِيبًا

لَنْ تَبَختَرَ　اَوِاعتَمَرَ　اَنْ تَقَطَّعَ(٧)　رَتِّلِ الْقُرآنَ

مُحَرِّفِينَ　فَنْ كَدَرَتُ　اَغِدِّقْ　فَلَقتَحَمَ

مُستَحكَمُ　لَنْ فِصَامَ　لَتُّ جِتَّ　اَلْمُعتَرَضَات

مُنقَلِبِينَ　مُمَرِّدُ　تِتَّالَدُونَ　اَلْمُعِذِّرُونَ

تَوضِيحات　اَنْ تُفَنِّدُونَ　اِنصَرِمْ(٢)　يَطَّيَّرُوا

لَنْ تَنَقَلَّبُوا　مُسَنَّدَهُ　لَنَتَّقِلُ　اَنصَفتَنِي

تَبَيضُّ　تَلَبَّثُوا　نِتَّاخَرُ　بِلِدَّارِكَ

فَنَتَقَمْنَا　فَطَمَئِنُّوا　مُتَعَانِقَانِ　فَستَبشِرُوا

لَشَّاجَرتُم　بَدَّلنَا(٢)　لم يَتَعارَضا　مُنَزَّهَا(٢)

مُقَطِّعَات　مُقَصِّرُ　مُسَّاقِطُ　الاِحتِجَاجُ

لَعَذَّبنَا(٢)　اِنفَطِرْ(٢)　فَسَّمِعِي　لَاتُقسِطُوا

فَلَاقْطَعَنَّ	لَمُرسَّم(٤)	القَهْقَهَهْ	فَنْ قَلَبُوا
اَلْمُتَّكِلِيْنَ	فَمُزْدَجَر	مُنْقَعِر	مُحْتَمِلَتَيْنِ
لَوِنْتَصَرتِ الرَّجُلَ	مُتَّابِعِيْنَ	المُتَصَادِقِيْنَ	مُحْتَلَمَهُ
لَا تَنْتَفِعُوْا	فَصَّبَرْتُمَا	مُتَصَادِمَهْ	تَشْكِيْك"
لَنْ يَذَّكَّرُوْا	اِتَّاعَتُّه'	لَا تِنَابَزُوا	مُعْتَمِدًا
فَظَّاهَرُوْا(٣)	لَا يَسَّمَّعُوْنَ	لَا تُدَافِعُنَّ	مُسْلِمَهْ'
مَحْلُوْ لِيْنَ (٢)	اِتَّاسَرْتُمُوْهُنَّ	لَا تِبَاغَضَا	اَلْمُنَاقَشَهْ
خَا لَفْتَنِيْ	اَلْمُشْتَهِرِيْنَ	مُتَنَامِرِيْنَ	مُسْتَدْبَرِيْنِ
اَشَّقَّقْتُ	مُسْتَحْضِرَات"	حَافِظُنَّ	الِاسْتِقْلَالُ
المُصَّا هَرَه	مُتَضَمِّنَه(٢)	لا تِنَازَعْنَ	نَصِّفُوا(٢)
لَنْ فَجَرَوا	اَنْ تِتَكَبَّرُوا	فَنْتَزِعُوْا	اَنْكِحْنَ
تَعْلِيْلَات	اِشَّارَقِيْ	هَاجَرْنَ	اَلْمُكَاتَبَة
مَسْتُوْرِدُ	اِضَّارُبُوْ	لم يَتَصَادَقوا	تَبْصِرَه
لَنَفَضُّوا	المُعْلِنَتَيْنِ	مُدْبِرَيْنِ	مُبَصِّرِيْنَ
فَذُكِرِيْ	اَسْتَحْفَظوا	لَنِتِسْتَنْكِفُ	تَحَكُّمَا
المُبَعْثَرَات	تَحَفَّظَات	لَمَّا يَتَصَادَفْنَ	مُشَرَّفَا
تَذَنْدِقِيْ	فَسْتَعْمَلُوا	مَسْتَنْقِرَه	لاتُجَا مِعُوْهُنَّ
جَادَلُوك	اِرْتِجَالًا	اَتَسْتَنْكِحَهَا	خَالِفُو اليَهُوْدُ(٢)
لا تِجَّاهَدَى	تَفْهِيْمَات	فَدَمْدَمَ	اَلْمُتَصَدِّ قِيْنَ
تَنَزُّ هَا	المُصَافَحَهْ	مَنْتَظِمِيْنَ	مُتَحَلِّمِيْنَ
لَاتُبَشِّرُوْا	فَفْتَرَقُوا	مُتَخَالِفَات	لَمُتِشَرِّطُوا

المُرابحه	عَاهَدُوا	مُروَّجه	مُنعقِدَات"
تَزوِیجَات	فَختَتمُوا	اَسقطَها	المُجَامَعَهُ
مُتخَلِّل"	لَاتِحَاسَدُوا	المُسَاوَمَةُ	
المُزَابنَه	توَقُّعَات"	لَمیَتحَرَّرُوا	مُتَناوِلَة"
الإنفِسَاخُ	مُتعاقِبَین	فَلتَحقُوا	بَاشِرُوهن(۲)
مُتبَرِّعات	فَیُعَلِّلُ	مُتقَنِّعِینَ	
تَحقِیقات	متحارِبون	لَاتِمُتَثلُوا	تِلقَان"
المُمَاثَلَة"	الإصطِلَاحَات	مُنتَفعِینَ	مُتکَفِّل"
مُفرِزِینَ	مُتکَلِّفِینَ	مُسکِنَا	مُعتکِفِینَ
فَتقَطُّوا			

صیغہائے مہموز

نَاشِئَة	مُستَامِنِینَ	وَمَا اُبرِیُ	فَمُتَلَانَا	لَمُودُ
خُذُوا	اَنسُوا	آمِرِینَ(۲)	اِیتِنافاً	تَلَالَا
آنِسِینَ	کُلِنَ		سَلّ	کُدِنَ
نُهنِّکُم	ان یُّطفِعُوا	سَمّهُ	رَکَبٌ	ضَرَبُوا(٤)
لَتَسلُنَّ	لَنَاکُلَ(۲)	سَمُونِی	فَاستَبطَانَا	اِلّم
مُرلی(۲)		لَم سَم(۲)	اَثرنَ	
	مُوتَمِرِینَ	لَمُومُر(۲)	آنسُنَاه	
مُستَهزِیُون	فَاَذرَه	لَم ضَنَ(۲)	لَاتُوَاخِذُنِی	فَستَانِفِی
اُمِرتُنَّ	یُوثِرُونَ	لَاتَاذَنُ	مُوَّمِّلك	تَاثِیرَات
سَلِیُنِی	فَلیَستَاذِنُوا	آمِرَة(۲)	حَتّی تَمتَلِی	ضَرَبٌ
	اَخطَانَا	اَمنَة"	فَتَامَّلُوا	

اَخطِیتَ　اَنبِئُونی　مُکتابات"　فَادِّبُوا

آمِنُوا　سَلُلْ قَوم　فَقرَءُوا　اَبطِی

مُوذِّنِینَ　اَمِنُونی　مَآثِم　مَامُولَات"　مُخطِی

لِاِیلَافِ　سَنُقرِئُکَ　مَامَنَه　آمِنّا　هَلِمتَلَئْتِ

اَنُومِنُ　اَنشانا　اَستَاجَرتَ　لَاُبرِّءَ کَ　اُسِّسَتْ

یَا تَمرُونَ　مَنشِیَ　اِنَّ اِنَّ　اَنْ تُخطِیُوکَ　اَلمُوَلَّفَه

اُردُوْ　نَبَّانِیَ　آثَر(۲)　تَامِینَا　فَاذَنُوا

لُمِیُ (۲)　لَا تُوَاخِذنَا　لَا تَبتَئِس　مُلتَام"　تَابَّطَ

بَرَ　یُوذِینَ　مَا کِلُ　فَالَّف

اَلتَّهنِئَةُ　نَتَبرَّءُ　اَلمُوتَفکتُ　فَمُستَاذَنَتُه'　خُذِیَ

یَستَنبِیُونَکَ　لَاذِنَّ　مُستَهزِءِ یکَ　مَشُوم"　رَءُ فَة"

لَا مُرَنَّهُم　عِندَ بَارِیکُم　لَمُوسَف(۲)　لَامُلَئَنَّ　مُوَانَسَه'

تَالِیفَات　سَئَلتُمُوهُنَّ　مُتَادِّ بِینَ　اَلَم لَم　فَسَّئِلُ

مَقرُوءَه　فَکُلِیَ　فَنکَفئُوا　اَتِیذَر　اَلتَّفاءُ لُ

رُئَسَاءُ　مُرنَا　مُبرِیَ　فَدرَئُوا　آکِلِینَ　یَستَبرِءُ

آجَرتَ(۲)　اُوَدِّبُ　اَلمُوَاخَذَه　مَامُونَات　مَادَبَه'　فَتَاَسَّسُوا

لَا تَسئَمُوا　لَاتَاذَنِینَ　سَنُقرِءُ　مَالُوه"　بَائِسِینَ　آخِذَه(۲)

فَلْتَئِمُ　اِیلَهُوا　مَاآکَلَه'　لَا تَلتَامُ　مَاآخَذَه　اِلَا ستِبرَاءُ

مُفَاجِیٌ"　فَاذَنُ　مُتَادِّبَه'　مُجتَرِءُ　مُسئَم"　مُومِنَات"

مُتَرَبِّسُون　فَاذِنَنَا　اَلتَّاذِینُ　اُدنُوْ　اَلمَسَائِلُ　سَانَبِّئُکَ

مُنطَفِیٌ"　اُوتُمِنُوا　اَنبَاکَ

بَارِیٌ"　اَکَّال"　مُلَائِم"

فَستَامَنُوا　اَقرَءُ هُم　لَاتَیَاسُوا

هَنِيًّا　　اُوْتُمِنتُم　　اَوَامِرُ

آخَذْنا　　تَاثَّمَا

سَئَلُوْنِی　　تَاتَمِرِیْنَ　　اَلْاَنْبِیَاءُ

اَلْقُرْآنُ　　مُوْنِسِیْنِ　　یَسْتَنْبِئُوْنَكَ

بَرِیْئَهُ　　دَرِیَا　　مُوْتَمِرِیْنَ

کُنْجِیْ　　رَاوِیٌ　　آخَذَهُ

جَنْدَرا　　مُومِنَانِ　　مُسْتَامِنَهُ

قُرَّاءٌ　　اَمَّرْتَنِیْ　　اَوَالِهُ

دَانِیَهُ (بغیر ناقص)　　فَسْتَامِنُوْ

صیغھائے مثال واوی یائی مجرد مزید

صِلِیْنِیْ	مُتَوَافِقَا		مُوْسِرَاتٌ
اَوَّزِنُوا	لَمْ یُوَفِّقُوا	لَاتَصِلُ	یَقْنُوْعُلَامُ
ثِقْنِیْ	عِظِیْنِیْ	تَوَاعَتُّمْ	فَتَصُلِیْ
فَعِظُوْهُنَّ	مُتَّفِقِیْنَ	مِیْثَاقُهُمْ	فَقَدِاسْتَوْحَشْتُمُوْهُ
هَبْ لِیْ	فَتَضْحُوْا	لَاتَزِرُ	فَتَّصَّلِیْ
لَا تَذَرْنِیْ	زِنُوْا		فَهَبُوْا
سَنَسِمُهُ	اِسْتِیْصَالًا	یُوْقِنُوْنَ	قِرْنَ　سَنَسُمُهُ
سَتَجِدُوْنَ	اَوْحَشْنَا	مُوْهِنِیْكَ	
لَمْ یَلِدْ	اَلْمُوْسِرِیْنَ	اَلْمُوْلُوْدَلَهُ	لَوَاصِفَاعُمَرَ
وَالِدَیَّ	تَوَهُّمَاتٌ	فَاَوْجَبُوْا	
اَوْرَثْتُمُوْنَا	اَنْ تُوْبِخُوْا	فَوَاظَبُوْا	فَتَّصَّفِیْ
اِسْتَیْقَنَتْهَا	مُسْتَوْدَعَاتٌ	فَتَّقِدُوْا	فَوَقِّرُوْا
یَسِّرْلِیْ	فَوَدِّعُوْا	مُسْتَوْجِبَاتٌ	یَقِیْنٌ

اَلْمُتَّارِثِیْنَ	مُوْجِبَات	لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ	مُتَّقِنَا
فَتَّحِدُوْا	الإِسْتِیْحَابَ	المَوَالِیْدُ	اِسْتَیْقِنُوا
فَتَّكَّلُوْا	مُوَاشَّحَهٗ	فَسْتَیْقَنْتَ	لَنْ اُوْرِدَ
لَمْ یُوَرِّثُوْا	فَاوْثِقُوا	نَتَوَارَدُ	اَجِبُ
مُتَّصِلِیْنَ	فَتَّقِنُوْا	مُسْتَوْرَدٌ	مَوْجُوْدِیْنَ
تَوْكِیْلَات	لَتَجِدَنَّ	ذَرْنَا	تَوْصِیْفَات
عَلٰحِدَہٖ	اُتَّقِتُ	وَاتَّقَكُم	نِسْتَوْجِبُ
تُوْجِیهَات	اَوْزِعْنِیْ	لِدِیْ	مُوْجَبَات
فَتَّزِنُ	فَوَكَزَہٗ	اَنْقَعُ	فَلْتَتَّكَّلُ
مُتَّلِدِیْنَ	یَنْعِهٖ	فَوَجَتِّ	اَلْمُتَّكَّلَان
لِدُوْا	حَتّٰی یَلِجَلْجَمَلُ	قِفِیْ	اَنْ تَرِثُوْا
اَلْوِفَاقُ		اَلْمُوَفِّقِیْنِ	لَاتَذَرْنِیْ
فَوَرِّثُو(٢)	تُكْلَانٌ	وَاجِفَهٗ	نِمَا
اَلْمَوَاعِیْدُ	لَا تَرْمُوْا	مَوْثُوقَه	تَتْرَا
یَذَرْنَ	تَوْشِیْحَات	رِمَانٌ	عِدْعِدَ
لِاَهَبَ	رِمُوا	لَرَمِیْ	
نِسْتَوْهِبُ	لَتِّ قَانٌ	اَلْمَوَاقِعُ	
مُوَفَّقَهٗ	صِغْنِیْ	وَاقِفِیْنَ	

الْوَارِثِیْنَ	اِیْصَالِلُ	وُقُوْعُوْ
فَوَدِّعِیْ	اُوْصُوْصِلُ	اِیْجَعُوْا
اَوْهَنُ	جِدِیْ	ثِبُ
تَوْهِیْنَا	وَوَرِثَهٗ	لَنَتَلَدَہ
قَعَنَ	اَوْزِعْنَا	فَتَّعَظُوْا

مُوبِقَات“	فَاَوْجِدَانِّ	وَجِلَهٗ
وَرِثَةٌ“	تَوْزِيْعَات	مُتَّعِظُوْنَ
مُوْضِحِيْنَ	مُوَزَّعَهٗ	مُوْجِدِيْنَ
لَا تَهِنُوا	الْمُوَاصَلات	اَلْمُتَّازِنَ
فَايْقَظُوْا	مَوْضُوعات	الْوَاجِدِيْنَ
فَتَّهِنُوا	مُوْضِحات	مُوَاثَبَهٗ
فَتَّحِدِیْ	فَوَفِّرُوا	مُتَوَصِّلِيْنَ
فَتَّ قُنْتَ	اَوْقِعْنَ	مُوْجِبِيْنَ
فَتَّكِلُوْا	رِثْنِیْ	مُتَوَارِمَا
الْمُتَوَاصِلَهٗ	مُوَحِّدِيْنَ	تَوْجِيهَتَيْنِ
مُوْقِنِيْنَ	فَتَّضِحِیْ	تَوْقِيعات
لَا تَزِرُ	رَعُوا	فَاُوَارِیْ
وَازِرَة	مُوْصِلَهٗ	مُتَوَقَّعَات“
تُقَاتِه	لَا تَهِبُوا	

اجوف واوی، یائی، ثلاثی مجرد مزید فیہ

اَعُوْذُ		لَمْ نَكُ	اُدِيْمُ	فَاَطَاعُوْا
يُطَافُ		اَنْ تَمُوْتُوا	صُلْنَا	لَمْ يَحْتَجْ
تُبْتُ	دُرْنَا	اَنْتَصُوْمُوا	اَلْمُتَصَوَّرَاتُ	بُلْبِلُ
مَطَاف“	دَارُوهَا	لَا اَذُوْبُ	مُطَاوَعَهٗ	
فَتُوْبُوْا	فَمَسْطَاعُوْا	ذُقْ	مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ	
كِلْتُمْ	نُدَاوِلُهَا	اَضَعْنَا	اَنِلْنِیْ	اَلْتَنَاهُمْ
لَاتِخَافُوا	اَقَمْنَا	اَلْمُدَاوَمَةُ	مُضَّايِفَان	
فَبِعْنَ	فَصْطَادُوا	اَلِيْنُ	وَلْيَطَّوَّفُوْا	فَلَا تَلُوْمُوْا

اَنبنَا	مِنكَ	لَسْنَا	مُسْتَحِيل"	تُبِيْ
سِيْرُوا	بِيْنَا	لَمُسْتَقَل	لَمْ يُجِبْ	
يَنصُرْنَ	مِلْنَا	لَمْ قَلَّ	نِصْطَادُ	لِيَئِيْمَ
اَن يَّطَّوَّفَ	فَكُوْنُوْا	اَلَّا تَرْتَابُوا	مُخْتَارَات"	
اِبْتَاعُوا	فَسْتَقِيْمُوا	اَغْنَنَا	فَاَفِيْضُوا	
تَلِيْنُ	فَحَوِّلُوا	قُلْقِلْ	لَا يَغْتَبْ	
فَاَجَابُوا	تُدِيْرُوْنَهَا	اِذَّكْتَالُوا	اِسْتَخِيْرُوا	
اَطَعْنَ	مُقِيْمِيْنَ	مُسْتَفِيْدِيْنَ	لَايُضِيْعُ	
لَسْتُنَّ	مُرْتَابِيْنَ	مَائِلَة"	صِرْنَا	
مُلْتَان"	مُشْتَاق"	فِيْهَا	اَلْمُغْيِبَاتُ	
مُبِيْن"	لَمْ نُظِلْ	كُنْتُمُوْهُ	كِدْنَ	
مُرِيْدِيْنَ	مُخْتَا لَا	فَاَطِيْعُوا	مَعُوْم"	
طُلْنَا	اَلْاِمَالَة	فَلْيَسْتَجِيْبُوا	اَلْمُسْتَقِيْمَةُ	
لُمُتَنَنِّىْ	فَتَخَيَّرْنَا	فُزْتُ	تَغَيُّرَات"	
فَاُجِيْبُوا	مُسْتَدِيْرَه	اَلْاِسْتِخَارَه	اُفَوِّضُ	
تَدُوْرُ	مَنَا خَا	فَخْتَارِيْ	اَلْمُعَاوَضَة	
مِتْنَا	لَاجُوا	طُغْتَ	اَلتَّعْوِيْذَاتُ	
يُبَايِعْنَ	نُذِقْهُ	لَاتَخُوْنُوا	التخويفات	
مُتَبَايِنَات	فَائِزِيْنَ	مُسْتَاقِيْنَ	تَزَوَّدُوْا(۳)	
اِعْتَاضَ(۲)	مُقَوَّمَه	فَشَوَّقُوا	مُحْتَاجُوْنَ	
مُتَفَاوِتَه	لَاتَبَلَّ	فَاَذَاقَهُ	لَنْ تَحْتَاجُوا	
فَتَبَيَّنُوا(۳)	عُذْتُ	فَاَجِرْنِي	كِيْلُوا	

مِيطَتْ لِيَكُونَنَّ(۲) مُتَغَيِّرَات اَمَتَّنَا

اَلْاِحَالَةُ فَكِيْدُوْنِیْ فَخْتَرْنَاه تَحْوِيلات

اَلْمُحَاوَرَه اَلْاِمَاطَهُ نِمْتُ اَعِنَّا

مَادُمْتُ اِذَا كِلْتُم فَاَجَابَهُ تَجْوِيزات

مَازِلْنَا خَوَّانَا لَاتِنَامُ لَخْتَابُوْا

لَاتَزِغْ فَاطِيْرُوا مُعَاوَنَه" مُجِيْبِيْنَ

لَمْ تِنْقَدْ مُنِيْرًا طِبْنَ اَشَرْنَا

قَائِدِيْنَ اِسْتَنَارَ فَسْتَغَاثَهُ مُشَّاوَرَه

نَسُوْقُ فَبْتَاعُوا لَا تَعَاوَنُوا مُحَّاوِزَات

اِنْ كَادُ سَنَزِيْدُ لَاتَزِدِالظَّالِيْنَ مَيِّزُوا

فَسُقْنَاهُ لَانُطِعْ اَعَنِّیْ اَذِيْبُوا

فَاَزِيْدِيْنِیْ قَدِاصْطِيْدُ نُجِيْبُ مُرِيْح"

فَلَاتُطِعِ الْكَافِرِيْنَ مُمِيْلَات صِدْنَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ

لَنْ تِنَا لُلْبِرَّ نَسْتَمِيْلُ فَاَبَا حُوا مُسْتَرِيْحِيْنَ

فَخَوِّفُوْه اَسَلْنَا فَحَيِّزُوا اَمِتْنَا

لَا تِخْتَانُوْنَ فَاَعِيْنُوْنِیْ بَاحَة" فَاَبِيْنُوا

فَاَجِيْبُوا سِرْنَا اِمْتِيَازَات مُتُّ

تَخْوِيْفَات كُتَّ يَنْقَادُ اِسْتِبَاحَهُ

مُزَّايَدَات" مُسْتَنِيْرَه وَامْتَازُوالْيَوْمَ اَصَبْنَا

نَصُوْمَ لَمْ يَخَبْ تُنَمَّن فَشَوِّبُوا

مُخْتَارَات مَهِيْن" نُدِيْم غِيْبُوا(۳)

لَا تُجَوِّزُوا جَائِعَات الْاِسْتِطَالَةُ لَاتَخِط

لَمْ اُرِدْ	فَلَا تَلُوْمُوْنِی	جُزْتُهَا	عِشْنَا	
مُحَّازَات”	وَلُوْمُوْا	فَاَجَازَه	لَمْ تُحِطْ	
لَاَكِيْدَنَّ	لَا تِغْتَابُوْا	اِسْتِهَانَة”	اَلْمَطَارُ	
صُلْنَا	صُمْنَا	سَائِقِيْنَ	غِبْنَا(۲)	
مُحَّاوَزَه	لَا تَلُنْ	اَلتَّكْوِيْنُ	لَا تَنُوْحُوْا	
لم نَنْقَدْ	لَا تَلُوْمُنَّ	سُوْقُوا	طِرْنَا(۲)	
اَحَاطَتْ	هَيِّن”	مُطَوِّفِيْنَ	مَغِيْبَات	
تُدِيْرُوْنَهَا	مُدِيْرُوْنَ	مَتَاب	مُحْتَاجِيْنَ	
دُرْنَا	جَائِزَات	تُبْنَا	لَا تَزْدَدْ	
ذُقْتُ	خَائِنِيْنَ	اُنِيْبُ	الِاسْتِطَاعَةُ	
مُتَلَوِّثِيْنَ	لَمْ نُطِلْ	سَاُصِيْبُ	فَيَهَابُهُ	
لَا تُحَوِّلُوا	مُسْتَطِيْل”	بَيِّتُوا	مُسْتَفَاد”	
بِتْنَا	صِرْتُ	لَمْ اَفُزْ	فَسْتَرِيْحُوْا	
ضِيْقُوا	مُتَفَاوِهَة”	لَا تَعُدْ	فَسْتَعِذْ	
لَا تَصِيْحُوا	تَقَوُّلَا	بَائِلِيْنَ	مُسْتَجَاب”	
مُشَيَّدَه		لَائِم”	مُصِيْبُوْنَ	
لِيْنُوا	شَاكٍ	مَدَام”	مُذَابٌ	
صُنَّا	يُهْرِيْقُ	عُدْنَا	مُذِيْب”	
لَا تَدُوْسُوا	تَخَوُّفَا	مَعَاد”	لَمْ نُفِدْ	
هُوْنُوْا	لَا تَنَالُه'	تَفْوِيْض”	مُرَاد”	اَرِحْنِیْ
اهَانَة”	فَائِقِيْنَ	تَائِبِيْنَ	فَاَطِيْعُوْه	
يُحِيْطُوْنَ	زِدتَّ	اَفَضْتُمْ	مَزِيْد”	
لَا تَخُوْنُوْنِيْ	نَسْتَخِيْرُ	لَا تَعِشْ		

ناقص واوی یائی مجرد مزید فیہ وغیرہ

يُزَكُّوْنَ   فَعَتَدِى   اَجزِنى   فَبِهَا

تَصْدِيَهُ   نَاسٍ   رَاعِنَا   اَرِم

مَقْضِيًّا   فَمُضِ   هَادٍ   يَسْتَخفُوْنَ

وَارْعَوْا   نَبْتَغِى   اَلْمُخْتَفِى   مَشَوْا

رَبَتْ   سَنُلْقِى   بَاغٍ   يَرْمِ يَرْمِ

مَنْسِياً   تِلْقَاءٌ   اَلْمُسْتَكْفِى   فَتَعَامٰى

ثَانِى   تَغْدُ   عَادٍ   تَصْطَلُوْنَ

يَسْطُوْنَ   وَمَنْ يَّعْشُ   بِكَافٍ   مُنْتَفٍ

نُصْلِهٖ   فَنُبَرٰى   مُبْقٍ   نُحَاةٌ

مُسَمًّى   فَانْتَفِ   فَاَلْقَوْا   مُنَافَاةٌ

مُرْجَوْنَ   الْبَاقِيَات   بَاكِيْنَ   اِنْتَهِ

يُخْفُوْنَ   لَا تَكْفِيْهِ   فَعْتَدِىَ   مُنْهِ

لَا تَعْدُوْا   مَحْلُوِلِيْنَ(۲)   يُلْقِيْلَقِ   قُضَاةٌ

يَصْفُوْنَ(۲)

مُعْتَدٍ   اَلْمُسْتَثْنٰى   فَتَعَالَيْنَ   مُرَاضَاةٌ

فَقْضِ   مُسْتَخْفٍ   فَتَبَاكٰى   اَلْمُقْتَضِى

مَرْجُوًّا   الْمُهْتَدِى   تَلَهّٰى(۲)   وَابْتَغُوْا

لِيُرْضُوْكُمْ   اَمْلَيْتُ   لَاتَعْثَوْا   نَافُوْا   نَاجُوْا

الْمُرْتَضٰى   تَعَالَيْتُ   خَلَوْهُمْ   فَرَضَ

غُزًّى   عَنَتْ   مَرْجُوُّكُمْ   مُنَاجَاتٌ

يَغْشَيْنَ   لَاتُخْفُوْهَا   اَلدَّانِى   هَادُوْا

فَنَنْسٰهُمْ   اَلْمُسْتَدْعِىَ   اِلْعَتْرَاكَ   وَلْيَقْضِ

اِنۡتُخفُوا	فَتَلَقّٰی	ھَادَوۡا	اِن يُّرۡضُوۡكُم
تَعَافِيۡتُه	فَيُخۡفِكُم	عَصَوۡ كانوا	مَرۡخُوٌّ
فَلۡتَقِينَا	لَا تُزَكُّوۡا	لَنۡ هِدًی	رَاضِيَةٌ
اُتۡلُ	لَاتُجۡزَوۡنَ	عِصِيُّهُم	مَرۡضِيَّةٌ
اَلۡمُصۡطَفٰی	اَلۡمُرۡتَضٰی	اَلۡمُجۡتَبٰی	اَخۡفَيۡتُمۡ
مُقۡتَضًی	لَا تَجۡزِی	اَنَتَخۡشَاهُ	سَنُلۡقِی
سَيَصۡلٰی	لِيَبۡكِ	رُمَاةٌ	مُنَافٍ
اَنۡسَنِيۡهِ	اَلۡمُحۡشِیُّ(۲)	مُهۡدٍ	مُبۡتَلِيۡكُم
مَنِ ارۡتَضٰی	تَدَّعُوۡنَ	عُصَاةٌ	اَلتَّنَافِیۡ
لَاتَنۡسَانَا	اَلۡمُدَّعِیۡ	لَا تَبۡكُوۡنَ	سَيُبۡتَلٰی
لَاتِهِدِّیۡ	فَقۡتَدُوۡا	مُهۡتَدِيۡنَ	مُسَمًّی
لَايَعۡلُوۡ	فَرۡكَعُوۡا	لَاتَعۡصُوۡنَ	يُنۡفَوۡنَ
مُعۡلِيَات	مُمۡتَلٍ	مَخۡفِیٌّ	فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ
فَلۡيَدۡعُوۡا	لَاتَنۡجَلِیۡ	اِذَايَسۡرِ	فَنُجِّیَ
فَتَعَالٰی	لَاتَنۡقَضُوۡا	نُهِيۡتُ	سَيَصۡلَوۡنَ
يَرۡمِيۡخَاهُ	مُبۡكٍ	اَسۡرٰی	تَنَاجَيۡتُمۡ
عَفَاكَ	لَاتُلۡهِكُمۡ	دَاعُوۡنَ	فَاَنۡجٰكُم
الكَافِیۡ	لَاتُعۡطُوا	بُكِيًّا	مُسۡتَبِقٍ
فَهِدّٰی	اَلۡمُسۡتَكۡفِیۡ	الۡمُقۡتَدٰی	فَرۡضٍ
اِدّٰرَاكَ	نَاهُوۡنَ	جِثِيًّا	نَاجٍ
اِذَادَّعَان	فَكُفِ	تُرۡجِیۡ	يَتَزَكّٰی
اِذَاسۡتَسۡقٰی	رَاعِنَا	فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ	تَصَدّٰی(۲)

فَان	مُختَفٍ	اَلتَّرَجّیْ	مَنسِیًا
اَدنیٰ	مُتَرَاخٍ	اَلْمُقِدِّیْنَ	فَتَشقیٰ
قَالُوْا(بغیر ماضی)	لَاتَمحُوا	مُبقِیَات	وَابتَغُوْا
مَاشٍ	فَعُفُ	هَادِیْنَ	مُنجٍ
قُوْلِیْنَ	الاِستِعفَاءُ	اِنَّهَا(۱۷)	مُرَاعَات"
اِهْدِنَا	اَلْمُثَنّٰی	مُسْتَحْصُوْنَ	مُفْتِی
فَمْشُوْا	وَارْجُوالْیَوْمَ	یَعْتَدُوْنَ	فَغْلُوْا
اَلْمُغْنِی	لَاتَفْدُوْنَ	مَن یُّوَلِّهِم	اَقْنَانِیْ
فَخَلُّوْا	مُدْلٍ	فَاَحْیَاکُمْ	وَاوَاوَا
یَهْدِیْ	مُعْمًی	یُغْوِیْ	تَصُفُوْنَ(۲)
سَمَّیْتُهَا	اَلْمُحْصِیْ	نَوُوْهَا	هَارٍ(۲) .
مُکَافَات"	لَاتُخْزِنَا	وَشَّیْتُهَا	
عَافَاکَ اللّٰهُ	فَمَضَیْتُ	فَلَنُوَلِّیَنَّکَ	
قَالِیَا(۳)	لَایَعْنِیْنِیْ	فَیُوْحیٰ	
لَاتُغْلُوْا	اَلتَّغَذِّیْ	لَاتَدْرِیْ	مُتَنَاهِیَه
لَنَهْدِیَنَّهُمْ	اَلتَّعَالِیْ	اِسْتَرْعیٰ	فَاُدْلیٰ
فَهْتَدَیْنَا	مُسْتَشْفًی	اَلْمَنْفِیُّ	فَشْفِ
جَازٍ	مُدَارَات	فَاْجُرْوا	اَحْیِنَا
مُبَنِّیَات"	اَسْقِنَا	لَنَبْلُوَنَّکُمْ	مُشْتَرُوْنَ
لَاتَفْتَرُوْا	فَجْتَنِ		

صیغھائے لفیف مفروق مقرون ثلاثی مجرد ومزید فیہ

اَوْفُوا	مُتَوَالِیَات	فَاحْیِهٖ
قُوْا	یُوْلُوْنَ	لَانُوَلِّیْ
یُتَوَفَّوْنَ	وَلْیُوْفُوْا	مُسْتَوَلِیَانِ
تَسْوِیَةٌ	تَوَاصَوْا	یُحْیَوْنَ
اَلْمُسْتَوِیْ	تَسَاوَتْ	مُسْتَحْیٍ
فِ۔لِ۔قِ۔رِ	مُتَّفِیْکُمْ	آخَاهُ
مُقَوِّیَاتٌ	مَوْلٰهُمْ	اُوْصِیْکُمْ
یُوْعُوْنَ	اَلتَّقْوٰی	تَوَلّٰی
تَتَّقُوْنَ	لَمْ یَقْوَ	اَلْمُتَّلِیْ
مُتَّقِیْنَ	لَنَلِیَ	مُتَوَالِیَات
فَوَلُّوْا	اُقِیْ	مُسْتَوْفٍ
اَنْتُوَلُّوْا		خَاوِیَهْ
وَالٍ		مُتَّلِیَاتٌ
مُوْصٍ		هَاوِیَهْ
تُوْصُوْنَ		وَاسْتَوَتْ
ـہ اَرَ اَرِ اِلِیَا مُوْلِیَان		کِهٗ بَا شَدْ یَتَرَالِیَان قُوْلِیَان
یُوْصِیْکُمْ		لَمْ یُوَارِ
مُسَّاوَاة		مُوَاسَاةٌ
مُسَّاوَوْنَ		فَاُوَارِیَ
مُسَوٍّ	فَوَلِّ	یَلُوْنَکُمْ
لَاتَنِیَا	مُوْلٍ	وَصَایَا

تَسَاوَرُا	فَتَوَفَّنِی	تُکْوِیْنَ	
بِ خِ	مُتَوَفِّیَاتٌ	تَوْلِیَهٗ	
یُوْصَیٰ	مُوَاخَاةٌ	نُوْجِیْهَا	سَوُّوْا

مضاعف ثلاثی رباعی مزید فیہ

یُمْدِدْ کُمْ	اِنْ تَعُدُّوا	لَا تَسُبُّوا	لَا تَضُرُّنِی
وَاسْتَفْزِزْ	اَضَلُّوْنَا	مُنّاً	اَلْمَحَبَّةُ
مُسْتَمِدٌ	فَتَزِلَّ	اَحِبَّائُهٗ	فَلَا تُمِدُّوْنَنِ
فَفِرُّوْا	ضَالِّیْنَ	لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ	اَلْمَذَمَّةُ
وَغْضُضْ	اَتُحَاجُّوْنَنِی	مُتَجَدِّدَاتٌ	لَنْ تَمُدِّیْ
فَنَسُدُّوْا	مَوْدُوْدِی	تَظُنِّی	لَنَتمِرُّوْا
اَلْمُمْتَدُّوْنَ	تَرْمِیْمَات	اَمْلَیْتُ	عَضُّوْا
مُتَبَرِّجَات	فَاَزَلَّهُمَا	دَکًّا	لَا تَصُدُّوْنَ
		لَا تُذَلِّلُوْا	
وَغْضُضْ	اَتُحَاجُّوْنَنِی	مُتَجَدِّدَاتٌ	لَنْ تَمُدِّیْ
مُخَصِّصَاتٌ	لِیُحَاجَّ(۲)	اِسْتِرْدَاداً	مَلْفُوْفَهْ
یَسْتَعْفِفْنَ	لَمْ یَصِرُّوْا	نَظَلُّ	لَاتَکُفُّوْا
مُنْضَمًّا	لِیُحَاجُّوْکُمْ	مَنْ یَّرْتَدِدْ	یَحِفُّوْنَ
لَمْ یَسْتَحِقُّوا	غَلَّتْ	مُنْفَکِّیْنَ	تَمَّتْ
اَنْ یَّنْقَضَّ	قُدَّ	تُحَادُّوْنَ	لَا تُهْتَمُّوْا

التعمیمات　اَھُشُّ　فَنفَضُّوا(۲)　زَالُّوْنَ

جَدِّدوا　تَقَسْلَلُّوْنَ　مَکَّنَنِی　مصُّوا

اِنْصِبَابُهُم　تَکِنَّ　تَسَرَّیْتُ　مُغْتَرِّیْنَ

فَکُفِّیَ　قُصِّیْهِ　مُسْتَحِقِّیْنَ　مُسْتَقِرٌّ

اَلْمَحْجُوْجُ　فَغُلُّوْهُ　اَلْمُسْتَمِرَّهْ　فَشُتَدُّوْا

لَبَّیْكَ　لَا تَحَاضُّوْنَ　فَنْشَقَّتْ　مُغْتَمِّیْنَ

حَاجُّوْكَ　اِسْتِلْذَاذًا　آمِیْنَ　فَبْتَلُّوْا

مُتَضَادَّانِ　اَنْ یَّرْتَدَّ　یُحْبِبْکُمْ　مُعْتَدَّاتٌ

لَا تُمِدُّوْنَنِیْ　اَنْ تُحِبُّوْا　مُرْتَدِّ یْنَ　الِاسْتِقْلَالُ

اَحَلَّنَا　فَدَمْدَمَ　دَسّٰهَا　مُعْتَرَّهْ

وَمَا اُھِلُّ　اَلْمَمْنُوْنَ　لَمْ یَتَسَنَّهْ　لَا تُخَفِّفُوْا

اَلْمَسْنُوْنُ　اَلْاَذِلَّاءُ　فَقْتَصَّ　مُضِلُّوْنَ

صیغہائے کھچڑی (مختلطات ومختلفہ)

اِحْوَوَیْتُمْ　لَاُحَلْوِلَیَنَّ　خِصَّمْتُكَ

لِاُتِمَّ　اُرِیْنَا　لَا تُوَوِّیْنَ　اُنَاسِیُّ

اِخْتَمُّوْا　یَتْوّٰی　مُسْتَحْیُوْنَ　تَیْذَنُ

عَلِیْمِیُّ　لَنْ نَّهْدِیَ　هِدَّاءٌ　فَتَّقُوْنَ

یَشْعَرُوْنَ　لَمْ نَسْتَحِ　مُسَّاوِیَاتٌ　وَلْیَضْرِبْنَ

رَبَّ نَصْرِفُ　لَنْ یَّرَوْا　هَدَاءٌ　لَا تَقْرُبَا (بغیر تثنیہ)

لَتَبْلُغُنَّ　لَمْ یَنْهَوُوْا　مُسَّاوٍ　لَا یَجْرِمَنَّکُمْ

جاءُ وا	اَضَائَتْ	بَا بَا	
شِئْنَا	اَفَاءَ اللّٰهُ	فَسْتَهُوتُهُ	
بَاءُ وا	فَتُكوٰى	لَيًّا	
اُوْتِيْتُم	اِمَّا تَرَيِنَّ	اِنْ تَلْوُو	
اَلْمَآبُ	رَاَوْا	هَاهَاتَ	كُلِدُنْ (كُلَّ اُدْنُ)
سَتَرٰى	لَمَالُ		لَلَوَّتُ (لَوَّدْتَ)
حَتىٰ تَفِيْئَى	اِيُبَ	هَاتُوا	هُمْ
لَايَتَاتَىٰٓ	حَتّٰى نُوتىٰ	مُسْتَوفٍ	رَوْا
يَنْعَوْنَ	يَوِ	اَلْاِغْوَاءُ	رَنْ
مَطَايَا	يَشْوِالْوُجُوْه	اَلْاِرَائَةُ	كِيُ
لِكَيْلَاتَاسَوْا	وَسَّوتَهُ	مُوْوٍ	كِ
شَاءُ وْا	فَاوْلىٰ	آتَيْتُم	اِلْمُوْصِ (اِنْ لَمْ اُوْصِ)
سِيئَتْ	مَطَاوٍ	اَمَتَّنَا	لَنَتَنَيَا (لَنْ تَوْنِيَا)
لِكَيْلَاتَاسَوْا	وَسَّوتَهُ	مُوْوٍ	كِ
آتٍ ، اـلْاِيْمَاءُ	ظِلْتَ، اَرِيْتَه،	آتُو	مِسْتَ لَاتِسَّوَّوْنَ
وَاِنْ اَسَاتُم	لَا وُلَيْتُه،	قُرْنَ	اُسُّوِيَتْ
اِيْتُوْنِىْ	فَلَاتُوَلُّوا	آسِمَانُ (۷)	مِسِّىْ
آتُهُمَا	اِلّا	رِخْ	فَصَّلُوْآ (۳)
نُرِيْكَ	يُحْيِيْكُمْ	يُوْسُفِ زُلَيْخَا	لَنْ خَالَه،
اِمَّا تُرِيَنِّىْ	فَآوَاكُمْ	اُتُوبِهِ	فَبِهَا
اَنْ تَبُوْءَ	اِهْ	وَهُوَا وَيَتِنَّ	
اِنْ تَاتُوا	نَفِىُ، هُوَ (هوء قيل بنقل حركت ويسال) اَنِتَّ لَعُتَ		
آلُوْ	فَسْتَوِمَاءٍ (مثل داعٍ، مَوْه") رِمْرُمْ وَرْنِىْ، كَالَا كُنَّ وَحُلْوَلَيْتُمْ		

اَقِلْ اَنِلْ اَقْطِعْ اَحْمِلْ عَلِّ سَلِّ اَعِدْ

زِدْهَشِّ بَشِّ تَفَضَّلْ اُدْنُ سُرَّ صِلْ

(کل من هذا الصیغ صیغة خطاب من الامر)

۱۔تو گناہگار کا قصور معاف کر۔۲۔سائل کو بخشش دے۔۳۔جاگیر عنایت کر۔۴۔سواری کیلئے گھوڑا دے۔ ۵۔امیدوار کی قدر بلند کر۔۶۔مغموم کو تسلی دے۔۷۔امور مکرر عمل میں لا۔۸۔اور اس پر زیادہ کر۔ ۱۰۔۹ہشاش بشاش رکھ۔۱۱۔مہربانی فرما۔۱۲۔مجھ کو قرب عنایت فرما۔۱۳۔خوش ہو۔۱۴۔اور صلہ عطاء فرما۔

عِشِ ابْقَ اسْمُ سُدْ قُدْ جُدْ مُرانْهَ رِفِ اسْرِنَلْ

غِضِ ارْمِ صِبِ حُمِ اغْزُا سُبِ رُعْ زَغْ دِلِ اتْنِ نَلْ

۱۔نعمت میں جیتا رہ۔۲۔باعزت باقی رہ۔۳۔تمام بادشاہوں سے بلندی مرتبہ میں بڑھا رہ۔۴۔تمام زمانہ کا سردار رہ۔۵۔دشمنوں پر لشکر حملہ آور رکھ۔۶۔دوستوں کو اموال بخشا رہ۔۷۔حکم مسموع کرتا رہ۔۸۔برائیوں سے منع کرتا رہ۔۹۔بدخواہوں کو دق کرتا رہ۔۱۰۔وفاء عہد کرتا رہ۔۱۱۔دشمنوں پر شب خون مارتا رہ۔۱۲۔کامیاب رہ۔ ۱۳۔اعداء کو اپنی فتح سے خشمناک رکھ۔۱۴۔اپنے رعب کے تیر دشمنوں کے جگر میں مار۔۱۵۔انکے سچے نشانوں پر تیر لگا۔ ۱۶۔اپنے عہد کی حمایت کر۔۱۷۔دشمنوں کو قید کر۔۱۸۔ان کو ڈرا۔۱۹۔اور ان کو روک۔۲۰۔اور دوستوں کی طرف سے براہ کرم دیت ادا کر۔۲۱۔اور سلطنت کا مالک رہ۔۲۲۔اور دشمنوں کو اس پر حملہ کرنے سے روک۔ ۲۳۔اور بخشش سے دوستوں کو بخش۔۲۴۔یا ان پر ابر عطا برسا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَالِوَالِدَیَّ وَلِاَسَاتِذَتِیْ وَلِمَشَائِخِیْ وَلِکَاتِبِہٖ وَلِمَنْ سعیٰ بِاَدْنیٰ سَعیٍ وِلِمَنْ تَعَاوَنَ عَلَیْہِ بِاَیِّ قِسم مِّنَ التّعاوُنِ ولجمیع المومنین و المومنات اللھم زَوِّدْہُ لَنَا فی الدنیا والا خرۃ خَیْرَ الزَّادِ وصَرِّفْ قُلُوْبَ الطَّلَبَۃِ اِلَیْہِ وَاجْعَلْہُ لَھُمْ نَافِعًا وَسَھِّلْ وَیَسِّرْ لَھُمْ حِفْظَہٗ وَاجْعَلْہُ لَھُمْ قُرَّۃً لِاَعْیُنِھِمْ وَنَرْجُو مِمَّنْ نَفَعَہ، ھٰذَا لْکِتَابُ بِالدُّعَاءِ لَنَا بِالْخَیْرِ لِدُنْیَا نَا وَآخِرَتِنَا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَوَّ لاً وَّ آخِراً وَّ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ خَاتَمِ الْمَعْصُوْمِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ عَلیٰ اَعْدَاءِ اَصْحَابِ نَبِیِّکَ اَعْدَاءِ الْاِسْلَامِ اَعْدَاءِ الْقُرْآنِ وَمَنْ وَّالٰھُمْ وَتَبِعَھُمْ اِلیٰ یَوْمِ الدِّیْنَ لَعْناً کَبِیْراً دَائِماً اَبداً۔

نظر ثانی برائے طبع باردوم سے ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ بمطابق ۹ جنوری ۲۰۰۸ء کو فارغ ہوا

فہرست مضامین